انتقام

از

اقراء_خان

باب نمبر 1

خونی شاعر

میں پناہ مانگتی ہوں ان شیطانوں سے تیرے علاوہ میرا کوئی نہیں یارب میرا رہبر میری حفاظت کرنے والا صرف تو ہی ہے

دعا کے لیے اٹھائے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے گئے بند آنکھوں سے بہتے آنسو وہ آج بھی اپنے رب کے سامنے جھکی ہوئی تھی۔ سفید میلا کچیلا دوپٹہ اسکارف کی طرح سیٹ کیا گیا

یارب تو بہتر جاننے والا ہے ہر بات سے آگاہ ہے کوئی بات تم سے چھپی نہیں ہے۔ یا اللہ اس مشکل کی گھڑی میں بس تو ہی میری مدد کرنے والا ہے میں تجھ سے مانگتی ہوں تیرے سامنے سجدہ ریز ہوتی ہوں جس نے مجھے بنایا ہے میرا مالک میری مشکل آسان کر دے اس آزمائش کے لمحات میں مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

جائے نماز پر بیٹھی آج بھی اسے دعا مانگتے ہوئے ناجانے کتنے گھنٹے بیت گئے رات کی تاریکی اب صبح کے سورج سے اوجھل ہونے لگی گہرا سیاہ آسمان پر اب نیلی روشنی نے جگہ لے لی ہلکی ہلکی سورج کی کرنیں ہر طرف روشن ہونے لگی ایسے میں سینٹرل جیل کے احاطے میں ہر طرف گم اندھیرہ چھایا ہوا تھا دائیں بائیں سیلز میں کئ قیدی اٹھ چکے تھے اور کئ ابھی تک گہری غفلت کی نیند میں مبتلا پڑے سو رہے تھے۔ آذان فجر کی آواز اسکے سیل میں صاف سنائی دے رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے کوئی مسجد اس سینٹرل جیل کے قریب ہو بنی ہو۔ سیل میں بنے روشن دان سے صبح کی چمک پڑنے لگی۔

وہ اب فجر کے نماز کے لیے سجدہ میں جھکی تھی۔ سفید لباس میں ملبوس صاف رنگت چہرے پر ایک کشش وجہیہ نقوش کہ وہ جیل کے اس لباس میں بھی صاف ستھری نظر آرہی تھی۔

میرے دل کو سکون عطا کر میرے سینے میں اپنا نور عطا کر مجھے صبر کرنے والوں میں سے بنادے۔ یا اللہ میں ایک عاجز بندی ہوں تجھ سے ہی مدد کے لیے پکارتی ہوں میری مدد کر میرے مالک اس خود غرض دنیا سے مجھے لڑنے کی توفیق عطا فرما تاکہ میں ان زمینی خداؤں کے سامنے کھڑی ہو سکوں میرا ہاتھ تھام لے یارب میں تیرے بغیر کچھ نہیں ہوں۔ بس تیرا ہی آسرا ہے اور تم سے ہی اپنے امتحان میں کامیابی کی

مد د مانگتی ہوں۔ مجھے معاف کر دے جو غلطیاں ماضی میں کر چکی ہوں۔ ایک دفعہ مجھے معاف کر دے یا رب۔۔ اس گناہگار کو نیکی کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

دو تین پہرے دار جنکی صبح کی ڈیوٹی کا وقت ہو چکا تھا اب اپنی اپنی جگہ لے چکے تھے۔ ایک موٹی تازی بلند قد قامت کی خاتون اسکے سیل کے باہر رکھی کرسی پر بیٹھ گئ۔ اور ایک طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگی۔

گڈ مارننگ انسپکٹر صاحبہ۔۔۔۔۔۔ بلند آواز میں اسے پکارا

ماشل اپنے دھیان میں ایک کونے میں بیٹھی کچھ اخبارات کی کی سرخیوں کو پڑھ رہی تھی اس نے اس موٹی خاتون کے طنز کے جواب میں کیسی قسم کے رد عمل کا مظاہرہ نہیں کیا شاید یہ روز کا معمول بن چکا تھا۔ اور وہ اب اس کی عادی ہو چکی تھی۔

ابھی تک اکڑ ٹوٹی نہیں تمھاری پورے دو سال میں اس جیل میں مر رہی ہے لیکن مجال ہے گردن میں خم آیا ہو۔ او بی بی اب تو کیسی پولیس تھانے کی سینئیر انسپکٹر نہیں ہے جو تیرے نکھرے برداشت کریں۔۔ ایک قاتل کی اتنی اوقات نہیں ہوتی کہ وہ ایسے اکڑ کر رہے سمجھ گئ۔۔۔

موٹی جیلر غصے سے برس پڑی تھی لیکن ماشل نے اس کی کیسی بات پر سرے سے دھیان نہیں دیا۔ وہ اخبار اپنے ہاتھوں میں پکڑے فرنٹ پیج پر کالی موٹی سیاہی سے لکھی سطر پڑھنے لگی۔ اخبار کی اشاعت مؤرخہ پچیس دسمبر 2015 کی تھی۔

سنسنی خیز خبر کراچی کی مشہور انصاف پسند سینئیر انسپکٹر اے اسی پی ماشل چوہان ڈبل مڈر کیس میں گرفتار سورسز کے مطابق انھیں دو لوگوں کی لاشوں کے ساتھ نیب نے بر آمد کیا رات کے پہر میں گرفتاری کے وقت انسپکٹر ماشل چوہان کو سنٹرل جیل میں لے جایا گیا۔۔

نا جانے کتنے اخبارات میں وہ نیوز ہر دن نئے مصالحے کے ساتھ قارعین کو پیش کی جاتی۔ ہر دن کوئی ناں کوئی نئ بات کا شمار ہوتا۔

عدالت کی آج پہلی سنوائی میں انسپکٹر ماشل چوہان کو ڈبل مڈر کیس میں پورے پانچ سال کی سزہ مزید ستر لاکھ جرمانہ کے ساتھ فل وقت لے لیے پولیس کسٹڈی میں لے لیا گیا۔ ویکٹم کی جانب سے کوئی وکیل ان کا کیس لینے کو تیار نہیں اور ناں ماشل چوہان خود کی صفائی میں کچھ کہہ سکی کیونکہ سارے ثبوت اور گواہ ان کی طرف اشارہ کرتے دیکھائی دیے اس رات کمرے سے وہ رینگے ہاتھوں جدید اسلحہ کے ساتھ پکڑی گئ جس میں اب کوئی شبہ نہیں ہے کہ انسپکٹر ماشل چوہان نے ان دو بینام لوگوں کا بری طرح سے قتل کیا جن

کی شناخت ابھی جاری ہے آج بھی ماشل اس دن سے جڑے درد اذیت کو اپنے جسم میں محسوس کرتی اسکی وردی سے اتارے گئے ستارے اسکی گن پولیس بیج ایک ایک لمحہ ہر دن ہر پہر بری یادوں کی طرح اسے تکلیف میں مبتلا کرتے۔ کہ وہ راتوں کو سو نہیں پاتی تھی کئی کئی راتیں وہ اللہ کے سامنے دعا میں گزار دیتی۔

ان اخباروں میں تیر اسارا کالا چھٹا لکھا ہے ایک کڑوا سچ جو کبھی بدل نہیں سکتا کہ تو نے دو نہتے لوگوں کو بے دردی سے قتل کر دیا۔ تجھے تو سزہ موت ہونی چاہیے تھی لیکن پتا نہیں ہماری عدالت نکمی کیسی کام کی نہیں پانچ سال کی قید سنادی۔ مر جاتی تو کام تمام ہو تا برائی کی جڑ ہی ختم ہو جاتی دو سال تو بیت گئے لیکن باقی بچے ان تین سالوں میں ایسا تجھے سبق سکھاؤں گی کہ ساری زندگی میری شکل اور نام کو نہیں بھول سکے گی۔

وہ موٹی خاتون آنکھیں پھاڑے ایک ایک لفظ چبائے ماشل کو دیکھتے کہہ رہی تھی جیسے ایک بدصورت بڑا سا جانور شکار کے لیے بے تاب ہو۔ ماشل نے اخبارات کو دوبارہ سیل کی دیواروں پر چپکا یا جہاں پر پہلے سے بہت سے چارٹ سٹکی نوٹ آویزاں تھے۔۔ لمبے بالوں کو اس نے کیچڑ کی مدد سے باندھا ہوا تھا دوپٹہ سر سے اتارے وہ کندھوں پر اوڑھ چکی تھی۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھائے وہ موٹی جیلر کے پاس آئی۔

لگتا ہے کل کی مار بھول گئ ہو یاں اور کھانے کا ارادہ ہے۔ وہ سلاخوں کو ہاتھ سے پکڑے اس کے قریب کھڑی ہو گئ۔ یہ سنتے جیلر نجمہ کو جیسے کرنٹ لگا ہو ا اور پھر اپنے پھٹے ہوئے ہونٹ کی طرف نظر دوڑائی جیسے کل ماشل نے بری طرح سے مکا مارا تھا۔۔

تمھارے خیال سے میں نے اگے سے تجھے کچھ کہا نہیں تو میں تمھیں مار نہیں سکتی رک ابھی بتاتی ہوں۔۔

اسے اپنی عزت نفس مجروح ہوتی محسوس ہوئی اور غصے سے سیل کا تالہ کھولے اندر داخل ہوئی۔ سامنے سیل میں قید سارے قیدی اب بڑے ہی تجسس سے سلاخوں کو تھامے کھڑے ہو گئے جیسے کوئی فلم چلنی لگی تھی اور بڑے مزے سے لطف اندوز ہونے کے لیے دلچسپی سے آنکھیں ان دونوں پر ٹکائے دیکھنے لگے۔

دیکھو میرا موڈ لڑائی کا نہیں ہے وہ مکا بھی تم نے اپنی غلطی سے ہی کھایا تھا۔ بے وجہ دوسروں کو مارنا اچھی بات نہیں ہے اس لیے تمھیں سمجھانے کے لیے مارا کہ دوسروں کو بھی اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی تمھیں ہوتی ہے۔۔ ماشل نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔ اور اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر وہ موٹی خاتون تو کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔ اس سے پہلے وہ ماشل کے بالوں پر جھپٹتی پیچھے سے انسپکٹر عمش فیاض کی آواز پر وہ وہی رک گئ۔

آپ کو کس نے کہا یوں سیل میں داخل ہو کر کیسی قیدی کو مارنے کا بولیں؟

و۔۔۔و۔۔وہ س۔۔ سر یہ۔۔ جیلر نجمہ کے پسینے چھوٹنے لگے زبان لڑکھڑانے لگی۔

کیا وہ؟ آپ کا ہمیشہ سے یہی ڈرامہ ہوتا ہے ہر روز کیسی ناں کیسی قیدی کو بلاوجہ مارتی ہیں یہ لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں میں اگر آئندہ آپ نے یہ سب کیا تو میں جوب سے فائر کر دونگا۔ عمش غصے سے بولا۔

نہیں نہیں سر ایسا مت کیجیے گا میں کچھ نہیں کرتی۔ وہ یہ کہتی فورا سے سیل سے باہر نکلی۔ ماشل چپ بس دیکھتی رہی۔

ایم سوری آپ کو چوٹ تو نہیں لگی؟ عمش نے نرم لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

نہیں۔۔۔ ماشل نے یہ کہہ کر اپنا رخ بدل لیا۔ کہ وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی۔ عمش نہ یہ دیکھ کر سر جھٹکا۔ کچھ دیر وہ یونہی اسے دیکھتا رہا اور پھر سیل سے باہر نکل گیا۔۔ زندگی ایک نئے امتحان کے ساتھ اسے آزمانے لگی تھی وہ بس خود کو اس سب کے لیے ثابت قدم رکھنا چاہتی تھی صبر کے ساتھ اس آزمائش کا سامنا کرنے کے لیے اللہ سے ہر وقت دعا مانگتی کہ اس مشکل وقت میں وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نا جانے دے اور اپنے خدا سے شکوہ ناں کر بیٹھے کہ یہ سب اس کے ہی ساتھ کیوں ہوا؟ کیونکہ اگر اسنے اپنے بندے کو اس طویل سفر سے آزمایا ہے تو نکالنے والا بھی وہی ہے۔

تم سب کیا کھڑے دیکھ رہے ہو۔ فلم ختم ہو گئ ہے۔۔ماشل نے گھورتے ہوئے سامنے سیل میں بند قیدیوں کو جھڑ کا جو ابھی تک سلاخوں کے قریب کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔سنتے ہی فورا سے پیچھے ہٹے کچھ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے باتوں میں مصروف ہو گئے۔

سر میں معافی چاہتی ہوں میں بالکل بھی میڈم کے سیل میں ناں جاتی لیکن انھوں نے مجھے مجبور کر دیا تھا میں کیا کرتی۔ جیلر نجمہ معصوم سا چہرہ بنائے آہستہ سے بولی۔

عمش جو اب ڈیوٹی کے بعد دوبارہ اپنی کیبن میں آیا تھا۔ جل کر بولا

آپ کو ماشل سے کیا پرابلم ہے مس نجمہ بتائیں گی مجھے بار بار آپ ان سے جھگڑا کرتی نظر آتی ہیں۔ عمش کا لہجہ زرا برہم تھا مگر اونچا نہیں کیونکہ وہ عمر سے کافی بڑی تھیں جسکا لحاظ پورا تھا ناکرتا۔ مگر اس سب کے باوجود بھی وہ بعض نہیں آتی اور ایسے ہی قیدیوں کو مارتی۔

مجھے تو اس سے کوئی پرابلم نہیں ہے وہی سب کچھ شروع کرتی ہے ابھی کل ہی دیکھ لیں میرے ہونٹ کو اتنی بری طرح سے زخمی کر دیا۔اب قتل خود کیے ہیں غصہ ہم پر کیوں نکال رہی ہے۔۔ نفرت ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی الفاظ میں ابھی تک طنز تھا۔

عمش یہ سن کر ایک گہرا سانس لیا وہ مزید اسے نہیں سمجھا سکتا تھا

پلیز مجھے پھر سے ایسی کوئی خبر نہیں ملنی چاہیے آپ جا سکتی ہیں۔ اسنے اکتاہٹ سے اسے دیکھا۔ نجمہ منہ بنائے کیبن سے باہر نکل گئ۔

وہ تھکا چئیر پر ڈھیر ہو گیا سر میں آج بھی شدید درد تھا کیونکہ وہ راتوں کق ٹھیک سے سو نہیں پاتا تھا نیند آتی بھی کیسے۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر وہ بھلا کیسے چین کی نیند سو سکتا تھا۔ ماشل اس کی محبت تھی جس کو وہ بے پناہ چاہتا تھا۔ چاہے وہ اسے اگے سے اس بارے میں کوئی رد عمل ظاہر نہیں کرتی لیکن اس نے اپنے اس حسین سفر میں اگر کیسی کا ساتھ سوچا تو وہ ماشل چوہان تھی۔ اور کوئی نہیں اور اس کے انتظار میں اگر اسے ساری عمر انتظار کرنا پڑے تو وہ بغیر کیسی تھکاوٹ سے کر سکتا تھا۔ کیونکہ عمش فیاض اپنی محبت کو پانے کے لیے کچھ بھی کر جانے کو تیار تھا۔

پچھلے ایک سال سے وہ اس کیس کے پیچھے خوار ہو رہا تھا ہر وکیل سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی ماشل کا کیس لینے کو تیار ہی نہیں تھا۔ مگر عمش بھی پیچھے نہیں ہٹا اسنے اپنی پوری کوشش جاری رکھی۔ ہر رات وہ اسی کام میں گزارتا آدھی رات تک وہ ڈیوٹی کے لیے سینٹرل جیل میں لگواتا تا کہ وہ ماشل کے قریب رہ سکے اسے دیکھ سکے۔ عمش دیکھنے میں ہی بہت ہینڈسم اور بلند قد و قامت روب دار پرسنلٹی کا

مالک ہلکا براؤن رنگ کی آنکھیں ہلکی ہلکی گھنی بئیر یڈ کہ جو اسکی چہرے کو اور پر کشش بناتی تھی۔ پولیس کی وردی میں زیادہ اٹریکٹو لگتا۔

بڑے بڑے دیگچے میں دال اور چاول قیدیوں کے کھانے کے لیے تیار کیا جا رہا تھا۔ ماشل ایک دیگچے کے قریب کھڑی دال میں مصالحہ ڈال رہی تھی۔ وہ کسی سے اتنا کھل کے بات نہیں کرتی بس اپنے کام سے کام دیگر قیدی اسے مغروری گھمنڈی انسپکٹر سمجھتے تھے۔ کہ یہ خود کو ہم سے بڑا سمجھتی ہے اس لیے بات کرنا گوارا نہیں کرتی مگر انھیں حقیقت کے اصل روپ ہا اندازہ نہیں تھا اس خاموشی کے پیچھے چھپی درد کی داستانوں کا علم نہیں تھا۔ وہ صرف اپنے رب کے سامنے اپنا درد بیان کرتی اسے ہر بات بتاتی کیونکہ وہ واحد ذات ہے جو پورے دل سے اپنے بندے کو سنتی ہے اس کے دکھ و درد کو اچھے سے سمجھتی ہے۔ تو پھر وہ اس خود غرضی میں ڈوبے لوگوں کے سامنے کیوں ڈنڈورا پیٹے جب اللہ ہماری سننے والا ہے تو ہم کیوں انسانوں کے سامنے خود کو کمزور کریں؟۔

آپ میری بات سنیں جتنے پیسے چاہیے میں دینے کو تیار ہوں وکیل صاحب مگر ایک دفعہ آپ کیس تو لیں مجھے پوری امید ہے انسپکٹر ماشل چوہان کو اس سب میں ٹریپ کیا گیا ہے۔ عمش ہمیشہ کی طرح آج بھی

کیسی وکیل سے بات کرتا دیکھائی دیا۔ لیکن کوئی بھی یہ کیس لینے کو تیار ہی نہیں تھا جیسے موت کے خوف سے کوئی آگے قدم ہی نہیں بڑھانے کی جرات نہیں کرتا۔

دیکھیے عمش صاحب یہ کیس بہت ہی کریٹیکل ہے ہم سب جانتے ہیں کہ سچ کیا ہے لیکن کیا کریں اگر کیسی نے سچ کا ساتھ دیا تو وہ ہمیں بھی قتل کر دے گا جس نے اتنے برے طریقے سے انسپکٹر صاحبہ کو ڈبل مڈر کیس میں پھنسایا ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہوتی ہے اور اگر یہ کیس لے بھی لیں تو پھر بھی ماشل کا بچنا ممکن نہیں ہے ہر ثبوت اس کے خلاف ہے۔

وکیل نے بیزاری سے جواب دیا۔۔ اور فوراً سے فون کاٹ دیا عمش بے بس فون کو دیکھتا رہا سارے راستے بند ہو چکے تھے۔ وہ کیا کرے اسے کوئی سمجھ نہیں آرہی تھی ایسا ماشل کا کونسا دشمن ہے جو اسے یوں پھنسا سکتا ہے۔۔ وہ کئ طرح کی سوچوں میں گھیر سا گیا۔

ماشل خاموشی سے اب کھانا کھا رہی تھی۔ رات کی تاریکی سے سیل میں جلتے ہوئے بلب کی مدھم سی روشنی سے اسکا چہرہ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔ ہر رات کی طرح آج بھی اسے اپنے ماں کی یاد آئی اور پھر پچھلے دو سال کومے میں مبتلا اپنے چھوٹے بھائی مصطفیٰ کی۔ ان دو سالوں میں اس نے ان سب کو بہت یاد کیا۔ یاں شاید اسے بھی یاں نہیں۔ ماشل کا ابھی اسکے ساتھ کوئی رشتہ قائم نہیں ہوا تھا بس مگنی کی رسم

ہوئی تھی اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتی تھی وہ اس کے بارے میں۔ اور ناں ہی وہ اس سے کبھی خود سے ملنے جاتی تھی۔ یاں وہ اپنے کام میں اتنی مصروف تھی کہ ان سب کام کے لیے اس نے سوچا ہی نہیں بس اسے اتنا معلوم تھا کہ اس کی والدہ یسری چوہان نے پھوپھو کے چھوٹے بیٹے حایَف حسن سے رشتہ تہہ کر دیا تھا۔۔ اور ایک روز وہ جب کام سے گھر لوٹی تب اس کی والدہ نے بتایا کہ اسکی پھوپھو آج مگنی کی رسم ادا کر کے گئ ہے۔ مطلب اس کی شادی حایَف حسن سے کچھ سالوں میں ہو جائے گی۔ ماشل نے اپنی والدہ کے فیصلے کو قبول کر کیا وہ کچھ کہتی بھی کیا جب سب نے اس سے بنا پوچھے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا تھا۔۔ وہ کیا مداخلت کرتی ویسے بھی اسکی زندگی میں کوئی نہیں تھا جیسے وہ پسند کرتی ہو۔ کیونکہ تب اس تھانے میں وہ کام ہی نہیں کرتی تھی جہاں عمش فیاض تھا۔

وہ بڑی مشکل سے گھر کا پتا ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس وکیل کے جتنے چرچے عمش سن چکا تھا اب آخری امید کا یہی آسرا بچا کہ شاید یہ ماشل کا کیس لے لے۔۔ ہمت کر کے اس نے دروازے پر ڈور بل بجائی۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔ پچاس سالہ حاتم فرقان عمش کے سامنے کھڑا نظر آیا عمر کے اس حصے میں بھی وہ بہت فٹ فاٹ دیکھائی دے رہا تھا۔ وائیٹ ٹروزار شرٹ میں ملبوس وہ کافی پچاس سے کم ہی لگتے عمش نے بڑے شائستہ لہجے میں سلام لی۔

وعلیکم اسلام سوری میں نے پہچانا نہیں ؟ انہوں نے بڑے غور سے عمش کے چہرے کو دیکھا۔

میرا نام عمش فیاض ہے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں سینئیر انسپکٹر پوسٹ پہ ہوں کیا میں آپ سے کچھ دیر بیٹھ کے بات کر سکتا ہوں۔

رات کے اس پہر میں اس کی آمد پر حاتم فرقان کو کچھ عجیب بھی لگا لیکن خاموش رہے گھر آئے میزبان کی عزت واحترام دل سے کرتے تھے۔

جی ضرور آیئے اندر۔ وہ دروازے سے پیچھے ہٹے تو عمش اندر داخل ہوا وہ تین کمروں میں مشتمل ایک چھوٹا سا اپارٹمنٹ تھا داخل ہوتے ہی سامنے چھوٹا سا لاونج جس میں تین نارمل سائز کے صوفے پڑے ہوئے تھے دیواروں پر بنی شلیف پر کتابوں کے ڈھیر تھے۔

بیٹھیے کافی یاں چائے ؟

نوں سر تھینک یوں سوچ میرے لیے یہی بہت ہے کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔وہ دراصل میں آپ سے ایک کیس کے بارے میں بات کرنے آیاہوں۔۔ابھی اس کے زیر لب جملہ تھاجب حاتم صاحب نے درمیان میں ٹوکا۔

آپ کوشاید پتانہیں میری ریٹائرمنٹ نزدیک ہے اور میں اب اس مہینے میں کوئی کیس نہیں لوں گا۔

انھوں نے جیسے کہا عمش فوراسے بولا

آئی نو سر میں اچھے سے جانتاہوں لیکن پلیز یہ آخری کیس سمجھ کر لے لیں آخری امید ہیں آپ اگر آپ نے کیس لینے سے منع کر دیاتو اے سی پی ماشل چوہان کبھی رہانہیں ہو پائے گی۔ایک دفعہ بس ایک دفعہ آپ میری بات سن لیں مجھے پورا یقین ہے آپ اس کا کیس ضرور لیں گے۔۔اس نے وہ ڈبل مڈر نہیں کیے یہ سب الزام ہے اس پر۔اس کے لہجے میں التجا تھی آواز میں درد تھا۔۔کچھ دیر تک حاتم فرقان چپ رہااسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہے کیونکہ ماشل چوہان کا کیس اتنا کمپلیکیٹیڈ تھا کہ کوئی وکیل بھی اس کی حامی نہیں بڑھتا۔ناجانے کیوں لیکن بہرحال اسنے یہ فیصلہ کرلیا۔

مجھے ماشل چوہان کی ساری زندگی کے بارے میں ایک ایک لفظ بتاووہ کیسی تھی؟اس کا کیریکٹر اس کے خاندان دشمنوں کے بارے میں جب تک وہ اے سی پی کے عہدے پر فائز تھی کون کون سے کیسسز اس

نے سولو کیے۔ ان سب کے درمیان کونسی دھمکیاں اسے ملی ہر چیز تین دن کا وقت ہے تمھارے پاس۔ اور تمھارا ٹائم اب سٹارٹ ہوتا ہے۔

حاتم نے چائے کا کپ عمش کی جانب بڑھایا اور خود ایک پین اور کاپی لے کر سامنے صوفہ پر بڑے سکون سے بیٹھ گیا۔ اس وقت عمش کے پاس اس کے علاوہ کوئی حل نہیں بچا تھا۔۔ وقت کو پیچھے لے جایا گیا۔ ایک بار پھر یاد ماضی کی کہانیوں کو تازہ کیا گیا

اٹھارہ جنوری 2012۔۔۔۔۔۔۔ کو انسپکٹر ماشل چوہان کو کراچی پولیس ڈیپارٹمنٹ نے ایک کیس کے لیے تھانے میں ہائر کیا تھا اس سے پہلے بھی وہ کئی کیس اس تھانے میں سولو کر چکی تھی لیکن درمیاں میں ان کی دوسرے شہر پوسٹنگ ہو گئ لیکن وہ دوبارہ واپس تب آئی جب خونی شاعر کا خوف لوگوں کے دلوں میں بڑھتا چلا گیا۔ اس آخری لڑکی کی موت نے سب کے رونگھٹے کر دیے۔۔ اور پھر عمش پوری طرح ماضی کی یادوں میں واپس چلا گیا۔ حاتم اور ان دونوں کے سامنے ایک فلم کی طرح تصویر چلنے لگی۔

میں شکر ادا کرتی ہوں اس ذات کا جس نے مجھے دیکھنے کے لیے آنکھیں دی کام کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں صیح سلامت عطا کیے میں شکر گزار کرتی ہوں اپنے رب کریم کا جس نے مجھے ہر طرح سے پورا اور ایک مسلمان گھرانے میں پیدا کیا۔

زارا ہمارا اپنے رب سے کیسا تعلق ہونا چاہیے؟ جیسے یہ سوال ننھی زارا کے کانوں میں پڑا وہ فوراً سے اس کا جواب دینے لگی۔

اللہ اور انسان کا رشتہ پاکیزگی کی بنیاد ہوتا ہے کیونکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں ہمیں بنانے والا ہمارے والدین کو پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ ہمارا رشتہ اس ذات کے ساتھ سب سے بڑھ کے ہونا چاہیے۔ مشکل کہ وقت میں اس سے مانگیں اگر راز بتانا ہو تو اپنے رب کو بتائیں کیسی کی شکایت کرنی ہو تو اس کے سامنے کریں ہاتھ پھیلانے ہوں کچھ مانگنا ہو تو بس اللہ سے امید لگانی چاہیے کیونکہ وہ اپنے بندے سے بہت محبت کرتا ہے اور اس کی ہر بات سنتا اور مانتا ہے۔ ہمیں کبھی بھی رسوا نہیں کرتا ہر ایک بات کا جواب دیتا ہے اور قرآن کے ذریعے ہمارے ہر سوال کا جواب دیتے ہیں۔ اللہ اور انسان کا رشتہ ایک سیدھا دل کو زندہ پاک رکھنے والا رشتہ ہے سارے رشتوں سے پاک۔

شاباش اور وہ کہاں پر ہے؟

اللہ ہر جگہ پر ہے دائیں بائیں اندھیرے میں روشنی میں تنہائی میں بند کمروں میں۔ ہر جگہ کوئی بھی اس سے چھپ نہیں سکتا کیونکہ اللہ کی موجودگی ہر جگہ میں ہیں انسان کی شہہ رگ کے سب سے قریب۔ کیونکہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے

کہ بے شک اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حاہل ہو جاتا ہے۔

وہ ہمارے دلوں میں بستا ہے زندہ دل مسلمان کے دل میں۔ہماری سانسوں میں ایک سچے مسلمان کے ایمان کی مضبوطی میں۔دونوں بازوں سینے پر باندھے سکارف سے اپنے سر کو اچھی طرح ڈھانپے اونچی آواز میں وہ روز کا سبق دوہرا رہی تھی۔مجال ہے کیسی بھی سوال پر اسکی زبان لڑکھڑائی ہو۔اپنی قرآن والی باجی کے کیے ہر سوال کو وہ پورے جوش و جذبے سے جواب دے رہی تھی۔

تم اپنے اللہ سے کیا مانگو گی زارا؟

میں ؟۔۔۔وہ رکی اور ایک نظر سامنے بیٹھی اپنی باجی کی طرف دیکھا۔

وہ مسکرائی اور زارا کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا

مجھے معلوم ہے یہ سوال اس میں نہیں تھا لیکن میں چاہتی ہون زارا مجھے خود بتائے کہ وہ اپنے رب سے کیا مانگے گی۔۔۔

کیا اللہ تعالیٰ زارا کی دعا پوری کریں گے ؟

جی وہ ضرور کریں گے وہ بڑے ہر اعتمادی سے بولی۔

کیا پتا انھیں تمھاری مانگی گئ دعا کا پتا ناں چلے ؟

ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سب کی سنتا ہے سب کی دعائیں قبول کرتا ہے اور میرا رب زارا کی ہر مانگی دعا کو سنے گا۔

اسکا مضبوط یقین کو دیکھ کر عروج کا سر فخر سے بلند ہو گیا آخر وہ ننھی سی بچی اسکی سٹوڈنٹ تھی جو اتنے اچھے سے قرآن کو سمجھتی اور ہر پہلوں کو جانتی تھی۔ اتنی چھوٹی سی عمر میں زارا کے جواب سب کو حیران کر دینے والے تھے۔

بہت خوب اور یہ بلکل سچ ہے اللہ اپنے ہر بندے کی نیک دعاؤں کو سنتا اور انھیں پوری کرتا ہے اور مجھے پورا یقین ہے زارا نے جس نیک دعائیں مانگی ہوں گی وہ ضرور پوری ہوں گی۔

یہ سنتے ہی 12 سالہ زارا سلیمان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔

شکریہ باجی۔۔ وہ یہ کہہ کر واپس اپنی نشست کی جانب بڑھ گئ جہاں پر دوسرے بچے بھی قرآن پاک پڑھ رہے تھے عروج کو ہمیشہ سے اس پر ناز تھا۔ وہ جانتی تھی کہ زارا ایک نہایت تعبیادار نیک سیرت اچھی تربیت کی مالک بچی ہے اس چھوٹی سی عمر میں اس کا اللہ کی طرف رجوع پکا عقیدہ متاثر کن تھا وہ قرآن کی تلاوت اور اس کے ہر لفظ کو بڑے ہی غور و فکر سے پڑھتی اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتی اس میں سب

سے زیادہ ہاتھ عروج التمش کا تھا جو اسے قرآن پڑھاتی اور سیکھاتی چونکہ اور بھی بچے اس کے پاس پڑھنے کے لیے آتے مگر زارا ان سب میں سے ہونہار اور محنتی طلباء تھی۔

آج سورہ فاتحہ آیت کا ترجمہ بمع معنی کے ساتھ کون سنائے گا؟ عروج نے بلند آواز میں سب کو پکارا سامنے زمین پر بچھی ہوئی صفوں پر بیٹھے بچوں نے بڑے کونفیڈنس کے ساتھ ہاتھ کھڑا کیا جیسے وہ سب تیار تھے۔

احمت تم سناؤ گے۔۔ عروج نے اسے مخاطب کیا

جی باجی۔۔ پندرہ سالہ احمت نے اثابات میں سر ہلایا اور سورت فاتحہ زبانی عربی کے ساتھ پڑھی باقی تمام بچے دھیان سے سمجھنے لگے۔ اور پھر اس کا ترجمہ سنانے لگا۔ اب درمیان میں عروج کے پوچھے جانے والے سوالات کا جواب دینے کے لیے وہ تیار کھڑا تھا۔

ماشاء اللہ بہت اچھی تلاوت کی احمت نے تو جیسا کہ میں نے آپ اب بچوں کو قرآن کی آیات کی تفصیل کے بارے میں بتا رہی ہوں تاکہ آپ سب کو قرآن کے متعلق ہر پہلوں کے متعلق آگاہی ملے یہ جانتے ہوں کہ ہمارا رب اپنے بندوں سے کیا کہہ رہا ہے۔ اور اس ترجمہ میں جو بیان ہوا ہے اس کا مطلب کیا ہے سب کچھ۔

جی باجی۔۔۔سب طلبہ وطالبات نے یکجا آواز میں کہا۔

شاباش تو میں احمت سے اب سورت فاتحہ کے متلعق سوال پوچھوں گی جو میں پہلے بھی کئ بار بتا چکی ہوں۔

ٹھیک ہے احمت۔بڑے ہی پیار بڑے لہجے میں عروج نے اسے کہا۔

سورت فاتحہ مکی صورت ہے یا مدنی؟

مکی صورت ہے

مکی صورتیں کونسی صورتیں ہوتی ہیں؟

جو نبوت سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہون انھیں مکی صورتیں کہا جاتا ہے۔

فاتحہ کے معنی کیا ہے؟

اس کے معنی آغاز یا ابتدا کے ہیں اس لیے اسے الفاتحہ یعنی فاتحہ الکتاب کہا جاتا ہے۔اس کے احادیث میں اور بھی نام ہیں

ام القرآن۔

القرآن العظیم

الشفاء اور اس کا ایک اہم نام صلوٰۃ ہے جس کے معنی نماز میں ہے۔

بہت زبردست اب میں آپ سب کو بتاؤں گی کہ اس سورت میں ہمارے رب نے ہم سے کیا کہا ہے۔

24 عروج التمش جس نے نقاب سے خود کو ڈھانپ رکھا تھا ایک شریعی پردہ جس میں اس کے جسم کا کوئی بھی اعضاء عیاں نہیں ہوتا۔ وہ اپنے گھر میں سب سے بڑی بیٹی تھی باپ کو ہمیشہ سے اپنی بیٹی پر ناز تھا اس کی یوں طعبیت کو دیکھ کر وہ ہر روز اللہ کا شکر ادا کرتے چونکہ عروج کی والدہ کی وفات کے بعد التمش صاحب کے لیے اپنے دونوں بچوں عروج اور مستقیم کی پرورش میں بڑی دشواری آئی مگر انہوں نے اپنی پوری کوشش کی کہ وہ اپنے بچوں کو وقت دے پائے ان کا اچھا سے خیال رکھ سکے۔

عروج بیٹا۔۔۔ والد کی آواز سنتے ہی وہ فوراسے کمرے سے باہر نکلی

جی باباجان۔۔۔ اب اسنے نقاب اتار رکھا تھا براؤن کلر کی شلوار قمیض میں دوپٹہ کندھے پر اوڑھ ہوا مسکراتے ہوئے چہرے کے سامنے اپنے بابا کے پاس کھڑی ہو گئ۔

بیٹا آج مستقیم کو تم سکول سے لے آو میری طعبیت کچھ ناساز ہے۔

آپ نے دوائی تو لی ہے؟ عروج نے پریشانی بڑھ گئ۔

ہاں۔۔ ہاں فکر مت کرو میں ٹھیک ہوں بس تم جا کر مستقیم کو لے آو۔

بابا جان پلیز اپنا دھیان رکھیے گا میں بس مستقیم کو سکول سے لا کر آپ کو ڈاکٹر کے پاس خود لے کر جاؤں گی عروج نے عبایا پہنا اور پھر آنکھوں تک نقاب کیا۔

تم فکر مت کرو جب تک میری گڑیا ساتھ ہے مجھے کچھ نہیں ہو گا تم جاؤ اسے لے کر آؤ ویٹ کرتا ہو گا۔

التتمش صاحب نے بڑے پیار سے اپنی بیٹی کو گلے سے لگایا۔ تو وہ دروازے کی سمت بڑھی

مستقیم کی پیدائش پر عروج کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اس کے بھائی کو پٹھوں کی کمزوری ہونے کے باعث وہ نارمل بچوں سے دو سال پیچھے تھا۔ عروج نے اپنے بھائی کی بڑی اچھے سے پرورش کی اسے کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ نارمل نہیں ہے ہمیشہ ہر سرگرمی میں اسے حصہ دلوایا تاکہ مستقیم کے دماغ میں کبھی یہ سوچ پیدا ناں ہو۔ وہ اپنے بھائی پر جان نچھاور کرتی تھی اور اس کی محنت کے نتیجے میں مستقیم کی صحت میں بہت سدھار آیا تھا وہ زیادہ تیزی سے ہر چیز کو سمجھتا اور ہر کام میں حصہ بھی لیتا ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ جلدی ہی صحت یاب ہو جائے گا بس تین مہینے مسلسل اسے اور میڈیسن کھانے کی ضرورت ہو گی۔۔

عروج اپنے دھیان میں چل رہی تھی۔ کہ اچانک۔۔۔۔

انسپکٹر ماشل چوہان رپورٹنگ سر۔۔۔ اسنے کیبن میں داخل ہوتے سامنے کرسی پر براجمان ڈی ایس پی حفیظ خان کو سلوٹ کی۔

بیٹھیے ماشل۔۔۔

تھینک یوں سر وہ پولیس کی وردی میں ملبوس بالوں کو اجوڑا کیا اور سر پر پہنی کیپ جیسے وہ اتار کر ٹیبل پر رکھ

چکی تھی۔ہاتھ میں باندھی گھڑی۔صاف رنگ چہرہ پورے تیاری کے ساتھ اے سی پی ماشل چوہان اپنے اگلے کیس کے لیے آئی تھیں۔

آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا میں نے کس لیے آپ کو بلایا ہے۔ڈی ایس پی حفیظ بڑے سنجیدہ انداز سے مخاطب ہوئے۔

یس سر۔۔۔افسوس ہے کہ اب کی بار پھر اس نے اپنا شکار کر لیا اور ہمیشہ کی طرح موقع واردات سے فرار ہو گیا آس پاس کے لوگوں نے اس کی لاش سنسان خالی گودام سے میں دیکھی تو تب ہمیں پتا چل سکا ماشل کے چہرے پر بھی مایوسی تھی

ماشل اس کا باپ پچھلے تین دنوں سے تھانے کے چکر کاٹ چکا تھا ہر بار یہی سوال کہ میری بیٹی کا کچھ پتا چلا وہ گھر سے اپنے بھائی کو سکول سے لینے کے لیے نکلی تھی پھر اس کا کوئی سراغ نہیں لیکن ہمارے پاس کوئی جواب نہیں تھا آج بھی وہ باہر اسی امید کے ساتھ بیٹھا ہے کہ شاید اس کی بیٹی اسے مل جائے۔اب جب

اس بوڑھے باپ کو پتا چلے گا کہ اس کی جوان بیٹی کا کیسی نے بے دردی سے ریپ اور مڈر کر کے خالی گودام میں پھینک دیا ہے اس کا مطلب تم جانتی ہو۔۔۔ اس لیے میں نے تمھیں سپیشل اس کیس کے لیے بھلایا ہے۔ کہ تم اس کو ہینڈل کرو انسپکٹر عمش فیاض نے تمھیں بتایا ہو گا اس کیس کے بارے میں۔

یس سر یہ پانچویں موت واقع ہوئی ہے اس کیس میں لیکن ابھی تک خونی کا کیسی کو نام بھی پتا نہیں چل سکا ۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے وہ قتل کرنے سے پہلے خون بھری شاعری دیوار پر لکھتا ہے ماشل نے بڑے سنجیدگی سے کہا

کس قسم کی شاعری؟

عجیب ہی نوعیت کی شاعری ہوتی ہے الفاظ کے چناؤ سے لگتا ہے کہ پڑھا لکھا ہے۔ شاعری عموماً رنجیدہ غمگین قسم کی ہوتی ہے۔ جیسے پہلے قتل میں اس نے ایک 30 سالہ لڑکے کا قتل کیا اور دیوار پر یہ شعر لکھا

غم یہ نہیں کہ یہ مرا کیوں ہے

غم تو یہ ہے کہ اسے جینے کا حق نہیں ہے

اور ٹھیک ایک مہینے بعد دوسرے قتل میں کچھ یوں لکھتا یے

میرے جانے سے کہاں یہ ظالم دنیا رک جائے گی

کچھ دن ماتم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر وہی سناٹا۔۔۔

یہ سائیکو لگتا ہے۔۔۔ڈی ایس پی نے حیرت سے ماشل کی طرف دیکھا۔

بالکل سر سائیکو تو یہ ہینڈرڈ پرسنٹ ہے کیونکہ عام انسان تو ایسے کیسی کا بے رحمی سے قتل کر کے یوں دیواروں پر یا کیسی اور جگہ پر خون بھری شاعری لکھ نہیں سکتا یہ تو وہی انسان کر سکتا ہے جو دماغ سے ٹھیک ناں ہو۔ماشل نے کیسسز فاعل کو بند کیا۔

مطلب خونی شاعر ڈی ایس پی حفیظ نے جیسے کہا ماشل فورا بولی

ابھی کے لیے تو اسے اسی نام سے پکارا جا سکتا ہے

جتنی جلدی ہو سکے ماشل اس کیس کو کمپلیٹ کر وہ بد دماغ خونی شاعر مجھے جیل کی سلاخوں کے پیچھے چاہیے ڈی ایس پی نے حکم صادر کیا۔

جی سر انشاللہ یہ اس کی آخری ورادت ہو گی اب یہ کیسی کو قتل نہیں کر سکے گا۔میں اس سے پہلے ہی اسے پکڑ لوں گی۔وہ یہ کہتے چیئر سے اٹھی۔

مجھے تم سے یہی امید ہے دھیان سے سب کچھ کرنا کیونکہ ایک دن با دن اب میڈیا کا پریشر بڑھتا جا رہا ہے یہ ناں ہو لوگ سڑکوں پر نکل آئیں اس سے پہلے ہمیں اس کو پکڑنا ہو گا

اور محبں نے تمھارے کہنے پر مختلف تھانوں سے ایک مضبوط ٹیم تیار کی ہے سینئیر انسپکٹر عمش فیاض وہ حال میں ہی یہاں ٹرانسفر کر جے آئیں ہیں اور بھی لوگ ہیں ٹیم میں جو تمھارے ساتھ کاپریٹ کریں گے ۔

اوکے سر ماشل نے پھر سلوٹ کی اور کیبن سے باہر نکلی جہاں پر اسکی تفتیش ٹیم تیار کھڑی تھی۔سب نے ماشل کو دیکھ کر سلام کی۔

انسپکٹر باری سب انسپکٹر ہما گیلانی سب انسپکٹر ٹیپو اور نیو جوائنگ سینئیر انسپکٹر عمش فیاض تھا۔جو ابھی تک وہاں پر موجود نہیں تھا۔ان سب کو لیڈ اے سی ماشل چوہان نے کرنا تھا۔سب ماشل کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھے کیونکہ جتنے چرچے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ان سب نے سن رکھے تھے۔ہر کوئی اے سی پی ماشل چوہان سے ملنے کی خواہش رکھتا ان کا بات کرنے کا انداز اور سب سے بڑھ کر اپنے کام میں ان کی کارکردگی کی مثال ہر کوئی دیتا تھا سب لوگ یہ کہتے تھے کہ سب پولیس والے رشوت سے بھیک سکتے ہیں سوائے ماشل چوہان کے۔۔۔بڑا سا بڑا گورنمنٹ کا ادارہ ہو یاں سیاسی ہستیاں کیسی کی جرات نہیں ہوتی کہ وہ ماشل کے سامنے کچھ بول سکے۔اتنا روب ودبدبا تھا پورے تھانے میں اسکا۔

ویلکم ٹو مائے ٹیم میں اے سی پی ماشل چوہان ہوں جو اس کیس میں آپ کو کمانڈ کروں گی۔ تعارف کروانے کی بجائے ہم سیدھا کیس کی طرف آتے ہیں کیونکہ پہلے ہی بہت وقت کا ضیا ہو چکا ہے اب مزید نہیں ہونا چاہیے۔ وہ انوسٹیگیشن روم میں داخل ہوتے انھیں کہہ رہی تھی کرخت لہجا سب نے یکجا آواز میں یس میم کہا۔

کیسی کو کوئی ابجیکشن ؟ماشل نے پلٹ کر سب کی طرف دیکھا۔

نو میم۔۔۔ ہمت کر کے انسپکٹر باری نے جواب دیا۔

گڈ۔۔۔ تو ہم ایک دفعہ اس کیس پر شروع سے نظر ڈالتے ہیں ماشل وائیٹ بورڈ کے سامنے کھڑی تھی جہاں پر اب تک قتل کیے گئے لوگوں کی تصاویر اور ان کے متعلق معلومات لکھی گئ تھی۔ پانچویں تصویر عروج التمش کی ماشل نے بورڈ پر لگائی۔۔۔ پھٹے ہوئے عبایا میں اسکے چہرے کو بری طرح سے کچلا گیا تھا ۔۔۔ ایک نظر اس تصویر کو دیکھ کر ماشل کے جسم میں درد کی لہر دوڑی۔۔ اسنے ایک گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا کیونکہ باہر عروج کے والد کی رونے کی آوازیں سب کو اذیت پہنچا رہی تھی۔

ن۔۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میری بیٹی کا قتل۔۔۔ عروج میری جان آنکھیں کھولو۔۔ بوڑھا باپ اپنی جوان بیٹی کی لاش کے اوپر لپٹا لیکن دیگر پولیس والوں نے پکڑ کر اسے پیچھے کیا۔ اسکی باڈی کو

پوسٹ مارٹم کے لیے ہوسپٹل لے جایا جارہا تھا۔۔ ایمبولینس سائرن کی آواز۔۔۔ بوڑھے باپ کی آہ پکار پورا تھانا سکتے میں آگیا۔۔۔ ظلم کی انتہا ہو چکی تھی۔

ماشل نے ہمت کر کے خود کو اگے بڑھایا۔۔ ابھی وہ کیس کے بارے میں بولنے لگی تھی جب عمش کی آواز پر رک گئ۔

ایم سوری میں لیٹ ہو گیا۔۔۔ وہ میں باہر تھا۔ آئی ایم سنیئر انسپکٹر عمش فیاض کنفیوژ نظروں سے ماشل کو دیکھتے اسنے ہاتھ آگے بڑھایا۔

ساری ٹیم بلکل خاموش ماشل اور عمش کو دیکھنے لگی کہ اب کیا ہو گا۔۔

میری ٹیم میں لیٹ آنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوتی یہ لاسٹ وارننگ ہے اگلی مرتبہ اس کیس سے باہر نکال دونگی۔ وہ تیز لہجے میں بولتی واپس وائیٹ بورڈ کی طرف مڑ گئ۔۔ عمش نے اپنا اگے بڑھایا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ واقعی جیسے اس نے سوچا تھا وہ اتنی کھڑوس تھی۔

ہم آغاز سے اس کیس کو دیکھیں تو کچھ چیزیں ہمیں واضح طور پر ملیں گی۔

پہلی بات قاتل ہر مہینے کے آخری ہفتے میں اپنے شکار کے لیے باہر نکلتا ہے یعنی وہ مہینے کہ آخری ہفتے کے سات دنوں میں کیسی کو پکڑ کر اس کا بے دردی سے قتل کرتا ہے اور بعد میں خون بھری شاعری دیوار پر یا آس پاس کیسی بھی جگہ پر لکھ دیتا ہے۔

دوسرا مارک اس نے بورڈ پر لگایا۔۔۔

ثبوت کے طور پر ایک بھی نشانات نہیں چھوڑتا سوائے خون سے لکھی گئ غمگین شاعری کے ناں باڈی پر اور ناں ہی اوزار وہ ایک تیز ہتھیار استعمال کرتا ہے اور ایک گہرا وار کرتا ہے بلکل دل اور پھیپھڑوں کے درمیان ایک بار نہیں بلکے ان گنت بار اور وار اتنا گہرا ہوتا ہے کہ مرنے والے کی پہلے وار میں ہی موت واقع ہو جاتی ہے لیکن اپنی تسکین کے لیے وہ کئ مرتبہ خنجر کھوبتا پے پھر باہر نکالتا ہے اور پھر سے اسی جگہ مارتا ہے۔ ظلم کی انتہا یہاں پر ختم نہیں ہوتی اب تک اس کیس میں پانچ لوگوں کا قتل ہو چکا ہے۔ اور ان پانچ لوگوں میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں شامل ہیں۔ پانچویں موت ان سب سے بری ہوئی ہے۔

کیونکہ اس پانچویں لڑکی نے خود کو بچانے کی آخری سانس تک مزاحمت کی لیکن بے سود وہ درندے سے جیت نہیں پائی۔ پھٹا ہوا عبایا چہرے پر نوچنے کے نشانات۔ ایک آنکھ کو بری طرح زخمی کیا گیا مطلب اسے مارنے کے بعد بھی وہ۔ ڈیڈ باڈی پر اپنا غصہ نکالتا رہا ہے۔

ماشل جیسے جیسے بول رہی تھی سب کے چہروں پر حیران کن تاثرات تھے۔ کوئی اس قدر بھی ظالم ہو سکتا ہے؟

اتنی نفرت؟ مطلب کوئی خاص وجہ رہی ہو گی جو وہ اس طرح لوگوں کا بے رحمی سے قتل کرتا ہے۔ باری نے افسردگی سے کہا۔

بلکل کیونکہ اس طرح کے خونی لوگوں کا دماغی حالت ٹھیک نہیں ہوتی ماضی میں جو اذیتیں انھوں نے برداشت کی ہوتی ہیں وہ سب اس بدلے کی آڑ میں کرتے ہیں اور آفسوس معصوم ان پاگل قاتلوں کا نشانہ بنتے ہیں عمش نے اپنا پوائنٹ دیا۔

میڈم اب تک ہمیں اس قاتل کے بارے میں کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا سوائے اس خون بھری شاعری سے؟ اس سے کیا مراد ہو سکتا ہے مطلب وہ بڑا غمگین تھا یاں بڑا اکتایا ہوا اپنی زندگی سے جو اس طرح کی شاعری خون سے لکھ کر جاتا ہے۔ ہما نے جیسے کہا ٹیپو جو اتنی دیر سے چپ کھڑا تھا فوراً سے بولا۔

مجھے تو لگتا ہے غزلیں پڑھ پڑھ کر گھوم گیا ہو گا۔ تبھی ایسی پاگلوں والی حرکتیں کر رہا ہے۔ یہ کیا لاجک ہے قتل کرنے کے بعد شاعری لکھنا لگتا ہے اسے شاعر بننے کا بہت شوق ہو گا۔۔ ٹیپو کا لاجک سن کر باری ہما عمش نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

البتہ ماشل کی پیشانی پر بل پڑے

مجھے کم از کم ایک پڑھے لکھے پولیس والے سے اس احمق لاجک کی امید نہیں تھی نام کیا ہے آپ کا؟

م۔۔ میڈم سب انسپکٹر ٹیپو پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ہوں وہ ہڑبڑا کر بولا

تو سر ٹیپو آپ پلیز زرا وقت کی نوعیت دیکھ کر بات کیا کریں کیونکہ ہم ایک سریئل کلر کا کیس سولو کر رہے

کوئی کامیڈی مووی پر رویو نہیں دے رہے۔۔۔ماشل نے اچھا خاصا طنز کیا

س۔۔ سوری میڈم آگے سے دھیان رکھوں گا۔

انسپکٹر عمش آپ اس کیس کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟ اسنے عمش کو

پوائنٹ آوٹ کیا۔

میرے خیال سے ابھی تک ہم ایک اندھی گلی میں کھڑے ہیں جہاں پر کوئی ثبوت نہیں اور ناں ہی قاتل کے متعلق کوئی انفارمیشن لیکن ایک بات سوچنے پر مجبور کرنے والی ہے کہ وہ مہینے کے آخری ہفتے میں ہی کیوں قتل کرتا ہے۔؟ اس سے پہلے یاں درمیان میں کیوں نہیں؟ اور پھر خون سے شاعری لکھنا اگر اس کی دماغی حالت درست نہیں تو ضرور اس نے کہی سے چیک اپ ضرور کروایا ہو گا۔ اگر ہم ہوسپٹلز اور کلینک میں پتا کریں تو شاید کچھ سراغ ہاتھ میں آئے۔

اوکے ۔۔ ااس اینگل سے ہم کیس کا آغاز کرتے ہیں باری اور ہما تم ان مینٹل ٹریٹمنٹ ہو سپٹلز میں جاوگے اور ہر پیشنٹ کی انفارمیشن نکلواو اور ٹیپو اور عمش میرے ساتھ پہلے اس جگہ پر جائیں گے جہاں پر آخری واردات ہوئی ہے یعنی عروج التمش قتل کی جگہ پر۔۔ شاید کوئی ثبوت ہاتھ میں آجائے۔

اوکے ۔۔۔ میڈم ۔۔ ہما اور باری نے سلوٹ کی اور انویسٹیگیشن روم سے باہر نکلے کچھ دیر میں ماشل عمش اور ٹیپو کے ساتھ اس گودام کی جانب روانہ ہوئی۔ جب وہ تھانے سے باہر نکلی تو التتمش صاحب نے ماشل کو بازو سے پکڑ کر روکا

بیٹا اس نے میری جوان بیٹی کو مار دیا۔۔ میری عروج کو مجھ سے چھین لیا۔۔ کیا اسے جینے کا حق نہیں تھا؟ وہ تو گھر سے اپنے بھائی کو لینے نکلی تھی۔۔۔ م۔۔ میری بیٹی کو انصاف چاہیے خدا کے لیے اس درندے کو پکڑ لو۔۔۔ نہیں تو وہ ایسے اور قتل کرے گا۔۔۔ جیسے میری بیٹی مجھے چھوڑ کر چلی گئ میں کیسی اور بیٹی کے باپ کو یوں درد میں نہیں دیکھ سکوں گا۔۔ میں تمھارے اگے ہاتھ جوڑتا ہوں

بوڑھے باپ نے جب ماشل کے سامنے ہاتھ جوڑے اسنے جلدی سے ان کے ہاتھوں کو تھام لیا

آپ فکر مت کریں میں وعدہ کرتی ہوں عروج التمش کا خون رئیگا نہیں جائے گا اسے انصاف ملے گا۔۔۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھنے لگی جب باپ کے بازو کو تھامے اس معصوم بچے کو دیکھ کر ماشل کا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا وہ نیچے جھکی اور مستقیم کی آنکھوں سے انسو صاف کیے

اس نے میری آپی کو مار دیا۔۔ عروج آپی اب کبھی واپس نہیں آئیں گی۔۔۔ وہ سسکیاں لیتے بولا تو ماشل نے اسے اپنے سینے سے لگالیا۔ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔ سارے الفاظ ختم ہو گئے اس بے حس دنیا میں اور رہ کیا گیا تھا۔۔۔ جہاں پر آدم ہوا کی عزت کو یوں پامال کیا جاتا تھا۔۔ ہر روز وہ التمش جیسے بوڑھے باپ سے ملتی ان کی آہ فریادوں کو سنتی۔۔۔ بس فرق اتنا ہے درد انھیں ہوتا ہے جن پر بیتی ہے۔

وہ اٹھی اور پولیس گاڑی میں بیٹھ گئ۔ راستے میں اس بے بس باپ کی آواز ماشل کے کانوں میں گونج رہی تھیں انسان کتنا لچار اور مفلس ہو جاتا ہے کہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر پاتا۔ کیسے کوئی اس حد تک گر سکتا ہے۔ اسنے خود کو کمزور محسوس کیا۔۔۔۔ یوں لگا کہ وہ بھی ایک ان لڑکیوں کی طرح بے بس اور لچار ہو گئ ہے۔۔ گودام کے قریب گاڑی روکی عمش اور ٹیپو گاڑی سے باہر نکل کر گودام میں جاتے دیکھائی دیے۔ ماشل ان کے پیچھے پیچھے آئی ہاتھوں میں

ماسک چڑھائے وہ اس جگہ پر موجود تھے جہاں پر عروج کی لاش کو مارک کیا گیا تھا۔۔ سامنے دیوار پر خون سے لکھا ہوا شعر ابھی تک گہرا سرخ تھا۔

موت سب کو آنے ہے غالب۔۔۔۔۔۔

کیوں یہ آہ وپکار کرنا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹیپو نے زیر لب شعر پڑھا اور پھر آہستہ سی آواز میں عمش کے کان میں سرگوشی کی۔

ویسے سر ایک بات تو ماننی پڑے گی یہ خونی شاعر کچھ زیادہ ہی دکھی لگ رہا ہے جو ایسے غمگین بڑے شعر لکھتا ہے۔۔ غم کا مارا ناں ہو تو۔۔

چپ کر جاو۔۔ ٹیپو اگر میڈم کو پتا چل گیا کہ تم پھر کوئی لاجک دے رہے ہو اس بار وہ تمھیں اچھے سے سمجھائیں گی۔۔ عمش نے بھی مدھم آواز میں اسے جواب دیا۔

ماشل باڈی مارک کے قریب جھکی کچھ دیکھ رہی تھی۔۔ پھر اٹھ کر عمش اور ٹیپو کی طرف دیکھا جو اس پاس کچھ کھوج رہے تھے۔

میڈم یہاں تو کوئی چیز نہیں ملی جو ثبوت کے طور پر ہمارے کام اسکے۔۔۔ وہ بددماغ شاعر سب کچھ بڑے احتیاط سے کرتا ہے۔ ٹیپو جل کر بولا

ٹیپو بس بات اتنی ہے کہ عقل کا استعمال زرا دھیان سے کر لیا جائے تو سب کچھ نظر آنا شروع ہو جاتا ہے جیسے تمھارے سامنے جوتوں کے نشانات ایک ثبوت کے طور پر ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ جیسے ماشل نے کہا

ٹیپو نے جلدی سے سامنے جوتوں کے نشانات کی طرف دیکھا اور چونک کر بولا

اس طرف تو میرا دھیان ہی نہیں گیا۔۔۔

عمش اور ماشل اس کی جانب بڑھے اور اور ان نشانات کو بڑے غور سے دیکھنے لگے۔

لگتا یے قاتل زرا لڑ کھڑا کر چلتا ہے کیونکہ اس دائیں جوتے کے نشانات کو دیکھیں تو یہ واضح چھپا ہوا نظر آ رہا ہے جبکہ بائیں جوتے کا نشان ہلکا ہے۔۔۔ عمش نے بڑی مہارت سے پرکھتے ہوئے پوائنٹ دیا۔

بالکل صیح۔۔ مطلب وہ لڑ کھڑا کر چلتا ہے ٹیپو باری کو کال کرو اور اسے بتاو کہ وہ قاتل دائیں جانب سے لڑ کھڑا کر چلتا ہے۔ اس سے انھیں ڈھونڈنے میں آسانی ہو گی۔۔ ماشل نے اسے حکم صادر کیا۔

جی میم ٹیپو فورا اسے فون نکال کر تھوڑی دور ہٹا۔۔ تب تک عمش اس کے جوتوں کے نشانات لے چکا تھا

۔۔۔

ہم اسے پکڑ لیں گے۔۔ اسنے بڑی امید سے ماشل کی طرف دیکھا۔۔

بہت جلد یہ کہتی وہ گودام سے باہر نکلی۔۔ عمش اس کے جواب پر بے اختیار مسکرایا۔

تمیز سے نام لو۔ ڈی ایس پی حفیظ خاں نے غصے سے سامنے کرسی پر براجمان انسپکٹر مراد علی خان کو کہا۔
کیوں آپ بھی ڈرتے ہو اس سے وہ دو ٹکے کی عورت اب ہم مردوں پر حکمرانی کرے گی وہ غرایا تھا۔
وہ دو ٹکے کی عورت سنیئر انسپکٹر اے اسی پی ماشل چوہان ہے جو بڑے بڑے سیاست دانوں کی اوقات یاد دلا دیتی ہے عورت بھی طاقت ور ہو سکتی ہے سمجھے تم۔ یہ سن کر مراد نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی
واہ داد دینی چاہیے مجھے آپ عہدے میں بڑے ہونے کے باوجود بھی بزدلوں کی طرح نیچے لگے ہیں وہ میڈم اب اپنے حساب سے تھانے کا نظامِ چلائے گی ہم مر گئے تھے جو یہ مختلف ضلعوں سے پولیس افسران بلانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی۔۔ کیا ہم اس کیس کو سولو نہیں کر سکتے وہ یہ سب کر کے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پولیس کو نیچا دیکھانا چاہتی ہے کہ عورت ہو کر وہ ہم سب کو دھبا کر رکھ سکتی ہے لیکن شاید یہ اس کی غلط فہمی ہے حفیظ صاحب۔۔۔ عورتیں گھروں میں ہی اچھی لگتی ہیں یوں سرے عام مردوں سے اونچی گردنیں نکالے وہ کوئی طاقت ور نہیں بن سکتی۔۔۔ وہی تکیہ نوس سوچ تھی۔۔۔
ڈی ایس پی حفیظ کو یہ سن کر مراد خان کی سوچ پر افسوس ہوا۔۔

تم کس صدی میں جی رہے ہو مراد خان کہ عورت کو آگے بڑھتا دیکھ کر تم اس طرح کی باتیں کر رہے ہو

۔ ایک عزت کا دائرہ ہے جیسے تم کراس کر چکے ہو تمھاری اسی بد تمیزیوں کی وجہ سے ماشل نے تمھیں اپنی

ٹیم میں شامل نہیں کیا کیونکہ جب تک تم یہ سوچ اپنے دماغ میں لے کر چلو گے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

ہم سب جانتے ہیں ماشل تم سب سے عمر میں چھوٹی ہے لیکن یہ عہدہ اس نے اپنی محنت استقلال سے

حاصل کیا ہے۔۔ اس نے کئ ایسے ایسے کیس سولو کیے ہیں جس پر گورمنٹ اسے سرہاتی ہے اگر تم یہ اعنا

چھوڑ کر خلوصِ دل سے کام کرتے تو شاید آج اس سے آگے ہوتے لیکن افسوس حاسد خود کی آگ میں

جلتا رہتا ہے۔۔

آپ سب نے اسے سر پر چڑھا کر رکھا ہوا ہے لیکن میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو عورتوں ہے

نیچے لگیں میں اس کے انڈر رہ کر کبھی کام نہیں کروں گا وہ یہ کہتا کیبن سے باہر نکلا

ڈی ایس پی حفیظ خاں نے پرواکیے بغیر اپنے کام میں مشغول ہو گئے کیونکہ یہ تو روز کا معمول تھا ہمیشہ مراد

کی اس بات پر بحث ہوتی اور کی مرتبہ وہ ماشل سے لڑائی بھی کر چکا تھا

کیا ہوا صاحب کچھ نہیں بنا۔۔۔۔ مراد کو غصے سے باہر نکلتے دیکھ کر حولدار جلال بولا جو کیبن سے کان لگائے ساری باتیں پہلے سے سن چکا تھا لیکن جلتے گھی میں چنگاری ڈالنے سب آتے ہیں۔ سو اس نے بھی ایسا ہی کیا جو وہ ہمیشہ کرتا تھا۔ماشل کے خلاف انسپکٹر مراد علی کے کان بڑھنا۔

ان سب کو کیا لگتا ہے میں بھی ان کی طرح اس ماشل چوہان کے پیچھے لگ جاؤں گا۔ عزت کی سلوٹ دونگا ۔۔ یہ غلام ہو سکتے ہیں لیکن مراد علی کا ابھی دماغ اتنا خراب نہیں ہوا کہ دو ٹکے کی عورت کو سر پر چڑھائے ۔۔۔ ہماری گورنمنٹ کی ہی کرپٹ ہے دو تین امتحان پاس کیا لیے اے سی پی کا عہدہ مل گیا ہم یہاں مذاق کرنے آتے ہیں۔۔ جو اس کے انڈر رہ لے کام کریں

جلن حسد کا غبار وہ اپنے دل سے نکال رہا تھا۔۔ حولدار جلال نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا جو غصے سے لال سرخ ہو گیا تھا۔

دیکھیے صاحب آپ کو اپنا خون جلانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ اور سرکار ویسے ہی پاگل ہو گئ ہے جو عورتوں کو پولیس میں بڑھتی کرتی ہے۔ ابھے کوئی ان سے پوچھے عورت کو اتنا اونچا عہدہ مقام دینے کی کیا ضرورت ہے جب شادی کے بعد بچے سنبھالنے ہیں تو پھر یہ ڈرامہ کیوں لیکن نہیں ایسا تو کوئی سوچتا نہیں ہے سوائے آپ کے اور میرے۔ آپ پانی پیے اور خود کو ٹھنڈا کریں اس انسپکٹر رانی کی

اوقات جلد ہی سامنے آجائے گی۔۔۔کب تک یہ روب سے سب کو ڈرا سکتی ہے ایک دن پیسوں میں بھک جائے گی آئی بڑھی انصاف پسند۔۔۔

حولدار جلال نے وفاداری کا ثبوت دیا۔۔۔کیونکہ پورے تھانے میں وہی واحد انسان تھا جو مراد علی خان کے ساتھ مل کر ماشل کو باتیں کرتا تھا۔

ایک عورت اب ہمیں کام کرنا بتائے گی مراد نے غصے سے اپنا نچلا ہونٹ دبایا جب تک معاشرے میں اس جیسی مردوں کے کاموں میں برابری کرنے کی کوشش کریں گی تو ہماری بیٹیاں بھی انہی راستوں پر چلنے کا سوچیں گی لیکن بہت جلد اس انسپکٹر صاحبہ کو یہاں سے فارغ نہ کیا تو میرا نام بھی مراد علی خان نہیں۔ آنکھیں پھاڑے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

ارے صاحب آپ فکر ہی کیوں کرتے ہیں یہ اکڑا بھی

نئی نئی ہے باپ کی پوسٹ پر آکر پتا نہیں کونسا تیر مار لینا ہے جب باپ نہیں کچھ کر سکا آخر پر مارا ہی گیا تھا اس کا بھی یہی حال ہونا ہے۔ ویسے بھی جب شادی ہو گئی تو گھر بیٹھ کر روٹیاں بنائے گی دیکھ لیجیے گا حوالدار جلال نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کا جواب باہر کیبن کے دہانے میں کھڑی ماشل سے سن کر اسکی سانسیں گئی۔

اچھا آپ میرے باپ کے بارے میں جانتے کیا ہیں جلال صاحب جو اس طرح کی بکواس کر رہے ہیں بولیے۔۔۔ افسوس ہوتا ہے مجھے آپ کی اس چھوٹی سوچ پر جب دل کالا ہو گا تو وہاں کیسے دوسروں کے لیے پیار پیدا ہو سکتا ہے۔۔۔ مگر ایک بات کان کھول کر سن لیں

ماشل نے غصے سے ساتھ کھڑے مراد کو بھی وارن کرتے کہا

اگر آئندہ میں نے اپنے بابا کے خلاف کوئی بات سن لی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تب میں عمر کا لحاظ کیے بغیر ایکشن لوں گی۔۔۔

اور یہ جو خواہش ہے ناں یہ صرف خواب ہی رہے گا کیونکہ حقیقت میں تو ایسا کبھی نہیں ہو گا کیوں مراد کیا کہتے ہیں سنا ہے آپ کی بیٹی بھی میری طرح پولیس جوائن کرنا چاہتی ہے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے قریب کھڑی ہو گئ اور بے خوف آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

کیبن کے باہر پورا تھانا چپ چاپ ساری بحث سن رہا تھا ٹیپو باری اور ہما بے یقینی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے لیکن کوئی بولنے کی ہمت نہیں کر پایا۔

اور کل کو اگر آپ کی بیٹی کو اس طرح کے الفاظ میں بلایا جائے گا تو کیسا لگے گا کہ یہ اسی انسپکٹر کی بیٹی ہے جو ہر گورنمنٹ کی ہستیوں کے سامنے اپنا ایمان بیچ دیتا ہے۔

آپ حد سے بڑھ رہی ہیں میڈم عہدے کا ناجائز فائدہ مت اٹھائیں۔

او۔۔۔اچھا اب بڑا عہدے کا خیال آ گیا مان لیں ناں کہ عورت مرد کے مقابل کھڑی ہو سکتی ہے۔۔۔

ماشل نے طنزاً مسکراہٹ سے کہا۔

وہ کیا ہے میڈم مرد ذات سمجھتی ہے کہ عورت کو ہمیشہ اپنے سے نیچے رکھنا چاہیے تا کہ وہ اس کی برابری ناں کر پائے وہ اپنی مونچھوں کو بڑے غرور سے اونچا کرتے بولا۔

عمش نے سن کر بڑی مشکل سے خود کو روکا۔۔۔اسنے سب کی طرف دیکھا سب کھڑے ہق کر تماشہ دیکھ رہے تھے کوئی بول نہیں رہا تھا۔

اور اصل میں یہ مرد ذات مرد کہلانے کے لائق ہی نہیں جو عورت کو جوتی کی نوک پر رکھتے ہیں اور ان کی کامیابی کو دیکھ کر خون جلاتے ہیں آپ کا بھی شمار انہی نامردوں میں ہوتا ہے مراد صاحب

ماشل چوہان کے جواب نے اسے لاجواب کر دیا بولنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔۔بے اختیار ٹیپو باری ہما اور عمش کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری واقعی ماشل کی بہادری کا کوئی ثانی نہیں۔ جیسا ان سب نے اسکے بارے میں سن رکھا تھا۔۔وہ اس سے زیادہ ہمت والی لڑکی تھی۔ جو معاشرے کے طنز اکا اتنی

بہادری سے مقابلہ کرتی۔۔ جیسے ماشل کیبن سے باہر نکلی سب اپنے اپنے کاموں میں پھر مصروف ہو گئے۔

رات دو بجے پھر سے ہم انویسٹیگیشن سٹارٹ کریں گے ابھی کے لیے آپ کو چھٹی ہے۔۔ ایک سر سری سی نگاہ اپنی ٹیم پر ڈالتے وہ تھانے سے باہر جاتی دیکھائی دی۔

باپ کی پوسٹ پر آکر پتا نہیں کونسا تیر مار لینا ہے جب باپ نہیں کچھ کر سکا آخر پر مارا ہی گیا تھا اس کا بھی یہی حال ہونا ہے

بار بار وہی جملہ اس کے دماغ میں حائل ہو گیا ایک الجھن سی محسوس ہونے لگی اپنے والد کے خلاف باتیں سن کر وہ خود کو کمزور محسوس کرنے لگتی تھی۔۔ ڈیوٹی سے آنے کے بعد وہ فوراً سے کمرے میں قید ہو گئ

۔۔

بے چینی نے پورے کمرے کو اپنے لپیٹے میں لے لیا۔۔ فرش ہونے کے باوجود بھی ماشل ان باتوں کو بھلا نہیں پا رہی تھی سٹڈی ٹیبل پر پڑی چوہان ملک کی تصویر کو دیکھ کر ایک درد کی لہر جسم کے آر پار ہوئی

۔

اپنے بابا کی تصویر ٹیبل سے اٹھائے وہ نیچے زمین پر بیٹھ گئ۔

لوگ جو مرضی کہیں آپ ہمیشہ میرے لیے ہیرو تھے اور رہیں گے کیونکہ میں جانتی ہوں اے سی پی چوہان ملک غدار نہیں تھا۔ میرے بابا ایک ایماندار پولیس آفیسر تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔ آنسوؤں کا ذخیرہ آنکھوں میں اٹک سا گیا۔۔ جب دروازے پر دستک ہوئی۔

ماشل بیٹا۔۔۔ کیا ہوا ہے کھانا نہیں کھانا تم نے یسری چوہان کی آواز پر اس نے جلدی سے اپنی نم ہوتی آنکھوں کو صاف کیا اور والد کی تصویر دوبارہ ٹیبل پر رکھی اور کمرے کا دروازہ کھولا اس وقت وہ گھر کے معمولی لباس میں ملبوس تھی بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا جو کمر تک آتے تھے۔۔ گنگھریالے ہونے کے باوجود خوبصورت دیکھائی دیتے۔۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ماشل اپنے بالوں کا شروع سے بڑا دھیان رکھتی تھی۔

ماں کو دیکھتے مسکراہٹ چہرے پر لائی۔۔

جی بس آنے لگی ہوں۔۔۔

ماں نے پیار سے اپنی بیٹی کو دیکھا اور پھر کہا

چلو آجاؤ۔۔ اتنا کام کر لیا ہے اب کچھ کھا بھی لو۔

چلیں۔۔ماشل ساتھ کمرے سے باہر نکلی باہر ڈائیٹنگ ٹیبل پر یسری بیگم نے کھانے تیار رکھا تھا وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئ۔

کیسارہا آج کا دن کیس کا کیا بنا؟ یسری نے کھانا اس کی طرف بڑھاتے پوچھا۔

ابھی تفتیش جاری یے چھپت جلد پکڑ کیں گے اسے۔

عروج التمش کی خبر تو آگ کی طرح ہر طرف پھیل چکی ہے دھیان سے سب کچھ کرنا بیٹا۔ماں نے فکر سے اپنی بیٹی جی طرف دیکھا

امی آپ فکر مت کریں عروج اور باقی چار لوگوں کو جیسے اس پاگل خونی شاعر نے مارا ہے گن گن کے بدلہ لوں گی بس دیکھتے ہیں کہاں تک بھاگتا یے آخر قانون کے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتا۔۔

ماشل نے پانی کا گلاس پکڑتے کہا۔

بس اللہ تمھاری مدد کرے میری دعاہمیشہ تمھارے ساتھ ہے اور ہاں کل مصطفیٰ کی رپورٹس ہوسپٹل سے لانی ہے

ٹھیک ہے میں آپ کو گھر سے پک کرلوں گی۔۔مجھے فون کر دیجیے گا۔

نہیں نہیں تم اپنا کام پر توجہ دو میں نے حائف کو کال کی ہے وہ کہہ رہا تھا میں لے جاؤں گا۔ تم فکر مت کرو جیسے یسری نے کہا ماشل نے آگے سے کیسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

چلیں جو آپ کو مناسب لگے۔۔۔ وہ ڈائنگ ٹیبل سے اٹھی

بیٹا حائف کے بارے میں کچھ سوچا ہے تمھاری پھوپھو اب تو شادی کی تاریخ رکھنا چاہ رہی ہیں۔۔۔ یسری نے آخر کار ہمت کر کے اسے بتایا۔

ماشل جو جانے کے لیے مڑی تھی وہی رک گئ اور ایک نظر اپنی والدہ کو دیکھا۔۔۔

دیکھیں امی آپ نے مجھ سے پوچھے بنا میری منگنی حائف کے ساتھ کر دی میں نے کچھ نہیں کہا بلکے اس فیصلے کو قبول کر لیا۔ اور اب آپ اتنی جلدی شادی کا کہہ رہی ہیں تو پلیز پھوپھو کو بتا دئیں کہ میں ابھی شادی کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں اور میں شادی کا ابھی سوچ بھی کیسے سکتی ہوں میرا چھوٹا بھائی پچھلے دو سال سے کومے میں ہے۔ میری اکیلی ماں گھر پر ہے کیسے اس سب کو نظر انداز کر کے خوشی خوشی اپنا گھر بسالوں بتائیں۔۔۔ اسکی آواز اونچی نہیں تھی کیونکہ وہ اپنی والدہ سے مخاطب تھی۔

یسری چئیر سے اٹھی اور ماشل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

میری اور مصطفی کی فکر مت کرو میری جان۔۔ میں ہوں ناں اس کے پاس اور کچھ نہیں ہو گا مجھے بس یہی خواہش ہے کہ میری بڑی بیٹی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے تم نے بہت کچھ کر لیا ہے ہمارے لیے

ماشل اب اپنے بارے میں سوچو۔۔ یسری بیگم جذباتی ہو گئ یہ سنتے ماشل نے ایک گہرا سانس لیا اور نرمی سے انھیں کندھوں سے تھاما۔

امی میں شادی سے انکار کب کر رہی ہوں بس اتنا چاہتی ہوں ابھی کچھ سال تک میں اس بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتی فل وقت میرے لیے میرا کام اور میری فیملی اہم ہے اس سے اوپر کوئی نہیں۔۔ آپ سمجھ رہی ہیں ناں میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں۔

یسری بیگم نے ماشل کی پیشانی کو چوما اور فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔

ٹھیک ہے جو تمھارا دل کرے میں تمھارے ساتھ ہوں

شکریہ امی جان۔۔۔ماشل خوشی سے ان کے گلے سے لپٹ گئ

رات کی تاریکی ہر طرف چھانے لگی ڈھلتے ہوئ آفتاب کی روشنی اب مدھم پڑنے لگی تھی ایسے میں فیاض انجم کی کوٹھی رات کی تاریکی میں روشنیوں سے چمک رہی تھی۔۔ لاونج میں ڈائیڈنگ ٹیبل پر رات کے ڈنر کے لیے فیملی کے سارے ممبران براجمان نظر آئے سوائے عمش کے جو ڈیوٹی سے آنے کے بعد کافی دیر تک سوتا رہا۔

ترنم صاحبہ اپنے اکلوتے بیٹے سے کہیے اب اٹھ جائے کیونکہ رات کافی ہو چکی ہے۔۔ کم از کم ڈنر تو ساتھ کر سکتا ہے ناں جیسے فیاض انجم نے کہا سامنے کرسی پر بیٹھی ترنم بیگم فوراً اسے اپنے بیٹے کی دفاع میں بولی آپ تو ہمیشہ میرے بیٹے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کیا ہو گیا ہے اگر دیر تک اس کی انکھ لگ گئ اتنا اکام کرنے کے بعد انسان تھک تو جاتا ہے۔۔۔

یہ سنتے ساتھ پہلوں میں بیٹھی عمش کی چھوٹی بہن علمیرہ ہنسی تھی۔

بابا آپ کچھ ناں بولیں ماما نے ہمیشہ اپنے اکلوتے بیٹے کی ہی سائیڈ لینی ہے۔

علمیرہ تم چپ کرو ناں ترنم نے درمیان میں اسے ڈپٹا تو فیاض فوراً سے بولیں۔

کیوں میری بیٹی کو آپ چپ رہنے کا نہیں کہہ سکتی۔۔ علمیرہ نے اپنی حمایت میں جملہ سنا تو زیادہ جوش سے بولنے لگی یہی گفتگو زیر بحث تھی جب عمش نیچے سڑھیاں اترتا دیکھائی دیا

اجتماعی سلام لے کر وہ کرسی کھینچ کر کھانے کے لیے بیٹھ گیا۔

لگتا یے پولیس آفیسر کا کام ذیادہ بھر گیا ہے۔۔ نیند صبح سے پوری ہو گئ۔

جی بابا۔۔۔ بس کیسیز میں الجھے ہیں عمش نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

اس لیے تو کہتا ہوں یہ پولیس کی نوکری چھوڑ کر میرے بزنس میں آجاو یہ کیا ساری ساری رات گھر سے باہر رہنا۔ سیاسی ہستیوں کے کیسے پیچھے جانا۔۔۔ تم سمجھ کیوں نہیں رہے۔ ہمیشہ کی طرح آج پھر اسی موضوع کے بارے میں بحث ہونے لگی جو پچھلے ایک سال سے ہوتی آرہی تھی عمش کے والد نے اپنی پوری کوشش کی کہ وہ اپنے بیٹے کو بزنس جی ظرف راغب کر لیں لیکن عمش کا شروع سے شوق پولیس ڈیپارٹمنٹ میں جانے کا تھا۔ والدہ کی بھرہور سپورٹ کی وجہ سے وہ اپنی خواہش

کو عملی جامہ پہنا سکا۔

بھائی آپ مان کیوں نہیں جاتے بابا کی بات حرج ہی کیا ہے اور جب ہماری فیملی کا بزنس اتنا ایسٹبلیش ہے تو پھر آپ کو کیسی کے انڈر رہ کر کام کرنے کی کیا ضرورت ہے علمیرہ اپنے باپ کی حمایت میں بولی۔

میری چھوٹی بہنا تمھارا بھائی کیسی کے انڈر رہ کر کام نہیں کر رہا سینئیر پوسٹ پر ہوں اور ویسے بھی جب مجھے بزنس میں انٹرسٹ ہی نہیں ہے تو کیسے میں اس میں چلا جاؤں مجھے میرا کام پسند ہے اور میں یہی کروں گا۔۔ عمش نے اپنا آخری فیصلہ صاف الفاظ میں بتا دیا جو وہ پچھلے ایک سال سے اپنے والد کو کہتا آرہا تھا۔

اچھا اب بس بھی کر دیں ہمیشہ کھانے کے ٹیبل پر یہ بحث شروع کر دیتے ہیں آپ باپ بیٹی۔۔۔جب عمش بزنس میں جانا نہیں چاہتا تو ہم زبردستی کیوں کریں بیٹا تم کھانا کھاؤ اور باتوں کو جانے دو ترنم بیگم نے بڑے پیار سے عمش کو دیکھا

تھینکس مام۔۔۔۔عمش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

رات کے دو بجے وہ سب پھر سے تھانے جانے کے لیے تیار ہو کر اپنے اپنے ہوٹل رومز سے باہر نکلے۔ پولیس اتھراٹیز کی جانب سے مختلف صوبوں سے آنے والی ٹیم کے لیے رہنے کا انتظام کیا گیا تھا ٹیپو باری اور ہما ماشل کی ایک فون کال پر آندھی کی طرح سے کمروں سے باہر آئے۔۔

ٹیپو کی نیند سے آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی لیکن جب ماشل کی آواز کانوں میں گونجتی تو ہڑبڑا کر بیدار ہو جاتا۔وہ سب گاڑی میں بیٹھے پولیس تھانے کی جانب رواں تھے اس وقت سب وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس جبکہ ہما وائٹ شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔۔

ویسے اایسا ظلم کون کرتا ہے۔۔۔رات کے دو بجے پھر سے ڈیوٹی پر یہ تو ناانصافی ہے ناں جی۔۔۔ٹیپو روہانسی آواز نکالے بولنے لگا۔

ہما جو گاڑی کے بیک سیٹ پر بیٹھی تھی یہ سنتے ہنسی۔

لگتا ہے پنجاب میں پولیس کو بڑا ہلکے میں رکھا جاتا ہے کیوں باری تبھی تو ہمارے ٹیپو کو رات دیر تک کام کرنے کی عادت نہیں۔

یہ سن کر باری جو ڈرائیونگ کر رہا تھا بیک مرر میں دیکھ کر ہنسا اس کے برعکس ٹیپو کو دیکھ کر غصہ آیا۔

اڑا لو مذاق میرا میں نے تو سوچا تھا۔۔ کہ اے سی پی ماشل چوہان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے بات چیت ہو گی لیکن یہاں تو سب کچھ الٹ ہے۔

میڈم کے سامنے تو زباں کیا ٹاں مگیں بھی جواب دے جاتی ہیں۔

افف ٹیپو۔۔۔ تمھارے چھوٹے چھوٹے خواب لیکن کیا کریں میڈم ماشل چوہان ایسی نہیں ہیں ناں۔۔

اسلیے ان کے سامنے غلطی سے یہ مت بولنا اب کی بار باری بولا تھا۔ کچھ دیر میں گاڑی تھانے کے قریب رکی وہ تینوں جلدی سے گاڑی سے باہر نکلے اور انسوٹیگیشن روم میں داخل ہوئے جہاں پہلے سے ماشل اور عمش موجود تھے۔

آدھا گھنٹا لیٹ ہو تم سب۔۔

سوری میم۔۔ان سب نے ماشل کو دیکھتے سلوٹ کی جو خود وائٹ شلوار قمیض میں ملبوس تھی بالوں کی ہائی ٹیل کی ہوئی۔

او کے اگلی بار مجھے شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہیے۔وہ یہ کہتی چئیر سے اٹھی اور وائیٹ بورڈ کے جانب بڑھی ۔وہ سب کے سب ایک قطار میں سامنے کھڑے ہو گئے۔

اب تک کیس میں قاتل کے خلاف ہمیں صرف دو باتیں معلوم ہے پہلی اس کی غمگین شاعری اور دوسرا وہ لڑکھڑا کر چلتا ہے۔ لیکن ایک تیسرا اہم پوائنٹ بھی ہے جو اب تک ہم سب کی آنکھوں سے او جھل رہا ہے۔ماشل نے جیسے کہا ٹیپو فورا سے بولا

کونسا پوائنٹ۔۔؟

ماشل نے ٹیپو کی طرف دیکھ کر ہنسی

انسپکٹر ٹیپو زرا دھیان سے بورڈ پر ان پانچ لوگوں کی تصویروں کی جانب دیکھیں کچھ کامن نظر آئے گا۔وہ یہ کہتے بورڈ سے ہرے ہٹی۔

ٹیپو کنفیوز نظروں سے بورڈ کو دیکھنے لگا۔کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر کہا

کچھ نہیں ملا میڈم کوئی کامن چیز نہیں دیکھی۔

بس۔۔۔یہی تک ہمت ہے جب کیس ختم ہو جائے گاناں تب آپ کے ساتھ بات چیت کروں گی۔۔ جیسے ہی شل نے کہا ٹیپو نے چونک کے دیکھا۔

سوری میم۔۔۔

عمش آپ بتا سکتے ہیں؟ اسنے ساتھ کھڑے عمش کو دیکھا۔

کامن پوائنٹ یہی ہے کہ قاتل نے ایک قسم کا اوزار سب کو مارنے کے لیے استعمال کیا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں یاں خون بھری شاعری بھی۔

ہوں یہ بھی پوائنٹ ہیں لیکن آندھی گلی کا سراغ ہم سب کی آنکھوں سے چھپا رہا وہ یہ کہ اگر ہم ان پانچوں لوگوں کی تصویروں کو بڑے غور دیکھیں تو ان سب کی موت می ایک سب سے بڑا پوائنٹ یہ ہے کہ قاتل ان لوگوں کا قتل کر رہا ہے جن ک رنگ ڈارک یا سنوالا ہے اگر ہم عروج التمش احمان انور احمد یار سویرا ندیم اور ثاقب ایاز کو دیکھیں تو سب کا رنگ گندمی ہے۔۔

مطلب میم وہ سائیکو کلر ان لوگوں کا شکار کرتا ہے جن کا رنگ تھوڑا ڈارک ہے۔۔۔ ہما حیرانی سے بولی۔

بلکل۔۔ وہ خونی شاعر اپنے جنوں میں اس قدر پاگل ہو چکا ہے کہ لوگوں کو ان کی رنگت کی بناء پر بے دردی سے مار رہا ہے۔

تو اب ہم کیا کریں گے ؟ اگلا مہینے ے آخری ہفتے میں وہ پھر سے کیسی مظلوم کی جان لے لے گا باری نے افسردگی سے ماشل کی جانب دیکھا۔

ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ اس سے پہلے ہم اسے پکڑ لیں گے۔۔ ٹیپو نے خود کی رنگت کو دیکھا تو اسکے پسینے چھوٹنے لگے۔ کیونکہ اسکا رنگ سنوالا تھا۔۔

ماشل نے اس کے کندھے ہر ہاتھ رکھا اور بڑے نرم لہجے میں کہا

ٹیپو تم پریشان کیوں ہو رہے ہو ہم سب تمھارے ساتھ ہیں تمھیں کوئی ہاتھ نہیں لگا سکے گا۔۔۔

ماشل کی طرف سے یہ سن کر اس میں ہمت آ گئ۔

کیا یہ تفر کا بازی معاشرے میں ختم نہیں ہو گی رنگت کی بناء ہر کیسی کو قتل کر دینا یہ کہاں کی انسانیت ہے ۔۔۔ اسکی آواز بھیگ گئ

ڈونٹ وری ہم سب ساتھ ہیں عمش نے اسے یقین دلایا

سو ٹیم آریوں رئیڈی۔۔ اب ہم اپنا اگلا قدم چلیں گے اور اس کو گھسیٹتے ہوئے جیل کی سلاخوں کے پیچھے لانا ہے۔۔ گوٹ ایٹ وہ اونچی آواز میں مخاطب ہوئی

یس میم۔۔۔۔ سب نے یکجا آواز میں پورے جوش سے جواب دیا۔

ویری گڈ۔۔ باری اور ہما مجھے ان سب پانچ لوگوں کے بارے میں ہر انفارمیشن چاہیے یہ کیا کرتے تھے کہاں سے تعلق ہے۔ ہر ایک چیز کے بارے میں پتا کرو۔

ٹیپو تم فورینسک لیب سے ان پاوں کے نشانات کے بارے میں پوچھو۔ اور انھیں جلد از جلد کہیں کہ فاعل تیار کر کے ہمیں دئیں۔

میں تب تک اس کی غمگین بھری شاعری کا راز پتا لگاتی ہوں اگر وہ کیسی بک سے دیکھ کر شاعری کرتا ہے تو ضرور اس کیسی دوکان سے کتابیں لی ہوں گی۔۔۔ عمش آپ میری ساتھ آئیں

وہ سب کو اڈرز دے کر روم سے باہر کی سمت بڑھی عمش اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

آپ کو کیا لگتا ہے یہ جو اینگل ہم نے سوچا ہے اس کے مطابق وہ سب کرتا ہے مطلب رنگوں کی بنا پر۔۔۔ مارنا۔۔ عمش نے ساتھ چلتے چلتے پوچھا۔

میں اس سے پہلے بھی کئ کیسسز سولو کر چکی ہوں عمش مجھے یقیں ہے کہ قاتل کوئی ذہنی بیماری کا شکار ہے یاں اسے رنگت سے کوئی کومپلیس رہا ہو گا کیونکہ ہم نے وارادات کے دوران بہت بار دیکھا ہے۔ کہ اس طرح کے لوگوں کو بچپن سے ہمیشہ کیسی بات پر ٹارچر کیا جاتا ہے زیادہ تر اپنی فیملیز میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اس طرح کی تفریق کرتے ہیں یہ بھی اسی چیزوں کا شکار رہا ہو گا۔

وہ گاڑی کا فرنٹ سیٹ دروازہ کھول کے بیٹھ گئی عمش خ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی۔

اتنے بڑے شہر میں اسے ڈھوڈنا تھوڑا مشکل نہیں کوئی تصویر بھی نہیں ہے ہمارے پاس جس سے شناخت کرنے میں آسانی ہو جائے۔ عمش نے گاڑی کا گئیر بدلا۔

یہ تو ہے لیکن مشکل راہوں میں بھی منزل مل جایا کرتی ہیں بس چلنے کا حوصلہ ہونا چاہیے باقی سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیں کیسی کی محنت رائیگا نہیں جانے دیتا۔ وہ کار ونڈو سے باہر دیکھتے بولی۔

رات کے اس پہر میں بھی کراچی شہر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا سڑک پر ٹریفک کا شور کھلی دوکانوں میں لوگوں کا رش۔۔ وہ دونوں اب باری باری ہر سٹور پر پوچھ تاچ کرتے دیکھائی دیے۔

اور دوسری طرف باری اور ہما۔۔ انفارمیشن اکھٹی کرنے میں مصروف تھے۔۔ وہ سب اس کیس کو سولو کرنے کے لیے پوری طرح محو ہو گئے۔

یاد کر کے بتاو کوئی آیا ہو جو لڑکھڑا کر چلتا ہے۔ ماشل نے سامنے کھڑے دوکاندار سے کہا۔

نہیں میڈم مجھے یاد نہیں آرہا۔۔ اب روز اتنے لوگ دوکان پر آتے ہیں ہر ایک کو تو غور سے نہیں دیکھتے۔۔۔ وہ زرا کرخت لہجے میں بولا۔۔ کیونکہ وہ دوکان کا شلٹر بند کر کے جانے لگا تھا جب عمش اور ماشل نے اسے روکا۔

زرا سا بھی یاد نہیں عمش نے پھر کوشش کی۔

نہیں سر اب مجھے جانے دیجیے۔ وہ اکتا کر بولا

ماشل اور عمش بے سود واپس مڑ گئے وہ تقریباً اس شہر کی ہر دوکان سے پوچھ چکے تھے لیکن کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا ان دونوں سڑک پار کی اور گاڑی کی جانب بڑھے جب عمش کے فون کی گھنٹی چنگاری۔

سر ایک خبر ہاتھ لگی ہے۔۔۔ ہما نے جیسے کہا عمش وہی رک گیا۔

کیا؟

وہ اب سننے کے لیے متجسس تھا۔۔ ماشل اسکے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگا سکتی تھی۔

عمش کال سننے کے بعد دھڑلے سے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولے بیٹھ گیا۔ ماشل بھی تاخیر کیے بغیر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئ گاڑی اپنی نارمل سپیڈ میں سڑک پر رواں ہوتی ہوئی دیکھائی دی پولیس سائرن رات کے اس پہر اُنہوں نے بند کر رکھا تھا تاکہ انوسٹیگیشن کو خفیہ رکھا جائے جوں جوں وہ اس کیس میں آگے بڑھتے جارہے تھے مزید پیچیدگیاں پیدا ہونے لگی لیکن اس سب کے باوجود ماشل اور اس کی ٹیم کا ارادہ مصصم تھا اور وہ اس کے انجام تک پہنچنے کے لیے آخری حد تک جانے کے لیے تیار تھے۔ گھڑی اب صبح کے چار بجا رہی تھی آسمان پر چھائی رات کی تاریکی پر جامنی سرخی حاہل ہو گئ۔۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا چلنے

لگی قدرت اپنے جلوہ گری دیکھائی دینے لگے کیسے ہمارا رب رات کو دن میں تبدیل کرتا ہے۔ گاڑی نے یوٹرن لیا جب ماشل اور عمش نے سامنے لڑکی کو دیکھا جیسے زبردستی کار میں کچھ لوگ بٹھا رہے تھے۔

عمش گاڑی روکو۔۔۔ماشل نے جیسے کہا اسنے جلدی سے بریک لگائی دونوں اپنی گنز لیے گاڑی سے باہر نکلے۔

وہی کھڑے ہو جاو۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں لڑکی کو چھوڑ دو ورنہ گولی چلانے میں میں ایک سکینڈ نہیں لگے گا مجھے۔ماشل اونچی آواز میں انھیں وارن کیا۔بلند قدو قامت جسامت والے آدمیوں نے ہاتھ اوپر کر لیے۔۔۔ عمش آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور لڑکی کو لے کر پولیس گاڑی میں بٹھایا۔ماشل نے گن ایک ادمی کی کنپٹی پر رکھی تھی جب پہلوں میں کھڑے دوسرے آدمی نے اسکی کمر پر وار کیا۔۔۔ کہ وہ اپنا توازن برقرار ناں رکھ پائی اور بری طرح نیچے گری۔۔

عمش نے جب دیکھا تو اسنے گولی چلادی۔۔۔جو انھیں چھو کر گزری تھی تب تک ماشل کھڑی ہو چکی تھی ۔۔۔ سفید کپڑوں پر ریت کے ذرات چپک گئے۔۔۔ لیکن وہ دھیان دیے بغیر ان درندوں پر لپٹی اور ان گنت تھپڑ ان دونوں کے چہروں پر رسید کیے۔

شرم نہیں آتی کیسی کی بہن اور بیٹی کے ساتھ یوں حرکت کرتے ہوئے۔۔۔

عمش نے انھیں ہتھ کڑیاں لگائی اور ساتھ پولیس وین میں بٹھایا اور تھانے لے کر چلے گئے آدھے گھنٹے میں وہ پہنچ چکے تھے۔ٹیپو نے ان دو ہٹے کٹے آدمیوں کو جیل میں ڈالا اور ان کے بیانات لینے لگا۔

تم کون ہو؟ بیٹا ہما نے بڑے پیار سے سامنے چیئر پر بیٹھی 20 سالہ لڑکی سے پوچھا جو بری طرح ڈری اور سہمی ہوئی تھی۔خوف سے اس سے بولا تک نہیں جا رہا تھا۔

دیکھو بیٹا تم ڈرو مت ہم سب تمھارے ساتھ ہیں ہمیں اپنے گھر والوں کے بارے میں بتاو تا کہ ہم ان سے کنٹیکٹ کر سکیں وہ سب تمھارے لیے پریشان ہو رہے ہوں گے۔ہما کا لہجہ نرم تھا وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تم یہاں کیسے آئی؟

اور یہ کون لوگ ہیں؟۔

کیا یہ تمھیں زبردستی ساتھ لے کر جا رہے تھے؟ بولو بیٹا ہما اب اس کے جواب کے لیے منتظر تھی اسی دوران ماشل کیبن میں داخل ہوئی جہاں پر انسپکٹر ہما اس لڑکی سے کچھ پوچھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بے سود وہ اتنا ڈر چکی تھی کہ کیسی سوال کا جواب نہیں دے رہی تھی سوائے رونے کے۔

ماشل نے ہما کی طرف دیکھا۔۔۔

ہمانے نفی میں سر ہلایا اور چیئر سے اٹھ کھڑی ہوئی

میڈم میں نے ہوچھنے کی کوشش کی ہے لیکن کچھ نہیں بتا رہی۔ ماشل یہ سنتے اب اس چیئر پر بیٹھ گئ اور ایک نظر لڑکی کی جانب دیکھا

جو بے چینی سے مسلسل اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی سسکیوں کی آواز کو دبائے بس روئے جا رہی تھی ۔۔۔ خوف سے پسینہ پیشانی سے بہنے لگا۔۔ ماشل نے اپنی گن ٹیبل پر رکھی اور اپنی کرسی کو کھینچ کر اس کے قریب کیا۔ لڑکی نے ندامت سے اپنا چہرہ جھکا لیا۔ تو ماشل نے اس کے نازک ہاتھوں کو نرمی سے تھاما ۔۔ اور کہا

تمھیں پتا ہے لڑکی ہونا اتنا آسان نہیں ہے ہمارا یہ معاشرہ ایک لڑکی کے کردار کو میلا کرنے میں ایک سکینڈ نہیں لگاتا چاہے مرد کی جتنی بھی غلطی ہو اسے معاف کر دیا جاتا ہے لیکن لڑکی کو ہمیشہ اس غلطی کی سزہ دی جاتی ہے ہر روز ہر پل اسے طعنہ ملامت کی جاتی ہے۔ اگر وہ اس راستے سے ہٹ بھی جائے تو بار بار اسے الزام دیا جاتا ہے کہ تم ایسی ہو تم ویسی ہو۔ نظر چاہے کیسی کی بھی بری ہو غلطی چاہے کیسی کی بھی ہو برا آپ کو کہا جاتا ہے۔ شک آپ پر کیا جاتا ہے اور اس سب میں اگر کوئی ٹوٹتا ہے تو وہ لڑکی ہے جو خاموشی سے سب کچھ سہہ جاتی ہے مانا اس سے غلطی ہو گئ اسے وہ قدم نہیں اٹھانا چاہیے تھا کیسی غیر محرم

کی محبت میں نہیں پڑنا چاہیے تھا اس کی کچھ مہینوں کی محبت بڑے وعدوں سے متاثر ہو کر گھر سے بھاگنے کی جرات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ لیکن جب وہ دل سے معافی مانگتی ہے تو تمھیں پتا ہے
خدا معاف کر دیتا ہے لیکن انسان کبھی معاف نہیں کرتا۔ اور مجھے معلوم ہے تم بھی آج یہی غلطی کرنے جا رہی تھی۔۔ جس سے محبت کرتی ہو وہ آیا؟

ماشل کے سوال نے پل بھر کو اس لڑکی کو سمیٹ کر رکھ دیا درد کی اذیت اس نے اپنے جسم میں محسوس کی بھیگیں آنکھوں کو اوپر اٹھائے اس نے ماشل کی طرف دیکھا اور جواب دینے کے لیے لب کھولے

ن۔۔ نہیں۔۔ ا۔۔ ا۔ اسنے دھوکہ دے۔۔ دیا مجھے میں جب یہاں آئی تو ان دو آدمیوں نے مجھے زبردستی کار میں بٹھانے کی کوشش کی۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں جواب دیا

و۔۔۔۔ وہ کہتا تھا میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔ میں اس کی باتوں میں آگئی اب میں کیا کروں گی میرے گھر والے میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔ وہ اونچی اونچی آواز میں رونے لگ گئی۔۔ یوں جیسے اندر میں چھپا درد بیان کر رہی تھی۔ ہما تو اس کی حالت دیکھ کر اپنے آنسو روک ناں پائی۔

لڑکیاں کتنی بیوقوف ہوتی ہیں ناں؟ کیسی پر بھی اعتبار کر لیتی ہیں۔

ماشل نے گہرا سانس لیا اور اس کے چہرے پر آتے آنسوؤں کو صاف کیا

نام کیا ہے تمھارا؟

آئمہ کرام بی ایس فرسٹ سمسٹر کی سٹوڈنٹ ہوں۔

فیسبک پر دوستی ہوئی تھی آٹھ مہینے پہلے اسنے شادی کا کہا تو میں مان گئ۔ اب وہ سب کچھ بتانے لگی تھی۔

ساری بات پتا چلنے کے بعد ماشل نے گفتگو کا سلسلہ وہی سے جوڑا

دیکھو آئمہ اگر تم اپنی غلطی پر شرمندہ ہو تو بہت اچھی بات ہے۔۔ماشل اسے دلاسا دینے کی کوشش کرنے لگی لیکن آئمہ کے آنسو رک نہیں رہے تھے۔۔

رو کیوں رہی ہو اب؟

پچھتاوا ہے..... وہ روتے ہوئے جواب دیا۔

کس بات کا؟

اپنے رب کو چھوڑ دیا میں نے اس کے دین کے خلاف چلی گئ اب میری فیملی بھی مجھے برا کہے گی میرا اللہ مجھ سے دور ہو گیا۔

کس نے کہا تمھارے رب نے تمھیں چھوڑ دیا؟...ماشل ٹک نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔

ایک غیر محرم سے رشتہ رکھا۔۔سب کچھ جاننے کے باوجود بھی اپنے گھر والوں سے چھپ کر اس سے باتیں کرتی رہی۔اس سے زیادہ گناہگار کون ہو سکتا ہے میں نے سب کو کھو دیا۔

تم نے اپنے رب کو چھوڑ دیا ہے۔۔۔لیکن اسنے تمھیں نہیں چھوڑا وہ آج بھی وہی کھڑا ہے تمھارے انتظار میں کہ کب میرا بندہ میرے در پر آئے اور میں اسے معاف کروں۔۔ماشل کا لہجہ شایستہ تھا۔

کیا واقعی؟ اللہ مجھے معاف کر دے گا۔میری غلطیوں پر پردہ ڈال دے گا۔کیا وہ میرے عیبوں کو چھپا دے گا۔آئمہ نے امید بھری نگاہوں سے ماشل کو دیکھا

اللہ سے بہتر انسانوں کے عیبوں پر پردہ رکھنے والا کوئی نہیں ہے وہ تو ہم ہیں جو کیسی کے رازوں کو سب کے سامنے فشاں کر دیتے ہیں لیکن اللہ اپنے بندے کو رسوا نہیں کرتا۔تم ایک قدم بڑھا کر دیکھو وہ ستر قدم خود چل کر تمھارے پاس آئے گا۔اگر تم نے دل سے توبہ کی ہے اور اس غلطی کو پھر سے کبھی نہیں دہراؤ گی۔۔

میں سچے دل سے توبہ کرتی ہوں۔۔میں کبھی ان راستوں کا انتخاب نہیں کروں گی جہاں پر اپنے رب سے دوری ہو۔۔میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں۔۔آئمہ نے فوراً سے جواب دیا تو ماشل مسکرا دی اور چئیر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ٹھیک ہے تو تمھاری اس غلطی کے بارے میں بھی کیسی کو علم نہیں ہو گا۔۔ میں تمھارے گھر والوں کو بتا

دوں گی تم فکر مت کرو۔۔ لیکن آئمہ گناہ کی معافی کے بعد پھر وہی گناہ کرنا۔ انسان مومن نہیں رہتا۔۔

یہ کہتی وہ کیبن سے باہر نکلی

پیچھے پیچھے ہما بھی باہر آئی اور ماشل کو مخاطب کرتے کہا

میم آپ نے کیسے اس لڑکی پر یقین کر لیا کہ وہ دوبارہ ایسا کام نہیں کرے گی؟ کیا گارنٹی ہے کہ وہ ان

راستوں کا پھر سے انتخاب نہیں کرے گی؟۔ ہما کچھ الجھ گئ۔

ماشل چلتے چلتے رکی اور رخ موڑ کر ہما کی طرف دیکھا۔

ہمارا خدا اگر انسان کو اتنے موقعے دیتا ہے تو انسان کیوں نہیں دے سکتا مجھے پورا یقین ہے وہ اب ایسا کچھ

نہیں کرے گی کیونکہ اسے انسان اور اللہ کی محبت میں فرق کا علم ہو گیا ہے ہما۔۔

تم اس کو گھر چھوڑ کر آو پھر واپس آکر ہم کیس ڈسکس کرتے ہیں۔

اوکے میم۔۔ ہما نے تعبداری سے سلوٹ کی اور واپس مڑ گئ

میڈم جی ہمیں معاف کر دو غلطی ہو گئ ہم سے... وہ دونوں آدمی ہاتھ جوڑے کہنے لگے جیسے انہوں نے

ماشل کو جیل میں داخل ہوتے دیکھا۔

پچھ بتایا؟ اسنے عمش کی طرف دیکھا

ہاں۔۔ تین لوگوں کی ٹیم لڑکیوں کو پیار کے جھانسے میں پھنسا کر ان کو بلیک میل کرتے ہیں تیسرے کو ٹیپو اور باری لینے گئے ہیں۔

گڈ۔۔۔وہ یہ کہتی جیل سے نکلی ساتھ عمش بھی باہر آیا پوری رات۔ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے اسکے کندھوں پر شدید درد تھا لیکن وہ پچھ بولا نہیں۔ وہ دونوں انوسٹیگیشن روم میں موجود تھے جب ماشل نے ایک نظر کام کرتے ہوئے عمش کی جانب دوہڑائی۔

... آپ ریسٹ کے لیے گھر جاسکتے ہیں عمش

نوں۔۔ آئی ایم فائین تھینک یوں وہ مسکرا کر بولا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم تھوڑی دیر بعد ڈسکس کر لیں گے۔ماشل نے پھر سے کہا

کیس سولو ہونے کے بعد آرام سے ریسٹ کروں گا۔۔ پھر آپ۔سے خود چھٹی لے کر جاؤں گا۔ جیسے اسنے کہا۔

ماشل دھیما سا مسکرائی اور پھر فاعل کی طرف متوجہ ہو گئ۔

کچھ دیر بعد وہ ساری ٹیم پھر سے اکھٹی موجود تھی ٹیبل

کے گرد دائرے میں کھڑے وہ کیس کے ہر پہلوں کو بری باریکی سے ڈسکس کرتے نظر آئے۔

میم ہم نے ان پانچوں قتل ہونے والے ویکٹمز کا بیک گراؤنڈ چیک کیا تو ایک اور جامن پوائنٹ ہمیں اس میں ملا جو شاید اس کیس کے لیے بہت فائدہ مند ہو سکتا ہے باری میز پر پڑے چارٹ پر سرکل کرتے بولا ۔

کونسا پوائنٹ ؟ ماشل نے بے چینی سے پوچھا۔

پوائنٹ یہ ہے کہ مرنے والے سب کا تعلق کراچی کے ایک ہی چھوٹے سے قصبے سے ہے گھر چونک زرا فاصلے پر ہے لیکن اس خونی شاعر نے پانچ مہینوں کے اندر ایک ہی قصبے کے پانچ لوگوں کو بڑے بے رحمانہ طریقے سے مارا ہے باری نے ساری وضاحت کی ٹیپو ہما سب حیران رہ گئے۔

ان پانچ لوگوں کا آپس میں واقع کوئی تعلق نہیں ہے ؟ عمش اب کڑی سے کڑی ملانے کی جستجو میں تھا۔

لیکن کوئی پوائنٹ کیسی سے مل ہی نہیں رہا تھا۔

نو سر سوائے ایک قصبے سے اور کیسی طرح سے ان پانچ لوگوں کا آپس میں لنک نہیں ہے۔ باری کے جواب نے سب کو افسردہ کر دیا۔ وہ پھر انجان گلی میں کھالی ہاتھ کھڑے تھے۔

ماشل میز سے پرے ہٹی اور وائیٹ بورڈ پر تیسرا مارک کیا۔

یہ کراچی کا ایک چھوٹا سا بیک ورڈ ایریا ہے مطلب ہونا ہو اس خونی شاعر کا اس قصبے سے ضرور کوئی تعلق ہو گا یاں وہ یہاں سے قتل کرنے کی شروعات کر رہا ہے۔ گھتیاں سلجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں لیکن اس سے کیسے ہم اس کلرتہ پہنچ پائیں گے کوئی شناخت ابھی تک ہمارے پاس نہیں ہے ٹیپو الجھ کر رہ گیا تھا۔

کوئی انسان پانچ مہینوں کے اندر پانچ لوگوں کا بے دردی سے قتل کر کے اور پھر ان کے خون سے شاعری دیواروں پر لکھتا ہے۔ وہ بھی ان لوگوں کا شکار کرتا ہے جو رنگت میں زرا سیاہ ہیں۔ یہ کیس دن با دن بہت کمپلیکیٹیڈ ہوتا جا رہا ہے کوئی کڑی ہے جو ہم سے چھوٹ رہی ہے۔۔ جہاں ہماری نظر نہیں گئی

ماشل نے آنکھیں بند کی۔۔۔ لیکن ہر چیز بلینک نظر آئی۔

فل وقت آپ سب ابھی تھوڑی دیر کے لیے ریسٹ کر لیں پھر سے ہم اس پر بات کریں گے. وہ روم سے باہر نکلی۔

سب تھکے ہوئے چیئرز پر ڈھیر ہو گئے۔ جب عمش نے انھیں لنچ کی دعوت دی

چلو آؤ کھانا کھاتے ہیں تب سے کام کر رہے تھے اٹھو عمش نے جیسے کہا باری ٹیپو اور ہما نے چونک کے اسے دیکھا۔

کیا ہوا ہے؟

ن۔ نہیں سر وہ۔۔۔ باری ابھی کچھ بولتا عمش نے اسکی بات کاٹی

ارے ہم سب ایک ٹیم ہے کیا ہوا اگر میں سنئیر ہوں چلو اب میں تب تک میم ماشل کو کہتا ہوں عمش نے ہنستے ہوئے کہا اور ماشل کے پیچھے گیا جو ابھی نکلنے لگی تھی۔

میم۔۔۔۔۔

آواز پر وہ رک گئ اور پیچھے مڑ کر دیکھا

جی۔

وہ ہم سب اکھٹے لنچ کرنے لگے تھے تو سوچا آپ بھی آجائیں۔۔ عمش نے بڑے ٹھہراؤ سے بات رکھی۔

آخر وہ سینئیر تھیں۔

میں ضرور لنچ کے لیے جاتی لیکن مجھے ابھی ہوسپٹل جانا ہے پھر کیسی دن تھینک یوں۔۔

نو پرابلم میم عمش نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

کیا تھا اگر اے سی پی ماشل چوہان ہمارے ساتھ لنچ کرتی تو مزہ آجاتا اور میں ایک سیلفی پوسٹ کرتا

لنچ وید اے سی پی ماشل چوہان ٹیپو بوتل کا گلاس پکڑتے کہا

عمش باری ہما اس کی بات پر بے اختیار ہنس دیے۔

ٹیپو وہ ضرور ہمارے ساتھ لنچ کرتی لیکن انھیں کیسی کام سے ہوسپٹل جانا تھا۔ عمش نے وجہ بتائی تو ٹیپو

فورا سے سوال کیا

ہاسپٹل خیریت تو ہے۔۔۔

باری اور ہما بھی فکر مند ہو گئے۔

ہاں خیریت ہی سمجھ لو ماشل کا چھوٹا بھائی ہے مصطفیٰ چوہان جس کی ایک حادثے میں بہت برا اکسیڈینٹ

ہوا تھا سارا دماغ پر ایفکٹ ہونے کے باعث وہ بچ تو گیا لیکن کوما میں چلا گیا اور اب اس بات کو دو سال بیت

گئے ہیں وہ ابھی تک کوما میں ہے بس اسی سلسلے میں ہوسپٹل جاتی ہیں۔

عمش کے لہجے میں افسر دگی در آئی۔

ہو۔۔۔ یہ تو بہت بری خبر ہے ویسے میم کی ہمت کی داد دینی چاہیے کہ انھوں نے کبھی کیسی کے سامنے

اپنی پرسنل لائف کو ڈسکس نہیں کیا بہت سٹرانگ ہیں وہ ہما نے داد دینے والے انداز میں کہا۔

یہ تو ہے۔۔ تم لوگوں کو پتا ہے انھیں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں سارے قیدی مجرم ہٹلر کہتے ہیں جو کیسی کو معاف نہیں کرتی بس انصاف سے کام لینا ہے چاہے جو مرضی ہو جائے۔۔ عمش نے بات کو مزید سراہایا

بلکل۔۔۔ دیکھا نہیں کیسے کیس میں وہ اینولو ہو جاتی ہیں مجھے پورا یقین ہے ہمیں ان سے سیکھنے کو بہت کچھ ملے گا۔ لیکن سر میم ماشل کے فادر بھی پولیس پوسٹ میں تھے ناں۔؟

باری کو کچھ یاد آیا۔۔۔ ٹیپو جو کھانے میں مصروف تھا اس بات پر بڑے تجسس سے سر اٹھا کر دیکھا۔

ہاں لیکن ان کو پولیس مقابلے میں مار دیا گیا۔۔۔

مگر کیوں؟ میں نے تو سنا تھا وہ بہت ہی محنتی اور قابل آفیسر ز تھے پھر انھیں مار کیوں دیا گیا۔ باری کے سوال پر عمش بولا

پتا نہیں باری کیسی کو اندر کی بات آج تک معلوم نہیں ہو پائی کہ ماشل کے فادر کو کیوں مار دیا گیا کچھ لوگوں کا کہنا تھا شاید انھوں نے گورنمنٹ ایجنسی کے کوئی پیپر ز لیک کیے تھے اور اس کے جرم میں انھیں پولیس سے نکال دیا گیا۔۔ اور ٹھیک دو مہینے بعد انکا پولیس مقابلے میں قتل ہو گیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے میں نہیں مانتی میم کے والد غدار ہوں گے۔ وہ خود اتنی انصاف پسند اور اصولوں سے زندگی جینے والی انسان ہیں یہ ضرور جھوٹا الزام ان پر لگایا گیا ہو گا۔ ویسے بھی مراد علی خان جیسے بہت سے لوگ پائے جاتے ہیں اس دنیا میں۔ جو کیسی کی کامیابی کو دیکھ کر خوش نہیں رہ پاتے۔

دیکھا نہیں کیسے وہ میم کے بارے میں باتیں کرتے ہیں بیت افسوس ہوتا ہے مجھے آج کل کے معاشرے میں اگر عورت مرد سے اوپر ہے تو پتا نہیں کیوں اس بات کو برا سمجھا جاتا ہے اور عورت کے کریکٹر پر جھوٹے فتویٰ لگانے شروع کر دیتے ہیں۔

ہما نے مایوسی سے کہا۔۔

ہما ظاہر سی بات ہے مراد صاحب تو ماشل سے جیلس ہوں گے ہی کیونکہ عمر میں بڑے ہونے کے باوجود بھی انھیں اے سی پی کا عہدہ نہیں ملا۔ لیکن ماشل نے اپنی محنت سے سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا اور پھر اس کی کارکردگی کو دیکھ کر یہ عہدہ ملا۔ لیکن وہ ایسی انسان نہیں ہے اسے مراد علی جیسے لوگوں سے اچھے سے نپٹنا آتا ہے۔ عمش کی بات سن کر سب مسکرا دیے۔

جب باری کے فون کی گھنٹی چنگاری۔ فون سکرین پر اسکا نام دیکھ کر وہ چئیر کھسکا کر اٹھا۔

ایکسیوزمی

ٹیپو نے شرارت سے پیچھے سے کہا۔

بھابھی کو میرا سلام کہنا..... عمش ہما نے اپنی ہنسی دبائی۔

سر آپ بتایے اپنے بارے میں۔۔؟ وہ عمش کی طرف متوجہ ہو گیا۔

تم جو بات جاننا چاہ رہے ہو ناں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔ ویسے تم بتا سکتے ہو۔ عمش نے بڑی مہارت سے بات سے کا رخ ٹیپو کی طرف کر دیا۔

ہما بغی دلچسپی سے گفتگو سن رہی تھی۔

نہیں سر جی ابھی تو میرے بڑے بھائی کی شادی ہونی ہیں پھر ہمارا نمبر آئے گا۔ آپ دعا کیجے گا پھر ہمارے پنجاب میں آیئے گا۔ ٹیپو کی بات سن کر عمش نے قہقا لگایا۔ باری ایک سائیڈ پہ کھڑا فون کان سے لگائے بات کر رہا تھا۔

کیسے ہو؟ فون میں سے آتی آواز سننے کے لیے وہ پچھلے دو دن سے ترس گیا تھا۔

میں بلکل ٹھیک تم کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں۔

ابھی تک ناراض ہو۔۔باری نے افسردگی سے سر جھٹکا۔

ناراض ہونے کا حق بھی نہیں رکھ سکتی بنا بتائے چلے آئے تھے ایک دفعہ بھی میرے بارے میں نہیں سوچا

۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر بیٹھی۔

تمھیں تو سب معلوم ہے بیا سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا بتانے کا موقع ہی نہیں ملا۔اچھا سوری اب ناراض مت ہو میں دو دن سے تمھیں کتنا مس کر رہا ہوں اندازہ نہیں لگا سکتی تم۔

اچھا۔۔۔ایسی بات ہے تو پھر گئے کیوں

جانا پڑا۔۔اب ڈیوٹی تھی منع نہیں کر سکتا۔باری کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ اس کے پاس چلا جاتا۔۔

امی بھی پوچھ رہی تھیں تمھارا کیس ابھی مکمل نہیں ہوا؟ وہ بھلا زیادہ دیر کیسے اس سے ناراض رہ سکتی تھی۔

ابھی کچھ نہیں پتا لیکن تم دعا کرو سب ٹھیک سے ہو جائے بہت کریٹیکل کیس ہے۔امی کا دھیان رکھنا۔ ہوں۔۔اور تم بھی یہ کہتے بیا نے فون بند کر دیا ابھی ان دونوں کی شادی کو بس دو ماہ ہی گزرے تھے باری کی والدہ نے اپنی بہن کی اکلوتی بیٹی کا رشتہ اپنے بیٹے کے لیے بچپن سے مانگا تھا۔۔اب بیا کی پڑھائی مکمّل ہوئی تو انہوں نے شادی کا فیصلہ کیا۔کیونکہ باری کے والد وفات پا چکے تھے اور گھر میں تنہائی کا شکار ان کی والدہ نے اب اپنے بیٹے کی شادی کا سوچا۔۔تاکہ گھر میں رونق ہو سکے۔وہ چاروں کھانا کھانے کے بعد

ریسٹورنٹ سے نکلے ٹیپو کراچی کی گرمی سے اکتا کر ہوٹل جانے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا۔ سورج کی روشنی سے ہر کوئی جھلس رہا تھا ایسے میں ہوسپٹل کے قریب ماشل نے اپنی گاڑی اور اندر داہوئی وہ ڈیوٹی سے سیدھا ہوسپٹل آئی تھی اسلیے ابھی تک رات والے کپڑوں میں ہی ملبوس تھی۔ چینج کرنے کا ٹائم ہی نہیں ملا ریسپشن پر نرس نے اسے دیکھتے ہی سلام لی۔ اور اس کی والدہ کے بارے میں بتایا جو اس سے تھوڑی دیر قبل حایف کے ساتھ آئی تھیں۔ دوسرے فلور پر پہنچتے وہ ڈاکٹر آفتاب کی کیبن کی طرف گئ جو پچھلے دو سال سے مصطفی کا چیک اپ کر رہے تھے۔

دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئی یسری چوہان کے پہلوں میں وہ بیٹھا تھا اس نے ایک نظر ماشل کو دیکھا لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئی۔

کوئی ہوپ ہے کب تک مصطفی کومہ سے باہر آسکتا ہے ڈاکٹر صاحب دو سال ہو گئے اسے یونہی بیڈ میں پڑے۔۔ ماں کی فریاد میں درد تھا آخر وہ ان کا اکلوتا بیٹا تھا بڑھاپے کا واحد سہارا۔

دیکھیے یسری صاحبہ ساری سیچویشن آپ لوگوں کے سامنے ہیں اصل میں مصطفی بہت آہستہ آہستہ ریکوری کر رہا ہے دماغ کے پچھلے حصے میں چوٹ لگنے کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے لیکن پھر بھی

اللہ کا شکر کریں وہ ریکوری کر رہا ہے نہیں تو کئی پیشنٹ درمیان میں ہی دم توڑ جاتے ہیں بٹ آئی ہوپ انشاء اللہ ایک دن اسے ضرور ہوش آئے گی ہمیشہ کی طرح ڈاکٹر نے تسلی دی جو پچھلے دو سال وہ کہتے آ رہے تھے ماشل ساتھ کھڑی بات سنتی رہی لیکن کچھ بولی نہیں وہ کہتی بھی کیا اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر وہ روز تڑپتی تھی۔

یہ نیو میڈیسن ہے اسکی ڈرپ میں ڈال دیجیے گا۔۔ڈاکٹر آفتاب نے حایف کو پرچی پکڑائی ماشل اپنی والدہ کو پکڑے کیبن سے باہر نکلی۔

میں یہ میڈیسن لا دیتا ہے۔حایف نے جیسے کہا یسری بولی۔

بیٹا رہنے دو آگے تم میرے ساتھ آئے۔۔اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔

نہیں مامی جان ایسے کہہ کر مجھے شرمندہ مت کرے میں بھی گھر کا فرد ہوں وہ دیکھنے میں اچھا خاصا قد و قامت کا مالک تھا صاف رنگت بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح فٹ لگ رہا تھا۔جو ایک ریسٹورنٹ میں مینیجر کی جوب کر تا تھا۔

امی ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھے دئیں میں لے آتی ہوں ماشل اب کی بار بولی تھی لیکن اسکی طرف دیکھ کر نہیں

۔

نہیں آپ ممانی جان کا نیچے لے کر آئیں میں تب تک ڈسپنسری سے میڈیسن لے لیتا ہوں۔ وہ یہ کہتا آگے کو بڑھ گیا ماشل یسری کا ہاتھ تھامے لفٹ کی سمت گئ۔

امی آپ ہر روز ڈاکٹر کے پاس آکر کیوں خود کو درد دیتی ہیں حالات سے سمجھوتا کیوں نہیں کر لیتی۔ ہر بار طرح وہ پھر سے یسری کو سمجھانے لگی جو ہر مہینے کے بعد ایک امید سے مصطفیٰ کی رپورٹس لے کر ہوسپٹل چکر لگاتی کہ شاید اسکی طعبیت میں میں بہتری ہوئی ہو۔

ماشل مجھ سے اسطرح بیڈ پر بے سہارا پڑے مصطفی کو نہیں دیکھا جاتا جوان اولاد کو یوں کومہ میں دیکھ کر دل میں درد بڑھتا ہے۔ وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔۔ جو جیتے جی مر رہا ہے۔ کیسے سمجھوتا کرلوں میں حالات سے۔ تمھارے بابا کی وفات کے بعد تمھیں دن رات محنت کرتا دیکھ کر یوں کام کرنا تمھارا رات دیر تک انتظار کرنا کیا کروں ماشل آج مصطفی ٹھیک ہوتا تو وہ کبھی بھی تمھیں اتنا کام ناں کرنے دیتا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ یسری کی باتیں دل دہلا دینے والی تھی۔۔ ماشل کی آنکھیں نم ہو گئ اسنے بت اختیار ان کے چہرے پر گرتے آنسوؤں کو صاف کیا۔

آپ فکر مت کریں امی اللہ سے اچھی امید رکھیں ان سے شکوہ مت کریں وہ اگر اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو خود ہی نکالتا ہے۔ آپ دل چھوٹا مت کریں۔

اسنے اپنی گاڑی میں انھیں بٹھایا اتنے میں حایٔف میڈیسن کے کر آگیا۔

یہ لیں روزرات کو یاد سے۔

تھینک یوں ماشل نے پیکٹ پکڑتے اس سے کہا۔

اس میں شکریہ والی کیا بات ہے جتنا آپ کا مصطفی پر حق ہے اتنا میرا بھی ہے اخر وہ میرے ماموں کا بیٹا ہے

۔وہ بڑے تحمل لہجے میں بولا۔

نہیں میرا یہ کہنے کا مطلب نہیں ہے۔۔بس امی کی وجہ سے زیادہ پریشانی رہتی ہے وہ ہر مہینے آپ کو

تکلیف دیتی ہیں۔ماشل نے مایوسی سے اسے بس سرسری سا دیکھا تھا یہ منگنی کے بعد ان کی دوسری ملاقات

تھی۔

آنٹی کو روکا مت کریں اگر وہ کیسی امید کے ساتھ آتی ہیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔بس آپ ان کا

دھیان رکھیے گا۔

ہوں ضرور۔۔۔اب میں چلتی ہوں وہ یہ کہہ کر پلٹی۔جب حایٔف کی آواز پر رک گئ۔

کیس سولو ہوگیا یاں نہیں۔؟پتا نہیں وہ چاہتا تھا کہ وہ کچھ دیر اس سے بات کرے لیکن ایسا کبھی نہیں ہو

سکا۔

نہیں لیکن بہت جلد ہو جائے گا۔۔بس مختصر سا جواب دیا۔

بیسٹ آف لک۔۔ ابھی حایَف یہی کہہ رہا تھا جب ماشل کی نظر ہوسپٹل میں داخل ہوتے ایک آدمی کو دیکھا جو دائیں پاؤں سے لڑکھڑاتے داخل ہو رہا تھا اس کے ساتھ چلتا ہوا ڈاکٹر اسے کچھ بتا رہا تھا۔۔

. ایک منٹ حایَف تم امی کو لے کر گھر جاو میں آتی ہوں وہ فوراً سے یہ کہتی اگے کو بڑھی۔

ارے ایسے کیسے۔۔۔ میں نے کہا ہے تم نے آپریشن ناں کروایا تو یہ ٹانگ کٹوانی پڑے گی ڈاکٹر کی آواز ماشل کو صاف سنائی دے رہی تھی۔

اس آدمی کی پشت ماشل کی طرف تھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ دھبے قدم پیچھے چلنے لگی۔وہ دونوں اپنے دھیان سے اندر داخل ہو رہے تھے۔

نہیں میں مہینے کے آخری ہفتے میں آپریشن نہیں کروا سکتا کچھ ضروری کام ہے مجھے۔۔۔اس سیاہ فام آدمی نے چلا کر اس ڈاکٹر کو کہا۔

ماشل نے دیر کیے بنا فون نکالا اور اپنی پولیس ٹیم سے جلد از جلد ہاسپٹل آنے کے آرڈرز دیے۔

جب اچانک اس آدمی کی نظر ماشل پر پڑی دونوں نے لمحہ بھر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ تو ماشل کا اسے دیکھ کر شاک سے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس رات وہ کیسے اس کے ہاتھوں سے بچ گیا؟

وہ اندر کو بھاگنے لگا ماشل بھی آنکھ جھپکائے بنا اس کے پیچھے پیچھے بھاگی۔ لوگوں کی بھیڑ میں تیزی سے گزرتے اس کا ٹکراؤ نرسسز ڈاکٹرز سے ہوتا سب حیرانی سے ماشل اور اس کے آگے بھاگتے آدمی کو دیکھ رہے تھے۔ لیکن اسے کیسی کی پرواہ نہیں تھی آج اسے زندہ پکڑنا تھا۔۔ اور یہ موقع وہ گنوانا نہیں چاہتی تھی۔ سیاہ پتلا لڑکا لڑکھڑاتا ہوا جنرل وارڈ میں داخل ہو گیا۔

ماشل اس سے پیچھے تھی اس نے ادھر اُدھر نگاہ دوہرائی اور اندازہ لگایا کہ وہ کس سائیڈ پر گیا ہوگا۔۔

جنرل وارڈ کی طرف دیکھتے وہ فوراً سے اندر داخل ہوئی۔ جہاں پر سارے مریض پہلے ہی اس آدمی کے اس طرح وارڈ میں داخل ہونے سے گھبرا گئے تھے۔

دیکھو تم کہی بھی چھپے ہو باہر آجاؤ اب تم کہی نہیں بھاگ سکتے ساری پولیس نے تمھیں گھیر لیا ہے اسلیے اچھا ہو گا خود کو پولیس کے حوالے کر دو۔ ماشل بیڈ پر نگاہ ڈالتی کہہ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی وہ ایک ایک کونا چیک کر رہی تھی۔

جب اسکی بیک پر گن تانی

ہینڈز اپ مسٹر خونی شاعر عرف بک سیلرز اب جیل کے دیدار کرنے کا وقت آگیا ہے"۔"

اسنے گھبراہٹ سے اپنے دونوں بازوں کو اوپر کر لیا کچھ ہی دیر میں عمش ٹیپو اور ہما جنرل وارڈ میں داخل ہوئے عمش نے جیسے اسے دیکھا اس نے چونک کے ماشل کی طرف دیکھا۔

" یہ تو وہی دوکان دار ہے جس سے ہم نے آخری پوچھ تاچھ کی تھی۔"

بلکل اس دن ہم سے بھول ہو گئ کہ ہم نے اسے چلتے ہوئے دھیان نہیں دیا لیکن خیر دیر آئے درست "

" آئے بہت کھیل کھیلا تم نے اب زرا شاعری ہمیں بھی کر کے دیکھاؤ۔

ماشل نے اسے ہتھ کڑی لگائی۔ سارے ہوسپٹل میں پولیس کو دیکھ کر لوگوں کا ہجوم بڑھ گیا۔۔ میڈیا رپورٹرز آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئے۔۔۔ اور لائیو ریکارڈنگ ہونے لگی

ایک سنسنی خیز خبر سے خلاصہ کراچی پولیس نے خونی شاعر کو رنگیں ہاتھوں ہوسپٹل سے بر آمد کیا ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اے سی پی ماشل چوہان نے اپنے اس کیس میں بھی کامیابی حاصل کی۔ اب دیکھنا یہ ہے اس سائیکو کلر کا بیان کب سامنے آئے گا فل وقت کے لیے اسے پولیس کسٹڈی میں لے لیا گیا ہے۔

آپ پائیو منظر دیکھ سکتے ہیں۔

باہر لوگوں کے ہجوم میں عمش ٹیپو ہما ماشل اس کے گرد دائرہ بناتے بھیڑ میں سے نکال کر پولیس وین تک لے کر آئے۔ وہ آدمی بلکل نارمل مسکراتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔ سب اس کے اس رد عمل پر حیران رہ گئے کوئی شرمندگی نہیں تھی اسے۔

پوچھ تاچھ کے سلسلے میں اسے ایک مخصوص کمرے میں بٹھایا گیا۔ جس کی سامنے دیوار پ شیشے کی بنائی گئ تھی کہ مجرم کے بیانات کو ب صاف باہر کھڑے ہو کر سنا جائے۔

کمرے کے وسط میں ایک میز اور آمنے سامنے دو چیئرز پڑی تھی اور وہ سائیکو بڑے آرام سے میز پر ہتھ کڑی سے بندھے ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔ ماتھے پہ کیسی قسم کی شکن نہیں تھی۔ اور ناں ہی پکڑے جانے کا خوف۔ جیسے وہ اس سب کے لیے پہلے سے ہی تیار ہو۔ کمرے میں تفتیش کے لیے ماشل داخل ہوئی۔ جبکہ ٹیپو عمش اور ہما باہر کھڑے تھے سب کے سب مضطرب نگاہیں ان دونوں پر جمائے ہونے والی گفتگو کے لیے بے تاب تھے۔

"سر بڑا ہی بے شرم ہے ویسے یہ خونی شاعر چہرہ تو دیکھیں کیسے اطمینان سے بیٹھا ہے جیسے کچھ کیا ناں ہو ــ"

ٹیپو سے یہ دیکھ کر رہا نا گیا اور غصے سے عمش کے کان میں سرگوشی کی۔

"ٹیپو یہ سائیکو کلرز عموماً اس طرح کے ہی ہوتے ہیں انھیں اپنے کام میں تسکین ملتی ہے اور یہ خود کو اس بات پر آمادہ کرتے ہیں انھوں نے جو بھی کیا بہت اچھا کیا۔"

عمش کی بات پر ٹیپو کو اور تپ چڑی۔۔۔ لیکن پھر خاموش ہو گیا کیونکہ ماشل اس سے سوال پوچھنے لگی تھی

" نام؟"

" ایک اکلوتا نام پولیس والوں سے ملا ہے خونی شاعر تھوڑا عجیب سا ہے لیکن چلے گا۔"

وہ بڑے سکون سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بولا۔ ماشل یہ دیکھتے خود کو کمپوز کیا وہ کیسی قسم کا غصہ نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ اچھے سے اس بات سے آگاہ تھی کہ سائیکو پتھ ایسے ہی ہوتے ہیں ٹنشن فری۔

" تو خونی شاعر صاحب جب پیدا ہوئے تھے تب تو والدین نے کوئی نام رکھا ہو گا؟"

ماشل نے دونوں بازو میز پر رکھے اور اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

" نعمان نصیر"

"اوکے تو مسٹر نعمان یہ سب قتل کرنے کی وجہ؟ ان پانچ لوگوں سے کوئی خاصی دشمنی تھی جو اتنی بے رحمی سے قتل کر دیا۔۔"

ماشل کا لہجہ سخت تھا۔ یہ سنتے وہ زرا اچڑ گیا۔

نو۔۔۔نو۔۔ میڈم یہ بات غلط کر رہی ہیں مجھے ان سے کوئی دشمنی نہیں تھی بلکے میں نے تو ان کا فائدہ" کے لیے کیا۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے بولا۔

کونسا فائدہ؟ کیسی کو بے دردی سے مارنا اس بے قصور کے لیے فائدہ مند ہے۔۔ دماغ خراب ہے تمھارا؟"

"

اس کا قہقا پورے کمرے میں گونجا۔۔

میرا دماغ بلکل ٹھیک ہے ویسے بھی ان سب کو کونسا معاشرے نے ایکسپٹ کرنا تھا۔ معاشرے نے کیا" ان کے گھر والوں نے انھیں طعنے دے کر مار دینا تھا۔۔ رنگ کی بنا پر کہ تم کالے ہو تمھارا مستقبل کیسا ہو گا؟ تم آگے نہیں بڑھ سکتے یہ وہ اسلیے میں نے سوچا میں ان بیچاروں کی مشکل ہی آسان کر دیتا ہوں۔ جو روز روز کی ازیت وہ اپنے گھر والوں سے بہن بھائیوں سے سہتے ہیں۔ سوسائٹی سے سہتے ہیں۔ ایک دفعہ ہی "سہہ لیں۔ کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں میڈم ؟۔

وہ استہزاءیہ نظروں سے ماشل کو دیکھ کر بولا۔

اس کی بات سے ناں صرف ماشل بلکے باہر کھڑے ہر پولیس آفیسر ان دھک رہ گئے۔۔

تمھیں اندازہ بھی ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیسی معصوم کی زندگی کو چھین لیا صرف اس کی رنگت کی" بناء پر اور تم ہوتے کون ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ ان پانچ لوگوں کو سیاہ گندمی رنگ کی وجہ سے گھر والوں سے طعنے ملامت ملتی تھی۔۔۔۔ اس روایت کا آغاز اپنے سے ج کیوں نہیں کیا؟ تمھارا اپنا بھی رنگ سیاہ ہے؟" ماشل نے طنزاً کہا اس سوال پر اس آدمی کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔

اگر میں اپنے سے اس کام کا آغاز کرتا تو انھیں کون مارتا۔ اور یہ بات تو سچ ہے ہمارے معاشرے میں" لوگ رنگوں کا کتنا ڈفرینس کرتے ہیں کیا سیاہ رنگت والے لوگ خوبصورت نہیں ہوتے؟ کیا انھیں آگے بڑھنے کا حق نہیں ہوتا تو پھر کیوں یہ بار بار زندگی کہ مقام میں ہمیں یہ احساس کمتری کا شکار کرواتے ہیں کہ اگر تمھارا رنگ تھوڑا ڈافیئر ہو جاتا تو سب کچھ پرفیکٹ ہونا تھا۔ میں پوچھتا ہوں ان سب لوگوں سے کیوں سیاہ رنگ سے سب کچھ پرفیکٹ نہیں ہو سکتا۔۔ اور اس زہر کی بنیاد ہمارے گھر والوں سے ہی شروع ہوتی ہے ہمارے بہن بھائی سب رنگ کی بناء پر چڑاتے ہیں۔۔ت اس میں ہمارا کیا قصور اگر اللہ نے ہمیں یہ رنگ دے کر پیدا کیا ہے۔ ہے تو انسان ہی؟

پھر یہ تفرکا بازی کیوں؟ کیوں معاشرے میں اس طرح کی روایتوں کو اٹھایا جاتا ہے۔ اسلیے بہتر ہے گھٹ گھٹ کے جینے کے ان سیاہ لوگوں کو اس دنیا سے ہی چلے جانا چاہیے۔"

اس آدمی کی ایک ایک لفظ میں ماضی کی اذیتیں درد چھپا نظر آیا۔ اور ماشل سمیت تمام پولیس آفیسر ان اس بات کو جان چکے تھے۔ کہ وہ آدمی بچپن سے اس کلر کمپلیکس کا شکار رہا تھا۔۔

ماشل نے گہرا سانس لیا اور پھر کہا۔

"دیکھو نعمان تم ایک پڑھے لکھے لگ رہے ہو میں جانتی ہوں آج بھی ہمارے ملک میں کلر ڈفرینس جیسی تفریک ہوتی ہے لوگوں کو ان کے رنگوں کی بناء پر ددکارا جاتا ہے باتیں ہوتی ہیں لیکن اس میں ان پانچ لوگوں کا کیا قصور جن کو تم نے اپنی اس سوچ سے مار دیا کہ وہ بھی کلر کمپلیکس کا شکار ہیں کیا پتا وہ اپنے اس رنگ سے بہت خوش ہوں؟ اور تم نے ایک سکینڈ میں ان سب کی زندگیوں کو اجاڑ دیا۔۔ یہ انسانیت نہیں ہے اگر تم اس کمپلیکس کا شکار رہے ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے سب لوگ اس بیماری کا شکار ہوں اگر تمھارے گھر والے تمھیں باتیں کرتے تھے تو اس کا مطلب یہ نہیں ان پانچ لوگوں کے گھر والے بھی ایسے ہوں۔۔ مجھے افسوس ہو رہا ہے تمھاری اس سوچ پر۔۔ کس لاجک کے ساتھ تم یہ سب کر رہے تھے۔۔ اور پھر یہ خون بھری شاعری لکھنے کا کیا مقصد تھا تمھارا؟"

"بڑا بھاشن جھاڑ رہی ہیں انسپکٹر صاحبہ۔۔۔ جو بھی ہے میں اپنے کیے پر شرمندہ نہیں ہوں مجھے پتا ہے میں نے جو بھی کیا وہ سب ٹھیک تھا۔۔ دیکھنا ایہ ناں ایک دن آپ بھی میری بات سے راضی ہوں گی۔۔۔ اور

رہی بات شاعری لکھنا وہ تو مجھے شوق تھا۔۔بس تسکین دل کے لیے لکھ دیتا تھا۔۔ویسے ایک بات بتادوں "وہ سارے شعر میرے اپنے لکھیں ہیں کیسی بک سٹور سے کتاب نہیں خریدی میں نے۔۔۔

وہ یہ کہتے ہنسا تھا۔

"آپ کا نام بڑا اسنا ہے کہ اے سی پی ماشل چوہان کبھی کوئی کیس میں ناکام نہیں ہوئی لیکن پھر اس رات کیسے آپ کو پتا نہیں چل پایا۔۔۔"وہ بڑے تجسس سے پوچھنے لگا۔

ماشل چیئر سے اٹھی اور کیس فائل بند کی۔۔پھر ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔۔

"تمھیں پھانسی ناں لگوائی تو کہنا۔۔پھر مرنے کے بعد اوپر جاکر اپنی شاعری کا حساب بھی دینا۔۔"وہ یہ کہتی غصے سے کمرے سے باہر آئی۔

سب اس شخص کی گفتگو سن کر حیران رہ گئے تھے۔۔اس قدر کوئی پاگل ہو سکتا ہے۔

"اس کے گھر والوں کا کچھ پتا چلا؟"اسنے باہر آتے ہی عمش سے پوچھا۔

"جی میم لیکن اس کے والدین میں سے کوئی زندہ نہیں ہے البتہ ایک بڑا بہن بھائی ہیں وہ دونوں تھانے میں موجود ہیں۔"

اوکے۔۔۔ان کے بیانات بھی لینے ہوں گے۔۔عدالت کی سنوائی کے لیے اس کیس کو اچھے سے"

ڈیولیپ کرنا ہو گا تاکہ اس پاگل کے بچنے کا کوئی امکان ناں ہو کیونکہ مجھے پوری امید یہ مینٹل ہوسپٹل میں

"جانے کا مطالبہ کرے گا اور میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔

اوکے میم "اسنے سلوٹ کی ماشل اپنی ٹیم سمیت ٹھانے سے باہر آئی جہاں میڈیا پریس اسکے آنے کا"

بے تابی سے انتظار کر رہی تھی۔سارا تھانا ایک دفعہ پھر ماشل کی کامیابی پر خوش تھے سوائے مراد علی

خان کے۔جو ایک سائیڈ پر

یہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے کھڑا تھا اور ہمیشہ کی طرح پہلوں میں حوالدار جلال جو ہمیشہ آگ میں گھی ڈالنے

کے لیے موجود رہتا

اب دیکھنا صاحب کیسے سارے میڈیا کے سامنے اپنی تعریفوں کے پل باندھتی جیسے سارا کیس کا بھوج"

اس کے کندھوں پر تھا اور تو کیسی نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔اور اوپر سے یہ نکمی ٹیم جو دن رات ذلیل خوار

ہوئی اس میڈم کے پیچھے اور سارا کریڈٹ اب یہ لے جائے گی۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا یہ ہمارا میڈیا اتنا

بیوقوف کیسے ہو سکتا ایک عورت کو اتنا مقام آخر کس بات پر؟ کہ وہ مردوں والے کام کر رہی ہے۔۔

انصاف تو تب تھا اگر اس انسپکٹر رانی کی جگہ آپ کھڑے ہوتے۔۔لیکن نہیں کھڑے ہونا کیا اس کیس

میں ہی کیسی نے آپ کو کھڑا نہیں کیا۔ جلال لفظوں کی کھینچا تانی میں بڑی مہارت سے مراد علی خان کو

اکسا رہا تھا اور کافی حد تک وہ اس میں کامیاب بھی ہو چکا تھا۔

بکواس اپنی بند رکھو جلال۔۔۔ ورنہ کھینچ کر پھینک دوں گا سمجھے۔۔۔ اور رہی بات اس انسپکٹر صاحبہ کی تو

بہت جلد یہ اکڑ ٹوٹنے والی ہے۔۔۔ کیونکہ یہ جو دنیا ہے ناں اس میں اچھے لوگوں کو جینے نہیں دیتی۔۔۔ تو

پھر یہ کتنے دن کی مار ہے۔ ایک ناں ایک انھیں بھی اپنی سچائی کی وجہ سے ہاتھ دھونا پڑے گا تو بس دیکھتا

جا۔۔۔ طنزاً ہنستے ہوئے جواب دیا۔"

ماشل میڈیا کے سامنے کھڑی ان سب کے سوالات کا جواب دے رہی تھی۔

دیکھیے اب تک جو ہمیں بیانات سے معلومات ملی ہے وہ یہ ہے کہ وہ خونی شاعر عرف نعمان نصیر بچپن سے

ہی کلرڈ فرینس کا شکار رہا ہے۔۔ اور اس سب کی وجہ اسکے گھر والے سوسائٹی اور رشتہ دار ہیں جن کی

باتوں اور طعنوں کی وجہ سے وہ اپنی منٹل سیٹیٹ کھو بیٹھا تھا اور اس کے مطابق سیاہ اور گندمی رنگ کے

لوگوں کو اس دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے اور یہی سوچ وہ اپنے دماغ میں ڈالے پانچ نہتے لوگوں کا

بے رحمانہ طریقے سے قتل کر دیا۔۔ باقی کاروائی عدالت میں ہو گی۔۔

چہرے پر پڑتی فلیش لائٹس۔۔لوگوں کا ہجوم شور کی وجہ سے وہ صیح طرح سے سوال سن نہیں پا رہی تھی

۔

م۔۔ میم آپ کا یہ پانچواں ایسا کیس ہے جس میں آپ نے سر یئل کلر کو پکڑا ہے عموماً پولیس والوں سے اس جدوجہد کی امید نہیں ہوتی اس کامیابی پر آپ کیا کہنا چاہیں گی۔۔رپوٹر کے سوال پر ماشل ہلکا ڈا مسکرائی اور کہا

میں اکیلی ہی نہیں بلکے میری پوری ٹیم ورک کی وجہ سے ہی یہ کیس سولو ہو سکا ہے اسنے ایک نظر اپنے پیچھے دوہرائی وہ وہاں نہیں تھے۔۔ماشل نے فوراً سے دائیں جانب دیکھا ٹیپو ہما اور عمش دیگر پولیس آفیسران کے ساتھ کھڑے اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔ماشل کو یہ دیکھ کر بہت برا لگا وہ چاہتی تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ کھڑے ہوتے لیکن نہیں۔ایسا نہیں ہو سکا۔

سنئیر انسپکٹر عمش فیاض سب انسپکٹر ٹیپو انسپکٹر باری اور اب انسپکٹر ہما گیلانی سب کی کاوشوں کے نتیجے میں ہی یہ سب ممکن ہو سکا ایک بیسٹ ٹیم ہی آپ کو کامیابی کی طرف لے کر جاتی ہے اور مجھے امید ہے وہ اگے بھی میرا یونہی ساتھ دیتے رہیں گے تھینک یوں۔جواب کو کور اپ کرتے وہ وہاں سے ہٹ گئ۔۔۔ رپورٹرز کے سوالات ختم ہی نہیں ہو رہے تھے لیکن اسے جانا تھا۔۔

رات کے اٹھ بج چکے تھے۔۔۔ماشل دوبارہ تھانے میں آئی۔ جہاں پر ڈی ایس پی حفیظ خاں اسے بڑے فخر سے دیکھ کر مسکرائے۔ماشل نے فوراً سے انھیں سلوٹ کی۔

دا کیس از کمپلیٹ سر۔۔

مجھے فخر ہے تم پہ ماشل بیسٹ آف لک

تھینک یوں سر۔۔ماشل نے ہلکا سا گردن کو خم دیا۔ اور پھر ٹیپو ہما اور عمش کی جانب بڑھی۔

ویسے میں وجہ پوچھ سکتی ہوں تم لوگ پریس میں کیوں نہیں آئے جبکہ وہاں تم تینوں کو موجود ہونا چاہیے تھا۔۔۔وہ غصے سے ان کی طرف دیکھتے بولی۔

سوری میم ہمیں لگا ٹیپو کے زیر لب جملہ تھا جب ماشل نے درمیان میں اسے کاٹا تو اس کی زبان کو قفل لگا۔

کیا لگا۔۔۔تم لوگوں نے محنت کی تھی صرف میں ہی اکیلی نہیں تھی اس کیس میں۔ سن لیا۔ کم از کم عمش مجھے آپ۔۔سے یہ امید نہیں تھی۔ جیسے ماشل نے کہا عمش نے شرمندگی سے کہا

سوری۔۔ میڈم ہمیں لگا آپ چلی گئ ہیں تو یہی بہت ہے ٹیم میں کوئی بھی جائے فتح تو سب کی ہے۔

اس کیس میں اکیلی نہیں تھی ہم چاروں کی محنت ہے اور ہمیشہ اے سی پی ماشل چوہان ہی نہیں ہوتی کیس کے کامیابی کے پیچھے ٹیم بھی ہوتی ہے۔۔ماشل کو ہمیشہ سے یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ اپنی ٹیم ورک کو

آگے دیکھنا چاہتی تھی۔ٹیپو میرے ساتھ آؤ اس کے گھر والوں سے بیانات ریکارڈ کرنے ہیں۔ماشل نے حکم صادر کیا تو ٹیپو خاموشی سے سر ہلائے کیبن کی طرف بڑھا جہاں نعمان کے بھائی اور بہن موجود تھے۔ ماشل کو دیکھتے وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ندامت سے جھکا ہوا سر ماشل کو بہت افسوس ہوا وہ سامنے اپنی چئیر پر بیٹھ گئی

اب تک سب کچھ پتا چل گیا ہو گا آپ لوگوں کے اچھوٹے بھائی نے پانچ معصوم لوگوں کو قتل کیا ہے۔۔ اور اس کی اصل وجہ آپ سب ہیں اپنے چھوٹے بھائی کو اس کی رنگت پر چڑانا باتیں کرنا۔۔ کہ وہ اس حد تک کمپلیکس کا شکار ہو گیا زرا سا بھی اندازہ نہیں ہے اسلام میں اس کے بارے میں کیا کہا ہے اللہ کے پیغمبر نے۔

ایک مسلمان ہو کر اس طرح کی سوچ افسوس ہے سگا بھائی تھا وہ آپ کا۔۔ جب ہمارا آسلام رنگوں کو فوقیت نہیں دیتا تو پھر ہم انسان کیوں ایسا کرتے ہیں بولیں جواب کیوں نہیں دے رہے۔۔

م۔۔ میڈم ہم تو بس مذاق میں اسے کہتے تھے ہمیں بلکل بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس کا انجام یہ ہو گا بڑے بھائی کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے بہن کی بھی یہی حالت تھی۔

مذاق۔ یہ مذاق تھا پانچ نہتے لوگوں کا قتل کر دیا۔۔ اس نے یہ سوچتے کہ وہ بھی لوگ اس کی طرح اس طرح کے کمپلیکس کا شکار ہیں۔ خطبہ حجتہ الوداع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

کہ کیسی گورے کو کالے پر اور کیسی کالے کو گورے پر کیسی عربی کو عجمی پر اور کیسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔

تو پھر کیسے آپ سب اسے مذاق میں اس کی رنگت کے بارے میں بول سکتے ہیں خدا کے لیے یہ تفر کا بازی ختم کر دیئیں آج نعمان م اس حد تک آیا ہے کل کو کوئی اور بھی آ سکتا ہے ہم سب مسلمان ایک جیسے ہی ہیں یہ ڈفرینس کچھ نہیں ہیں۔۔ اور پلیز یہ روایت مت چلائیں آج وہ اس وجہ سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔

میرا بھائی بے قصور ہے میڈم۔۔۔ وہ۔۔۔ ایسا نہیں تھا بہن سے رہاناں گیا۔۔ درد کی فضا ان سب نے محسوس کی ٹیپو کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو جھٹکے۔۔۔

اور آپ سب کی تنقیدوں اور طعنوں کی وجہ سے وہ قاتل بن گیا مس نائلہ نصیر ٹیپو ان کے بیانات لو اور فاعل میں شامل کرو۔

جی میم ٹیپو نے فوراً سے اپنی آنکھوں میں آتے آنسوؤں کو صاف کیا اور فاعل کھول کے بیان لینے لگا۔ جب
ماشل کے فون پر میسج نمودار ہوا جو حایٔف کا تھا

ایک اور کامیابی اے سی پی ماشل چوہان کے نام۔۔۔۔ بہت بہت مبارک ہو۔

میسج پڑھتے اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا سوائے ہلکی سی مسکراہٹ کے۔ آج پورے سوشل میڈیا میں
پھر اس کا نام ٹرینڈنگ میں تھا۔

فون سکرولنگ کرتے اپنے دھیان سے کیبن سے نکلی جب اچانک عمش کے ساتھ ٹکراؤ ہوا۔۔ دونوں نے
ایک دوسرے کی طرف لمحہ بھر دیکھا۔۔ تو عمش ہربڑا کر بولا

ایم سوری۔۔ آپ ٹھیک ہیں عمش کے چہرے پر پریشانی کو دیکھ کر ماشل اپنی ہنسی روک ناں پائی۔

اٹس اوکے عمش۔۔۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئ وہ وہی ساکت کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔ کئ لوگ
مسکراتے کتنے پیارے لگتے ہیں آج ماشل چوہان کو مسکراتا دیکھ کر اسے اندازہ ہوا تھا

وہ چاروں آج کیس مکمل کرنے کے بعد ایک سکون سا محسوس کیا دکھ بھی تھا کہ آج بھی ہمارے ملک میں
رنگوں کی بناء پر لوگوں کو ذہنی بیماری کا شکار بنایا جاتا ہے لیکن کوئی اس بات کا جانتا نہیں کہ اللہ کی بنائی
ہوئی تخلیق کو برا بھلا کہنا گناہ ہے۔ اعتراض اٹھانا گناہ کے ارتقاب میں ہے۔

ٹیپو ہما اور باری تینوں ماشل کی کیبن میں گئے لیکن اس سے پہلے وہ وہاں سے جا چکی تھیں تینوں یہ دیکھ کر افسردہ ہو گئے شاید یہ کیس مکمل ہونے کے بعد وہ واپس اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں چلیں جائیں لیکن اس سے پہلے وہ ماشل کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے کیونکہ ان سات دنوں میں ان سب نے ایک قابلِ آفیسر کے انڈر رہ کر کام کیا تھا اور کیا کچھ انھیں سیکھنے کو نہیں ملا۔

ایمانداری سے کیس کو سولو کرنا پوری ہمت کے ساتھ ہر قدم کے لیے خود کو تیار رکھنا۔ کیسی بھی طرح کی مشکلات سے بغیر گھبرائے انھیں فیس کرنا اور سب سے بڑھ کر اللہ پر ان کا کامل یقین۔۔۔

وہ گھر جا چکی ہیں.. ٹیپو نے مایوسی سے سر جھٹکا۔

ہم سب کل تک چلے جائیں گے میں تم دونوں کو بہت مس کرونگا۔ باری کی بات سن کر ہما اور ٹیپو دونوں نے اسکے کندھے کو تھپتھپایا۔

ہم سب ایک دوسرے کے دوست رہیں گے ہمیشہ ہما نے بھیگی مسکراہٹ سے ہاتھ آگے کیا تو ان دونوں نے مضبوطی سے ایک دوسرے کے ہاتھوں کو تھاما جب عمش کی آواز نے انھیں چونکا دیا۔

واہ۔ پرومیسیز مجھے بھول جاوگے۔۔۔ عمش کی بات پر وہ تینوں آگے بڑھے باری نے عقیدت سے اسکے گلے لگا۔

تھینک یوں سوچ سر۔۔۔۔

ارے پاگل یہ کیا ہے۔۔ ہم سب ایک بیسٹ ٹیم تھے اور میں دل سے کہتا ہوں اس سے پہلے بھی میں بہت سے آفیسرز سے کام کرچکا ہوں لیکن تم تینوں جیسا ٹیم ورک میں نے کبھی نہیں دیکھا جس پوٹینشل کی طرح کیس میں اینولو تھے شاید کوئی ہو تا۔

آئی ایم پراوڈ آف یوں۔۔۔

تھینک یوں سر ہم سب کو بھی بہت اچھا لگا میم کے ساتھ اور آپ کے ساتھ کام کر کے ہمانے ہلکا سا گردن کو خم دیا۔ جب ٹیپو فون کیمرہ آن کیے عمش کے پاس آیا۔

تو سر ایک سیلفی ہو جائے چلیں میڈم ماشل نہیں تو کیا آپ تو ہیں ناں۔۔۔ باری ہما تم بھی آجاؤ۔۔۔ ٹیپو بڑے شوق سے سب سے آگے فون لے کر کھڑا ہو گیا اور اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے موبائل فون میں قید کرلیا۔

گھر میں آنے کے بعد وہ فرش ہو کر مصطفی کے کمرے میں آئی چھوٹے بھائی کو بیڈ پر نالیوں کے سہارے لیٹا دیکھ کر ہمیشہ کی طرح درد سے دوچار ہو گئ۔۔ مگر کبھی کیسی کے سامنے اپنے دکھ کو بیان نہیں کرپائی

شاید اس کی زندگی میں کوئی ایسا ہی نہیں تھا جس سے ماشل اپنے دل کی بات کہہ سکے والد کی وفات کے اپنے بھائی کو یوں کومہ میں دیکھ کر کیسے وہ زندگی گزار رہی تھی وہ صرف وہی جانتی تھی۔۔۔اور اس کے ساتھ مراد علی جیسے انسانوں سے ڈیئل کرنا کتنا مشکل ہو جاتا تھا اس کے لیے مگر کوئی بھی ماشل چوہان کو دیکھ کر نہیں کہہ سکتا کہ یہ اندر کتنی اذیتوں کے ساتھ جی رہی ہے کبھی اپنی والدہ کے سامنے بتانے کی ہمت نہیں جھٹلا پائی اور کیسے وہ کہہ پاتی اسکی والدہ تو آگے اس سب حالات کو دیکھ کر ہار کر رہ گئ۔۔۔دن با دن اندر ہی اندر غم میں مبتلا رہنے لگی تھی۔۔اسلیے جب بھی اپنے دل کی باتیں کرنی ہوں تو وہ ہمیشہ مصطفی کے پاس آیا جایا کرتی تھی۔۔یاں پروفیسر دستگیر خان کے پاس۔

وہ بیڈ کے قریب رکھی چیئر پر بیٹھ گئ۔۔۔مصطفی کا ہاتھ تھامے کتنی دیر یونہی اسے دیکھتی رہی۔۔اسے ابھی بھی اچھے سے یاد تھا مصطفی کیسے ہر وقت کھیلنے کے لیے اسے تنگ کرتا رہتا تھا۔۔وہ اپنے بھائی سے چار سال بڑی تھی۔اپنے بھائی سے پیار اور لگاؤ شروع سے ہی بہت ذیادہ تھا۔یسری بیگم بتاتی تھی کہ کتنی منتوں سے ماشل نے اللہ سے بھائی مانگا تھا۔یادیں ماضی نے اسے گھیر لیا۔

آپی۔۔۔۔۔۔ماشل۔۔۔بارہ سالہ مصطفی اونچی آواز میں اسے پکارتا کمرے میں داخل ہوا۔اس وقت وہ اپنے کالج کی پڑھائی میں مگن تھی ڈسٹربنس پر وہ چڑ گئ۔

کیا ہو گیا ہے مصطفیٰ کتنی دفعہ میں نے کہا ہے کمرے میں نوک کر کے آیا کرو لیکن تمھیں سمجھ ہی نہیں آتی

ہے

اچھا۔ سوری وہ میں کہنے آیا تھا میرے ساتھ ویڈیو گیمز کھیلیں گی کل بابا نے نیو لا کر دی ہیں وہ ہاتھ میں

پکڑی سی ڈیز اسکو دیکھاتا بولا۔۔۔ چہرے پر جہاں بھر کی خوشی تھی آنکھوں میں چمک۔

نہیں میں ابھی پڑھائی کر رہی ہوں بعد میں کھیلوں گی اور ہاں چلو تم بھی اپنا بھیگ لے کر میرے پاس آو

۔۔ دن با دن نکمے ہوتے جا رہے ہو۔ اور اوپر سے بابا نے نیو ویڈیو گیمز بھی لا کر دے دی ہیں۔۔ چلو اچھے

بچوں کی طرح سکول بھیگ لے کر آو۔۔۔

یہ سنتے ہی مصطفیٰ منہ بنا کر بولا

میں نے سارا ہوم ورک کمپلیٹ کر لیا ہے۔۔ ٹھیک ہے نہیں کھیلنا تو ناں کھیلو میں باہر چلا جاتا ہوں۔۔

یونہی مصطفیٰ یہ کہہ کر پلٹا۔

ماشل تیزی سے اسکی طرف بڑھی اور اسے پکڑا۔۔۔

نہیں باہر نہیں جانا۔۔۔ اتنی ٹریفک ہوتی ہے روڈ پہ چلو آو کھیلتے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ بے مسکرایا

یہ ہوئی ناں بات۔۔۔ مجھے پتا تھا آپ ضرور کھیلے گی میرے ساتھ۔۔

بد تمیز یہ آخری دفعہ ہے۔۔۔وہ پیار سے اسکا گال کو کھینچتے بولی بھلا وہ آپنے بھائی کی بات کیسے ٹال سکتی تھی

۔۔

اچانک ماضی کی تصویریں دھندلی ہو گئ۔۔۔ مصطفی کو بے سہارا بیڈ پر دیکھ کر۔ اسکا دل ڈوب گیا آنکھوں سے آنسو جھلکے۔

مصطفی ایک دفعہ آنکھیں کھولو۔۔۔ تمھاری آپی تمھیں بہت مس کرتی ہے۔۔پورے کمرے میں اسکی سسکیوں کی آواز دھب کر رہ گئ۔۔ لیکن مصطفیٰ نے کوئی حرکت نہیں کی بس دھڑکتا ہوا دل۔۔۔کے سوا اسکی باڈی میں کوئی حرکت نہیں تھی۔

دوسری طرف فیاض ہاؤس میں ترنم بیگم اپنے بیٹے کا بے صبری سے انتظار میں تھی پوری رات اور اگلا دن وہ کام میں مصروف تھا اور گھر نہیں آسکا۔ عمش کو لاونج میں آتا دیکھ کر انھوں نے سکون کا سانس لیا اور فوراً سے اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔

میری جان۔۔۔ تمھیں پتا بھی ہے ماما پریشان ہو جاتی ہے۔۔ان کی پیشانی کو چوما اور اسے دیکھتے کہا عمش یہ سن کر ہنس دیا۔جب وہ ہنستا تو یوں لگتا تھا اسکی آنکھیں بھی مسکراتی تھی۔۔چہرے پر ایک کشش تھی جو ہر ایک کو بہت بھاتی۔۔

ماما آپ میری فکر کیوں کرتی ہیں اب میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔

میرے لیے آج بھی وہی چھوٹے عمش ہو سن لیا۔۔۔ کچھ کھایا یاں نہیں۔

ہاں۔۔۔ کھایا تھا۔ وہ والدہ کے ساتھ صوفہ پر بیٹھا۔

اچھا تم فرش ہو جاو میں چائے لگواتی ہوں ترنم بیگم صوفہ سے اٹھی تو ساتھ ہی عمش بھی اٹھا اور اوپر سڑھیوں کی سمت بڑھا۔ کمرے میں آنے کے بعد کبیڈ سے کپڑے نکالے اور فرش ہونے کے لیے واش روم میں گھس گیا کچھ دیر بعد وائیٹ شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس تھا جو عموماً وہ گھر میں پہنتا تھا۔ پھر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے فون اٹھایا سوشل میڈیا پر ٹیپو کی جانب سے پوسٹ کی گئ تصویر میں کومنٹس پڑھ کر چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔۔ کہ اچانک ماشل کا چہرہ اس کی نظروں سے گزرا

"اٹس اوکے عمش۔"۔

وہ مسکراتا ہوا چہرہ دل کو بھا گئ تھی وہ اپنے ہی خیالات پر ہنس دیا۔

اے سی پی ماشل چوہان اور زیرلب نام دھرایا جب کمرے کا دروازے پر دستک ہوئی اجازت ملنے پر علمیرہ اندر داخل ہوئی۔ جو بڑی شوق مزاج میں اسے دیکھ کے مسکرا رہی تھی عمش اسکی مسکراہٹ پر تعجب کا اظہار کیا اور بولا۔

کیا ہوا ہے آج بڑی خوش نظر آرہی ہو۔۔یونیورسٹی میں کوئی فنکشن تو نہیں آگیا پھر سے لیکن میں پہلے بتا دوں میں شاپنگ پر نہیں جاسکوں گا ماما کو لے کر جانا۔۔۔بہت کام ہے مجھے۔ عمش نے پہلے ہی آگاہ کر دیا ۔

افف بھائی جان۔ میں ہر وقت شاپنگ کا نہیں سوچتی رہتی آپ کو پتا ہے آج میں کس سے ملی زرا گیس کریں۔۔وہ چہچہا کر بولی عمش اسکی خوشی کی طرف دیکھ کر تھوڑا حیران ہوا جیسے وہ اچھل خوشی کے مارے اچھل رہی تھی۔

کس سے مل کر آئی ہو۔مجھے بھی تو پتا چلے آخر میری بہن کس ہستی سے مل آئی ہیں۔ عمش بیڈ پر بیٹھ گیا وہ فوراً سے اس کے ساتھ پہلوؤں میں بیٹھ گئ اور فون سکرین پر نمودار تصویر عمش کے سامنے کی

یہ دیکھیں آج فرینڈز کے ساتھ اوٹینگ سے گھر لوٹتے وقت میں نے اے سی پی ماشل چوہان کو دیکھا بھائی آپ یقین نہیں کریں گی وہ میرے سامنے کھڑی تھی۔۔افف اللہ میں بتا نہیں سکتی اصل میں انھیں دیکھ کر کتنا اچھا لگا مجھے۔ عمش ہاتھ میں فون پکڑے علمیرہ کی ماشل کے ساتھ کھینچی گئ تصویر کو دیکھ رہا تھا وہ وہی وائیٹ شلوار قمیض میں ملبوس تھی بالوں کی ہائی ٹیل کی ہوئی دائیں ہاتھ میں پہنی ریسٹ واچ مسکراتا ہوا پر کشش سا چہرہ کہ وہ ایک سکینڈ نظریں نہیں ہٹا پایا۔

میں نے جب ان سے کہا میں آپ کے ساتھ ایک سیلفی لینا چاہتی ہوں تو بغیر کیسی اٹیٹیوڈ یوں نو ناں کہ جب لوگ مشہور ہو جاتے ہ ءں تو کتنے ٹینٹرم کرتے ہیں لیکن وہ بلکل بھی ایسی نہیں ہے بلکے انھوں نے خود میرا فون پکڑ کر تصویر کیپچر کی آئی سٹیل کانٹ بیلیو۔ماشل چوہان جتنی خوبصورت تصویروں میں لگتی ہے رئیل میں بھی اتنی خوبصورت ہے آپ تو ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں بھائی صیح کہہ رہی ہوں ناں میں۔

علمیرہ بڑے جوش سے بولتے عمش سے پوچھا۔۔

جو پتا نہیں کس سوچوں میں گم ہوا تھا۔۔۔اسے یہ دیکھ کر غصہ آیا اور عمش کے ہاتھ سے فون کھینچا

میں تب سے آپ سے باتیں کر رہی ہوں اور آپ پتا نہیں کس کے خیالوں میں گم ہیں ہو نہہ۔۔۔

ہوں۔۔۔ہاں عمش جیسے خیالات کی دنیا سے بیدار ہوا

میں نے کبھی دھیان نے دیا۔۔۔

کیا۔؟ دھیان نہیں دیا وہ اتنی پیاری ہیں خود بخود دھیان ان کی طرف چلا جاتا ہے علمیرہ مزید کچھ کہتی عمش فوراً سے بیڈ سے اٹھا

چلو اب بس کر دو فین مومنٹ سے باہر آ جاؤ ماما نیچے چائے کے لیے ویٹ کر رہی ہیں۔ علمیرہ منہ بنایا اور عمش کے ساتھ روم سے باہر آ گئی۔ گھڑی رات کے آٹھ بجا رہی تھی ماشل گاڑی کی چابی لے کر پورچ میں آئی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولے وہ بیٹھنے لگی تھی جب یسری بیگم کی آواز نے اسے روک دیا۔

کہاں جا رہی ہو ماشل کھانا بھی ٹھیک طریقے سے نہیں کھایا تم نے۔

امی دل نہیں چاہ رہا تھا میں بس ایک گھنٹے تک واپس آ جاتی ہوں آپ فکر مت کریں۔ بڑے تحمل لہجے میں جواب دیا۔

ٹھیک میں انتظار کرتی رہوں گی تمھارا جلدی واپس آ جانا یسری بیگم نے پیار بھری نگاہ اپنی بیٹی پر ڈالی ماشل نے اثابات میں سر ہلایا اور گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔ گیٹ کیپر نے مین گیٹ کھولا تو وہ گاڑی لیے باہر سڑک پر رواں ہو گئ۔۔۔ اسنے آنے سے پہلے پروفیسر دستگیر خان کو بتا دیا تھا۔۔ماشل ہمیشہ جب ڈپریس ہوتی تو وہ اپنے کالج کے ٹیچر کے ہاں چلی جایا کرتی تھی ان کے ساتھ گفتگو کر کے وہ خود کو ہلکا محسوس کرتی تھی۔۔

کچھ دیر میں گاڑی ایک چھوٹے سے گھر کے قریب روکی سر کو صیح طرح دوپٹے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس وہ عام حلیے میں تھی۔۔ دروازہ کھلنے پر سروینٹ نے انھیں سٹڈی روم کی طرف جانے کا کا کہا۔۔ کیونکہ پرفیسر دستگیر اپنا زیادہ مطالعہ میں گزارتے۔ ان کے بچوں کی شادیاں ہو چکی تھیں

اور وہ سب باہر کے ممالک میں شفٹ تھے 70 سالہ دستگیر خان کو اپنے وطن عزیز سے محبت ہونے کے باعث انھوں نے باہر جانے کا فیصلہ ترک کر دیا کیونکہ وہ اپنے ملک میں رہنا چاہتے تھے جہاں انھوں لے اپنی جوانی بچپن بسر کیا۔بیوی کی وفات کے بعد وہ اس چھوٹے سے گھر میں ایک سروینٹ کے ساتھ رہتے تھے۔

اجازت ملنے پر ماشل سٹڈی روم میں داخل ہوئی عموماًوہ چیئر پر بیٹھے کتاب پڑھنے میں مصروف نظر آئے سفید سرخ رنگ عمر کے اس حصے میں بھی انکی رنگت میں فرق نہیں آیا تھا آنکھوں پہ لگایا نظر کا چشما۔۔ ہنستا مسکراتا چہرہ۔۔بولتے ہوئے آواز میں ٹھہراؤ اور بات کرنے کا اندازِ بیان اتنا متاثر کن ہوتا کہ کوئی بھی انسان انکی کی گئ نصیحتوں سے اکتاتا نہیں اور یہی وجہ

وجہ تھی ماشل جب کبھی اپنے آپ کو ماضی کے زخموں سے درد محسوس کرتی وہ پرفیسر کے پاس آجایا کرتی تھی

کیسی ہو بیٹا! کتاب میز پر رکھے وہ ماشل سے مخاطب ہوئے۔

میں بلکل ٹھیک آپ سنائیں سر"۔۔بڑے خوش دلی سے جواب دیا۔"

"یں اللہ کا کرم ہے بہت بہت مبارک ہو ایک بار پھر کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔ ہلکی سی مسکراہٹ چہرے

"پر سجائے ہوئے۔

"بس اللہ کا ساتھ ہے ورنہ ایک ادنیٰ انسان کی کیا اوقات۔۔ماشل اسی ٹون میں جواب دیا۔"

"کیا ہوا ہے کچھ پریشان ہو؟"

"پریشان۔۔۔ کتنا عجیب سا لفظ ہے انسانوں کے چہرے کو عیاں کر دیتا ہے ہم چاہتے ہوئے بھی اسے

"دوسروں سے چھپا نہیں پاتے۔ کیوں؟

"یہ کس نے کہا کہ ہم پریشانی کو چھپا نہیں پاتے۔۔ میرے خیال سے یہاں پر سب لوگ اپنی پریشانی کو

چھپانے کے لیے صدیوں سے ایک طریقہ استعمال کرتے آرہے ہیں انفکٹ میں بھی اور تم بھی۔۔"وہ بڑا

کونسا طریقہ؟"ماشل کو تجسّس ہوا۔" ٹھہر کے بول رہے تھے۔

"ڈبل فیس پرسنلٹی ایک چہرہ جو ہم ہمیشہ مسکراتا ہوا سب کے سامنے ظاہر کرتے ہیں اور ایک ہمارے

اندر چھپا چہرہ جس پر جہاں بھر کا سٹریس پریشانی چھپی ہوتی ہے۔ماشل یہ اس دنیا کا اصول بن چکا ہے کوئی

بھی انسان کیسی دوسرے سے اپنے غم پریشانی اور درد بیان نہیں کرتا کیونکہ اس وقت میں تو سب ہمارے

"غموں کے ساتھ رو لیتے ہیں لیکن بعد میں وہی لوگ بڑی محفل میں مذاق بناتے ہیں۔

لیکن سر اس کے سوا انسان کیا کر سکتا ہے۔۔اس خود غرضی میں ڈوبی دنیا میں جب تک جینا ہے درد کتنی دیر تک مسکراہٹ تلے دھبا رہے ایک ناں ایک انسان کی ہمت بھی جواب دے جاتی ہے۔" ماشل نے زخمی مسکراہٹ سے اپنا پوائنٹ دیا۔

"بالکل انسان کا برداشت کی حد ہوتی ہے لیکن ہم مسلمانوں کے لیے اللہ نے سارے مشکل راستوں پر چلنے کے طریقے بتائیں ہیں۔ سب سے پہلے نماز کی صورت میں قرآن کی صورت میں۔ جب تمھیں لگا کہ میں اب مزید سہہ نہیں پاؤں گی تو اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہوا جایا کرو جو دل میں ہے وہ بیان کر ڈالو قسم اس اس ذات کی جس نے ہمیں پیدا کیا وہ ذات تمھیں کبھی رسوا نہیں کرے گی بڑی محفل میں تمھارے غم و پریشانیوں کا مذاق نہیں بنائے گی۔ بلکے سینے سے لگا کر تمھیں سنوار دے گی۔ تو بجائے اس کے ہم اپنا غم لوگوں کو بتائیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔۔۔ جب دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو اللہ سے باتیں کر لیا کرو یاں اگر چاہتے ہو اللہ تم سے بات کرت تو قرآن پڑھ لیا کرو جو تسکین قلب تمھیں ایسا کرنے سے ملے گا وہ دنیا میں کیسی کو نے سے نہیں۔"

پروفیسر دستگیر کی بات سن کر ماشل حیران رہ گئ اس انسان کی باتوں میں اس قدر جادو تھا۔ کہ کوئی بھی سمجھ جائے۔

" اللہ کبھی نہیں چھوڑے گا؟"

کبھی نہیں وہ پر اعتماد تھے "۔"

" اگر اب جاوں گی تو وہ معاف کر دے گا۔"

مرنے سے پہلے تک وہ اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا رہتا ہے ماشل ۔۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ"
تمھیں معاف ناں کرے۔ ہم مسلمان ہیں اللہ پر یقین ہونا چاہیے رسی کو تھام لو خواہ وہ کبھی نہیں ٹوٹے گی
"۔ یہ سنتے ماشل کی آنکھیں نم ہو گئ۔

اور کون کہتا ہے اب بہت گناہ ہو گئے مجھ سے کس منہ سے واپس جاؤں ۔۔ ارے وہ آج بھی تمھارے
انتظار میں ہے ۔۔ جس نے تمھیں اپنے ہاتھوں سے بنایا ذرا سوچو کیا وہ تمھارا برا چاہے گا؟ کیا وہ تمھیں درد
میں دیکھ پائے گا؟ کبھی نہیں اللہ اور انسان کی محبت کا کوئی جوڑ نہیں وہ تو خود اپنے بندے سے مخاطب ہو
کر کہتا ہے۔

" اے ابن آدم آدم کی اولاد میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

" تم بھی مجھ سے محبت کرو۔۔"

جب ہمارا رب اس قدر چاہت سے ہمیں بھلاتا ہے تو پھر ہم کیوں نہیں اسکی طرف جاتے کیوں غفلت بڑی دنیا میں اللہ کو بھول جاتے ہیں جبکہ وہ ہر روز پانچ مرتبہ ہمیں بھلاتا ہے آواز دیتا یے۔۔ پھر کیسے تم بے خبر ہو جاتے ہو۔۔؟

اچانک ماضی کی فلم یک دم آنکھوں سے اوجھل ہوئی عمش اس پوزیشن پر چیئر پر بیٹھا حاتم فرقان سے مخاطب تھا۔۔ رات کی تاریکی اب دن کے اجالے میں تبدیل ہو گئ۔ ساری رات وہ ایک دفعہ بھی درمیان میں نہیں روکا تھا۔۔ البتہ چائے کافی بار پی گئ تھی۔۔

حاتم فرقان بھی اپنی اسی پوزیشن پر بیٹھے بڑے ہی غور سے عمش کو سن رہے تھے۔

ماشل چوہان کی زندگی میں ایسا کیا ہوا تھا کہ اتنی بہادر مضبوط لڑکی اپنی دفاع میں کچھ بول نہیں پائی حاتم کو حیرانی ہوئی تھی۔

تم تھک تو نہیں گئے۔۔۔ پھر جیسے کچھ یاد آنے ہر حاتم فورا اسے بولا۔

عمش نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

نہیں۔۔۔ سرماشل کی بہادری کا کوئی مول نہیں تھا سب سے بڑھ کر اسکا اللہ پر یقین وہ مراد علی خاں جیسے اور کئی بھیڑیوں سے مقابلہ کر چکی تھی یہ تو اسکی کامیابی کا ایک پہلا قصہ تھا۔۔۔ اس نے بس انصاف کے اصولوں کو اپناتے کام کیا

لیکن شاید وہ اس بات سے آگاہ نہیں تھی کہ اس خود غرض دنیا میں کوئی تھا جو اسے برباد کرنے آنے والا تھا۔۔۔

عمش کی بات کرتے دوران آواز بھیگ گئ۔۔۔ حاتم فرقان یہ سنتے دھک رہ گئے۔۔

بہت سے رازوں سے پردہ اٹھنا باقی تھا

باب نمبر 2

" رئیڈ "

یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ماشل چوہان جیسی لڑکی جو دوسروں کو انصاف دلوانے کے لیے کیسی بھی حد تک جا سکتی تھی وہ کیسے ہار مان سکتی ہے؟ کیونکہ میرے اندازے کے مطابق جب اسے ہوٹل کے روم سے دو لاشوں اور اسلحہ کے ساتھ بر آمد کیا گیا تھا تب اس کمرے میں کیسی کے نشانات نہیں پائے گے تھے سوائے ماشل کے اور اس گن پر بھی تو ماشل کے فنگر پرنٹ تھے۔۔ مطلب سارے ثبوت اسکے خلاف تھے۔۔

لیکن وہ قاتل نہیں ہے سر ماشل کبھی کیسی کا قتل نہیں کر سکتی یہ سب اسے ٹریپ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔۔جب اسنے ریڈ والا کیس لیا تھا۔۔ عمش نے جیسے کہا حاتم فرقان جو چائے کا کپ اور ساتھ ناشتے کی ٹرے لے کر واپس نشست گاہ میں آیا تھا۔بڑے تجسس سے سننے کے لیے ایک بار پھر بیٹھ گیا۔

ریڈ؟ اسنے دلچسپ نظروں سے سامنے صوفے پر بیٹھے عمش کی جانب دیکھا۔اس سے پہلے وہ کچھ بتاتا فون کی گھنٹی چنگاری عمش نے فون کال اٹینڈ کی۔

میری دو دن کی لیو دے دو میں دو دن کام پر نہیں آسکوں گا۔

ہاں۔۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں بس تم لیو دے دو۔۔ فون پر اسنے تھانے اطلاع دی اور فون بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

تم کمفرٹیبل ہو ناں؟ حاتم فرقان نے اس سے پوچھا۔

جی۔۔ بلکل وہ ہلکا سا مسکرایا اور چائے کا کپ ٹرے سے لیا صوفے کی بیک پر ٹیک لگالی۔

تو تم کچھ بتانے والے تھے مجھے ریڈ کے بارے میں۔۔۔ حاتم فرقان نے وہی سے گفتگو کا سلسلہ جوڑا۔

ہاں ریڈ کیس جو شاید ماشل کی زندگی بدل کر رکھ دینے والا تھا کیونکہ وہ اس بات کو جانتی ہی نہیں تھی کہ اس دنیا میں کوئی اس کی انصاف پسندی سے خوش نہیں ہے ماسوائے غریب عوام کے۔بڑی بڑی سیاسی

ہستیاں اس کے سامنے سلام کرتے اور پیچھے وار بھی یہی کرتے تھے یہ نہیں تھا کہ اسے کچھ بھی علم نہیں تھا۔۔ماشل چوہان سب باتوں سے آگاہ تھی۔وہ اکثر مجھ سے کہا کرتی تھی کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں اس پر فیشن کا انتخاب اسنے تب ہی کر لیا تھا جب اپنے والد کو کام کرتے دیکھتی انکی ایمانداری کے قصے سن کر وہ پولیس میں اپنے بابا جیسا مقام حاصل کرنا چاہتی تھی ۔۔ لیکن والد کی وفات پر وہ ٹوٹ کر رہ گئ۔ٹوٹتی بھی کیوں ناں اے سی پی چوہان کو اتنی بے دردی سے پولیس مقابلے میں قتل جو کر دیا گیا تھا۔ لیکن ہمت ہے اس لڑکی کی اتنے مشکل وقت میں وہ اپنی فیملی کی حفاظت کے لیے کھڑی رہی والد کے انصاف کے لیے کتنے کتنے دن اسنے پروٹسٹ کی تھی لوگوں کو یہ بتانے کے لیے کہ اے سی پی چوہان غدار نہیں ہے۔۔ایک بار پھر ماضی کی یادیں فلم کی طرح ان دونوں کے سامنے عیاں ہونے لگی۔

ٹیپو ہما اور باری اپنا سامان پیک کیے ہوٹل سے باہر آئے جب ان تینوں نے عمش کو دیکھا وہ پولیس کی وردی میں ملبوس ریسیپشن پر ان کے انتظار میں کھڑا تھا۔اگے بڑھ کر ٹیپو اور باری کے گلے لگا اور ہما کے ساتھ ہاتھ ملایا۔

ہو گئ تیاری ؟

جی سر بس اب نکلنے والے ہیں ہمانے شائستگی سے جواب دیا۔

سر بہت بہت شکریہ آپ ہمارے لیے یہاں آئے۔۔ باری نے تشکر کا اظہار کیا تو عمش فوراً بولا۔

پلیز یہ بار بار تھینکس کہہ کر مجھے شرمندہ مت کرو تم تینوں بہت بیسٹ اور قابل آفیسرز ہو اور میں تو چاہتا ہوں تم تینوں ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں رہ کر کام کرو۔۔۔ لیکن ابھی عمش اگے کچھ بولتا ٹیپو نے درمیان میں بات کاٹی۔۔

کچھ نہیں ہوتا سر ہم تینوں کے لیے یہی بہت بڑی بات ہے کہ آپ کے ساتھ اور میڈم ماشل کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور بہت سیکھنے کو بھی ملا۔۔۔ واقعی میں پنجاب واپس جا کر سب کو فخر سے یہ کہنے کے قابل ہو سکوں گا کہ میں اے سی پی ماشل چوہان اور سنیئر انسپکٹر عمش فیاض کے ساتھ کام کر کے آیا ہوں ۔۔۔ جیسے ٹیپو نے کہا عمش بت اختیار مسکرایا اور ایک بار پھر اسکے گلے لگا۔

تھینک یوں ٹیپو میں تم تینوں کو بہت مس کرونگا۔

وہ چاروں وٹینگ ایریا میں گاڑی کے انتظار میں بیٹھ گئے عمش بھی تب تک وہاں ہی ان سب کے ساتھ بیٹھا رہا۔۔

دوسری طرف صبح کے اجالے نے پورے آسمان کو اپنے لپیٹے میں لے لیا سڑکوں پر گاڑیوں کی تیزی سے بڑھتی رفتار لوگ پھر سے ایک معمول کے مطابق اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے ماشل تھانے پہنچتے ہی ایک افیسر سے پوچھا۔

کیا وہ اب چلیں گئے ہیں؟

نو میم ابھی گاڑی نے انھیں لینے جانا ہے پولیس حولدار نے اسے بتایا۔۔

اوکے۔۔ وہ مختصر سا جواب دیتے جلدی سے ڈی ایس پی حفیظ خاں کی کیبن کی جانب بڑھی۔۔

مے آئی کم این سر

کم این۔۔۔ اجازت ملنے پر ماشل نے سینئیر کو دیکھتے سلوٹ کی۔

آو ماشل بیٹھو ڈی ایس پی حفیظ نے معمولی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے کہا

شکریہ۔۔۔ وہ یہ کہتے چئیر ہر سامنے بیٹھ گئ۔

جی کہیے مس ماشل چوہان

سر دراصل میں آپ سے ایک ریکوسٹ کرنے آئی ہوں مجھے پوری امید ہے آپ میری بات کو سمجھیں گے۔۔۔

جی کہیے میں سن رہا ہوں۔۔ڈی ایس پی حفیظ نے کہا۔

سر پچھلے کیس میں ہماری جیت صرف میری وجہ سے ہی نہیں بلکے ایک قابل ٹیم کی بدولت ہوئی جو آپ نے ہر ڈیپارٹمنٹ سے سلیکٹ کی تھی اور میں یقین سے کہہ سکتی ہوں سر وہ ٹیم اب تک ہائر کی گئ ٹیمز سے بیسٹ تھی جس طرح انہوں نے کیس کے دوران اپنے کام کی قابلیت دیکھائی آئی مسٹ سے ہمارے کراچی ڈیپارٹمنٹ کو ان قابل آفیسرز کی بہت ضرورت ہے۔۔ماشل نرم لہجے سے بات کر رہی تھی۔

تو آپ کا خیال ہے کہ ہم سب انسپکٹر ٹیپو انسپکٹر باری اور سب انسپکٹر ہما کو اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ہائر کریں ۔۔ یہ سنتے ہی ماشل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور فوراً سے بولی

جی سر ۔۔ میں یہی چاہتی ہوں اور میرے نہیں خیال سے اس میں کوئی حرج والی بات ہے سر قہ تینوں بہت بیسٹ ہیں میں اس ٹیم کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں ماشل نے اپنی خواہش کا اظہار کیا ۔۔ کچھ دیر ڈی ایس پی حفیظ خاں سوچتے رہے اور بلا آخر فیصلہ سنایا۔

اوکے مس ماشل آپ ایک سینئیر عہدے پر فائز ہیں اور مجھے آپ پر بھروسہ ہے کہ ایک قابل آفیسرز کا انتخاب ہی کیا ہو گا ۔۔ میں ان تینوں کے ڈیپارٹمنٹ کو کال کر دیتا ہوں ایل دو دن کے اندر مائیگریشن کے فارم فل کر کے انھیں اس ڈیپارٹمنٹ میں ہائر کر لیا جائے گا ۔۔

تھینک یو سوچ سر ۔۔ ماشل یہ کہتی چیئر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کیبن سے باہر آئی اور آتے ہی عمش کو کال کی ۔

اسلام وعلیکم میڈم عمش نے کال اٹھاتے ہی کہا

وعلیکم اسلام عمش آپ باری ٹیپو اور ہما سے کہہ دیئں کہ وہ میرا انتظار کریں میں ان سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں ۔۔

اوکے میم۔میں کہہ دیتاہوں عمش نے فون بند کیا اور باری کی طرف دیکھا جو گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا۔ اسے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا

میم ماشل تم تینوں سے ملنا چاہتی ہیں وہ ابھی یہاں پہنچنے لگی ہیں۔۔

اوکے۔۔۔باری نے جواب دیا۔۔

کچھ دیر بود ماشل کی کار ہوٹل کی پارکنگ ایریا میں رکی کار سے باہر نکلتے ان چاروں نے اسے دیکھا پولیس کی وردی میں اسکی پرسینلٹی اور روب دیکھنے کے قابل ہوتا تھا۔ غرور سے اونچی ناک۔۔ کہ واقعی اسے جو دیکھتا ایک منٹ نظریں ناں ہٹا پاتا وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی ان چاروں کی طرف ائی۔۔نزدیک آنے پر ٹیپو بارہما اور عمش نے ماشل کو سلوٹ کی۔

ماشل نے جواب میں گردن کو ہلکا سا خم دیا

تو جانے کا ارادہ ہے؟

جی میم کیس اینڈ ہو گیا ہے ظاہر سی بات ہے اب جانا ہے باری نے جواب دیا۔۔

ماشل نے ٹیپو کی طرف دیکھا جو چپ کھڑا تھا وہ ہلکا سا مسکرائی اور ٹیپو کو مخاطب کیا۔

تو آپ کا کیا کہنا ہے مسٹر ٹیپو۔۔ جہاں تک میرا خیال ہے آپ نے تو مجھ سے باتیں کرنی تھیں۔۔۔

ا۔۔ایم سوری میم وہ تو میں مذاق میں کہہ رہا تھا بھلا میری کیا مجال آپ کے سامنے کچھ کہہ جاوں۔

کیوں میں نے کیا کہنا ہے انفکٹ میں بھی انسان ہوں تم لوگوں کی طرح۔۔میرا عہدہ بڑا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنی حیثیت ہی بھول جائے۔۔میں تم چاروں کو یہ بتا دینا چاہتی ہوں اے سی پی ماشل چوہان بھی عام لوگوں کی طرح ہی ہے۔۔سو پلیز مجھے اپنا جیسا ہی سمجھا کرو۔۔کام میں چلتا ہے لیکن بعد میں ہم ایک اچھے دوستوں کی طرح ہیں۔

کیوں ہما۔۔۔

ج۔۔۔جی میم اچانک مخاطب کرنے پر ہما کی زبان لڑکھڑائی۔

تو میں یہ کہنے آئی تھی کہ تم تینوں کی ہوسٹنگ ایک دو دن کے اندر ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں ہو جائے گی اور ایک ٹیم کی طرح تم سب میرے ساتھ کام کرو گے مجھے پوری امید ہے میں نہیں ہو نگی

یہ خبر سنتے ہی عمش سمیت وہ تینوں چونک گئے خوشی کے ملے جلے جذبات کو دیکھ کر ماشل بولی

اب اس میں اتنا حیران ہونے والی بات نہیں ہے۔۔۔میں نے کراچی ڈیپارٹمنٹ کے لیے تین قابل آفیسرز کا انتخاب کیا ہے جو اپنی پوری محنت اور لگن کے ساتھ ڈیوٹی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ماشل کے منہ سے سننے کے بعد وہ تینوں جتنا خوش ہوئے تھے شاید اس سے پہلے ہوئے ہوں۔

میم میرے پاس الفاظ نہیں ہے کہنے کو۔۔۔میں کیا کہوں ہما کو واقعی نہیں پتا چل رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔۔

کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں سب جانتی ہوں۔۔اب تم لوگ جاو ان شاء اللہ دو دن بعد پھر ملیں گے

۔۔۔

ضرور۔۔۔ٹیپو اس بار بولا۔

اوکے میں اب چلتی ہوں۔۔جیسے ماشل نے کہا ان چاروں نے ایک بار پھر اسے سلوٹ کی۔۔عمش بھی انھیں الوادع کہہ کر واپس تھانے لوٹ گیا۔۔

کونسی کیس فاعل کریں یہ تو روز روز کا تماشہ ہے ہر دن کیسی ناں کیسی لڑکی کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ہوتا ہے ابھی پچھلا کیس سولو نہیں ہوتا اگلا سر پر سوار جایئے دو دن بعد آیئے گا۔۔

مراد علی نے اکتاتے ہوئے سامنے کھڑے چالیس سالہ بوڑھے آدمی کو کہا غریب لچار ہاتھ جوڑے اپنی بیٹی کے انصاف کے لیے کھڑا رہا۔۔

سر جی ایسے تو مت کہیے ہم غریب کہاں جائیں گے اگر آپ لوگ ہماری مدد نہیں کرو گے۔۔تو

میری بیٹی کو انصاف کون دے گا۔۔باپ کی آنکھوں سے آنسو جھلکے۔

مراد علی خان یہ سنتے طنزیہ ہنسا اور کہا۔۔

بابا جی یہ تو روز کا کام ہو گیا ہے ہر دن ہزار ریپ کیس ہمارے پاس آتے ہیں اب ہم پاگل ہیں جو ہر ایک کیس حل کرتے پھریں بجائے اپنی بیٹیوں کو سمجھانے کے۔۔یہاں پر منہ اٹھا کر چلے آتے ہیں اتنی چھوٹ دینے کی کیا ضرورت ہے جب سب کچھ معلوم ہے کہ معاشرے میں مردوں کا مقام بڑا ہے عورتوں سے تو وہ کیوں مردوں والے کام کرتی ہیں اتنی اتنی دیر رات کو باہر رہنا۔۔جہاں پر مرد کا کام ہو وہاں پر کیوں آتی ہیں بولیں۔۔۔کیا عمر تھی تمھاری بیٹی کی۔؟

صرف سات سال۔۔۔باہر کھیلنے کے لیے گئ تھی پھر واپس نہیں آئی۔۔

تو دو دن کہاں تھے تب آنا تھا ناں رپورٹ فاعل کروانے اب آنے کا کیا مقصد ہے بے ہسی کی انتہا ہو گئ تھی۔۔

پولیس کا یہ رویہ دیکھ کر بوڑھا باپ بے بس ہو کر رہ گیا۔۔کاش ہمارے ملک میں ایسا نظام رائج ہو جہاں پر سب کو مساوی حقوق دیئے جائیں لیکن افسوس آج یہ قوم بے ہسی کی اس سطح پر پہنچ چکی ہے جہاں پر

صرف خود غرضی اور اپنے علاوہ کیسی کا درد درد نہیں لگتا جب تک ہم اس جگہ پر کھڑے ناں ہو جائیں۔۔ باقی سب تو تماش بین بنیں ویڈیوز اور تصویر بنانے آتے ہیں۔۔ یہ پہلی بار نہیں تھا۔۔ معاشرے میں یہی سب تو چل رہا ہے غریب کی آواز کو ہمیشہ دھبا دیا جاتا ہے پولیس کیس نہیں فائر ہوتا اور اگر ہو بھی جائے تو کیا ممکن ہے انصاف مل سکے۔۔ ملک کی عدالتوں میں فیصلے صرف ان لوگوں کے ہوتے ہیں جس کا نام دھام شہرت ہے۔

سر ایک بار میری بات سن لیں میری بیٹی بس سات سال کی تھی۔۔۔ باپ نے ایک بار پھر بولنا چاہا لیکن مراد علی خان دھیان دیے بغیر کیبن سے باہر نکل گیا۔۔۔

شاہ بکتے ہیں۔۔۔ فقیر بکتے ہیں

یہاں صغیر و کبیر بکتے ہیں۔۔۔

کچھ سر عام کچھ پس دیوار بکتے ہیں

اس شہر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ضمیر بکتے ہیں۔

یہاں تہذیب بکتی ہے۔۔۔۔ یہاں فرمان بکتے ہیں

ذرا۔۔۔ تم دام تو بدلو۔۔۔۔۔ یہاں ایمان بکتے ہیں۔

مسلسل ایک گھنٹے زلیل وخوار ہونے کے بعد وہ رسوا خالی ہاتھ کیبن سے باہر نکلے سر جھکائے آنکھوں سے آنسوں پونچھتے ہوئے تھانے سے باہر کی سمت بڑھے۔۔۔جب ماشل اور عمش دونوں ایک کیس کے بارے میں ڈسکس کرتے نظر آئے جب عمش نے اس بوڑھے باپ کو دیکھا۔تو وہ فوراسے ان کی طرف بڑھا۔

کیاہوا ہے آپ ٹھیک تو ہیں؟ عمش نے انھیں سہارا دیا جو لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے چل رہے تھے۔۔ماشل بھی قریب گئ۔

کیا کروں میں کہاں جاوں بیٹا کوئی میری فریاد نہیں سن رہا اللہ کے بندے بڑے ظالم ہیں۔۔۔اب اسی کے پاس جا کر ہی انصاف مل سکتا ہے۔۔دنیا میں تو غریبوں کی کوئی سنتا نہیں ہے۔۔

ماشل یہ سنتے بولی

انکل آپ مجھے بیٹھ کر بتائے کیا ہوا ہے پلیز۔۔۔ماشل فورا سے چیئر پکڑ کر باہر لائی اور انھیں بٹھایا۔۔

عمش پانی کا گلاس لایا اور انھیں پکڑایا۔

آپ کا نام کیا ہے؟

اصغر علی۔۔اپنی بیٹی کے انصاف کے لیے کل رات سے خوار ہو رہا ہوں لیکن وہ صاحب ایف آئی آر ہی درج نہیں کر رہے۔میں نے اتنی دفعہ ان کی منت سماج کی کہ میری بیٹی معصوم بے گناہ تھی اسے بری طرح سے مار دیا گیا ہے۔۔۔لیکن وہ کچھ سننے کو ہی تیار نہیں۔۔درد کی انتہا کو دیکھ کر ماشل اور عمش دھک رہ گیے انھیں کم از کم مراد علی خان سے یہ امید نہیں تھی لیکن افسوس۔۔

کیا ہوا ہے آپ کی بیٹی کے ساتھ ماشل نے ہمت کر کے پوچھا۔

وہ باہر کھیلنے کے لیے نکلی تھی لیکن بعد میں گھر نہیں آئی سات سالہ میری معصوم بیٹی کو ان درندوں نے بری طرح نوچ لیا۔۔۔میں کیا کروں کہاں جاؤں جہاں میری بیٹی کو انصاف ملے اس کے قاتلوں کو پکڑا جائے۔۔کوئی میری بات سننے کو تیار نہیں ہے۔۔وہ صرف سات سال کی تھی۔۔بتاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگ پڑے۔۔عمش اور ماشل نے خود کو بڑی مشکل سے سنبھالا۔۔انسانیت ختم ہو چکی تھی۔۔کیا آدم حوا کی اتنی عزت ہے معاشرے میں ؟۔

آپ میرے ساتھ اندر آئیں۔۔۔عمش نے انھیں بڑے پیار سے کہا اور اپنے ساتھ لے کر کیبن کی طرف بڑھا۔۔

" میں آتی ہوں عمش تب تک آپ رپورٹ فاعل کریں

جی میم۔۔

ماشل مراد علی خاں کی جانب بڑھی جو بڑے مزے سے چائے کا کپ پکڑے حوالدار جلال کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف نظر آیا۔

وہ غصے سے اسکی طرف بڑھی۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں مراد صاحب؟

اب کیا کر دیا ہے میں نے میڈم.. وہ لاپرواہی سے کندھے آچکا کر بولا اب بندہ چین سے چائے بھی نہیں پی سکتا کیا یہ بھی بین ہے پولیس تھانے میں بولیے؟

بین تو آپ جیسے خود غرض بے حس لوگوں کو ہونا چاہیے لیکن کیا کریں حکومت بھی کچھ فیصلے غلط لے لیتی ہے جس کا خامیاسا سب لوگوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ مت بھولیے کہ میں بھی بول سکتا ہوں اسنے انگلی کا اشارہ کرتے وارن کیا۔

وہ تو میں اچھے سے جانتی ہوں اور آتا بھی کیا ہے آپ کو سوائے لوگوں کی برائیاں کرنے کے یاں مظلوموں کو تکلیف اور درد دینے میں۔ وہ بیچارا بوڑھا باپ انصاف کے لیے ہمارے پاس آیا اور آپ بجائے اس کی مدد کرنے کے انھیں آگے سے باتیں سنا رہے ہیں کچھ شرم باقی ہے یاں نہیں ارے اور کچھ

نہیں تو عمر کا ہی لحاظ کر لیتے۔۔ماشل چوہان کا غصہ دیکھ کر سب خاموش کھڑے ہو کر دیکھنے لگے ایک دفعہ پھر تھانے میں مکمل خاموشی چھا گئ۔۔

یہ کیا بکواس ہے میں نے کیسی کو کچھ نہیں کہا سنا تم نے۔۔ مراد علی بھی بھڑک اٹھا۔جب ماشل نے اسے درمیان میں ٹوکا۔

میڈم کہہ کر بلائیں مجھے۔۔ عہدے سے بڑی ہوں میں آپ سے سمجھ گئے جب آپ دوسروں کی عزت نہیں کرتے تو اپنے لیے بھی یہ توقع مت رکھیں سنا۔۔وہ سات سالہ بچی تھی اندازہ بھی ہے کچھ۔۔اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہیں؟انسان ہو کر ہی کم از کم سوچ لیتے غریب کی تذلیل کرتے ہوئے شرمندگی نہیں ہوتی کیا؟۔ماشل اپنا آپا گگو بیٹھی تھی۔۔

مجھے مت سیکھائیں سن لیا۔۔اور جو بھی میں نے کیا صیح کیا وہ سب لوگ اسی قابل ہے کون کہتا ہے انھیں اپنی بیٹیوں کو اتنا ڈھیل دینے کو۔ہر روز ڈھیروں کیس آتے ہیں ہمارے پاس کس کس کی سنیں بتائیں آپ اگر یہ عورتیں خود سمجھ جائیں ٹک کر گھر بیٹھ جائیں تو یہ نوبت ناں آئے۔۔اور پھر ڈنڈورا پیٹنے آجاتے ہیں تھانے۔۔۔ مراد علی خان کا لہجہ ویسا ہی سخت تھا۔

خدا سے ڈریں۔۔ مراد صاحب اللہ نے آپ کو بھی بیٹی دی ہے کچھ تو خیال کریں اس کا دوسروں کی بیٹیوں پر تو بہت انگلی اٹھانی آتی ہے۔۔ اپنے گریباں میں بھی ایک بار جھانک کر دیکھ لیں۔ بیٹی تو آپ کی بھی ائے دن باہر جاتی رہتی ہے اسے کیوں نہیں گھر بیٹھاتے بولیں؟ اب چپ کیوں ہیں۔

آپ پرسنل ہو رہی ہیں۔۔۔ مراد خان اگے ماشل کی طرف بڑھا۔

پرسنل آپ ہو رہے ہیں میں نے بس حقیقت بتائی ہے کیونکہ مکافات عمل بہت بری چیز ہے جس کا نتیجہ دنیا میں ہی مل جایا کرتا ہے۔۔ لیکن خیر آپ جیسے لوگوں کو کیا معلوم انھیں بس عورتوں کو تنقید کرنا آتی ہے اتنا جیلس افف کیسی عورت کو اتنا کامیاب دیکھ کر اس حد تک آپ جیلس ہو سکتے ہیں۔۔ خدا آپ کو راہ راست پر لائے۔۔ اور آخری بات اگر مجھے آئندہ ایسی خبر سننے کو ملی تو ایکشن لوں گی۔۔ اور یہ گورنمنٹ کا ادراہ ہے یہاں پر تنخواہیں مفت میں نہیں ملتی کام کے ساتھ سنسئیریٹی دیکھائیں آگے جا کر اللہ کو بھی منہ دیکھانا ہے۔

ماشل کی بلند آواز سب کے کانوں میں گونج رہی تھی ہر فرد خاموشی سے نظرے جھکائے کھڑا تھا۔۔ آج کتنی دیر بعد اسے شدید غصہ آیا تھا اور اس سب کی وجہ ہر کوئی جانتا تھا۔

میں تو آج بس بات کرنے جاؤں گی یسری سے کہ شادی کی تاریخ رکھے اب اور انتظار نہیں ہوتا مجھ سے۔

سلوی بیگم نے منہ بناتے کہا۔

سامنے صوفے پر بیٹھا حایَف جو پھر ریسٹورنٹ جانے کی تیاری میں کھڑا تھا۔ یہ سنتے فوراً سے بولا

امی کتنی دفعہ ممانی جان آپ کو بتا چکی ہے کہ ماشل ابھی شادی کے لیے راضی نہیں ہے تو پھر بار بار پوچھنے سے کیا ہو گا۔

تم تو ہمیشہ ان کی سائیڈ لیتے رہنا لیکن مجھے تو فکر ہے ناں تمھاری دیکھو حایَف سیدھی سی بات ہے وہ لڑکی بڑی ضدی مزاج کی ہے اتنی جلدی اس نے ماننا نہیں اور یہ ناں ہو اس چکر میں تم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے رہ جاؤ کبھی بات کی ہے اس نے تم سے بولو؟ لوگوں کی مگنیاں ہو جائیں تو ڈھیروں ملن ملاپ آپس میں باتیں ہوتی ہیں لیکن وہ اے اسی پی صاحبہ کو کام سے فرصت ملے تو کبھی ملنے آئے ناں۔۔۔ سلویٰ بیگم آج اپنی ساری بھڑاس نکال رہی تھی۔۔

حایَف ہلکا سا مسکرایا اور اپنی والدہ کو نرمی سے کندھوں سے تھاما۔

امی آپ ٹنشن کیوں لے رہی ہیں اور جیسا آپ سوچ رہی ہیں ایسا بلکل نہیں ہے ہاں میں مانتا ہوں ماشل کبھی اتنا میل جول نہیں رکھتی کیونکہ وہ باقی سب لڑکیوں سے بہت الگ ہے ماموں کی ڈیتھ کے بعد مصطفیٰ

کے کومے میں چلے جانے کے بعد اس پر ذمہ داریوں کا بھوج بھر گیا ہے آپ سمجھیں ناں اس کو۔ اور اوپر سے وہ اتنی بڑی پوسٹ پر ہے ٹائم نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔ آپ ممانی جان سے کچھ مت کہیے گا میں خود بات کرلوں گا ماشل سے ٹھیک ہے۔

حایف بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔ سلویٰ بیگم نے بولنا چاہا لیکن اسنے ٹوک دیا۔

میں نے کہاناں میں بات کروں گا خود ماشل سے تو فکر مت کریے۔۔ اچھا اب میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے حایف یہ کہتا راہداری کی جانب بڑھا۔

گاڑی میں بیٹھتے اس نے ریسٹورنٹ کے جانب سے کال ریسیو کی۔۔ اور پھر رات کو ایک ٹیبل ریزرو کروانے کا حکم دیا۔۔ آج رات وہ ماشل سے ملاقات کرنے کے لیے بے صبری سے انتظار کرنے لگا۔

ڈرائیونگ کرتے وقت بھی اگر کسی کے خیال نے اسے الجھایا ہوا تھا تو وہ ماشل تھی۔۔۔ کہنے کو تو وہ آپس میں کزن تھے لیکن کبھی اتنی ملاقات

نہیں ہوئی تھی ان دونوں کی حایف ماشل سے ایک سال بڑا تھا۔ جب سے ان دونوں کی منگنی ہوئی تھی اس کی زندگی میں آنے والی یہ پہلی لڑکی تھی جس کے بارے میں اس نے سوچنا شروع کیا اگر وہ کیسی کو پسند کرتا ہے تو وہ ماشل ہے۔

ریسٹورینٹ کے باہر مین ایریا میں گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ اندر داخل ہوا مخصوص مینجر کے لباس میں ملبوس بلیک پینٹ کورٹ میں ہمیشہ کی طرح پرکشش دیکھائی دے رہا تھا۔

سب کچھ ٹھیک ہے ؟ کچن میں آتے اس نے کوک سے پوچھا۔

یس سر۔

کونسے ٹیبل کے لیے کھانا ریڈی ہو رہا ہے ؟

سر ٹیبل نمبر سات اور آٹھ۔۔ پانچویں اور چھٹے کا آڈر کمپلیٹ ہو چکا ہے۔ کوک نے بڑی تابع داری سے جواب دیا۔

اوکے گڈ۔۔ دھیان سے ہر چیز کو دیکھنا کہی کوئی چیز مس ناں ہو جائے۔

شئیور سر۔۔

وہ کچن سے باہر ریسپشن ایریا میں آیا جہاں پر دو لڑکے اینٹرینس میں کھڑے تھے۔ انہوں نے حایَف کو دیکھتے سلام لی۔

مجھے اس کیس کے بارے میں ساری انفارمیشن چاہیے سن لیا۔ ایک ایک چیز کے بارے میں پتا کرواؤ وہ بچی صفا کتنے بجے گھر سے نکلی تھی اور کہاں گئ اس کے دوست کون کون سے ہے۔

ایک جگہ پر بیٹھ کر کھاتے رہنا صرف ڈیوٹی نہیں ہے آپ اب کی کیوں حوالدار جلال صاحب اب زرا یہ کرسی کا پیچھا چھوڑیں اور کام پر روانہ ہوں۔

میں اس کیس میں کیسی قسم کی ڈھیل برداشت نہیں کرونگی۔ سن لیا۔

آج صبح اس واقع کے بعد سے ماشل بڑے غصے سے کام میں محو تھی ہر ایک کو اسنے کام پر لگا دیا۔ جب عمش اس کی کیبن میں داخل ہوا

جی میم آپ نے بھلایا۔

ہوں دراصل میں نے آپ سے کہنا تھا کہ اس کیس کو انسپکٹر مراد علی خان ہینڈل کریں گے میرے ساتھ ۔۔ آپ تب تک کیسی اور کیس کو دیکھیں وہ کل جو سامان کی آکسپورٹنگ ہوئی تھی شک ہے کہ وہ ناجائز اسلحہ ہے جو پاکستان میں برآمد ہوا ہے ایک ٹیم کے ساتھ آپ وہاں جائیں اور صیح طریقے سے معالے کی چھان بین کریں۔

اوکے میم عمش سلوٹ کرتا دوبارہ الٹے قدم واپس مڑ کیا ماشل بھی میز سے اپنی کیپ اٹھائے اور ساتھ فون پکڑے کیبن سے باہر آئی۔ جہاں پر مراد علی خان ان کے انتظار میں کھڑے تھے۔

چلیے۔۔۔ اسے دیکھتے ماشل نے کہا مراد علی نے مجبوراً سر کو ہلکا سا خم دیا اور ماشل کے ہمراہ باہر آیا۔

میڈم مجھے نہیں لگتا اس کیس میں ہمیں کچھ مل سکے گا۔ لواحقین سے ملنے سے کیا سامنے آئے گا وہی سب کچھ بتائیں گے جو وہ ہمیں پہلے بتا چکیں ہیں۔

مراد علی نے گاڑی چلاتے ماشل کو مخاطب کیا۔۔

اندھی گلی کیس کا قہ ان سولو حصہ ہوتی ہے جس کے بارے میں تفتیش سے پہلے اور دوران کچھ نہیں جانتے کیونکہ اس کا سراغ ان چیزوں میں چھپا ہوتا ہے جنھیں ہم نظر انداز کر جاتے ہیں مجھے پورا یقین ہے کہ اس بچی کے گھر والوں سے بات کر کے کچھ ناں کچھ ہمیں ضرور ملے گا جو اس کیس کے لیے بہتر ہو۔

ماشل کا لہجہ اب کی بار برہم نہیں تھا وہ آرام سے بول رہی ہے۔

ہو سکتا ہے لیکن بہر حال مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا۔ اسنے طنزاً کہا

مگر اس کے جواب میں ماشل نے کیسی قسم کے رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔

گاڑی ایک چھوٹے سے قصبے میں رکی وہ دونوں ایک تنگ گلی میں چلتے دیکھائی دیے۔۔ جہاں جہاں سے ماشل گزر رہی تھی لوگوں کا ہجوم اکھٹا ہونے لگا۔۔ چھوٹے سے گھر میں داخل ہوئی۔

جہاں پر سوگوار چھایا ہوا تھا ہر کوئی خاموشی کے آنسو رو رہا تھا۔۔ ماں جائے نمازِ پر بیٹھی اللہ کی طرف انصاف کی امید لگائے بیٹھی تھی۔۔ بڑے بھائی اور بہن بھی اسی حالت میں تھے۔۔ ماشل کو دیکھ کر اصغر علی کمرے سے باہر آ گئے۔۔

مراد علی نے مجبوراً حالات کے تقاضے کے مطابق بڑی صلح رحمی سے تعاون کیا صرف او صرف اس لیے کہ وہ ماشل کے ساتھ آیا تھا اور اگر وہ ایسا ناں کرتا تو اس کی ڈیوٹی خطرے میں بھی پڑ سکتی ہے۔

میں جانتی ہوں اس سچویشن میں کوئی سوال کے جواب دینے کی حالت میں نہیں ہے لیکن صفا کے انصاف کے لیے ہمیں پوچھ تاچ کرنی پڑنی ہے مجھے یقیں ہے آپ سب گھر والے پولیس سے تعاون کریں گے۔

جیسے ماشل نے کہا باپ اور ماں نے اثابات میں سر ہلایا۔ محلے دار بھی وہی پر جمع ہو گئے۔۔

تو آپ لوگوں کے مطابق صفا شام کے تین بجے گھر سے دوستوں کے ساتھ کہنے کا نکلی تھی اور پھر اس کے بعد دو دن تک اس کا کچھ پتا نہیں چل سکا تیسرے دن جھاڑیوں میں اسکی لاش بر آمد ہوئی۔

جی میڈم اور اسی دن میں پولیس تھانے بھی آیا تھا۔۔ میری بیٹی کے ساتھ بہت برا ظلم ہوا ہے وہ صرف ساتھ سال کی تھی اس ظالم دنیا نے اسے مار دیا۔۔ میں انصاف چاہتی ہوں ایک ماں کے لیے اس کے تمام بچے برابر ہوتے ہیں وہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھی۔۔ گھر کی لاڈلی۔۔ جیسے بھی کریے میری بیٹی کے قاتلوں کو سزہ دلوائیں۔

ساتھ چیئر پر بیٹھی صفا کی والدہ کی آنکھوں میں درد اور اذیت کو ماشل اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔

آپ سب فکر مت کریے۔ صفا کو انصاف مل کر رہے گا۔۔ وہ ساتھ گرد نواح میں کھڑے لوگوں کے چہروں کو بڑے غور سے پرکھ رہی تھی جب اس نے کچھ دور کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔

آپ کچھ لگتے ہیں صفا کے ؟

کھڑی بھیڑ میں اسے مخاطب کیا تو سب کا دھیان وہاں پر کھڑے لڑکے کی طرف متوجہ ہوا۔

جی میں اس کے چاچا کا بیٹا ہوں۔۔

ٹھیک ہے سج رات زرا اپنے والد کے ساتھ تھانے حاضر ہو جایئے گا۔

مراد صاحب یہ زرا محلے سے پوچھ تاچھ کیجیے۔۔

جی میڈم۔۔ مراد علی خان یہ کہتے ماشل کے ساتھ ہی گھر سے باہر آیا۔

بھائی چلیں ناں۔۔۔سب آپ کا ویئیٹ کر رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے ماما نے سپیشل روما اور آپ کے لیے ڈنر پلین کیا ہے تو اب جانے سے کیوں منع کر رہے ہیں بو لیے۔

ہمیشہ کی طرح علمیرہ عمش کے کمرے میں موجود اپنے بھائی کے ساتھ بحث کر رہی تھی جو ابھی ڈیوٹی سے واپس آیا تھا۔

علمیرہ میں بہت تھک گیا ہوں ابھی کہی بھی نہیں جا سکتا پلیز ماما کو کہیں آپ روما کے ساتھ چلی جائیں میں نہیں جا سکتا۔ عمش نے اکتاتے ہوئے جواب دیا

ہو۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ کو پتا بھی ہے ماما یہ سب کس لیے کر رہی ہیں تا کہ انکل طارق کی اکلوتی بیٹی روما سے رشتے کی خواہش کر رہی ہیں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب آپ روما کے ساتھ ٹائم سپینٹ کریں گی

۔

علیمرہ نے حیرانی سے جواب دیا اور کبیڈ سے عمش کے لیے کپڑے نکالے۔

علمیرہ تم ماما کو سمجھاتی کیوں نہیں میں نے ابھی اس بارے میں کچھ نہیں سوچا۔۔ اور روما سے ناں پہلے مل چکا ہوں۔ عمش نے بولنا چاہا

لیکن علمیرہ نے ٹوک دیا۔اب ملیں گے تو اس کے بارے میں جانیں گے آئی پرومیس بھائی وہ بہت خوبصورت ہیں اور ان کی سمائیل افف کیا بتاؤں میں آپ کو۔

جیسے علمیرہ نے کہا ایک لمحے کے لیے عمش کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر چلنے لگا۔۔

" اٹس اوکے عمش

وہ مسکراہٹ سب سے الگ تھی اور شاید اسنے کیسی کے چہرے پر دیکھی ہو۔

دوسری طرف ماشل مصطفیٰ کے کمرے میں بیٹھی ہمیشہ کی طرح اسکی فیوریٹ بک سنا رہی تھی۔

جب ساتھ ٹیبل پر پڑے فون پر گھنٹی چنگاری ماشل نے بک ساتھ رکھی اور فون اٹھایا۔

حائف کا نمبر دیکھ کر اسے تھوڑی حیرانی ہوئی لیکن پھر بھی اسنے کال ریسیو کی۔

اسلام وعلیکم

وعلیکم السلام ماشل نے جواب دیا۔

کیسی ہیں ؟ حائف نے بڑے ٹھہراؤ لہجے میں پوچھا۔

میں ٹھیک آپ سنائیں ؟۔

میں بھی فٹ۔۔وہ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ماشل۔حائف نے ہمت کر کے پوچھا

جی بلویئے میں سن رہی ہوں۔ماشل نے اپنے کھلے بالوں کو پیچھے کیا۔

اگر آپ فری ہیں تو کیا ہم ریسٹورنٹ مل سکتے ہیں میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔

وہ کچھ دیر خاموش رہی کہ کیا کہے۔۔۔ لیکن پھر آخری بار کا فیصلہ کرتے اسے جواب دیا۔

اوکے میں آتی ہوں۔

تھینک یوں سوچ میں وئیٹ کر رہا ہوں۔حائف نے یہ کہتے فون بند کیا۔

مصطفی میں جلدی ہی تم سے ملتی ہوں۔۔ ٹھیک ہے اپنے چھوٹے بھائی کی پیشانی کو چوما اور کمرے سے باہر آئی۔اپنی والدہ کو بتانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں گئ کبیڈ سے ہلکا براؤن کلر کی کیپری اور کرتا نکالا اور پھر چینج کرنے کے لیے واش روم کی سمت بڑھ گئ۔

عمش بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح ہینڈسم دیکھ رہا تھالا وینج میں آیا جہاں ترجم کے ساتھ روما کھڑی تھی عمش کو دیکھ کر وہ مسکرائی۔۔وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس ڈائی بالوں کی سٹیپ کٹینگ کروائی جو کندھوں تک آتے تھے۔۔ دیکھنے میں اچھی لگ رہی تھی۔

چلو آگیا عمش۔۔۔ ترنم نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے کہا۔تو وہ دونوں باہر راہداری کی جانب بڑھے۔۔

ماشل سیمپل تیار ہوئی تھی شانوں پر دوپٹہ اوڑھے آدھے بالوں کو کیچر میں باندھا ہوا تھا۔ والدہ سے الوادعی قلمات کہہ کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئ۔ آدھے گھنٹے میں وہ ریسٹورنٹ پہنچ گئ تھی۔

حایَف تب سے مین اینڑینس میں کھڑا ماشل کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔ جب اسنے ماشل کو گاڑی سے اترتے اپنی طرف آتے دیکھا تو چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ چھا گئ۔۔ پتا نہیں وہ جب بھی ماشل سے ملتا تھا تو اسے الگ سا احساس ہوتا تھا۔۔ لیکن کبھی کہہ نہیں پایا۔ اسنے دور سے ہاتھ ہلایا

ماشل اسکی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی ابھی وہ اینٹر ہوتی جب ساتھ عمش کو ساتھ اینٹر ہوتا دیکھ کر وہ وہی رک گئ۔

آپ یہاں؟ عمش نے چونک کے ماشل کو دیکھا۔

ہوں۔۔۔ اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی حایَف ان کے قریب آیا۔

آؤ اندر۔۔۔ وہ ماشل کو ساتھ لے کر اندر داخل ہو گیا۔ جب عمش نے اس کے ساتھ حایَف کو دیکھا تو ایک بے چینی سی اسے محسوس ہوئی۔۔ وہ وہی کھڑا رہ گیا۔ ٹک نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو چئیر پر بیٹھ چکے تھے۔

عمش چلو۔۔۔ کیا ہوا ہے رومانے اسے کہا تو وہ اچانک بولا

ہوں۔۔ہاں۔۔ آو۔۔پتا نہیں وہ کچھ کہہ نہیں پایا تھا۔

کچھ آڈر کرو حائف نے مینیو کارڈ ماشل کی طرف بڑھایا۔

" آڈر میں کرلوں گی لیکن احسان نہیں لوں گی

احسان کس بات کا؟

پے منٹ میں اپنی خود کرنا پسند کرتی ہوں وہ مینیو کارڈ پر نظرئے جمائے بولی۔

حائف یہ سن کر ہلکا سا مسکرایا

ویسے اگر یہ احسان مجھے کرنے دیتی تو پوری زندگی آپ کا احسان مند رہتا میں۔

ماشل نے مینیو کارڈ بند کیا اور اسکی طرف دیکھا جو اسکی طرف متوجہ تھا۔

آپ نے کچھ بتانا تھا مجھے ؟ماشل سیدھا مدعے پر آئی۔

ہاں بتانا تو ہے لیکن اس سے پہلے ہم ایک دوسرے سے باتیں بھی کرسکتے ہیں۔مانا ڈیوٹی ٹف ہوتی ہے لیکن بات کرنے کا ٹائم بھی نکال سکتا ہے انسان۔حائف کی بات سن کر ماشل بولی

میری آپ کے ساتھ ابھی بس منگنی ہوئی ہے مسٹر حایٔف حسن اور میرے نہیں خیال شادی سے پہلے لڑکی کو اپنے منگتیر سے یوں ملنا چاہیے اس سے چوبیس گھنٹے فون پر گزارنے چاہیے۔ ابھی یہی گفتگو چل رہی تھی جب ویٹر دو جوس کے گلاس لے کر ٹیبل پر آیا۔

جبکہ ان سے تھوڑی دور ٹیبل پر روما اور عمش بیٹھے تھے روما تب سے مسلسل بولے جا رہی تھی لیکن عمش کا سارا دھیان کیسی اور طرف ہی تھا۔ وہ بس ماشل اور حایٔف کو باتیں کرتا دیکھ رہا تھا۔۔

کیا ہوا ہے عمش تم کھو کیوں گئے ہو؟ روما نے اسکے تاثرات بھانپتے پوچھا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی۔ عمش نے فوراً سے اسکی طرف دیکھا۔

میں تو کھا بھی رہی ہوں اور باتیں بھی کر رہی ہوں لیکن تم جناب پتا نہیں کونسی سوچوں میں گم ہو گئے ہو

روما نے منہ بنایا۔

ایم سوری اگر تمھیں ایسا کچھ فیل ہوا وہ بس ایسے ہی۔۔ اچھا تم مجھے کچھ بتا رہی تھی۔ عمش نے پھر سے ٹوٹا ہوا سلسلہ جوڑنے کی کوشش کی۔

روما یہ سنتے ہنس دی وہ جیسا بھی تھا اسے اچھا لگا تھا۔

ہاں میں کہہ رہی تھی کہ بابا نے انکل فیاض سے ہم دونوں کے بارے میں بات کی تھی میں چاہتی ہوں کہ تم اس بارے میں کیا سوچتے ہو؟ کیا تم اس فیصلے سے خوش ہو؟ روما بڑی دلچسپ نگاہوں سے اسے دیکھتے بولی۔

عمش کو تھوڑا عجیب سا لگا لیکن پھر خود کو جواب دینے کے لیے آمادہ کیا

دراصل روما ہم دونوں اس رشتے سے پہلے کبھی نہیں ملے ناں تم میرے بارے میں جانتی ہو اور ناں ہی میں تمھارے بارے۔۔ اور ایسے گھر والوں کے فیصلے پر میں تھوڑا سا نراش ہوں۔ مجھے تو اس بارے میں علم نہیں تھا کہ ماما تمھارے اور میرے بارے یہ سب سوچ رہی ہیں۔۔ عمش نے بڑی ہمت کر کے اسے کہا۔

اس کے پیچھے کی وجہ جان سکتی ہوں؟ نام بتا سکتے ہو اسکا؟

کس کا؟ عمش چونکا

جس کے لیے تم اتنی لمبی وضاحت دے رہے ہو ظاہر ہے جب انسان کیسی محبت میں گرفتار ہوتا ہے تب ہی یہ سب کچھ کہتا ہے لیکن اس سے پہلے بھی کئی لوگوں کی ارینج میرج ہوتی ہیں اور کافی حد تک کامیاب

ثابت ہوتی ہیں کون ہے وہ؟ جس سے عمش فیاض محبت کر بیٹھا ہے؟ وہ اس کی طرف نظریں جمائے بولی

۔

عمش یہ سب سن کر کنفیوژ ہو گیا بے اختیار دل اس کے نام سے دھڑ کا لیکن نا جانے وہ ماننے کو تیار نہیں تھا

اس سے محبت؟ وہ خود ابھی تک سمجھ نہیں پایا تھا۔

تم غلط سوچ رہی ہو روما میری لائف میں کوئی لڑکی نہیں ہے جس کے لیے یہ میں سب کر رہا ہوں۔ عمش

اپنے دفاع میں بولا۔

تو پھر تم اس رشتے سے راضی کیوں نہیں ہو؟ روما نے تعجب کا اظہار کیا

پتا نہیں لیکن میں اب اس کے لیے تیار نہیں ہوں۔ عمش جھنجھلایا۔

او کے جیسے تمھاری خواہش اگر تم بتانا نہیں چاہتے میں زیادہ فورس نہیں کرونگی۔۔ روما نے لاپرواہی سے

کندھے آچکائے

ایسا کچھ نہیں ہے روما یہ سب ذہین سے نکال دو۔۔ عمش نے اسے یقین دلانا چاہا لیکن اس سب میں وہ آج

ایک عجیب سا احساس محسوس کر رہا تھا کہ اس نے یہ وضاحت کس لیے دی؟ کیا وہ محبت کر بیٹھا ہے۔ بے

اختیار اسنے سر جھٹکا۔ماشل تم میری بات سمجھ رہی ہو گی میں نے امی سے بات کی ہے لیکن وہ کچھ سننے کو تیار ہئ نہیں.. حایَف کی بات سن کر ماشل کو دھچکا لگا۔

مجھے پھوپھو جان سے کم از کم یہ امید نہیں تھی کہ وہ اس طرح کا کچھ سوچ رہی ہیں اور تم ہی بتاؤ حایَف میں شادی کیسے کرلوں جب کہ گھر پر پچھلے دو سال سے کومے میں میرا چھوٹا بھائی پڑا ہے میری بے سہارا اماں ۔۔ میں ان سب چیزوں کو نظر انداز کر کے کیسی ہنسی خوشی اپنا گھر بسا سکتی ہوں بولو؟

ماشل میں تمھیں سمجھ سکتا ہوں لیکن دیکھو زندگی ایسے بھی تو نہیں گزار سکتے ناں انسان کو آگے بڑھنا پڑتا ہے۔تم ممانی جان اور مصطفیٰ کی فکر کیوں کر رہی ہو ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔۔حایَف اسے یقین دلایا لیکن ماشل یہ سن کر طنزاً ہنسی

کوئی کیسی کا نہیں ہوتا حایَف ضرورت کے وقت اپنے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں یہ جھوٹی تسلیاں ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے میں ابھی شادی نہیں کر سکتی اگر تمھیں جلدی ہے تو میری طرف سے تمھیں اجازت ہے ماشل یہ کہتے چیئر سے اٹھی۔

حایَف بھی جلدی سے کھڑا ہو گیا اور اسے روکنے کے لیے ماشل کا ہاتھ پکڑا۔جو ایک جھٹکے سے وہ چھڑا چکی تھی۔

میں نے تمھارے علاوہ کیسی کا نہیں سوچا ماشل چاہے تم مجھ سے محبت کرتی ہو یاں نہیں میں نہیں جانتا لیکن میں بس اتنا جانتا ہوں کہ اگر میں اپنی آگے زندگی کیسی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں تو وہ ماشل چوہان ہے۔۔

ماشل اس کے جواب میں کچھ نہیں کہہ پائی اور خاموشی سے ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئ۔

عمش نے جب اسے ریسٹورنٹ سے باہر جاتے دیکھا تو کچھ منٹ بعد وہ بھی روما کے ساتھ باہر آ گیا عمش کا دل چاہا کہ اس سے روک کے پوچھے کہ وہ کون تھا؟ اور اسنے ماشل کا ہاتھ کیوں پکڑا تھا کس حق سے؟ یہ سوال اسکے ذہین میں گردان کرنے لگے۔

گھر میں آنے کے بعد ماشل ابھی تک حایف کی باتوں سے پریشان ہو گئ تھی بار بار قہ الفاظ اسکے دل و دماغ کو گھیر چکے تھے اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس سچویشن میں وہ کیا کرے؟

کیا وہ شادی سے انکار کرے دے؟

پھر حایف کا اظہار محبت۔۔ اور اپنی والدہ کا اس رشتے پر خوشی دیکھ کر وہ سوچوں میں الجھ کر رہ جاتی مگر اس کا دل کیا کہتا ہے آج تک ماشل نے کبھی اپنے دل کی سنی تھی نہیں اسے نہیں یاد تھا شاید وہ اس بارے میں

کبھی سوچتی ہی نہیں تھی کہ اس کی زندگی میں کوئی ایسا انسان ہو جس کو وہ چاہتی ہے۔ اپنے کام کی محبت اور والد کی آخری کی گئ نصحیت کے علاوہ اس نے کبھی کیسی کو اپنی زندگی میں آنے کی اجازت نہیں دی۔

بیڈ پر سیدھا لیٹے نظرے چھت پر جمائے۔۔ وہ پوری طرح محو تھی۔ جب فون پر عمش کا نمبر دیکھ کر اسنے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔ کال اٹھائی اور فون کان سے لگایا۔

اسلام و علیکم عمش نے پہل کی

وعلیکم اسلام ماشل نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

جی کہیے عمش ؟ کچھ دیر کی خاموشی کو توڑتے ماشل نے اگلا سوال کیا۔

دوسری طرف بے چینی سے بیڈ پر بیٹھے عمش کو پتا نہیں چل رہا تھا کہ وہ ماشل سے کیا پوچھے ؟ اس نے اسے فون کیوں کیا؟ یہ پوچھنے کے لیے وہ اس لڑکے کے ساتھ کیوں بیٹھی تھیں ؟ لیکن یہ سب سوال کس حق سے۔

و۔۔۔و۔۔۔وہ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہ رہا تھا۔۔

جی میں سن رہی ہوں ماشل تھوڑا حیران ہوئی

میم۔۔۔وہ اصل میں کیس کے بارے میں ڈسکس کرنا تھا آپ نے بتایا تھا کہ صفا کے گھر والوں میں سے کیسی پر شک ہے آپ کو؟

وہ جو پوچھنا چاہ رہا تھا ہمت ہی نہیں جھٹلا پایا۔

ہوں شک تو ہے جو صبح تھانے میں پوچھ تاچھ سے کلئیر ہو جائے گا کیونکہ جیسے میں نے ان کے چہروں پر چھائی بے چینی کو دیکھا تھا مجھے تب ہی کچھ غلط محسوس ہوا جیسے یہ اپنے تاثرات کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔۔ہوناں ہو یہ اندر کا ہی معاملہ ہے ویسے تم ابھی تک اس کیس پر کام کر رہے ہو۔

ماشل نے جیسے سوال کیا وہ بیڈ سے اٹھا اور کمرے میں بنی کھڑکی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

ن۔۔۔نہیں بس سوچ رہا تھا تو فون کر لیا آ۔۔۔آپ بزی تو نہیں تھی ایم سوری۔۔عمش کی زبان لڑکھڑائی

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔مجھے اچھا لگا سن کر آپ جس طرح کیس میں اینولو ہیں کیونکہ بہت کم پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ایسے لوگ ہوتے ہیں سوائے چند ایک کے۔

جی میم یہ تو ہے اور اسکی سب بڑی مثال آپ ہیں آئی مسٹ سے میں آپ کے سامنے آپکی تعریف نہیں کر رہا یہ سچ ہے ہر کوئی آپ کے بارے میں یہی کہتا ہے کہ اے سی پی ماشل چوہان جیسی قابل افیسر کہی نہیں دیکھی۔۔ اور میرے لیے یہ خوشی کا باعث ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ کام کیا۔

عمش نے دل سے بولا تھا۔۔۔ماشل یہ سن کر مسکرائی۔

تھینک یوں لیکن اس سب تعریف کا اصل کریڈیٹ میرے بابا کو جاتا ہے کیونکہ وہ مجھ سے بھی زیادہ قابل انسان اور آفیسر تھے۔

عمش کا دل چاہ رہا تھا کہ ماشل اس سے پوچھے کہ وہ ریسٹورنٹ میں کس کے ساتھ آیا تھا۔

لیکن اس نے پرسنل کوئی سوال نہیں کیا اور ناں ہی عمش سے پوچھا۔۔ دس منٹ بات کرنے کے بعد کال بند ہو گئ۔

افف عمش کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔ کیوں میں یہ سب سوچ رہا ہوں۔۔ اسنے اپنی پیشانی کو ہاتھ سے مسلا۔

ماشل نے فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور کچھ پیجیز سامنے بیڈ پر رکھے۔ اور کیس کے بارے میں پوائنٹ لکھنے لگی۔ اور ہمیشہ کی طرح آج کی رات بھی وہ کیس پر پورا فوکس سے کام کرنے لگی تھی۔

پنجاب کے شہر لاہور رات کے اس پہر بھی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا سڑکوں پر گاڑیوں کا شور۔۔لوگوں کا ہجوم ایسے میں ٹیپو اپنے کمرے میں داخل ہوا جو ابھی ڈیوٹی سے واپس آیا تھا رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ واپس اپنے روم میں آیا۔

جب ہما کی کال جو کچھ دیر پہلے آئی تھی لیکن مصروف ہونے کی وجہ سے اٹھا نہیں سکا اب بیڈ پر بیٹھے اسے کال کر رہا تھا کچھ دیر بعد فون اٹھا لیا گیا۔

آسلام و علیکم انسپکٹر صاحبہ

وعلیکم اسلام بڑی دیر بعد کال کا آنسر

دیا ہے مسٹر ٹیپو نے اتنا مصروف ہو گئے تھے آپ؟

ہما صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی ٹیپو کی کال پر اسنے ٹی وی آف کر دیا۔

نہیں بس ڈیوٹی پر تھا تو پتا نہیں چلا تم سناؤ کیسی ہو؟ اور باری سے بات ہوئی کیا؟

میں بلکل فٹ ہاں پرسوں کال آئی تھی اس کی مجھ سے پوچھ رہا تھا فارم کا کل تک مل جانا ہے کہہ رہا تھا اکھٹے جائیں گے تم بتاو تمھارا کیا پلین ہے؟ ہما اب بڑی تفصیل سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

سر سے بات کی تھی میں نے انہوں نے کہا ہے کل تک مل جائے گا مائیگریشن لیٹر یہ تو اچھا ہے اکھٹے جائیں سر عمش کو میڈم ماشل کو بہت اچھا لگے گا۔ ٹیپو نے رائے پر اکتفا کیا۔

چلو ٹھیک ہے پھر میں اور باری تمھیں لاہور سے پیک کر لیں گے تم تیار رہنا۔ ہما نے جیسے کہا وہ فوراً سے بولا

میں تو پوری تیاری میں ہوں آخر اے سی پی ماشل چوہان کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔۔ اور کیا چاہیے مجھے۔ ٹیپو جوش سے بولا۔ تو ہما ہنس دی پھر کچھ یاد آنے پر سنجیدگی سے کہا

ٹیپو تم نے نیوز دیکھی کراچی میں سات سالہ بچی صفا کے ساتھ کتنا برا ہوا ہے۔۔ قسم سے انسانیت ہی ختم ہو چکی ہے ملک میں مطلب کوئی اس حد تک بھی گر سکتا ہے۔۔

ہاں پتا چلا تھا مجھے میڈم ماشل کے پاس کیس آیا ہے اور ہما اگر ماشل چوہان اس کیس کو سولو کر رہی ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ صفا کو انصاف مل کر ہی رہے گا۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔ مجھے میم پر پورا یقین ہے اچھا پھر پرسوں ملاقات ہوتی ہے اب تم سو جاو۔۔۔ ہما نے مسکراتے ہوئے الوادع قلمات کہے اور فون بند کیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے میں نے تمھیں کہا تھا کہ کیس فاعل نہیں ہونا چاہیے تو پھر کیسے ہوا؟ وہ بھوکے شیر کی مانند دھاڑا تھا۔ ساتھ کھڑی سیکٹری ڈر کے مارے ڈو قدم پیچھے ہٹی۔

بلیک پینٹ کورٹ میں ملبوس دولت کی نمائش کرواتے ہوئے وہ چئیر سے غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

سر میں نے کوشش کی تھی حتی کہ اس بڈھے کو بھیج بھی دیا تھا پھر پتا نہیں کہاں سے وہ غریبوں کی مسیحا ٹپک پڑی اور اسکا کیس درج کر لیا۔ مراد علی خاں ہاتھ جوڑے آہستہ سے بولا۔ جیسے کوئی ملازم کھڑا ہو

مراد میں تمھیں پیسے اس لیے نہیں دیتا کہ تم اس طرح کی حرکتیں کرتے پھیروں ایک عورت تم سے سنبھالی نہیں جارہی پورے تھانے کو اس نے سر پر اٹھار کھا ہے۔ اس گھنی لمبی مونچھوں والے آدمی نے دانت پینچتے ہوئے کہا۔

سر آپ یقین نہیں کر سکتے اپنے باپ سے دو ہاتھ آگے ہے وہ زبان میں بھی اور کام میں بھی۔۔۔ ہر وقت انصاف انصاف کی رٹ لگائی ہوتی ہے۔ اور ہم سب مردوں کو اپنے عہدے سے ڈرا دھمکا کر رکھتی ہے۔ دل تو کرتا ہے کہ اس کی عقل ٹھکانے لا دوں لیکن میرے ہاتھ قانون سے بندھے ہوئے ہیں۔۔۔ وہ بے بس ہو کر بولا۔

جیک راجپوت اسکی بات سن کر کھکھلا کر ہنسا اس کا قہقہا پورے افس میں گونجا تھا۔۔ اس گونجتی آواز میں حوس کی اور خوف کے راگ سنائی دیتے تھے۔

کس نے کہا تمھیں کہ تمھارے ہاتھ قانون نے باندھ رکھے ہیں انسپکٹر صاحب اس ملک میں ہر ایک کی اپنی عدالت اور اپنے قانون ہے کراچی میں راہ چلتے لوگوں کو مار دیا جاتا ہے کوئی حال واحوال تک نہیں پوچھتا تو تم کیوں اتنا ڈر رہے ہو اس قانون اور گورنمنٹ سے میں ہوں ناں کچھ نہیں ہو گا تمھیں۔۔

تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے میں اے سی پی ماشل چوہان کو مار دوں؟ مراد علی نے چونک کے پوچھا

یہ سنتے ہی جیک کے چہرے ہر معنیٰ خیز مسکراہٹ بکھری

بڑے سمجھدار ہوگئے ہو تم۔۔۔ بلکل ٹھیک کہا اس دو ٹکے کی عورت کی اکڑ اب توڑنی پڑے گی تم تیاری تو کرو بچانا میرا کام ہے۔ وہ بڑے پر اعتماد لہجے میں بولا۔

ن۔۔۔ نہیں نہیں سر ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ اس نے سب کے درمیان اپنا بڑا نام کمایا ہے صرف کراچی میں ہی نہیں ہر شہر کا پولیس ڈیپارٹمنٹ ماشل کے انصاف پسندی کے قصے سے بخوبی آگاہ ہے اور اگر وہ مر گئ تو سارے لوگ میرے پیچھے پڑ جائیں گے۔۔ وہ ہربڑا کر بولا۔

تو اس کا مطلب ہے تم مجھ سے نہیں ڈرتے۔۔۔

یہ میں نے کب کہا سرکار آپ کے ٹکڑوں پر پلتے ہیں۔۔ ہم تو ایسا مت کہیں میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ
ماشل چوہان کو مارنا اتنا آسان نہیں ہے کچھ اور کھیل کھیلنا پڑے گا ایسا کھیل جس میں لاٹھی بھی ناں ٹوٹے
اور سانپ بھی مر جائے۔۔ یہ جو عزت کے جھنڈے اسنے ہر جگہ گھاڑے ہیں اگر انھیں زمین سے اکھاڑ
دیا جائے تو جیتے جی تڑپ تڑپ کے مرے گی پھر اسے پتا چلے گا کہ کون زیادہ طاقت ور ہے مرد یا عورت
مراد علی خان ایک ایک لفظ چبا کر بولا آنکھوں سے نفرت صاف جھلکی۔۔

سیکرٹری اور جیک ہے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نے جگہ لے لی۔

ہوں۔۔ کچھ ایسا ہی سوچنا پڑے گا۔۔

اب تم جاو جب تمھاری ضرورت ہو گی تب تمھیں بھلالیں گے۔۔

جی سر وہ دوبارہ جھک کر انھیں سلام کرتا آفس سے باہر نکل گیا۔

سر پہلے اس گیدڑ کا شکار کیوں نہیں کر لیتے ؟ اس کے جانے ہے بعد سیکرٹری فوراََ سے بولی۔

ہر ایک کی موت کا وقت سیٹ ہوتا ہے جیا بس جب اسکی سانسیں ختم ہونے کا وقت آئے گا تو اسے بھی مار
دئیں گے جب تک کام چلتا ہے چلنے دو۔۔۔ وہ طنزاََہنستا ہوا بولا۔

پیچھے پہلوں میں کھڑی سیکٹری بھی ہنس دی۔۔۔

بیچارہ مراد علی خان۔۔۔۔

گرین کلر کا پاکستان کا بیج ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی وردی پر لگایا ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی کیپ سر پر پہنی دائیں کلائی پر بندھی کلائی پر ٹائم دیکھا اور کمرے سے باہر آئی جہاں یسری ناشتے کے ٹیبل پر اسکے انتظار میں بیٹھی تھیں۔

آسلام و علیکم امی جان۔۔۔ وہ اپنی والدہ کے گلے لگی اور پھر چئیر گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گئ یسری بیگم نے جوس اور بریڈ کے سلائیس اسکی جانب بڑھائے۔

کیا ہوا ہے آپ کچھ کہنا چاہ رہی ہیں؟ ماشل نے یسری بیگم کے تاثرات کو بھانپتے کہا۔

ہوں حایف کے بارے میں۔۔۔

کیا کہا ہے حایف نے؟ وہ حیران ہو گئ کل ریسٹورنٹ پر ہونے والی ڈسکشن کے بارے میں تو نہیں بتا دیا۔

کچھ نہیں وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی اسے بھی شادی کی کوئی جلدی نہیں ہے جب ماشل راضی ہو جائے تب مجھے لگتا ہے کہ وہ تمھارے لیے پرفیکٹ ہے بیٹا سب سے بڑھ کر تمھاری خواہشات کا اتنا احترام کرتا ہے۔۔

اور اب میں بھی یہ چاہتی ہوں تم اسے اور انتظار مت کروانا۔ اور رہی بات محبت کی وہ تو شادی کے بعد بھی ہو جاتی ہے؟

یسری بیگم نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا ماشل جو چائے کا کپ کا سیپ لے رہی تھی لمحے بھر رک کر اپنی والدہ کی طرف دیکھا۔

محبت؟

کیا اسے حایَف حسن سے کبھی محبت ہوئی تھی؟ اس نے اپنے دل سے سوال کیا۔ جو خود اس کے جواب میں مایوس ہو گیا تھا۔

ہوں۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔

ماشل نے کبھی اپنی زندگی میں اس بارے میں شاید سوچا ہی نہیں تھا۔ اس کی فیملی سے بڑھ کر پیار کرنے والا اسے کوئی نہیں لگا شروع سے ہی اپنے والد کے ساتھ زیادہ اٹیچمنٹ رہی۔۔ اور اسے اس چیز کی کمی کبھی محسوس ہی نہیں ہوئی اور ناں ہی حایَف سے منگنی کرنے کے بعد وہ ناخوش تھی پتا نہیں لیکن وہ اس سب سے راضی بھی نہیں تھی۔

اچھا اب میں چلتی ہوں مصطفی کا دھیان رکھیے گا۔۔ماشل نے پھر وہی اپنے چہرے پر مسکراہٹ لائی اور گھر سے باہر نکلی جب باہر گاڑی میں عمش اسکا انتظار کر رہا تھا۔ماشل اسے یہاں دیکھ کر حیران رہ گئ وہ کب سے باہر کھڑا ویٹ کر رہا تھا۔

اسنے ماشل کو دیکھتے سلوٹ کی۔

آسلام و علیکم میم

وعلیکم اسلام۔۔اس سے پہلے وہ اسکے آنے کی وجہ پوچھتی عمش بولا۔

میم مجھے معلوم ہوا تھا کل آپ کی گورنمنٹ سے ملی گاڑی تھانے میں ہی تھی تو میں نے سوچا آپ کیسے آئی گی۔۔اس لیے میں آگیا۔وہ تھوڑا ہچکچا کے بولا۔

اسکی کوئی ضرورت نہیں تھی عمش اور آپ تب سے باہر کھڑے میرا انتظار کر رہے تھے گھر کیوں نہیں آئے اسنے خفگی کا اظہار کیا۔

میم وہ مجھے لگا کہ آپ کیا سوچیں گی۔۔۔وہ منہ میں منمنایا۔

کیا مطلب میں کیا سمجھوں گی مجھے اچھا لگتا اگر آپ گھر آتے پلیز ایسا ویسا کچھ مت سوچا کریں میرے بارے میں۔ وہ ہلکا سا مسکرائی اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بل بیٹھ گئ عمش اثابات میں سر ہلائے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

کال کی اسکے چاچا اور بیٹے کو کب تک پہنچ رہے ہیں؟

ماشل نے راستے میں عمش کو مخاطب کیا۔

جی گیارہ بجے کا ٹائم دیا ہے مراد صاحب کی ڈیوٹی ہے وہ لے کر آئیں گے انھیں کیا آپ کو واقعی لگتا ہے کہ گھر کا ہی کوئی بھیدی ہے؟ عمش نے گاڑی چلاتے سرسری سا ماشل کی طرف دیکھا۔

تمھیں پتا ہے عمش میرے بابا جانی کہا کرتے تھے کہ پولیس والوں جب کوئی کیس ملتا ہے تو سب سے پہلا پہلوں جس کو لے کر وہ تفتیش کی شروعات کرتے ہیں وہ ہیں گھر والے۔۔ ہمارے ریڈار میں دشمن کو پکڑنے سے پہلے سب ہی قاتل اور ملزم ہوتے ہیں اور ہر ایک کو ہم نے ملزم سمجھ کر اس اینگل کو ٹٹولنا ہوتا ہے۔۔ یہ ریپ کیس میں اکثر حد تک ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جنکا وکٹم سے کوئی ناں کوئی تعلق ضرور ہوتا ہے اور جیسے میں نے پوچھ تاچ میں اس کے چاچا کے بیٹے کے تاثرات کو دیکھا تھا تب ہی مجھے لگا کہ ہو ناں ہو اس کا ضرور ہاتھ ہوگا بس پولیس سروس کی ضرورت ہے۔

آپ کے بابا بہت ہی قابل آفیسر تھے میرے بابا سے انکی ایک دو دفعہ ملاقات بھی ہو چکی ہے۔۔ ایک ریڈ کیس کے سلسلے میں انھیں بابا کی مدد چاہیے تھی۔ ایک بڑے معافیے کو ایکسپوز کرنا تھا۔۔ اور اسی دوران ان کی ڈیتھ ہو گئ۔۔ عمش نے جیسے کہا

ماشل آگے سے کچھ نہیں بولی درد کا زخم پھر سے ہرا ہو گیا۔

ماضی کی تصویریں دھندلی تھی لیکن وہ آوازیں آج بھی اسکے کانوں میں گونجتی تھی۔

یسری میں سچ کہہ رہا ہوں اس ریڈ میں ہی اس کی اصلیت سب کے سامنے آئی گی۔۔ اسنے آج تک جو بھی کمایا ہے وہ سب حرام کے پیسے ہیں غریب عوام کی حق حلال

کمائی کو اپنے بینک بیلنس میں بھر رہا ہے چاہے لوگ مرتے ہیں تو مرتے رہیں میرے ہاتھ پیپرز ہیں اس کے خلاف ان فیکٹ پولیس میں بھی اس کے خلاف کئ ایف آئی آر درج ہے لیکن سب کے سب اس کے پیچھے لگے ہیں۔۔ مگر میں ایسا اب مزید نہیں ہونے دوں گا۔

چوہان صاحب کیا پتا آپ کا دوست نے غلط ثبوت دیے ہوں اور اگر وہ سب کے سامنے نہیں آ رہا تو آپ کیوں خواہ مخواہ کی دشمنی مول رہے ہیں میں تو کہتی ہوں جیسا چل رہا ہے ویسے ہی ٹھیک ہے جب لوگ کوئی سٹیپ نہیں لیتے تو آپ کو بھی کوئی ضرورت نہیں ہے یسری بیگم نے التجا کی۔

نہیں یسری میں نے اسلیے یہ ڈیوٹی اپنے ذمے نہیں لی تھی اور یہ ناانصافی میں کیسے اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہوا دیکھ سکتا ہوں ایک مسلمان کا ایمان اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ جہاں وہ غلط ہوتا دیکھے تو حق کا نعرہ بلند کرے۔ اور اگر مجھے اللہ نے یہ سب کرنے کی طاقت دی ہے تو میں کیوں ناں سٹیپ لوں۔۔ یہ صرف میں اپنے لیے ہی نہیں بلکے اپنے بچوں کے لیے بھی کر رہا ہوں خاص کر ماشل کے لیے میرے بعد اس سیٹ پر وہی جائے گی۔۔ اسے پتا ہونا چاہیے کہ مسلمان انصاف کے معاملے میں اللہ کی مدد لیتا ہے کیسی زمینی خداؤں کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک دیتا۔

اور رہی بات میرے دوست کی وہ میں نے خود فیصلہ کیا تھا کہ اس کا نام میڈیا پر نہیں آئے گا۔۔ تم فکر مت کرو کچھ نہیں ہوگا چوہان صاحب بڑی ہمت سے بولے دروازے کے قریب کھڑی سترہ سالہ ماشل اپنے والد کی یہ ہمت و استقلال دیکھ کر سر فخر سے بلند ہو گیا۔۔ وہ آج سب کے سامنے کہہ سکتی تھی کہ وہ ایک پولیس والے کی بیٹی ہے جس نے اپنی پوری زندگی اصولوں کے تحت گزاری۔

یسری بیگم آگے سے چپ ہو گئ کیونکہ وہ جانتی تھی جب وہ کوئی کام کرنے کی ٹھان لیتے تو پھر پیچھے نہیں ہٹتے تھے اور اس کیس کے لیے تو وہ پچھلے ایک سال سے کوشش کر رہے تھے

اور اب جا کر کوئی ثبوت ہاتھ لگا تھا۔۔

چوہان صاحب نے اپنی پولیس کی کیپ پکڑی اور کمرے سے باہر آیا جب ماشل کو دیکھ کر وہی رک گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنی بیٹی کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور ہمیشہ کی طرح آج بھی

اس سے پوچھا۔

مسلمان کا سب سے پہلی ترجیح کیا ہونی چاہیے؟

جو اسلام اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ان کے بتائے ہوئے احکام کے تحت ہے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔۔۔ آج بھی ماشل اس سوال کا جواب اچھے سے جانتی تھی۔

اور ایک مسلمان کی زندگی میں سب سے اہم کون ہے؟۔

حضور اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت سب سے اہم ہوتی ہے۔۔ماں باپ اولاد سے پہلے ان کی ترجیح

ہے

ہم کس کے بندے ہیں؟

اپنے رب کے اور بس اس کے سامنے جھکنے والے کیسی انسانی طاقت کے سامنے نہیں۔

اور اللہ نے کیا کہا جب کوئی غلط ہوتا دیکھو تو کیا کرنا چاہیے؟

حضور صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے کسی برائی کو ہوتے دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل یا روک دے اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں ہے تو زبان سے اس برائی کو واضح کرو اگر اس کی بھی طاقت ناں ہو تو دل سے اسے برا جانے اور بے شک یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔۔۔ آخر پر ماشل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

باپ نے بیٹی کی آنکھوں سے آتے آنسوؤں کو صاف کیا اور پھر اپنے سینے سے لگا لیا۔

بالکل ٹھیک اور میری ماشل مضبوط قابل انسان بنے گی جو سب سے پہلے ترجیح انصاف کو دے گی۔ اسلام کے تحت تمھیں معلوم ہے تمھارے بابا کبھی غلط نہیں کر سکتے۔

اسنے روتے ہوئے اثابات میں سر ہلایا۔۔ چوہان صاحب اسکے سر پر پیار دیتے گھر سے باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

اچانک ماضی کی یادیں وہ آوازیں کہی او جھل ہو گئ جب عمش کی آواز نے ماشل کو بیدار کیا وہ دونوں تھانے پہنچ چکے تھے

میم آپ ٹھیک تو ہیں ؟ عمش نے تب سے خاموش ہوئی ماشل سے پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں عمش نے تم نے بتایا تھا کہ تمھارے بابا سے ملاقات ہوئی تھی میرے بابا جانی کی۔۔ کیسی کیس کے سلسلے کے لیے۔

جی۔۔ بابا نے بتایا تھا مجھے لیکن وہ کیس سولو ہی نہیں ہوا اس سے پہلے ان پر الزام لگ گیا۔۔ اور بعد میں۔ عمش کہتے کہتے چپ ہو گیا۔

میں تمھارے بابا سے ملنا چاہتی ہوں عمش۔۔ ماشل نے جیسے کہا عمش تھوڑا چونک گیا۔

جی ضرور یہ تو میری فیملی کے لیے بیت خوشی کی بات ہو گی ویسے بھی میری سسٹر آپ کی بہت بڑی فین ہیں۔۔ عمش گاڑی سے نکلتے ماشل کو کہا

ڈیوٹی کے بعد۔۔ میں آوں گی۔۔ تم مجھے پک کر لینا۔

اوکے۔۔۔ اور آج عمش فیاض کو لگا تھا جیسے سارے جہاں کی خوشیاں اسے اس دن مل گئ ہوں۔۔ وہ گھر تو آئی۔۔ ایک گہری نگاہ ماشل پر ڈالتے اس کے ساتھ قدم سے قدم ملائے۔۔ اندر تھانے داخل ہوا۔

تو پہلی بات مجھے صرف سچ سننا ہے اور اگر کہی جھوٹ بولنے کی کوشش کی ناں تو یہ سامنے ڈنڈا نظر آ رہا ہو گا۔۔ یہ سب سچ اگلوانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

ماشل نے کرخت لہجے میں سامنے چئیر پر خوف زدہ بیٹھے لڑکے کو کہا۔

م۔۔۔ میڈم میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ وہ لڑکھڑا کر بولا۔

میں نے کب کہا ہے کہ تم نے کچھ کیا ہے بولو۔۔ تم خود ہی کہہ رہے ہو

ن۔ نہیں نہیں وہ تو میری چھوٹی بہن کی طرح تھی مجھے خود بہت دکھ ہے کیسی نے اتنی بے رحمانہ سلوک کیا۔

صیح چلو یہ لائین تو بول لی اب مدعے پر آتے ہیں۔۔۔ جب صفا اس دن گھر سے غائب ہوئی تھی تم کہاں تھے؟

میں اپنی دوکان پر تھا میڈم۔۔۔ اسنے اپنی پیشانی سے آتے پسینے کو صاف کیا۔

صیح۔۔ اور جب سارے گھر والے صفا کو ڈھونڈ رہے تھے تب؟ ماشل سوال پہ سوال پوچھ رہی تھی۔

میں تایا کے ساتھ ہی تھا۔۔ صفا کو ڈھونڈ رہا تھا۔ اسنے بھی ہر سوال کا جواب دیا۔

اور اگر میں یہ کہوں تم تین بجے اپنی دوکان پر نہیں بلکے صفا کو لے کر غایب ہوئے تھے تو کیا کہو گے ؟ وہ بڑے غور سے اسکے لڑکے کے تاثرات کو دیکھتے بولی۔

ن ۔۔ نہیں اللہ کی قسم ۔۔ میڈم جی میں اپنی دوکان پر ہی تھا۔

اللہ کی قسم مت کھاؤ سنا ۔۔ جو پوچھا ہے اس کا جواب دو مجھے۔

واقعی میں سچ کہہ رہا ہوں وہ رونے لگا۔

اگر تم مجھے سچ بتا دو گے تمھارے اس رونے کا یقین کر لوں گی ۔۔ یہ ڈھونگ بند کرو اور جو میں پوچھ رہی ہوں جواب دو۔ ماشل نے اسے توڑنے کی کوشش کی۔

اور یہی سچ ہے میڈم میں نے کچھ نہیں کیا وہ بھی اپنی اسی بات پر قائم تھا۔

اچھا ۔۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر اس فائل میں اس آدمی کا بیان یہ کیوں لکھا ہے کہ عمران خود صفا کو لے کر گیا تھا ۔۔ باہر کیسی بہانے سے اور پھر اس کے ساتھ ۔ ماشل نے سامنے ٹیبل پر پڑی فائل کو کھولا اور اسے پڑھ کر سنایا۔ یہ سنتے ہی عمران چیخ اٹھا۔

یہ غلط ہے میرے ساتھ میں نے نہیں ریپ کیا تھا اس کا ۔۔ جیک صاحب کے بندے خود اسے لے کر گئے تھے۔ میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں ۔۔

یہ کہتے وہ رک گیا۔۔مانوں ہر چیز تھم گئ باہر کمرے میں کھڑے مراد علی نے سر پکڑ لیا۔

کیا بھک گیا کمینا۔۔۔ اسنے زیر لب کہا

ماشل یہ سن کر مسکرائی اور ریکارڈنگ بند کی۔۔

بس یہی سچ جاننا تھا مجھے۔۔ یہ کہہ کر وہ چیئر سے اٹھی اور پھر فاعل عمران کے سامنے رکھی جس کے صفات بلینک خالی تھے اس پر کیسی قسم کا بیان درج نہیں تھا۔۔۔

م۔۔۔ میں نے صفا کا ریپ نہیں کیا۔۔ میں بے قصور ہوں وہ اونچی اونچی آواز میں بولنے لگا۔۔ تو ماشل یہ سن کر خود کو قابو میں ناں رکھ سکی اور ان گنت تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کیے۔

صرف سات سالہ بچی تھی وہ کمینے۔۔ شرم نہیں آئی یہ حرکت کرتے ہوئے۔۔ اللہ سے ڈرو آدم حوا کی تذلیل کرتے ہوئے اس اوپر بیٹھی ذات کے بارے میں سوچا کرو اس کی پکڑ بہت مضبوط ہے۔

ایک معاشرے کی بنیاد ہی عورت سے ہوتی ہے ماں کی صورت میں ایک بہن پھر ایک بیوی کی شکل میں اسے عزت دو کیونکہ عورت نام ہی عزت کا ہے لیکن تم جیسے حیوانوں کو اس سے کیا سروکار بس پیسوں کے نشے نے اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ کچھ بھی بیچنے کو تیار ہو عزت نفس کیا چیز ہے ؟

ماشل یہ کہتے انویسٹیگیشن روم سے باہر نکلی۔۔وہ خود کو روک رہی تھی کہ روئے ناں۔۔اسے مضبوط بننا تھا۔۔چپ اپنی کیبن میں چلی گئ اوپر آسمان طرف نگاہ بلند کی آنکھوں کے کونے نم ہو گئے۔

یا اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنی درد سے اسے پکارا گیا تھا۔۔

مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا فرما۔۔

اب کھیل کا آغاز ہوا تھا۔اس رات وہ تباہی کے پہلے قدم کی جانب گئ تھی۔

عمش نے حاتم فرقان کو بتایا۔۔

اس نے بڑے خطرناک بندے سے دشمنی مول لی تھی۔اور وہ اس بات سے باخبر بھی تھی لیکن ماشل چوہان ان لڑکیوں میں سے نہیں جو گھبرا کے حالات کے آگے بے بس ہو جائیں اور خود کو کمزور کہہ کر پیچھے ہٹ جائیں نہیں وہ بہت ہمت والی لڑکی تھی جو ہر مشکل کے اگے ڈٹ کے کھڑی ہو جاتی۔ عمش بتاتے ہوئے آنکھیں نم ہو گئ۔۔حاتم نے ٹشو اسکی جانب بڑھایا۔

تو پھر اس کیس میں وہ چپ کیوں ہو گئ؟

جب سارے وہ لوگ جو آپ سے محبت کرتے ہوں ایک دم سے نفرت کرنے لگ جائیں جہاں پر سب دشمن پیٹھ پیچھے وار کر دئیں اور ایک گہرا زخم دئیں جائیں تو ہمت ٹوٹ جاتی ہے سر اس کی بھی ٹوٹ گئ کب ٹوٹی ہمت ؟ کب بکھری تھی حاتم فرقان نے جیسے سوال پوچھا۔۔ ایک دفعہ پھر وقت کو پیچھے ماضی میں لے جایا گیا۔ ایک فلم پھر ان دونوں کے سامنے نظر آنے لگی۔

آپ ٹھیک ہیں عمش نے ماشل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ جو دیوار کی طرف چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔۔ کندھے پر کیسی کا لمس محسوس کرتے وہ جھٹ سے پلٹی۔۔ عمش کو دیکھ کر تھوڑا پیچھے کھڑی ہو گئ۔

ہوں میں ٹھیک ہوں۔۔ اچھا عمش اس عمران نامی شخص نے اعتراف کیا ہے۔ جیسا میں نے تمھیں کہا تھا کہ گھر میں سے کیسی شخص کا ہاتھ ہو گا۔۔ لیکن اس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ صفا کو لے کر اپنی دوکان میں گیا تھا اور وہاں سے جیک راجپوت کے بندوں نے صفا کو لیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔۔ پھر دو دن بعد ریپ کر کے پھینک دیا

میڈم جیک راجپوت تو بہت بڑا سیاسی بندہ ہے۔۔ عمش یہ سن کر حیران رہ گیا۔

ہاں لیکن ہے تو انسان ہی ناں چاہے عہدہ کتنا بھی بڑا ہو انسان کی اوقات وہی رہتی ہے مٹی سے بنے مٹی میں مل جانے کی۔۔ماشل چئیر پر بیٹھ گئ اور عمش کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ بڑے ادب سے سامنے چئیر پر براجمان ہو گیا۔

یہ دیکھو جیک راجپوت کے خلاف ہر تھانے میں دس سے زائد کیس درج ہیں لیکن پیسے اور پاور کو سلام کوئی اس کے خوف سے آواز ہی بلند نہیں کرتا۔۔اس بندے پر ہر سال ٹیکس چوری کا الزام لگتا ہے اور ساتھ اس کے بندوں پر وہ جس مرضی لڑکی کو اٹھاتے ہیں اس کا ریپ کر کے پھینک دیتے ہیں۔زمینی خدا شاید اوپر بیٹھے خدا کو بھول بیٹھے ہیں جس کے ہاتھوں میں ان کی جان ہے۔لیکن ہر ظلم کی ایک حد ہوتی ہے۔۔اور سب اس ظلم کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا جائے گا۔

آپ ایکشن لیں گی؟عمش کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

ہاں۔۔کیسی ناں کیسی ایک کو قدم اٹھانا ہے اور میرے بابا جانی کہتے تھے کہ ایک مسلمان کا مضبوط ایمان اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ جہاں پر ظلم ہو تا دیکھو ناانصافی کچھ بھی۔۔بجائے آنکھیں بند کر کے حالات سے سمجھوتا کرنے کے ہمیں حق کے لیے آواز بلند کرنی چاہیے۔اور اگر میں نے سٹیپ لیا تو سب لوگوں کے دل میں بھی یہ ہمت پیدا ہو گی۔

بس اب جیک راجپوت کا کھیل ختم۔۔ وہ فائلز بند کرتی بولی۔

میڈم ایک دفعہ پھر سوچ لیں خطرہ ہے۔۔ اس میں وہ بہت طاقت ور پے سیاسی ہستیاں اس سے خوف کھاتی ہیں کیسی کو برباد کرنے میں ایک سکینڈ نہیں لگا تا ہم کیا ایکشن لیں گے ریپ تو اس کے بندوں نے کیا ہے؟ عمش مضطرب نگاہوں سے ماشل کی طرف دیکھ رہا تھا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

ریڈ۔۔ پڑے گی اس کے گھر۔۔ جیسے ماشل نے کہا پورے کمرے میں یک دم خاموشی چھا گئ عمش کی آنکھوں کی حرکت وہی ٹھہر گئ۔۔ کیا واقعی جو اسنے سنا تھا وہ سچ ہے۔

جیک راجپوت کے محل میں ریڈ۔۔ وہ بس اتنا ہی بول پایا۔

ہاں اور اس دفعہ کی ریڈ اس کا سارا کالے دھندے کو ایکسپوز کر دے گی اب کی بار وہ قانون کے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتا۔۔ یہ انڈر کور رہ کر کیس سولو کیا جائے گا کیونکہ اگر اس ریڈ کی کیسی کو بھنک لگ گئ تو ضرور اس کے پالتو کتے سب کچھ اسے بتا دیئں گے اور میں ایسا نہیں چاہتی۔ تم پتا کرو کہ ٹیپو ہما اور باری کب آرہے ہیں۔۔ ماشل پوری طرح تیار تھی پہلے سے زیادہ پر جوش۔

جی میں کال کر کے پوچھتا ہوں۔۔ یہ کہہ کر وہ چیئر سے اٹھا سلوٹ کی اور کیبن سے باہر جانے لگا جب ماشل کی آواز نے اسے پھر روکا

یہ بات میں نے صرف تمھیں اس لیے بتائی ہے کہ مجھے تم پر یقین ہے وہ عمش پر نظرے جمائے بولی۔۔

یہ سنتے عمش بے اختیار مسکرایا اور کہا

اور یہ یقین ہمیشہ قائم رہے گا آپ فکر مت کریں اس ریڈ کے بارے میں کیسی کو علم نہیں ہو گا۔

ماشل اس کا جواب سن کر مسکرائی۔۔اور وہ تو اس مسکراہٹ کے لیے کچھ بھی کر جانے کو تیار تھا۔۔ایک

ان دیکھا جذبات عمش کے دل کو گھیر لیا وہ خود اس سوچ سے باہر نہیں آ پا رہا تھا۔

مصطفی تمھیں پتا ہے میں آج اس انسان کے سامنے جا رہی ہوں جسکی آخری ملاقات بابا سے ہوئی تھی۔

اس ریڈ کیس کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں آخر کس کے خلاف بابا نے آواز اٹھانے کی کوشش کی تھی

جس کی وجہ سے انھیں اتنے برے طریقے سے مار دیا گیا۔

ماشل بیڈ پر لیٹے مصطفی کے ہاتھوں کو پکڑے بڑے پیار سے بتا رہی تھی۔

لیکن وہ آگے سے کوئی بھی جواب دینے کے قابل نہیں تھا۔۔لیکن ماشل ہمیشہ اس امید سے ہر روز اپنے

بھائی کے کمرے میں آتی کہ شاید وہ آج کومہ سے بیدار ہو جائے اور پہلے کی طرح کا شرارتی مصطفی بن

جائے جو ایک سکینڈ بھی ماشل کو تنگ کیے بنا نہیں رہ سکتا تھا پورے گھر میں اس کی آواز سے ہر طرف

خوشی کا سماں بندھ جاتا اور آج اسے بے سہارا نالیوں میں جھگڑا دیکھ کر ماشل کبھی کبھی خود پر قابو نہیں رکھ پاتی تھی اور ساری ساری رات بس روتی رہتی۔۔ والد کی وفات کے بعد اس کا بھائی واحد سہارا بچا تھا اور وہ بھی اس حالت میں۔۔۔ سارے راستے بند ہو گئے لیکن اس نے اپنے رب سے مایوسی کبھی نہیں بھرتی اسے پورا یقین تھا ایک دن اس کا رب صبر کا پھل ضرور دے گا۔ اور بے شک اللہ ہر آزمائش کے بعد خوشی سے نوازتا ہے۔ اور برا وقت ہمیشہ نہیں رہتا ایک ناں ایک دن امید کا سورج ضرور طلوع ہوتا ہے ۔۔۔ مصطفی کے کمرے سے باہر آنے کے بعد یسری بیگم کے پاس گئ جو لاونج میں عمش کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

عمش نے جب ماشل کو دیکھا تو وہ فوراً سے کھڑا ہو گیا آخر وہ شخصیت ہی کچھ ایسی تھیں۔ اس وقت سکائے بلیو کلر کے کرتا اور وائیٹ کیپری میں ملبوس بالوں کو کھلا کمر تک چھوڑا گیا دوپٹہ کندھوں پر اوڑھ رکھا تھا ۔۔

اسلام و علیکم میم

وعلیکم السلام وہ ہلکا سا مسکرائی اور اپنی والدہ کے ساتھ صوفہ پر بیٹھ گئ۔

امی یہ میری ٹیم کے ایک بہت ہی قابل آفیسر ہیں سنئیر انسپکٹر عمش فیاض۔۔ماشل نے تعارف کروایا تو یسری نے ایک نگاہ سامنے بیٹھے عمش پر ڈالی جو بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

ہاں میری کچھ دیر پہلے اس سے بات ہو چکی ہے ماشل یہ ماننا پڑے گا تمھاری ٹیم ہے بہت قابل۔۔ بہت ہی اچھی سیرت کا مالک ہے عمش مجھے بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر بیٹا یسری بیگم نے جیسے کہا عمش فوراً بولا۔

نہیں آنٹی اس کی کیا ضرورت ہے۔بلکے میرے لیے بہت بڑی بات ہے کہ میں آپ سے مل رہا ہوں جن کی بیٹی اتنی قابل ہے۔۔

ہر انسان اپنے آپ میں بہت قابل ہوتا ہے عمش۔۔ اللہ نے ہر ایک کو ایک منفرد قابلیت دی ہے جو تم میں ہے وہ مجھ میں نہیں ماشل نے درمیان میں کہا۔

جی۔۔ یہ تو ہے وہ اسکی طرف دیکھ کر بولا سیمپل ڈرس میں بھی وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی۔

چلیں عمش یہ کہتا صوفے سے اٹھا ماشل ساتھ کھڑی ہو گئ اور اس کے ساتھ راہداری کی جانب بڑھی پورچ میں پارک گاڑی کی طرف گئے۔

اور دوسری طرف فیاض انجم کے گھر میں علمیرہ کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا جب عمش نے اسے ماشل کے آنے کا بتایا وہ تب سے متجسس لاونج میں بیٹھی اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

ترنم بیگم علمیرہ کو یوں دیکھ کر ہنس پڑی۔

ارے بیٹا کیا ہو گیا ہے آرام سے بیٹھ جاو آنے والے ہوں گے وہ دونوں۔

ماما آپ کو نہیں پتا اے سی پی ماشل چوہان کتنی پیاری ہیں میں ایک دفعہ ان سے مل چکی ہوں آئی سوئیر مام وہ بہت ہی اچھی سیرت کی لڑکی ہیں ان کا بولنے کا انداز سب کچھ ۔۔۔ اور یونیفارم میں تو بات ہی الگ ہے کمال کی پرسینلٹی ہے ان کی علمیرہ تو بس شروع ہو گئ تھی۔

اچھا اچھا بس بھی کرو میں نے دیکھا ہے اسے ٹی وی پر۔۔ تم خواہ مخواہ پاگل ہو رہی ہو۔

ٹی وی پر ہی دیکھا ہے رئیل نیں نہیں دیکھا ناں۔۔ علمیرہ ابھی یہی کہہ رہی تھی جب لاونج میں ماشل اور عمش داخل ہوئے۔ عمش کے ساتھ کھڑی ماشل کو دیکھ کر علمیرہ تو یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی۔۔ وہ جلدی سے اپنی والدہ کے ساتھ انکی طرف بڑھی۔

رسمی سلام دعا کے بعد وہ صوفوں پر براجمان ہو گئے۔

انجم صاحب اوپر ہیں سٹڈی روم میں ترنم بیگم نے اوپر سڑھیوں کی طرف اشارہ کیا۔

تھینک یوں ماشل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

آیئے میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں عمش نے کہا تو وہ دونوں سڑھیوں کی سمت گئے۔۔

سٹڈی روم میں دستک دی اجازت ملنے پر ماشل اندر داخل ہوئی

انجم فیاض کتاب کو دوبارہ شیلف میں رکھا اور چیئر پر بیٹھ گئے ماشل نے آگے بڑھ کر ان سے سلام لی کیونکہ عمش نے انجم صاحب کو پہلے ہی اس ملاقات کے بارے میں اطلاع کر دی تھی اسلیے وہ پہلے سے اس ملاقات کے لیے تیار تھے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ تم ہمارے گھر آئی انہوں نے نظر کا چشما اپنی آنکھوں سے ہٹا کر ٹیبل پر رکھا۔

اس میں شکریہ والی کیا بات ہے انکل بلکے مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جو آپ نے مجھے ٹائم دیا۔۔ وہ تشکّر اظہار کرتے ہوئے بولی۔

ارے نہیں نہیں۔۔ بیٹا تمھارے بابا کے ساتھ میرے پرانے تعلقات ہیں تم جب چاہوں مجھ سے مل سکتی ہوں۔۔

اور یہ میرے لیے خوشی کی بات ہوگی ماشل نے ہلکا سا گردن کو خم دیا اسی دوران سرونٹ چائے کی ٹرے لیے اندر آیا اور میز پر چائے ان دونوں کے سامنے رکھ کر باہر رخصت ہو گیا۔

اصل میں انجم صاحب میں آپ سے کیسی بات کے سلسلے
میں ملنے آئی ہوں مجھے امید ہے اس سوال کا جواب آپ ضرور دئیں گے۔ وہ پر امید نگاہوں سے انھیں
دیکھتے بولی۔

ضرور پوچھو" وہ میز پر دونوں ہاتھ رکھتے بولے۔

لاسٹ کیس جو اے سی پی چوہان سولو کر رہے تھے وہ انڈر کور تھا کیسی سیاسی معافیہ ہستی کے خلاف اور
اس کے دروان بابا نے آپ سے بات کی تھی۔ یعنی آپ وہ دوست تھے جنھوں نے بابا کو اس معافیاں کے
خلاف ثبوت دیے۔۔ اس کے بعد بابا کی پولیس مقابلے میں ڈیتھ ہو گئ۔۔ کون تھا وہ؟ جس کے خلاف اتنا
سب کچھ کیا جا رہا تھا۔۔ جیک راجپوت تو نہیں؟

ماشل کے ذہین میں مختلف سوال تھے جن کے جواب صرف انجم فیاض دے سکتا تھا۔

یہ بات تو ٹھیک ہے کہ چوہان میرے پاس آیا تھا اور میں نے اس سیاسی پارٹی کے بارے میں بتایا تھا لیکن
ساتھ اسے اس ریڈ ڈالنے پر منع بھی کر دیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ بہت پاور فل ہے اس کے سامنے
پولیس کچھ نہیں کر سکتی اور اسے ہاتھ کھڑے کرنے پڑنے تھے لیکن نہیں چوہان نے ان سب باتوں کو
نظر انداز کیا اور اس بھیڑیے کے خلاف ثبوت اکھٹے کیے لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوتا کہ پولیس

مقابلے میں چوہان کو بری طرح سے مار دیا۔ گیا بیٹا یہ دنیا کا اصول ہے۔ یہاں کا قانون اس مکڑی کے جال کی طرح ہے جہاں پر شریر لوگ اپنے مقصد کے لیے بنتے ہیں اور غریب عوام کو اس پھنساتی ہے۔۔ یہاں پر نیک لوگوں کو پھانسی کے پھندوں پر لٹکا کر غدار کا نام دے دیا جاتا ہے۔۔۔ اور یہی وجہ تھی کہ تمھارے بابا کے ساتھ ان سیاسی ہستیوں نے اتنا بے رحمانہ سلوک کیا۔

نام جان سکتی ہوں؟ وہ بڑی ہمت جھٹلا کر بولی اسے رونا نہیں تھا اور ناں ہی کمزور بننا تھا۔

جیک راجپوت کا ماموں یوشع راجپوت اس سال میں وہ نئی نئی سرکاری پوسٹ پر آیا خوب عوام کا پیسا لوٹا۔ ٹیکس چوری کیے حکمران بھی ویسے ہی تھے توڑ ھنگے کی چوٹ پر کام کیا جاتا تھا ناں کیسی کا ڈر اور فکر۔۔ ایسے لوگ تو دنیا میں آنے کے بعد خدا کو بھول جاتے ہیں تو انسان کی کیا حیثیت بس اس کے خلاف چوہان نے آواز اٹھانی چاہی لیکن افسوس۔۔۔۔ انجم فیاض نے مایوسی سے سر جھکا دیا۔ درد کی لہر ماشل کے جسم سے آر پار ہوئی یادوں کا سماں اسکے آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگا وہ آخری لمحات اسے آج بھی یاد تھے جو اس نے اپنے والد کے ساتھ بتائے تھے کیا معلوم تھا اس کے بعد یہ کیس آسلام آباد پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ایک بہت ہی قابل آفیسر نے اس کیس کو سولو کرنے کی کوشش کی مگر کچھ وجوہات کی وجہ سے وہ اس کیس کو نہیں لے پایا اور اپنی فیملی کے ساتھ لندن شفٹ ہو گیا۔۔ اگر تمھیں کوئی ہیلپ چاہیے تو تم اس

کی مدد لے سکتی ہو مجھے پورا یقین ہے وہ کوئی ناں کوئی تمھیں ایسا کلو ضرور دے گا جو تم کیس سولو کرنے جا

رہی ہو۔

یہ سنتے ماشل نے تجسس سے پوچھا

کون ہے کیا نام ہے ان کا؟

سنئیر انسپکٹر عون ابراھیم ابھی تھوڑے دنوں میں وہ لندن سے پاکستان آئیں ہیں کیسی کام کے سلسلے تم

چاہوں تو اس سے بات کرو۔۔بہت فایدہ ہو گا۔

واقعی وہ پاکستان آئیں ہیں۔۔ماشل کو یقین نہیں آیا۔

ہاں۔میں صبح آفس جا کر تمھیں اس کا نمبر سینڈ کر دونگا تم اس سے ایک دفعہ ملاقات ضرور کر لینا

جی ضرور انکل۔۔

بہت بہت شکریہ انکل آپ نے مجھے ٹائم دیا۔۔میں ہمیشہ اس بات کے لیے آپ کی شکر گزار رہوں گہ وہ

چئیر سے اٹھی۔۔ساتھ ہی انجم فیاض بھی کھڑے ہو گئے اور ماشل کے سر پر پیار دیا۔

ہمیشہ خوش رہو بیٹا اللہ تمھیں مزید کامیابی دے۔۔

اب میں چلتی ہوں۔۔ماشل نے جیسے کہا وہ فوراً سے بولے۔

ارے ایسے کیسے رات کا کھانا اب تمہارا ہماری طرف ہے اور منع مت کرنا مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔

جتنی چاہت کا اظہار انجم صاحب نے کیا تھا یہ سننے کے بعد وہ منع نہیں کر پائی وہ دونوں سٹڈی روم سے باہر آئے۔۔لاونج میں نیچے ڈائنگ ٹیبل پر عمش علمیرہ اور ترنم انکے انتظار میں بیٹھے تھے۔

آو بیٹا۔۔بیٹھو ترنم نے خوش دلی سے اسے دیکھتے کہا عمش ایک سرسری سا اسے دیکھتے بیٹھ گیا۔۔ آج دل کو الگ سی خوشی محسوس ہو رہی تھی ایسی خوشی جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔

ماشل کو بھی عمش کی فیملی بہت اچھی لگی تھی۔۔اتنے خوش اخلاقی سے سب ملے اور پھر مہمان نوازی اسے نہیں یاد تھا کہ اپنے والد کی وفات کے بعد اتنا خوش ہو کر اسنے کبھی ڈنر کیا تھا۔۔

آپ کو پتا ہے میم ہماری پوری یونیورسٹی میں سب کتنے فینز ہیں علمیرہ تو بس شروع ہو گئ عمش نے اسے گھورا بھی لیکن وہ بعض نہیں آئی۔۔اور بس بولتی جا رہی تھی۔

آپ کی فیوریٹ ڈش کونسی ہے؟

مجھے بریانی بہت پسند ہے۔۔ماشل ہنس کر بولی۔۔وہ خود علمیرہ کے سوالات سے انجوائے کر رہی تھی۔

واؤ مجھے بھی بریانی بہت پسند ہے اور آپ کا فیوریٹ کلر۔۔؟

بلیک۔۔

آپ کو پتا ہے بھائی عمش کی پسند اور آپ کی پسند بہت ملتی ہے۔۔ بلکل کا من۔۔ علمیرہ نے جونہی بولا عمش جو پانی پینے لگا تھا فورا اسے بولا۔

علمیرہ بس چپ کر کے کھانا کھاو کیسی کو اتنا ڈسٹرب نہیں کرتے۔۔

ترنم بیگم یہ سن کر اپنی ہنسی دبائی

کھانا کھانے کے بعد عمش ماشل کو چھوڑنے گھر آیا جب راستے میں اس نے بات کا آغاز کیا۔۔

وہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میری چھوٹی بہن آپ کو بہت فولو کرتی ہے۔۔ بس آج کچھ زیادہ بول گئ۔۔

اگر برا لگا تو میں سوری کرتا ہوں اس کی طرف سے۔

ارے اس میں سوری کرنے والی کیا بات ہے وہ بہت ہی پیاری لڑکی ہے۔۔ اور اچھی بھی صاف دل لوگ بہت کم ہوتے ہیں اس دنیا میں عمش ان میں سے ایک علمیرہ بھی ہے۔۔ مجھے تو اس کے سوالات برے نہیں لگے اور ویسے بھی وہ جتنا بھی بولنا چاہے پلیز اسے روکا ناں کرو۔۔

کیونکہ بہنیں ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہیں۔۔

بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔۔ ویسے اس کیس کے بارے میں اب کیا سوچا ہے؟ عمش نے گاڑی کا یوٹرن لیا اور ساتھ ماشل کی طرف دیکھ کر پوچھا جب اچانک اگے سے ایک گاڑی نے ٹیک اوور کیا۔۔ تو گاڑی وہی رک گئ۔

تم ٹھیک ہو عمش۔۔

اسکا سر بری طرح سٹرینگ پر لگا تھا ماشل نے اسے کندھے سے تھاما اور پوچھنے لگی۔

عمش۔۔ زیادہ چوٹ تو نہیں لگی۔۔

نو میم ٹھیک ہوں میں۔ وہ اپنے سر کو مسلتا بولا ماشل نے ابھی تک اسے کندھے سے تھاما ہوا تھا۔

کتنی دفعہ کہا ہے ڈرائیو کرتے وقت اگے دھیان رکھا کرو لیکن کوئی سنے تو تب ناں۔۔ وہ واقعی بہت پریشان ہو گئ تھی اسکے چہرے کے تاثرات کو عمش اچھی طرح پڑھ سکتا تھا۔۔ اور پھر اسکا کندھے پر ہاتھ

۔

ماشل نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا۔۔

سوری آئیندہ سے دھیان رکھوں گا۔

پلیز۔۔ اٹس ریکوسٹ۔۔ ماشل نے اسے تلقین کی۔

جیک راجپوت کا ماموں یوشع راجپوت ۔۔۔ وہ بیڈ پر بے چینی سے بیٹھی گود میں لیپ ٹاپ رکھا ہوا اور سکرین پر اسکے نام کی سرچنگ کر رہی تھی ۔۔ آخر کون تھا جس نے اسکے والد کے ساتھ اتنا بے رحمانہ سلوک کیا ۔۔ گوگل کرنے پر یوشع راجپوت کا ساری پروفائل شو ہوئی ۔

حال میں اس نے سیاست چھوڑ کر باہر پناہ لے لی تھی اور اس کی جگہ جیک راجپوت آیا جو اپنے خاندان کے نقشے قدم پر وہی سب کر رہا تھا جو یوشع اپنے وقت میں لوگوں کے ساتھ کرتا تھا

حق حلال کمائی کو اپنے بینک بیلنس میں ڈالنا ۔۔ ٹیکس کی چوری سب کچھ ۔۔

اسنے ہر تھانے سے اسکے خلاف درج کی گئ ایف آئی آر کی کاپیز منگوائی ۔ تھی وہ صبح کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی ۔

انسپکٹر عون ابراھیم سے ملاقات اسے اس ریڈ کیس میں بہت بڑی لیڈ دلا سکتی تھی ۔۔

یوشع راجپوت کے ساتھ ساتھ اب جیک کو نہیں چھوڑنا بہت ہو گیا ظلم ۔۔ اسنے لیپ ٹاپ بند کیا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور پیچھے ٹیک لگا کر لیٹ گئ ۔۔ اور ایک دفعہ پھر وقت اسے اس لمحات میں لے گیا ۔۔ جو ہر پہر اسے درد دیتے تھے ۔

۔یسری بیگم نے جلدی سے سارے گھر کے دروازے بند کر دیے۔۔ مصطفی کو ماشل کے کمرے میں بھیج دیا کیونکہ ان کے گھر کے باہر کھڑا مجمع جو اونچی اونچی آوازیں کس رہا تھالوگ ہاتھ میں چوہان صاحب کے پوسٹر ز لیے جس پر بڑا سا غدار لفظ لکھا تھا۔۔

یکجا آواز میں بول رہے تھے۔۔

باہر۔نکالو اس غدار کو۔۔ء

وہ ساتھ یہ کہتے اور پتھر کا برساؤ گھر پر کرتے ماشل یہ سب دیکھ کر دھک رہ گئ ساری ٹی وی نیوز میں اس کے بابا کے خلاف جو زہر اگلا جارہا تھا وہ سننے کے قابل نہیں تھا۔۔

ہر وقت انصاف کی بات کرنے والے اصول پسند پولیس آفیسر اے سی پی چوہان آج خود رینگے ہاتھوں لوگوں کے ٹیکس چوری کرنے کے الزام کے ریڈار میں آگئے سورسز سے معلومات ملی ہے کہ اے سی پی چوہان نے ناں صرف عوام کے پیسوں کو اپنے بینک میں ڈالا بلکے ایجنٹ ایجنسی کے انڈر کور کیسسز پیپرز کو بھی لیک کیا اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت ان کے خلاف کا ایکشن لے گی۔۔

یسری بیگم نے ٹی وی بند کیا اور چوہان صاحب کے ساتھ بیٹھ گئ جو بے بس تب سے نیوز دیکھ رہے تھے۔۔

ہمیں آپ پر یقین ہے آپ فکر مت کریں۔۔ اس میڈیا کی باتوں کو دل پر مت لیں۔۔ یسری کی آنکھوں میں نمی چھا گئ پچھلے دو دن سے مسلسل ان کے گھر کے آگے لوگوں کا ہجوم لگا ہوا تھا۔۔

اور وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہے تھے۔۔

مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ یہ میں نے قدم کیوں اٹھایا کیونکہ مجھے پورا یقین ہے میں نے جو بھی کیا ہے صرف اس قوم کی بھلائی کے لیے کیا۔ اگر کیسی کا درد ہے تو وہ میری اولاد کا

میرے بچے میرے بارے میں بدگمان ناں ہو جائیں کہی وہ اپنے باپ کو اس سب حالات کا قصور وار سمجھ کر غدار ناں سمجھ بیٹھیں۔۔ چوہان کی آنکھوں سے آنسو جھلکے یسری بیگم یہ دیکھ کر سہن ناں کر سکی اس سے پہلے وہ جواب دیتی

دروازے کے عقب پر کھڑی ماشل نے جواب دیا

اے سی پی چوہان ملک کبھی غدار نہیں ہو سکتا۔۔ میں اس لیے نہیں کہہ رہی کہ میں ان کی بیٹی ہوں نہیں ایک

شہری عام انسان ہونے کے ناطے قابل آفیسر جو پر روز صبح اپنے وطن کے جھنڈے کے سامنے یہ عہد کرتا ہے کہ ساری زندگی وہ اسکے لیے ایمانداری سے کام کرے گا کبھی حلال چیز کو حرام میں نہیں بدلے

گا۔۔جو ہر روز اپنے بچوں کو صرف دین کی پیروی کرنے کی تلقین کرے گا اور ہمیشہ حق سچ بات کرنے کی نصیحت کرے گا وہ کبھی غدار نہیں کہلا سکتا اور مجھے فکر ہے کہ میں اے سی پی چوہان ملک کی بیٹی ہوں۔۔ بابا آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم سب آپ کے ساتھ کھڑیں ہیں آپ نے ہی ہمیں سیکھایا تھا کہ حالات سے سمجھوتا نہیں کیا جاتا بلکے ڈٹ کے اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک زندہ مومن کی نشانی ہے کہ وہ مشکلات سے گھبراتا نہیں ہے اس کا ہمت سے مقابلہ کرتا ہے

جب اللہ آپ کے ساتھ ہو تو پھر کس چیز کا ڈر کس چیز سے خوف۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اپنے باپ کے ہاتھوں کو اپنے نرم ہاتھوں میں لیے بول رہی تھی اور یہ الفاظ ہمیشہ کے اسکے والد کے دل میں بس گئے۔۔ ساتھ بیٹھی والدہ بھی اپنی بیٹی کی بہادری دیکھ کر لاجواب رہ گئ۔ آپ ہی مجھے کہتے تھے کہ ماشل انسان کو کوئی دنیاوی طاقت ہارا نہیں سکتی۔۔جب تک وہ خود ہار ناں مان جائے اور میں جانتی ہوں میرے بابا ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو ڈر کے کمرے میں بند ہو کر قید ہو جائیں۔۔بلکے وہ تو دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسکی رگوں سے پکڑ انصاف دلاتے ہیں۔

اور میرے بابا ایسے ہیں۔۔ یہ سنتے چوہان صاحب نے ماشل کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ آج چوہان ملک کو اپنی اولاد پر فخر تھا اسکا سر اور اونچا ہو گیا۔۔اور ایسی اولاد اللہ کی نعمت ہوتی ہے۔۔

تھینک یوں میر ابچا۔۔ تم میر ابازو ہو ماشل اور میں جانتا ہوں میری بیٹی ایک دن مجھ سے قابل انسان بنے گی۔۔ جو لوگوں کے حقوق کے لیے کھڑی ہو گی اور کیسی سے نہیں ڈرے گی

جی بابا میں وعدہ کرتی ہوں ماشل چوہان ایسی ہی شخصیت بنے گی بلکل اپنے بابا کی طرح۔۔ اسنے بڑے پیار سے اپنے والد کے چہرے پر گرتے آنسوؤں کو صاف کیا۔

اچانک ماضی کی یادیں آنکھوں م سے اوجھل ہوئی اب بھی ماشل کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ آخری ملاقات کر رہی ہے آخری بار اپنے بابا کے سینے سے لگی ہے۔۔

وہ ڈیوٹی کے پورے ٹائم تھانے میں موجود تھی گاڑی سے نکلنے کے بعد وہ تھانے کے اندر داخل ہوئی جہاں جہاں آفیسر زاسے دیکھتے تو سلوٹ پیش کرتے سب کی سلام کا جواب دیتی وہ آگے اپنی کیبن کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

کیبن میں موجود ان تینوں کو دیکھ کر ماشل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔ باری ہما اور ٹیپو سب نے ماشل کو دیکھتے سلوٹ کیا اور عزت سے ہلکا سا گردن کو خم دیا۔ ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑے ہو گئے

۔۔

ویلکم ٹو کراچی ڈیپارٹمنٹ۔۔ بیٹھو ماشل نے کیپ اتار کر ٹیبل پر رکھی اور ان کی طرف متوجہ ہوئی جو بڑے پرجوش دیکھائی دے رہے تھے۔

کیسے ہیں آپ سب ؟ مسٹر ٹیپو خاص طور آپ مجھے بتائیں کوئی اعتراض تو نہیں پنجاب ڈیپارٹمنٹ چھوڑ کر یہاں کراچی میں آنے سے۔۔

ارے میڈم کیوں شرمندہ کر رہی ہیں میرے لیے یہ تو بہت اعزاز کی بات ہے کہ اے سی پی ماشل چوہان نے ہماری قابلیت کو سراہا اور ہمیں اپنی ٹیم کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انتخاب کیا۔ میں بہت خوش ہوں ۔۔ ٹیپو نے دل سے تشکر کا اظہار کیا۔

پھر تو بہت اچھی بات ہے اور مجھے تم تینوں پر پورا یقین ہے کہ میں نے تین ہونہار پولیس آفیسرز چنے ہیں جو اپنی ڈیوٹی کے ساتھ سنسئیر ہیں اور ایسے لوگ مجھے بہت پسند ہوتے ہیں۔

تھینک یوں میم ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپ کو کبھی شکایت کا موقع ناں دئیں اس بار باری بولا تھا۔

گڈ۔ تو آپ سب کو کو معلوم ہے ملک میں آئے دن کوئی ناں کوئی کیسسز ایسے ہوتے ہیں جنھیں حل کرنا ہمارے لیے تھوڑا مشکل ہوتا ہے لیکن ناممکن نہیں تو بس اسی طرح کا ہمارا اگلا کیس ہے جیسے ہم اپنی پوری محنت سے حل کریں گے۔۔ اور ان شاء اللہ اسکے انجام تک پہنچائیں گے۔۔ ماشل نے جیسے کہا وہ تینوں یکجا آواز میں بولے

اسی دوران عمش بھی کیبن میں داخل ہوا ماشل اسی کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ کب ائے تو کیس ڈسکس کریں۔۔

سوری میم وہ میں اس سے پہلے وہ لیٹ آنے کی وجہ بتاتا ماشل نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ سب کے ساتھ سلام لے کر وہ ٹیپو کے پہلو میں رکھی چئیر پر بیٹھ گیا۔

یہ ایک ریڈ کیس ہے جو ہم سولو کرنے جارہے ہیں کس کے خلاف؟

اسکا نام ہم پانچوں میں رہنا چاہیے جب تک ہم اس کے محل میں ریڈ ناں ڈال لیں۔ یعنی انڈر کور رہ کر ساری انفارمیشن نکلوانی ہوگی۔ یہ کیس پہلے تمام کیسسز سے بہت زیادہ مختلف ہے کیونکہ اس بار ہمارا نشانہ سیاسی ہستی کا مانا جانا نام

جیک راجپوت ہے۔۔۔ ماشل کے منہ سے جونہی ٹیپو ہما اور باری نے یہ نام سنا وہ وہی دھک رہ گئے۔۔

بے اختیار ہما کے منہ سے نکلا۔

جیک راجپوت وہ زمیندار پر پوٹی ڈیلر میم وہ تو بہت زیادہ خطرناک انسان ہے۔ اس کے گھر پر ریڈ؟ کوئی کیسے تیار ہو گا۔۔ باری کی زبان لڑکھڑائی۔

مجھے معلوم ہے تم تینوں کے لیے یہ نام سن کر کتنا شاکنگ ہو گا لیکن حقیقت یہی ہے کہ ہم جیک راجپوت کے گھر پر ہی ریڈ ڈالے گے۔۔ وہ خدا تو نہیں ہے جس کو ہم ہاتھ نہیں لگا سکتے۔۔ ہے تو مٹی کا بنا اک ادنیٰ انسان۔ اور جو مرضی ہو جائے اس بار اس کا سارا کالا دھندے کو میں ایکسپوز کروں گی۔۔

ماشل پوری طرح تیار نظر آ ہی۔

کوئی شک؟

نو میم ان چاروں نے بلند آواز میں جواب دیا۔

اوکے تو سب سے پہلے اس کیس میں جو سب سے بڑی لیڈ ہمیں دے سکتا ہے وہ اسلام آباد ڈیپارٹمنٹ میں کام کر چکے سنئیر انسپکٹر عون ابراھیم ہیں جن سے میں آج ملاقات کے لیے جاوں گی۔ ٹیپو اور ہما کراچی کے دوسرے علاقوں میں قوع پذیر تھانوں سے جتنی بھی جیک راجپوت کے خلاف ایف آئی آر

درج ہے اس کی کا پیپرز لے کر آو گے اور باری تم پنجاب میں جتنے بھی کیسسز درج ہے اس کے خلاف

عمش آپ میرے ساتھ رہو گے۔

ایٹ دی اینڈ آف ڈے ہم سب ثبوتوں کو اکھٹا کریں گے اور ایک مضبوط ریڈ کیس فاعل تیار کریں گے

۔۔ گوٹ ایٹ۔

یس میم وہ سب کہتے اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔اور سلوٹ کرتے ایک بار پھر اپنے کام میں پوری ہمت سے جھٹ گئے۔۔ماشل جانتی تھی کہ جو قدم وہ اٹھانے جارہی ہے اس کے راستے میں آنے والی مشکلات بہت ہوں گی لیکن اگر ہمت اور استقلال ہو تو انسان کیسی بھی کامیابی کے پہاڑ کو سر کر سکتا ہے اور یہی تو اس نے سیکھا تھا بچپن سے اپنے والد سے کہ حوصلہ اور جنون رکھنے والے کبھی منزلوں سے گھبراتے نہیں ہے۔۔

اسے یقین تھا وہ منزل پالے گی۔

تو تم کہہ رہے ہو کہ جب تک ماشل نہیں کہے گی تب تک تم اس کا انتظار کرو گے۔

ارسلان نے حیرانی سے حایَف کی طرف دیکھا جو امریکہ سے واپس آیا تھا اور اج اپنے دوست سے ملنے ریسٹورنٹ۔

ہاں۔۔ اسے لگتا ہے کہ وہ ابھی شادی کے لیے تیار نہیں ہے مصطفیٰ اور ممانی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی حایَف نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

کیا مطلب یار تیار نہیں ہے یہ کیا لاجک ہوا پورے ایل سال ہو گیا ہے مگنی کو اب کیوں نہیں تیار اور ویسے بھی اسکے بھائی اور والدہ کا تم بھی خیال رکھ سکتے ہو آخر تمہارا ابھی کوئی ان سے رشتہ ہے۔۔

میں نے کہا تھا اس سے لیکن جیسا تم سوچ رہے ہو وہ ویسی لڑکی بلکل نہیں ہے دوسروں طرانحصار کرنا اسے پسند نہیں ہے۔ ہماری مگنی کو اتنا وقت ہو گیا ہے لیکن ہم کبھی ایک دوسرے سے اتنا نہیں ملے اور ناں ہی فون پر بات چیت ہوئی جانتا ہوں اس کے کام کی نوعیت بڑی مختلف ہے لیکن جن لوگوں سے خاص رشتوں کی وابستگی ہو ان کے لیے وقت نکال لیا جاتا ہے۔ مگر وہ نہیں کرتی

کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہے شاید کیسی اور کو پسند کرتی ہے لیکن میں نے کبھی اس کے منہ سے کیسی ایسے شخص نام نہیں سنا۔۔

حایَف خود کی باتوں میں الجھ کر رہ گیا تھا سامنے چئیر پر بیٹھا ارسلان نے اسکا کندھا تھپتھپایا اور اسے حوصلہ دیا۔

حایَف میرے یار۔۔ تو کیوں پریشان ہو رہا ہے اگر تمھیں لگتا ہے یہ رشتہ نہیں چل سکتا تو تم منع کر دو صاف

نہیں منع کر سکتا میں

کیوں نہیں کر سکتے؟

مجھے پسند ہے وہ۔۔ اور ارسلان میں نے اس لڑکی کے علاوہ کیسی کے بارے میں نہیں سوچا ماشل چوہان ایک پرفیکٹ لڑکی ہے جس میں ہر خاصیت پائی جاتی ہے۔۔ اسکا کام کرنے کا پوٹنشل سب کچھ۔۔ اور مجھے انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔ ایک سال اور لگا لے لیکن میں اس کے علاوہ کیسی سے شادی کا سوچ نہیں سکتا۔

حایَف اپنی بات پر قائم تھا شاید واقعی وہ اس سے سچی محبت کر بیٹھا تھا لیکن کیا ماشل کے دل میں اس کے لیے یہ احساس پیدا ہوا تھا یاں نہیں؟ وہ کبھی جان نہیں پایا۔

جیسے تمھیں بہتر لگے۔۔ماشل چوہان ایک اچھی لڑکی تو ہے یہ تو ہر کوئی جانتا ہے اور اگر وہ تمھاری زندگی میں آجائے تو اس سے بڑھ کر خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے ارسلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

اور پھر وہ ارد گرد کی باتوں میں مصروف ہو گئے جب اس کے فون کی گھنٹی بجی

اسلام و علیکم ممانی جان کیسی ہیں آپ؟

بیٹا میں بلکل ٹھیک وہ میں نے تمھیں کہنا تھا کہ کیا تم مجھے ہوسپٹل لے جا سکتے ہو مصطفیٰ کی فائلز چیک کروانی ہیں ماشل تو کیس کے سلسلے میں اسلام آباد گئ ہے۔۔

جی ممانی جان میں بس دس پندرہ منٹ تک آتا ہوں آپ بس تیار رہیے۔۔حایف نے یہ کہتے فون بند کیا ارسلان سے الوداع قلمات کہہ کر وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکلا۔

ادھر عمش اور ماشل آسلام آباد کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔۔فیاض انجم نے ماشل کو عون ابراھیم کا فون نمبر سینڈ کیا۔وہ فون میں سے اسکا نمبر

نکالے اسے کال ملانے لگی رینگ بجنے لگی۔۔ تھوڑی دیر بعد فون اٹھا لیا گیا ماشل نے فوراً سے پہل کی

اسلام و علیکم سینئیر انسپکٹر عون ابراھیم سپیکنگ۔

یس۔ وہ نشست گاہ میں صوفے پر بیٹھا دارب اور تاشہ کی اپنے موبائل میں کھینچیں گئ تصاویر کو دیکھ رہا تھا۔۔ گرے کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح آج بھی اتنا ہی پر کشش۔

جی میں کراچی پولیس ڈیپارٹمنٹ سے اے سی پی ماشل چوہان بات کر رہی ہوں فیاض انجم صاحب نے مجھے آپ کا نمبر دیا ہے۔ اس سے پہلے ماشل مزید وضاحت دیتی عون نے اس کی بات کاٹی۔

جی مجھے فیاض صاحب نے کال کر کے سب بتا دیا ہے انہوں نے گھر کا ایڈریس آپ کو میسج کر دیا ہو گا ہم مل کر سب ڈسکس کر لیں گے

تھینک یوں سوچ فار یئور ٹائم۔۔ ماشل نے کہہ کر فون رکھا اور پھر کار ونڈو کے باہر کے مناظر کو دیکھنے لگی

۔

تم ٹھیک ہو ناں ؟ کل رات زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔۔ وہ باہر تکتے ہی بولی۔

نو میم اللہ کا شکر ہے بچاو ہو گیا۔ عمش نے مسکرا کر جواب دیا۔

ہاں بٹ پلیز دھیان دیا کرو۔۔ اسنے ایک بار پھر سے اسے تائید کی

جی ضرور وہ سٹیرنگ کو گھماتے بولا۔

اگر تھک جاو تو میں ڈرائیو کر لوں گی۔۔ ماشل نے عمش کی طرف دیکھا

نہیں نہیں میں کمفرٹیبل ہوں۔۔ وہ فوراً سے بولا۔

کچھ نہیں ہوتا عمش میں سنئیر ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ساری عزت کی حق دار میں ہی ہوں ہم اچھی ٹیم ورک کی طرح کاپریٹ کر سکتے ہیں۔

اگر میں بیزار آگیا تو بس اس بات سے کہ راستے میں آپ مجھ سے باتیں کرتی رہیں تو میں ڈرائیو کرنے سے کبھی تھک نہیں سکتا

عمش کی بات سن کر ماشل ہلکا سا مسکرائی۔

ضرور کریں گے باتیں کیس کو ڈسکس کرنا تمھارے پوائنٹ آف ویو سننا۔ بتاو؟

میرے مطابق تو ایک بہت بڑا رسکی کیس ہے مطلب ریڈ کا اپروول مل جائے گا؟

عمش کے دماغ میں جو اس کیس لو کر سوال تھے وہ پوچھنے لگا۔

مشکل ہے لیکن ناممکن بھی نہیں میں بات کروگی ڈی ایس پی صاحب سے دیکھتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں لیکن اگر کیس مضبوط ہوا تو میں ہنڈرڈ پرسنٹ شئیور ہوں کہ اپروول مل جائے گی۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔" عمش نے دعا کی۔

ایسا ہی ہو گا۔۔ ضرور وہ الفاظ پر دھباو دیتی بولی۔

اتنا یقین؟ کیسے مطلب مجھے بھی ہے لیکن کئی دفعہ لگتا ہے کہ نہیں ہو گا۔

ایسا کیوں لگتا ہے کم از کم مومن کو تو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اس کا یقین اللہ طرکمزور ہو اور جن کا یقین اللہ پر کمزور ہوتا ہے وہ مومن نہیں ہوتے ہم سب یہ بات جانتے ہیں کہ اللہ پر یقین رکھنا ہمیں ہر مشکلات سے سر کرواتا ہے۔ جب تم اس کے در پر ہی ناامیدی سے جاوگے اور ہاتھ کھڑے کر کے اس سے کہو کہ یا اللہ میری مشکل آسان کر دے دعا مانگنے کے بعد کچھ ہی لمحوں بعد تمھارے دل میں یہ خدشہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ شاید میری دعا قبول ہو ایسا کیوں سوچتے ہو جب اس بات سے بخوبی واقف ہو کہ اللہ کا یقین سے انسان کبھی ناامید نہیں ہو سکتا پھر تم یہ گمان کیسے ڈال لیتے ہو دل میں۔

جب آپ کو لگے کہ میں اس کنڈیشن میں ہوں تو کیا سوچتی ہیں؟ عمش کو ماشل کے ساتھ بات کر کتنا سکون محسوس ہوا تھا۔

میرے بابا ہمیشہ مجھے یہ آیت بتایا کرتے تھے میں بھی بچپن میں ایسی تھی پیپرز میں اگر مارکس کم آگئے تو فوراً سے اللہ پر یقین کو بھلا دیتی اور کہتی پتا نہیں ہو گا بھی نہیں اللہ میری مدد کرے گا یاں نہیں تب ایک دن میرے بابا نے مجھے قرآن کی وہ آیت کا ترجمہ سنایا جس کے بعد میرے سارے سوچنے کے زوایے بدل گئے۔

میرے لیے اللہ کافی ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا

" رب ہے

اور میرے خیال سے مسلمان کے لیے ہمارے رب کی ذات کے علاوہ کوئی اور ہے نہیں جس پر یقین کیا جا

سکے اس لیے تم یہ مت سوچا کرو۔

آپ مذہبی بھی ہیں ؟ یہ پہلوں دیکھ کر میں کافی ایمپریس ہوا۔۔ عمش واقعی حیران رہ گیا۔

مذہبی ہر کوئی ہوتا ہے اللہ کا دین ہی کچھ ایسا ہے انسان اس کی طرف رجوع کیے بنا رہ نہیں سکتا زندگی کے

کیسی ناں کیسی مقام میں آپ کو یہ احساس ضرور ہوتا ہے جب لگے کہ وہ دنیا کی غفلت میں گناہوں کا

ارتقاب کر بیٹھا ہے وہ اپنے رب کی طرف رجوع ضرور کرتا ہے۔۔ اور ہر انسان کے اندر مذہبی انسان

ضرور چھپا ہوتا ہے آپ میں بھی ہو گا۔

ماشل کی باتیں لاجواب کر دینے والی ہوتی تھی اور عمش آج جان گیا تھا۔ وہ واقعی سب سے الگ تھی اسکی

پرسینلٹی سے لے کر بات کرنے کا انداز بھی۔

آپ نے اس پروفیشن کو اپنے بابا کی طرف دیکھ کر رکھا لیکن یہ جانتے ہوئے بھی کہ معاشرے میں مراد علی خان جیسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو باتیں کرنے سے منع نہیں آتے میں نے دیکھا بھی ہے وہ ہر چھوٹی بات پر آپ کو ٹارگیٹ کرتے ہیں؟

مجھے سب کچھ علم تھا عمش کہ میرا اس پیشے کو چننا سوسائٹی کے لیے کیا ایمپکٹ ڈالے گا آج بھی کئی ایسے لوگ ہے جو دیکھ کر کہتے ہیں لڑکی ہو کر اس لباس میں پڑھتی ہیں؟ اس کو بس یہی کام کرنے کو ملا تھا.؟ لڑکی تھی کوئی عزت والا پیشہ رکھتی یہ کیا پولیس والی بنی ہے۔۔ میں ہر روز اس جیسے طعنوں ملامت سے گزرتی ہوں۔ لیکن مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب میرا رب مجھ سے راضی ہے جب میری نیت صاف ہے تو میں ان جیسے لوگوں کو جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھتی۔ اگر میرا رب مجھ سے خوش ہے تو مجھے کیسی کی نہیں پرواہ۔

لوگ تو کیسی حال میں بھی خوش نہیں ہوتے ان کے لیے لڑکی وہی ہوتی ہے جو ڈاکٹر بنے یاں کچن میں رہ کر کام کرے۔ جو بلکل سہمی ڈری سی ہو۔ جو شوہر سے مار کھانے کے بعد بھی چپ چاپ اس کے ساتھ زندگی گزار دے نہیں میرا ماننا ہے ایک لڑکی کو خود کو اتنا مضبوط بنانا چاہیے کہ وہ ان جیسے درندوں کو منہ توڑ جواب دے سکے۔۔ ہاں شرط یہ ہے کہ اگر تم حق پر ہو۔ تو قدم اٹھاؤ ضروری نہیں ہر کیس میں لڑکی

ہے معصوم ہو اس پر ہی ظلم ڈھایا جاتا ہو تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی رہی بات مراد علی خان جیسے لوگوں کی میرے بابا نے مجھے سب کچھ سمجھا دیا تھا۔

کہ اگر تم نے اس راستوں پر چلنے کے لیے خود کو آمادہ بنا لیا ہے۔ تو پھر گھبرا کر پیچھے نہیں دیکھنا کہ کتنے لوگ میرا ساتھ چھوڑ گئیے ہیں۔ اگر گرنے لگو یاں یوں لگے کہ ہمت جواب دینے والی ہے تو ایک طرف نگاہ اوپر آسمان کی طرف دیکھنا۔۔ وہ رب تمھارے ساتھ ہے ایک دن ایسا آئے گا جس دن یہ سب لوگ تمھارے ساتھ ہوں گے۔۔۔

ماشل کا جواب سن کر عمش بے اختیار مسکرایا۔۔

آج مجھے لگ رہا ہے میری چھوٹی بہن ایک بہت اچھے انسان کو فولو کرتی ہے۔

یہ تعریف سمجھوں؟ وہ بھی مسکرائی

دل سے کی گئ تعریف ہے میم میں نے آپ کے بارے میں جو بھی سنا تھا آج دیکھ بھی لیا ایسے نہیں لوگ آپ کے نام سلام کرتے ہیں آپ اس چیز کی حق دار ہیں اور اس سب میں ہاتھ آپ کے والدین کی پرورش کا ہے۔۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہے۔

یہ سنتے ماشل نے کہا

میں نے اتنی تعریف کے لیے بھی نہیں کہا تھا۔۔ آپ اب گاڑی چلانے پر دھیان دئیں۔ یہ کہتے وہ فون میں بزی ہو گئ

نہیں ماموں میں چاہتا ہوں کہ جو بھی پیسا ہے وہ میں اپنے گھر پر رکھوں گا۔
باقی کے کاغذات بینک میں ہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب کچھ ہینڈل کر لوں گا۔
جیک راجپوت نے لاپرواہی سے جواب دیا اور شراب کا گلاس یوشع کی جانب بڑھایا۔
کتنی دفعہ میں نے تم سے کہا ہے صبح کے وقت تو ناں پیا کروں ادھر لاو۔۔
ماموں کچھ نہیں ہوتا آپ اتنا کیوں ڈرتے ہیں کس کی ہمت ہے ہمیں کچھ کہنے کی بولیں ادھر دئیں جیک نے یوشع کے ہاتھ سے بئیر کی بوتل کھینچی اور گلاس ان کی طرف پھر بڑھایا۔
یہ لیں آپ بھی بے فکر ہو کر پیے کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا مجھے اور آپ کو۔۔
پھر بھی دھیان رکھنا پڑتا ہے تم ایک سیاسی آدمی ہے اگر میڈیا کو بھنک بھی لگ گئ تو پتا ہے کتنا تماشہ کھڑا ہو گا اور تو اور تمھارے والد صاحب اور میری بہن مجھے بلیم کریں گی۔۔۔ کہ ہمارے بیٹے کو سیاست میں گھسیٹ کر شرابی بنا دیا

جیسے یوشع نے کہا جیک نے ایک زور دار قہقہا لگایا آواز پورے لاونج میں گونجی تھی۔

ارے آپ کیوں اتنا سوچتے ہیں۔۔ رہی بات ماما اور بابا انھیں اگر معلوم بھی ہو گیا تو میں ہوں ناں جواب دینے کے لیے۔۔ آپ پر کوئی انگلی نہیں اٹھائے گا۔۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے بول رہا تھا نشہ پوری طرح اس پر حاوی ہو چکا تھا۔

اچھا۔۔ اتنے بڑے ہو گئے ہو اچھی بات ہے۔۔ یہ ماں باپ کو اس طرح سے ہی رکھنا چاہیے جو ہر چھوٹی چھوٹی بات پر اتنا بڑا ابو نچال کھڑا کر دیتے ہیں اور ہر بات پر پابندیاں لگا دیتے ہیں اس لیے تو میں نے شادی نہیں کروائی۔۔ جیک ڈیل کا کیا بنا کیا کہا ہے اس نے۔

ابھی تک تو پیپر سائین کی بات چلی ہے لیکن میں نے ابھی فل حال کے لیے یہ سب کچھ بند کیا ہے کیونکہ مجھے لگ رہا ہے کہ کچھ بڑا ہونے والا ہے۔۔

بڑا ہونے والا ہے مطلب ؟یوشع کو سمجھ نہیں آیا

ارے ڈیلنگ میں۔۔۔ وہ خبیث انسان مرے گا تب ہی زمین ہمارے نام کروائے گا۔۔ ایل دو دن تک انتظار کرنا ہے اگر نہیں مانا تو سیدھا اوپر بھیج دونگا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جیک نے شراب والا گلاس ٹیبل پر رکھا اور پھر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ا۔۔۔اچھا اب میں بعد میں ملتا ہوں زرا کام ہے مجھے۔۔ آ۔۔۔ آپ بیٹھیں اور انجوائے کریں۔۔وہ لڑکھڑاتا اوپر سڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔

ہر طرف شراب کی بو تھی اس کے کمرے میں جانے کے بعد یوشع نے سارے سروینٹ کو صفائی کرنے کا حکم دیا تاکہ کیسی کو معلوم ناں ہو کہ یہاں پر شراب کا کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

دنیا سے تو سارے ثبوت مٹ جاتے ہیں لیکن اوپر بیٹھی ذات کی انکھ سے کوئی بچ نہیں پاتا۔۔

یوشع بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھا ساتھ فون کال کرنے کے لگا۔کچھ دیر بعد جلدی سے بولا۔

کتنی دفعہ تم لوگوں کو سمجھایا ہے کہ شراب میں کیفین کی مقدار زیادہ ڈالا کروتاکہ اس کے مرنے کے دن بھی قریب آئیں۔۔ ہر روز اتنی شراب پلانے کے باوجود بھی وہ پھر سے صیح ہو جاتا ہے۔کیا بکواس کام کر رہے ہو تم لوگ

سر ہم ایسا نہیں کرسکتے اگر کیفین کی تھوڑی زیادہ مقدار کر دی تو فوری طور پر اس کی موت واقع ہو جائے گی اور اگر جیک راجپوت کی موت اس طرح ہوئی تو یقیناً الزام آپ پر آئے گا۔۔ کیونکہ سب سروینٹ اس بات کے اگواہ ہے کہ شراب آپ بھی اتنی ہی پیتے تھے اور آپ کے ساتھ ہماری کمپنی بھی ڈوبے گی۔۔ کب تک مرے گا۔۔مجھے وقت بتاو؟ وہ سننے کے لیے بے صبر تھا۔

آل موسٹ اگلے مہینے کے آخر تک۔۔ ہو جائے گی موت اس سے پہلے آپ ایک اچھا سا پلین سوچ کے رکھ لیں آخر وہ آپ کے خاندان کا حصہ ہے۔۔

ہوں۔۔ ٹھیک ہے یہ کہتے یوشع نے فون بند کیا۔ اور پھر اپنے کمپیوٹر آن کر کے کچھ فاعلز اوپن کرنے لگا۔

سیاست ایک ایسا کھیل ہے جس میں سب سگے رشتے بھی دشمنی میں بدل جاتے ہیں ہر کوئی کیسی دوسرے کی جگہ لینے کے لیے کیسی بھی حد تک جا سکتا ہے چاہے پھر اسے مار کر ہی کیوں ناں سیٹ حاصل کی جائے۔

اس گیم میں سارے بڑے بڑے سانپ حصہ لیتے ہیں جو اوپر سے میٹھے اور اندر سے زہریلے ہوتے ہیں۔۔ آخر پر اپنا اصلی رنگ دیکھاتے ہیں۔۔ اس سیاست نے کئ لوگوں کی جان لے لی۔ کئ دفن لاشیں آج بھی تلاش گمشدگی ہے۔۔۔ اس کھیل کا انجام صرف تباہی یاں ذلیل ورسواء کے علاؤہ کچھ نہیں ہوتا اور اگر کوئی انصاف کے ساتھ اس کھیل کو کھیلنے کی کوشش بھی کرے تو ایک سکینڈ نہیں لگتا اسے غدار کہہ کر پھانسی کے پھندے میں چڑھانے اس بھیڑیوں کی جھنڈ میں سب اپنے لیے ایک دوسرے کو استعمال کرنے کی کوشش میں جڑے تھے۔۔ اور آخر پر ان کی موت سب دنیا کے لیے نشان عبرت بن جاتی ہے۔

ٹیپو اور ہما کراچی کے نجی علاقے میں واقع تھانے سے نکلے۔۔ دونوں پولیس کی وردی میں ملبوس تھے گرمی کی وجہ سے وہ دونوں ایک کیفے ایریا میں بیٹھے تھے۔۔ ٹیپو تب سے دو بوتل کے گلاس پی چکا تھا اور اب تیسرے کی تیاری میں تھا۔

ٹیپو خدا کا خوف کرو کتنی پیپسی پیو گے پتا بھی ہے یہ کتنی ہارم ہوتی ہے ہماری باڈی کے لیے۔۔ اور تم مسلسل دو ٹھنڈے گلاس کے پی بھی چکے ہو۔۔ چلو اب چلتے ہیں ہما اٹھنے لگی جب ٹیپو نے اسکے بازو سے پکڑ کر روکا

۔

ارے ہما بیٹھ جاو۔۔ آگے گرمی سے میری جان نکلی جا رہی ہے پچھلے تین گھنٹوں سے مارے مارے پھر رہے ہیں اب غریب کی جان تو عزیز ہے ناں۔۔

اور اگر میڈم ماشل کو پتا چل گیا کہ یہ غریب کام کے وقت اس طرح کی حرکتیں کر رہا ہے تو پتا ہے کتنا غصہ آئے گا انھیں۔۔ ہما نے اگاہ کیا۔

کچھ نہیں کہتی میم ماشل ضرور وہ بھی کچھ کھا رہی ہوں گی اس گرمی سے ہر کوئی پریشان ہے۔۔ ہمارے پنجاب میں تو اتنی گرمی نہیں ہے۔۔ وہ گلاس منہ سے لگاتے بولا۔

کیوں پنجاب میں برف باری ہوتی ہے۔۔ کیا؟ جو وہاں گرمی نہیں ہے۔ ہما نے مزاحیہ انداز سے کہا تو ٹیپو ہنسنا شروع ہو گیا۔

دیکھو میری صحبت میں رہ کر تم بھی مذاق کرنا جان گئ ہو۔۔ اچھی بات ہے انسپکٹر ٹیپو سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔۔ وہ بڑے فخر سے بولا ہما چیئر سے اٹھی اور بل جو بنا تھا وہ ٹیبل پر رکھا ٹیپو کو کھینچ کر باہر نکالا۔

ابھی اتنا کام باقی ہے لیکن تم نے یہاں ہی سارا ٹائم ضائع کرنا ہے۔ وہ دونوں پولیس کی جانب سے ملنے والی سرکاری گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ہما تھی اور ساتھ فرنٹ سیٹ پر ٹیپو بیٹھا تھا کیونکہ اسے

کراچی کی اتنی ٹریفک میں گاڑی چلانے سے ڈر لگتا تھا۔ وہ دونوں اگلے مارک کیے تھانے کی جانب رواں تھے جب ہما کے فون کی گھنٹی بجی ٹیپو نے باری کا نمبر دیکھ کر فون اٹھایا۔

یس سر۔۔ ٹیپو نے فوراً سے جواب دیا

مجھے لگتا ہے۔ یہاں پر سب تھانے جیک راجپوت کو سلام کرتے ہیں کوئی بھی ان کے خلاف ایک لفظ نہیں بول رہا۔۔ لیکن خیر میں ہ کوئی ناں کوئی ثبوت لے کر ہی واپس آؤں گا۔۔ باری نے ہاتھ میں پکڑی فائلز کی طرف دیکھا جو اس نے بہت مشکل سے تھانوں سے بر آمد کی تھی۔۔

سر۔ آپ ایسا کیوں نہیں کرتے میڈم ماشل سے ایک دفعہ ان کی بات کروائیں سارے خود ہی دے دئیں ۔

نہیں یہ انڈر کور کیس ہے ٹیپو۔۔ جیک راجپوت کو بھنک بھی پڑ گئ ناں تو بہت برا ہو گا۔۔ اچھا میں نے تم دونوں کو یہ بتانے کے لیے کال کی ہے میڈم ماشل کا پیغام ہے کہ رات آٹھ بجے تک ان کے گھر پر اکھٹے ہوں گے۔۔ ساری ڈسکشن وہی ہو گی تا کہ کیسی کو کان و کان خبر ناں ہو سکے پورے ٹائم پہنچ جانا۔

جیسے باری نے کہا ٹیپو تجسّس سے بولا

مطلب دعوت۔۔ نامہ ماشل چوہان کی طرف سے۔

ٹیپو اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ۔۔ ہم ایک بہت ہی سیریس کیس پر کام کر رہے ہیں اور تمھیں مذاق سوجھ رہا ہے اچھا اب میں فون رکھتا ہوں باری نے یہ کہتے فون بند کیا۔

ہما جو اضطرابی سے ٹیپو کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کیا کہا سر باری نے؟

یہی کہ کام پر فوکس کرو اور اس ریڈ کیس کی ڈسکشن ساری میم ماشل کے گھر پر ہو گی۔۔ آڈرز ہیں ان کے ۔

صیح اللہ کرے یہ کیس اچھے سے ہینڈل ہو جائے مجھے بڑا ڈر لگ رہا ہے ٹیپو وہ بہت پاور فل ہے۔۔ ہما کے چہرے پر خوف تھا۔۔ یاں شاید اس انسان کی دہشت تھی۔

ہما تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔ میڈم ماشل کی طرف نہیں دیکھا وہ کتنی ہمت سے ہمارے ساتھ کھڑی ہیں ۔۔ بلکے ہمیں گھبرانے کی بجائے۔۔ مضبوط بننا ہے وہ کوئی خدا نہیں ہے انسان ہے جو غریب عوام کے پیسوں پر اپنا حق جماتا ہے۔۔ ان کی حق کی کمائی کو چھینتا ہے۔

ہوں۔۔۔ ہما نے بس مختصر سا جواب دیا

ادھر دوسری طرف حایَف یسری بیگم کو لے کر ہاسپٹل آیا ہمیشہ ہی طرح فاعلز میں سلو پر اگریس تھی لیکن یسری ہمیشہ ایک اچھی امید دل میں لیے ہر مہینے اپنے بیٹے کی صحت مندی کے لیے ڈاکٹرز کے پاس آتی آخر ماں جو تھی ہر بار انھیں یوں احساس ہوتا کہ شاید اس مہینے مصطفی کی حالت میں کچھ بہتری آئی ہو --

مگر مایوسی ملنے کے باوجود وہ صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھیں انھیں اپنے رب پر یقین تھا کہ ایک دن ان کا بیٹا اس کومہ کی بیماری سے جیت جائے گا وہ سروائیو ضرور کرے گا۔

حایَف انھیں سہارا دیے گاڑی تک لے کر آیا پیچھے دروازہ کھول کر انھیں بٹھایا اور اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔ اسنے کبھی بھی اس کام کے لیے منع نہیں کیا تھا۔۔ آخر وہ ممانی تھی اس کی اور ہونے والی ساس بھی۔

گاڑی سٹارٹ کرنے سے پہلے ماشل کی طرف آئے ہوئے میسج کو پڑھ کر وہ مسکرادیا۔

تھینک یوں ایک دفعہ پھر ماما کو ہاسپٹل لے جانے کے لیے۔۔ یہ احسان کا بدلہ میں چکا دو نگی

وہ ہمیشہ سے ہی ایسی تھی۔۔ کبھی کیسی کا احسان لینا پسند نہیں کرتی تھی حایَف اسکی عادات سے بخوبی آگاہ تھا۔

گاڑی سڑک پر رواں ہو گئ ٹریفک کا شور۔۔اوپر سے گرمی کی شدت اسنے اے سی آن کیا۔

. بیٹا کھانا کھا کر جانا اب

یسری بیگم نے اسے مخاطب کیا۔

نہیں ممانی جان اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اب واپس کام پر جانا ہے نائیٹ شفٹ ہے۔اسلیے۔۔

تم ہر بار یہ کہہ کر منع کر دیتے ہو اس بار میں تمھاری کوئی بات نہیں سنوں گی۔۔ سمجھ گئے آخر تم میرے ہونے والے داماد ہو اور میں چاہتی ہوں کہ اپنی ساس کے ہاتھ کا کھانا ایک دفعہ کھا کر دیکھو۔

یسری بیگم کی بات سن کر حائف ہنس دیا۔۔

آپ کا داماد ہونے سے پہلے میں اس گھر کا بیٹا ہوں اور آج آپ کی بات مانوں گا۔۔

یہ ہوئی ناں بات۔۔جب مصطفی ٹھیک ہو جائے گاناں پھر دیکھناوہ تمھیں خود روک لیا کرے گا۔۔ایک آس ابھی بھی دل میں تھی۔۔آنکھوں کے کونے نم ہو گیے۔

ان شاء اللہ ضرور بس مصطفی نے جلدی سے ٹھیک ہو جانا ہے اس گھر کو خود سنبھال لے گا۔حائف نے انھیں ہمت دی

وہ ٹھیک تو ہو جائے گا ناں حایٔف ؟ کیا مصطفی اپنی آنکھیں کھول پائے گا ایک دفعہ پھر سے وہ زندگی جی پائے گا ناں۔۔ یسری بیگم کے اس سولات نے حایٔف کو ایک منٹ کے لیے خاموش کر دیا۔۔ درد ہی درد سمٹا تھا۔۔ مگر اسے ماں کا بھرم رکھنا تھا۔

ضرور یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے ممانی مصطفی ہمارے ساتھ ہی ہو گا وہ اس کومہ سے جیت جائے گا ۔۔ ان شاء اللہ۔

یہ سنتے یسری بیگم خوش ہو گئ

وہ دونوں نشست گاہ میں بیٹھے عون کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ سرونیٹ ٹیبل پر چائے کی ٹرے رکھ کر گیا اور صاحب کے آنے کا بتایا۔

عمش اور ماشل دونوں بے صبری سے اسکے انتظار میں بیٹھے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے یوں لگتا تھا کچھ دنوں پہلے ہی سامان کی رنیو کروایا گیا۔۔ کیونکہ فیاض صاحب نے بتایا تھا کہ عون ابراھیم اب اپنی فیملی کے ساتھ لندن شفٹ ہو چکا تھا۔۔ کچھ کام کے لیے وہ ہر سال پاکستان کا چکر ضرور لگاتا۔

بیٹا تمھیں میں نے کتنی بار کہا ہے کہ غصہ ناں کیا کرو میں بھی تو نہیں کرتا تھا جب فاتح مجھے کہا کرتا تھا ہوم ورک کرنے کو۔۔

عون اپنے روم میں کھڑا فون پر تاشہ سے بات کرتے اسے سمجھا رہا تھا۔

وہ بالکل اپنے باپ کی کاربن کاپی ہے تاشہ اب یہ ڈائلاگ تمھیں سننا پڑنا ہے۔۔ گیسٹ نیچے اس کا انتظار کر رہے تھے لیکن ہمیشہ کی طرح تاشہ پرابلم سولو کرنے میں اسے ٹائم لگ جاتا۔

وہ اگے سے بحث کر رہی تھی۔۔ اس سے پہلے وہ لمبی گفتگو کا آغاز کرتی عون نے فوراً سے بحث کو سمیٹا

اچھا میں لندن آتا ہوں تو دارب سے بات کروں گا کہ وہ تمھیں ہوم ورک کرنے کا ناں کہا کرے ٹھیک ہے اب فون رکھو میں رات کو کال کرتا ہوں عون نے فون بند کیا۔

اُفف ایک تو یہ بچے۔۔۔ وہ۔ زیر لب بڑبڑایا اور کمرے سے باہر نکلا۔

آسلام و علیکم سوری وہ میں ایک کال میں بزی تھا نشست گاہ میں داخل ہوتے اسنے معذرت کی

وعلیکم اسلام دونوں نے یکجا آواز میں سلام کا جواب دیا۔۔

کچھ نہیں ہوتا ہم سمجھ سکتے ہیں ماشل نے جواب دیا۔ تو آگے سے عون مسکرا دیا۔

مجھے فیاض صاحب نے بتایا تھا آپ کی آمد کا۔۔ اور ساتھ مقصد کا بھی عون نے تاخیر کیے بغیر بات کا آغاز کیا۔ وہ وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں

ملبوس عام سے حلیے میں بھی بہت شاندار دیکھائی دے رہا تھا۔

جی اصل میں میں ایک کیس کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں جو دو سال پہلے آپ نے اسے سولو کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر بعد آپ کا ٹرانسفر کر دیا۔

ایسا ہی ہوا تھا جیک راجپوت کے خلاف میں نے آواز اٹھانے کی کوشش کی لیکن کیا کریں اس ملک میں انہی لوگوں کا راج ہے ایک کو ختم کریں تو دوسرا کرپٹ انسان عوام کو لوٹنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔۔

یہاں پر جہالت پرستی کی انتہا ہے جتنا حکمرانوں کا قصور ہے اتنا ہی عوام کا ہے وہ ان درندوں کے خوف سے کچھ کہہ ہی نہیں پاتے چپ چاپ ظلم سہتے رہتے ہیں۔

لیکن ایک ناں ایک کو قدم اٹھانا پڑتا ہے۔۔ اور مجھے پوری امید ہے میں اس کیس کو کلوز کر دونگی اسے ایکسپوز کروں گی سب کے سامنے بس مجھے اس خلاف کوئی مضبوط کیس بنانا ہے کہ کوئی اسے ریجکٹ ناں کر پائے۔۔ ہر ایک بادشاہ کی بادشاہت کی ایک مدت ہوتی ہے۔۔ وہ۔ ہمیشہ کے لیے عوام پر راج نہیں کر

سکتا کبھی ناں کبھی اسکا تختہ الٹتا ہے۔۔ آپ نے کوشش کی لیکن شاید اس مشکلات کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔

مگر میرا ماننا ہے۔۔ جب ایک دفعہ برائی کے خلاف تم چلنے کا عقیدہ کر لیتے ہو پھر کیسی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔۔ اور اس جیک راجپوت کو تھانے گھسیٹ کر لانا ہی ہو گا۔

ماشل کا ہمت جذبہ دیکھ کر عون بہت متاثر ہوا اس کے الفاظ میں کچھ کر جانے کا جنون تھا۔۔

آپ کی ہمت کی داد دینی چاہیے۔۔ بہت کم ایسے قابل آفیسر ز دیکھے ہیں میں نے۔۔ چلیں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔

سر آپ ہمیں اس کے خلاف وہ فاعلز دے سکتے ہیں جو آپ نے تیار کی تھیں اس بار عمش بولا تھا۔۔

ہاں ضرور۔۔ عون نے جواب دیا اور اپنے قریب رکھی فاعلز عمش اور ماشل کی جانب بڑھائی ایک فاعل ماشل کے پاس تھی اور دوسری عمش کے پاس۔

جیسے جیسے وہ فاعل پڑھ رہے تھے ان کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔۔ اور شاید عون ابراھیم اس بات سے آگاہ تھا اور وہ اسی وقت کا انتظار کر رہا تھا۔

میں نے کیا کہا تھا ماشل یہ سیاسی لوگ اپنے پیسوں اور پاور کے نشے میں اتنے باغی ہو چکے ہوتے ہیں۔۔ کہ غریب عوام کا قتل لڑکیوں کا ریپ کرنا ان کے لیے معمول بن چکا ہے اور ہماری میڈیا اس طرح کی نیوز کبھی ٹی وی پر نہیں دیکھاتی کیونکہ سب پیسوں کو سلام کرتے ہیں۔ جب میں نے بھی اس کیس کی فائلز پر کام کیا تھا اس طرح ہی دھک رہ گیا تھا کہ ہمارے معاشرے میں ہو کیا رہا ہے سب ظلم میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں شاید یہ بھول چکے ہیں کہ مرنا بھی ہے۔۔

اسنے اور اس کے بندوں نے کئ معصوم لڑکیوں کا بری طرح سے ریپ کیا ہے۔۔ عوام کا ٹیکس چوری کیے ہیں کوئی بھی اس درندے کے خلاف نہیں بولا کیسی نے بھی ہمت نہیں جھٹلائی۔۔

ماشل ہکا بکا رہ گئ۔

جیک راجپوت نے اپنے ضلع میں لوگوں کی ساری ضروریات پوری کر کے وہاں سخی بادشاہ کا ٹیگ لگا لیا ہے ۔۔۔ تا کہ کوئی اس کے اندر چھپا شیطان کو ناں ڈھونڈ پائے اور جن لوگوں کو اس کی اصلیت معلوم ہوتی ہے اسے رات کے پہر میں مروا دیتا ہے۔۔ آواز ہمیشہ کے لیے دفن ہو جاتی ہے۔۔ عون جیسے جیسے اسے بتا رہا تھا ماشل اور عمش کی حیرت سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئ۔

وہ دونوں جانے کے لیے اٹھے۔ م جب عون نے پیچھے سے ایک دفعہ ماشل کو روکا۔

ایک دفعہ پھر سوچ لو ماشل چوہان وہ خونی درندہ ہے۔۔ اسکے ہاتھوں سے خون ہو بھی جائے تو کوئی پوچھتا نہیں ہے۔۔

ماشل نے مسکرا کر عون کی طرف دیکھا اور کہا

اللہ سے بڑا طاقت ور کوئی نہیں ہو سکتا سر۔۔ وہ چاہے جتنا مرضی اپنی طاقت سے خود کو درندہ ثابت کر لے لیکن ہے آخر پر مٹی سے بنا ایک ادنا انسان۔۔ جو اپنی سانسوں کا محتاج ہے۔ اور اگر میرا رب میرے ساتھ ہے تو مجھے کوئی طاقت نہیں ہرا سکتی۔۔

اتنا پکا یقین دیکھ کر اسے فاتح عالم کی یاد آئی تھی۔

ضرور۔۔ مجھے یقین ہے آپ کامیاب ضرور ہوں گی

شکریہ۔۔ ماشل یہ کہتی باہر کی جانب بڑھ گئ

وہ سب ماشل کے گھر میں اکھٹے ہوئے تھے رات دس بجے تک عمش اور ماشل بھی پہنچ گئے اور اب کیس ڈسکشن کے لیے تیار تھے۔

ٹیپو تو یسری بیگم سے مل کر جتنا خوش ہوا تھا وہ اس کے چہرے سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کیونکہ جتنی وہ اچھے طریقے سے مہمان نوازی کر چکی تھی ان کے ہاتھ کا کھانے کے بعد وہ چاہ رہا تھا کہ بار بار ماشل کی والدہ کے ہاتھ کا کھانا کھائے۔ویسے سر ایک بات ماننی پڑے گی میڈم کی والدہ صاحبہ کے ہاتھ میں جو ذائقہ ہے میں نے آج تک نہیں دیکھا مطلب لاجواب کھانا اتنا اچھا تو ریسٹورنٹ والے نہیں بناتے میں تو کہتا ہوں میم ماشل ہمیں ہر روز گھر بلائیں تو ہمیں اتنا اچھا کھانا کھانے کو ملے

ٹیپو کا ریکارڈ بٹن بس سٹارٹ ہو گیا تھا جو تب تک بند نہیں ہوتا تھا جب تک ماشل ناں آجائے۔۔

ہمابری اور عمش تینوں اس کی باتیں سن کر ہنس رہے تھے جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔۔وہ اب گھر کے لباس میں ملبوس عام سے حلیے میں نظر آئی تھی لائیٹ اورنج کلر کے کرتا اور وائیٹ کیپری میں بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔ جیسے ٹیپو نے ماشل کو دیکھا فوراً سے چپ کھڑا ہو گیا چاروں نے سلوٹ کی۔

اس کی ضرورت نہیں ہے ہم سب آف ڈیوٹی ہیں۔۔ماشل نے یاد دہانی کروائی اور سامنے دیوار پر لگے وائیٹ بورڈ کی جانب بڑی۔۔مارکر اٹھایا۔۔اور بورڈ کے فرنٹ پر بڑا سا لفظ ریڈ لکھا۔

ہمارا اگلا کیس ریڈ ہے جو جیک راجپوت کے گھر پر ہو گی۔ آج پورے دن میں جو معلومات اکھٹی ہوئی ہے اس کے مطابق جیک راجپوت ایک سیاسی بندہ ہے جو اپنے ضلع میں لوگوں کے ووٹوں اور اپنے ماموں

یوشع راجپوت جو کہ خود پہلے اسی ضلع کے اونر رہ چکیں ہیں ان کی بھرپور سپورٹ سے ووٹوں کی دھندلی کے ساتھ سیٹ جیتا ہے۔۔ اور اسی سیٹ کو استعمال کرتے اسنے کئ کالے دھندے کیے ہیں جس کے بارے میں ہمارا میڈیا معافیہ جانتا ہے بھی ہے لیکن اس سب کے باوجود سب نے اپنی آنکھوں پر کالی پٹی باندھ رکھی ہے۔۔ جو شاید جیک راجپوت جیسے درندوں کے لیے فائدے مند ہے اس سے پہلے یہ کیس آسلام آباد کے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ایک بہت ہی قابل آفیسر سینئیر انسپکٹر عون ابراھیم کو ملا تھا لیکن طاقت اور پہنچ کے بل بوتے انھیں اس کیس سے ہی نکال دیا گیا۔۔ یعنی سید ھاٹرانسفر اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی بھی اگر جیک راجپوت پر آواز اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اس کی آواز کو ہمیشہ کے لیے دھبا دیا جاتا ہے۔۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔

مطلب میم اگر ہم اس کے خلاف جائیں گے تو وہ کوئی ایکشن تو لے گا ٹیپو نے درمیان میں مداخلت کی۔

واہ۔۔ کتنا اچھالاجک دیا ہے انسپکٹر ٹیپو نے لگتا ہے جو کس پر ہی اپنا سارا دماغ ضایع کر دیتے ہیں کیوں؟

ماشل کے اس طنز کو ٹیپو سمیت وہ تینوں بھی اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔۔

میں نے تم چاروں آفیسر زکا انتخاب اس لیے کیا تھا کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک بیسٹ ٹیم ورک ہو گی جو اپنے کام کے ساتھ سنسئیر ہے۔۔ لیکن تب سے اس کمرے میں گونجنے والے قہقوں سے یہی اندازہ لگایا

جا سکتا ہے کہ آف ڈیوٹی کے بعد آپ سب میں وہ سارا پوٹینشل ختم ہو جاتا ہے۔۔ اسلیے تو ساری باتیں بھلا کر جوکس سنائیں جاتے ہیں۔

کیوں مسٹر باری۔۔ آپ کیا فرما رہے تھے اپنی مسسز کے بارے میں بولیے؟ ماشل نے اب اپنے سامنے کھڑے باری کو پوائنٹ آوٹ کیا۔

سوری میم آگے سے ایسا نہیں ہو گا۔۔ ہم تو بس

کیا بس؟ کوئی کام کرنے کا جذبہ ہوتا ہے جب ہم اس جذبے کو لے کر آگے نہیں بڑھیں گے تو کامیابی کیسے ہمارے قدم چومے گی جب تیاری سے پہلے ہی یہ اور کونفیڈنس ہو میں تو سب کچھ کرلوں گا یہ پہاڑ کیا ہے۔۔ میرے سامنے تو اس پہاڑوں کی بلندیوں کو سر کیسے کرو گے۔۔؟ کم از کم میرے ساتھ کام کرتے ہوئے اس طرح کا رویہ آگے سے ناں دیکھوں

ایز اٹ کلیئر؟

یس میم چاروں نے یکجا آواز میں جواب دیا

گڈ تو انسپکٹر ہما اور ٹیپو نے کراچی کے نجی علاقوں میں واقع سب تھانوں سے جیک راجپوت کے خلاف درج کی گئی ایف آر کی کاپیز نکلوائی ہیں۔۔ جس کے مطابق کل دس کیس ہر تھانے میں درج ہوئے ہیں جن میں سے زیادہ مقدار ٹیکس کی چوری یاں ریپ اینڈ مڈر کیس ہے۔۔

جی میم میں نے اور ٹیپو نے جتنے تھانوں سے بات چیت کی سب کی زبانیں اس کے خوف سے بند ہیں کوئی ایک لفظ کہنے کو تیار نہیں۔ سوائے اس کے ضلع کے لوگوں کے جو جیک راجپوت کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی وہ انسان اتنا سب کچھ کر کے بھی ہمدردی کا ٹیگ لگا کر جی رہا ہے۔ یاں تو عوام اندھی ہے یاں پھر اس کا خوف؟

ہما نے پوائنٹ پیش کیا۔۔

ماشل جو بورڈ پر کچھ مارک کر رہی تھی یہ سنتے مڑی

ہوں۔۔ ان معافیہ لوگوں کا یہی طریقہ ہوتا ہے۔ جب یہ گناہ کثرت سے کر لیتے ہیں تو مسلمان بننے کے لیے یاں خود کی تسکین کے لیے لوگوں نیں چیریٹی کرتے ہیں تا کہ انھیں لگے کہ ان سے بڑا سخی سچا ایماندار کوئی نہیں جیک راجپوت کا شمار بھی اسی انسانوں میں سے ہوتا ہے۔

اگر ایسا ہے میم تو پھر ہمیں جلدی ہی کچھ کرنا ہو گا آگے بہت وقت ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے اگر اس بار کی ریڈ ناں پڑی تو اس کے جرم کے ہاتھ اور باغی کو جائیں گے ہمیں اس سے پہلے اسے روکنا ہو گا۔۔ عمش نے فکر والے انداز سے گفتگو میں حصہ لیا۔

ایسا ہی ہو گا عمش بس۔۔ ہمیں ہر قدم بڑا دھیانی سے رکھنا ہے تا کہ کیسی قسم کی بھنک اسے ناں پڑ جائے کیونکہ اگر اس کے کانوں میں یہ خبر پہنچ گئ کہ ہم جیک راجپوت کے محل ریڈ ڈالنے والے ہیں تو سارا کام خراب ہو جائے گا اور وہ اس ملک سے باہر چلا جائے گا۔۔ ماشل نے مارکر کو ڈکن سے بند کیا۔

تو کب تک ریڈ کیس تیار ہو گا؟ باری نے تجسس سے پوچھا۔

کل تک ان شاء اللہ اور پرسوں کی صبح اس کے محل میں ریڈ پڑے گی۔۔ بس اب کھیل ختم ماشل نے مارکر کو سائیڈ پر رکھ دیا۔

اس کیس کو انڈر کور رہ کر سولو کی جائے گا۔۔ مراد علی خان سمیت کیسی کو خبر نہیں لگنی چاہیے۔۔ یہ بات بس ہم پانچوں لے درمیان میں رہے گی۔۔ ماشل نے تائید کی تھی۔

آپ فکر مت کریں کیسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا عمش نے یقین دلایا رات کافی ہو چکی تھی تو ان چاروں نے گھر جانے کی اجازت لی۔ عمش گاڑی میں بیٹھا ایک نظر ماشل کے کمرے کی طرف دھرائی جس کی لائیٹ

ابھی تک آن تھی مطلب وہ ساری رات اس کیس پر کام کرنے والی تھی۔۔ وہ واقعی اس کی ہمت کی داد دیتا تھا۔۔ اتنی بہادر لڑکی شاید اسنے زندگی میں پہلے کبھی دیکھی ہو۔

ہر روز صبح صبح یہ ڈنڈورا پیٹنا ضروری ہوتا ہے کیا؟ مراد علی نے غصے سے جوس کا گلاس نیچے پھینکا۔۔ گلاس ٹوٹنے کی آواز پورے کچن میں گونجی۔ چھوٹے سے ڈائنگ ٹیبل کے قریب کھڑی صالحہ مراد ان کی بلند آواز پر ڈر گئ۔۔

کیا ہو گیا مراد صاحب آہستہ آواز میں بھی تو بات ہو سکتی ہے ناں۔۔ جیسے صالحہ نے کہا وہ حیوانوں کی طرح اس پر لپکا اور اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں بالوں کو جھکڑ لیا۔

اب تو مجھے سیکھائے گی کہ کیسے بات کرنی ہے؟ اتنی اوقات ہے تمھاری کہ اپنے شوہر کو سلیقہ سیکھائے گی پہلے خود کو تو ٹھیک کر لو۔۔

چھوڑیے مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی مزاحمت کی لیکن وہ درندہ صفت انسان اپنی مردانگی دیکھانے سے باز نہیں آیا۔

ایک بات کان کھول کر سن لو عورت ہمیشہ کمزور اور بے بس تھی ہمیشہ رہے گی۔۔ اور اگر تم نے میری بیٹی کے ذہین میں کوئی ایسا ویسا خیال ڈالنے کی کوشش کی تو میں بھول جاؤں گا کہ تمھارے میرے ساتھ کوئی رشتہ ہے سن لیا۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے صاف الفاظوں میں دھمکی دے رہا تھا۔۔

یشفع پولیس میں کبھی نہیں جائے گی۔۔ بس سن لیا اسے کہو کہ میڈیکل رکھے سکون سے اگر نہیں تو گھر پر بیٹھ کر برتن صاف کرے یہی بہتر ہے۔

یہ کہتے اس نے اپنے صالحہ کو پیچھے دھکیلا وہ بڑی مشکل سے خود کو سنبھال پائی تھی۔۔

اپنے شوہر کے اس رویے کی وہ عادی ہو چکی تھی ہر روز کیسی ناں کیسی بات پر وہ اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھاتا تھا۔۔ اور صالحہ بس اپنے بچوں اور ماں باپ کی عزت کے لیے جو معاشرے میں قائم تھی اسی وجہ سے ہمیشہ کے لیے اپنی زبان پر تالہ لگا لیتی۔۔ اور چپ سے درد سہتی رہتی اور کرتی بھی اس کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی نہیں بچا تھا۔

اپنی اکلوتی جوان بیٹی کے لیے اسے اس دندرے کے ساتھ زندگی گزارنی تھی۔

جو ہر روز اس پر بے رحمانہ سلوک کرتا تھا ہر آنے والے مہمانوں کے سامنے ڈی گریڈ کرتا یشفع نے بہت دفعہ بولنا چاہا لیکن اپنی والدہ کے جڑے ہاتھوں کو دیکھ کر وہ بھی اپنے باپ کے مظالم کے آگے کچھ نہیں بول پاتی تھی۔

صالحہ مراد علی خان کے جانے کے بعد کچن کے فلور پر گرے شیشے کی کرچیوں کو اٹھا رہی تھی۔۔ جب اچانک کٹ اس کی انگلی پر لگ گیا۔۔

یشفع نے جونہی دیکھا وہ فوراً اپنے کمرے سے فرسٹ ایڈ بکس لے کر آئی اور اپنی والدہ کی زخمی انگلی پر بینڈج کی۔

کب تک یوں چپ سے سہتی رہے گی؟ میں نے کہا ناں مجھے نہیں جانا پولیس میں کیوں میری وجہ ہر روز اس ظالم انسان سے مار کھاتی ہیں۔

دوا لگاتے وقت یشفع کی آنکھیں خود نم ہو گئیں تھی۔۔

بیٹا وہ بابا ہیں تمھارے ایسے نہیں کہتے۔۔ جیسے صالحہ بیگم نے کہا وہ اکتا کر بولی۔۔

بس کر دئیں امی خدا کے لیے اتنی سخی مت بنیں اور وہ میرا باپ نہیں ہو سکتا۔۔ ایسے باپ ہوتے ہیں ؟ جو اپنی بیوی کو ہر روز مارتا ہو ایسا باپ ہوتا ہے جو اپنی اولاد کی خواہش کا گلا گھونٹ دے۔۔ ایسا باپ ہوتا ہے جو عورت کی عزت کرنا تک نہیں جانتا۔۔

ایسا انسان کم از کم میرا باپ نہیں ہو سکتا آپ پڑھتی رہیں ان کی محبت کے قصیدے مجھ سے نہیں ہوتا۔۔

سہن اور بس میں نے ایک فیصلہ کر لیا ہے۔۔

وہ اپنے آنسوؤں پونچھتی چئیر سے اٹھی۔۔

کیا ہوا یشفع بیٹا

ریلیکس کرو میری جان کچھ ایسا ویسا مت سوچو۔۔ میں نے تمھارے بابا سے بات کی ہے وہ مان جائیں گے تم اسی پروفیشن میں جاو گی جہاں تمھارا دل ہے۔۔ سنا۔۔

ماں آپنی بیٹی کو دلاسا دے رہی تھی۔۔ لیکن یشفع سب جانتی تھی کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔

اور آپ کو لگتا ہے مراد صاحب کبھی مانیں گے نہیں امی ان کے نزدیک ناں آپ کی اور ناں ہی اپنی اولاد کی کوئی اہمیت ہے وہ بس اپنے بارے میں سوچتے ہیں انھیں کیسی کی پروا نہیں ہے۔۔ وہ بس اپنی سیٹ کے

بارے میں سوچتے ہیں کہ کیسے اے سی پی ماشل چوہان سے آگے نکلا جائے اسے نیچا دیکھایا جائے اور کرتے کیا ہیں وہ۔۔

ایک کامیاب عورت کو اپنے سے زیادہ اوپر جاتا دیکھ کر نفرت اور حسد کی اگ میں جل رہے ہیں اسی وجہ سے مجھے اس جگہ نہیں دیکھ سکتے۔۔انھوں نے ہمیشہ سے بس یہی سوچا ہے کہ عورت مردوں کی جوتی تلے نیچے اچھی لگتی ہے۔

اسکی سسکیوں کی آوازیں۔۔اور چھپا یادرد صالحہ اچھی طرح محسوس کر سکتی تھی بے اختیار اسنے اپنی بیٹی کو سینے سے لگالیا درد ہی درد تھا۔۔۔

آسلام علیکم میڈم۔۔۔ماشل تھانے داخل ہوئی سب اسے دیکھتے سلوٹ کرتے۔۔وہ سب کا جواب دیتے اپنی کیبن کی جانب رواں تھی۔

جب سامنے مراد علی خان کو دیکھ کر رک گئ۔۔

آسلام وعلیکم مراد صاحب کیسے ہیں؟ماشل نے خود ہی پہل کی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اپنی اناء کے باعث اسے سلوٹ نہیں کرتا تھا۔۔اور ماشل کو اس انسان کی عزت کی بھی کوئی پروا نہیں تھی۔

وعلیکم اسلام میڈم آج بڑے ہی صبح صبح لگتا ہے کوئی سیریس کیس ہاتھ میں لگا ہے۔۔ کیوں ؟ ہمیشہ کی طرح جواب طنز کر کے ہی دیا۔

واہ۔۔ آپ مجھ پر بڑی نگاہ رکھتے ہیں کس ٹائم آتی ہوں جاتی ہوں۔۔

رکھنی پڑتی ہے ناں کیا کریں نہیں تو۔۔۔ وہ کہتے کہتے رک گیا

آدھی بات کرنے کی عادت اب تک نہیں گی آپ کی۔۔ خیر کوشش ضرور کریں کہ اندر کے غبار کو باہر نکالیں یہ ناہو اندر ہی اندر۔۔ گھٹ کے مر جائیں۔۔ ماشل طنزاً مسکراہٹ سے اسے دیکھتی اپنی کیبن میں چلی گئ۔۔

وہ دانت پینچے اسے دیکھتے رہ گیا۔۔

بس تھوڑا وقت رہ گیا ہے تیرا۔۔۔ پھر بتاؤں گا کون مرتا ہے... مراد علی خان نے دل میں سوچتے خود سے کہا۔

کیبن میں آئی تو وہاں پر عمش سمیت باری ہما ٹیپو موجود تھے جو اپنے کام میں پوری طرح محو تھے کہ ماشل کی موجودگی کا پتا ہی نہیں چلا۔۔ وہ آہستہ سے ان کے پاس کھڑی ہوگئ عمش کچھ انھیں بتا رہا تھا اس نے

جب اپنے سامنے ماشل کو دیکھا تو وہی چپ ہو گیا۔۔ اس سے پہلے وہ اسے سلوٹ کرتے۔۔ اسنے اشارہ کر کے کام جاری رکھنے کا کہا۔۔ عمش نے ٹوٹا ہوا سلسلہ پھر سے وہی سے جوڑا۔

کل کی تفتیش اور کیس ڈسکشن سے ہم جیک راجپوت کے خلاف ایک مضبوط ایف آئی آر درج ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتے ہیں۔۔ یقیناً وہ اپروچ کرے گا جہاں تک کر سکتا ہے لیکن۔۔ اگر پریشر بڑھا تو کوئی بھی اس کی بات سننے کو تیار نہیں ہو گا۔۔ اسلیے اس پوائنٹ کو دھیان میں رکھنا ہو گا۔۔ کہ ریڈ کے وقت اس کے گھر کو پوری طرح سییل کر دیا جائے گا۔۔ فون کنکشن سب کٹ کر دیے جائیں گے تاکہ وہ کیسی قسم کا رابطہ ناں کر سکے۔۔ فرض کریں اگر وہ کر بھی لیتا ہے لیکن اس سے پہلے ہمیں اس کے خلاف لگائے گئے الیگیشنز کو سچا ثابت کرنا ہو گا۔۔ جس کے لیے ہمارے پاس چوبیس گھنٹے کا ٹائم درکار ہو گا لیکن اگر۔۔۔ ریڈ لمبی ہوئی تو شاید۔۔ ہمارے لیے فاہدہ ہو گا۔۔ ایسے میں ہم زیادہ ثبوت ڈھونڈ پائیں گے۔۔

عمش نے سارا پلان سمجھایا۔۔۔ سب نے ہر پہلوؤں کو اچھی طرح پرکھا۔۔ اب بس دیر اپروول کی تھی ماشل فائل لیے کیبن سے باہر نکلی۔۔

سب مضطرب نگاہیں ڈی ایس پی کی کیبن پر جمائے کھڑے ہو گئے۔۔ بس اب فیصلہ ہو جائے۔

ماشل نے کیس فاعل کی ساری ڈیٹیل ڈی ایس پی حفیظ کو بتائی۔۔۔وہ اب جواب کی منتظر تھی۔۔اسنے فاعل آگے ان کی طرف بڑھائی۔

ڈی ایس پی حفیظ شاک حالت میں ماشل کو دیکھتے بولے۔۔

تمھیں پتا ہے تم کس کے اوپر کیس کرنے کی بات کر رہی ہے۔۔؟شاید انھیں یقین نہیں آ رہا تھا۔

جی سر میں اچھے سے جانتی ہوں میں جیک راجپوت جیسے زمینی خدا کی اصلیت دیکھانا چاہتی ہوں کہ جس طاقت کے نشے میں وہ گھمنڈی ہے۔۔وہ دو سکینڈ نہیں لگے گا اس اوپر بیٹھی ذات کو مٹی میں ملانے میں۔۔ میں جیک راجپوت کو اس کی اوقات یاد دلانا چاہتی ہوں کہ اپنی ماں بیٹی بہن ک جتنا درجہ ہوتا ہے اتنا کیسی دوسری کی بیٹی بہن کا بھی ہوتا ہے جن کی عزت کو یوں برباد کر دیتا ہے۔۔میں اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے جا رہی ہوں جو ہمارے حق کی کمائی کے ٹیکس چوری کر کے حرام کے دھندوں میں استعمال کرتا ہے۔۔

سر پلیز میری بات مانیے یہ جیک راجپوت ایک نہایت ہی بزدل انسان ہے جو بس اپنی اپروچ کی وجہ سے اکڑتا ہے کہ اس کے بڑے کنیکشن ہے تو کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن حقیقت کا سامنا اس نے کبھی نہیں کیا

اور میرے خیال سے اب وہ وقت آگیا ہے جب اس کو حقیقت سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ظلم کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔۔ بادشاہت کا وقت بھی مقرر ہوتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے قائم نہیں رہتا۔۔

ماشل کا جذبہ دیکھ کر ڈی ایس پی حفیظ اگے سے کچھ بول ناں پائے۔۔ ظاہر وہ حق کہہ رہی تھی سچ تو کہہ رہی تھی۔۔ اسنے پل بھر اپنی جوب کا سوچا۔۔۔ پھر ایک لمحہ اپنے ملک کے حالات کی جانب نظر دھڑائی غریبی مفلسی۔۔۔ میں ڈوبی غربت۔۔۔

ڈی ایس پی حفیظ نے پین اٹھایا اور کیس فاعل پر دستخط کر دینے

یور کیس ایز اپروو آپ جیک راجپوت کے محل پر ریڈ ڈال سکتے ہیں کچھ دیر میں آپ کو قانونی کاغذات اور پرمیشن لیٹر مل جائے۔۔ گا

ماشل کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔۔ اس کے سینئیر نے اپنی جوب کی پرواکیے بغیر سچ کا ساتھ دیا تھا وہ کھڑی ہوئی اور سلوٹ پیش کی۔

مجھے تم پر فخر ہے ماشل اللہ تمھیں اس مقصد میں کامیاب کرے۔۔

تھینک یوں سر ماشل یہ کہتے کیبن سے باہر آئی ٹیپو باری ہما اور عمش بے چینی سے اس کے باہر آنے کے انتظار میں تھے۔۔۔ ماشل کے چہرے پر فتح کی مسکراہٹ دیکھ کر۔۔ وہ خوش ہو گئے۔۔

آخر انھیں پرمیشن مل گئ تھی۔۔

اسے پرمیشن مل گئ۔۔۔ اور وہ دن بھی قریب آرہے تھے۔۔۔ جس دن ماشل کی زندگی بدلنے والی تھی۔۔۔ اس دن وہ کامیابی پر خوش تھی لیکن اس بات سے انجان تھی آگے کھڑا طوفان اسے اپنے لپیٹے میں لے لے گا۔۔۔ عمش کی بات سن کر حاتم فرقان کا تجسس اور بڑھا۔۔

ٹائم دوپہر کا ہو چکا تھا۔۔

تمھیں بھوک تو نہیں لگی میں لنچ کا انتظام کرتا ہوں یہ کہتے حاتم صوفے سے اٹھا اور کچن میں گیا۔۔ فریزر میں رکھا کھانا گرم کیا اور پھر نشست گاہ میں لے کر آیا۔۔ کہانی بڑی دلچسپ موڑ پر رکی تھی۔۔

کھانا کھانے کے بعد عمش۔۔ پھر ایک بار ٹوٹا ہوا ماضی کا سلسلہ جوڑنے کی کوشش کی۔

ایک بار پھر ماضی۔۔۔ کی یادیں ان دونوں کے سامنے عیاں ہونے لگی۔۔

ماشل اپنی پوری ٹیم کے ساتھ تیار ریڈ کے لیے اگلی صبح پانچ بجے روانہ ہوئی۔۔

مراد علی خان گہری نیند میں مبتلا بیڈ ہر مزے سے سو رہا تھا جب اس کے فون کی گھنٹی بجی۔۔

ہیلو کون؟ وہ نیند میں بولا۔۔

جب فون میں سے ملنے والی خبر نے اسے چونکا دیا۔۔ ساری نیند جیسی اڑ گئ

کیاریڈ؟

جی سر جیک راجپوت کے اڈے پر ریڈ پڑنے والی ہے۔ماشل چوہان اپنی ٹیم کے ساتھ روانہ ہو چکہ ہے۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ اسطرح کی خبر ہمیں نہیں پتا چلی؟ وہ غصے سے غرایا تھا

سر کیسے پتا چلتا۔۔۔ اے سی پی ماشل چوہان اور اس کی ٹیم نے انڈر کور رہ کر کیس ڈسکس کیا کیسی کو کان و کان تک خبر نہیں ہونے دئیں۔۔ سر اس سے پہلے زیادہ دیر ہو جائے آپ جیک سر کو بتا دئیں کہ وہ تیار رہیں۔۔۔۔ جنگل میں آگ لگنے والی ہے۔۔

اس نیوز نے مراد علی کو ہلا کر رکھ دیا تھا فون بند ہو چکا تھا وہ سر کو پکڑے بیٹھا۔۔۔

یہ کیا ہو گیا۔۔ اسنے ہر بڑی سے جیک راجپوت کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن اگے سے فون بند تھا

سر۔۔۔ فون اٹھاو۔۔۔ وہ آگئ ہے۔۔ مراد علی خان بے چینی سے خود سے بولا۔۔

لیکن آگے سے کوئی کنٹیکٹ نہیں تھا۔

گاڑی جیک راجپوت کے عالی شان بنگلے کے قریب رکی وہ اپنی ٹیم کے ساتھ باہر نکلی اور گیٹ کے قریب آئی۔۔

کون؟

تم لوگوں کا باپ ۔۔ دروازہ کھول ۔۔ ماشل غصے سے بولی ۔

ارے میڈم ایسے کیسے دروازہ کھولیں پہلے اپنی آئیڈنٹٹی بتائیں گیٹ کیپر نے تصدیق چاہی۔ تو ٹیپو ہنس کر بولا ۔

پولیس سے ہیں ۔۔ تیرے صاحب سے بات چیت کرنی ہے ۔۔ یہ رہی پرمیشن ۔۔ ٹیپو نے کاغذات آگے کیا تو ایک سکینڈ کے اندر دروازہ کھول دیا گیا ۔۔

وہ پانچوں اس وقت وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس پولیس کا بیج شرٹ پر لگائے ۔۔ ہمت کے ساتھ قدم بڑھائے اس کے بنگلے میں داخل ہوئے ۔۔۔ کچھ ہی سکینڈز میں سارا محل روشنی سے جگ اٹھا۔

ایسے میں جیک راجپوت جو نائیٹ ڈرس میں تھا بڑے مزے سے صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اپنے سامنے کھڑی ماشل کی بات سن کر ہنسنے لگا۔ اور کہا

بڑی اوقات ہو گئ ہے تم پولیس والوں کی ؟ ۔

جی اوقات ہے تو آپ کے سامنے کھڑے ہیں ۔۔ ورنہ عزت کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں پولیس والوں کے پاس ماشل نے بھی اسی تیز لہجے میں جواب دیا ۔۔

انسپکٹر صاحبہ لگتا ہے۔ آپ کو دشمنیاں پالنے کا بڑا شوق ہے۔۔ تبھی یہاں پر بنا کچھ سوچے سمجھے منہ اٹھا کر چلی آئی وہ اب صوفہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

عمش ٹیپو ہما اور باری نے بڑی مشکل سے خود کو روک رکھے تھا۔ لیکن وہ سب آڈرز کو فولو کر رہے تھے

۔۔

کیا کروں جیک صاحب عادت سے مجبور ہوں جب تک آپ جیسے دو نمبر لوگوں کے نقلی چہروں کو بے نقاب ناں کر دوں سکون نہیں ملتا۔۔ اب آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں کاروائی سٹارٹ کروں۔۔

ایسے کیسے کاروائی۔۔۔ہائی کورٹ سے پرمیشن ملی ہے

آپ کو؟ جیسے جیک نے کہا عمش نے وارنٹ لیٹر اس کے سامنے لہرایا

پوری تیاری کے ساتھ آئی ہوں۔۔ برات آئی ہے دلہن کو لے کر ہی جائے گی۔۔ماشل کے طنز نے اسے نفرت کی آگ میں جھلسا کر رکھ دیا تھا۔۔

میم ہم شروع کریں تلاشی لینا۔۔ ٹیپو نے درمیان میں مداخلت کی۔

بالکل گھر کے ایک ایک کونے کی چھان بین کرو تب تک میں اور آفیسرز کو بھلا لیتی ہوں۔۔جیک صاحب کے بینک آکاونٹ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنی ہے آخر اتنا خزانہ چھپا کر رکھا ہے۔۔وہ بھی تو سر عام دنیا کو دیکھانا ہے۔۔

یہ سنتے ہی جیک راجپوت بھڑک اٹھا اور فوراً سے اپنے فون کی طرف لپکا جب ماشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ریڈ کے وقت کیسی کو کال ناں کی جائے گی اور ناں ہی ریسیو ہو گی۔۔سرکاری فون استعمال کیا جائے گا بس اسنے فون اپنی زیر حراست میں لے لیا اور باری کو پکڑا دیا۔۔

تمام سرونٹ یہاں پر لائن میں کھڑیں ہو جائیں اور سب اپنے اپنے موبائل فونز اور نام و پتا بتائیں ہمانے سب کو آڈرز دیے باری اور ٹیپو گھر کی چھان بین کے لیے اوپر چلے گئے تب تک اور بھی پولیس کی ٹیم آچکی تھی سارے بنگلے کو سیل کر دیا گیا۔۔

اور گھر کا مین لاونج کا دروازہ بھی۔۔

اب اپنی زندگی کی الٹی گنتی گننا شروع کر دواے سی پی ماشل چوہان۔۔میرے ساتھ پنگا لے کر اچھا نہیں کیا۔۔کھیل کی شروعات تم نے کی ہے اس کا اختتام میں کروں گا۔۔باپ کی طرح پورے ملک میں غدار ثابت ناں کیا تو میرا نام بھی جیک راجپوت نہیں۔پھر گھر پر بیٹھ کر ہانڈی روٹی کرنا۔

یہ دھمکیاں کیسی اور کو دینا سمجھے۔۔۔اس طرح کی نوبت ہی نہیں آئے گی اور اگر آ بھی گئ تو اس سے پہلے تمھارے نام کا جلوس ہر جگہ نکلوا کر چھوڑوں گی عدالتوں میں جوتیاں گھسٹیتے رہ جاوگے لیکن رہا نہیں ہو پاوگے۔ماشل نے بھی ایک ایک لفظ چبا کر جواب دیا۔

یہ تو وقت بتائے گا کون بازی مارتا ہے۔۔وہ بڑے غرور سے وہی صوفے پر دوبارہ بیٹھ گیا

ساری ٹیم اپنے پورے جوش کے ساتھ کام میں مصروف ہو گئ ہر ایک کمرے کو باریکی سے چھانا گیا۔۔ کچن سے لے کر سٹور روم تک سب۔۔جب عمش نیچے ماشل کے پاس آیا

میم الماری کی چابیاں چاہیے کیونکہ وہ لاکڈ ہے

آپ ہمیں اپنے کمرے کی الماری کی چابیاں دے سکتے ہیں وہاں پر بھی دیکھنا ہے۔ماشل نے تحمل لہجے میں اس سے کہا۔

وہ پرائیویٹ ہے اس کی نہیں مل سکتی۔۔جیک نے صاف انکار کر دیا۔

آپ کو دینا ہو گا۔۔ آڈرز ہیں ماشل نے پھر کہا۔

نہیں دونگا سن لیا تو نے۔۔وہ بلند آواز میں چلایا۔۔اور ماشل کی طرف بڑھنے لگا اس سے پہلے وہ کوئی حرکت کرتا عمش نے اسے پکڑ کر پیچھے کیا۔

اگر ہاتھ لگایا ناں تو توڑ کر رکھ دونگا۔۔اور کھینچ کر اس کے ہاتھوں سے چابیاں لی۔

عمش اسے کچھ مت کہنا یہ چاہتا ہے کہ کوئی مجھ پر ہاتھ اور یہ ایکشن لے۔

میم لیکن۔۔ عمش نے بولنا چاہا مگر ماشل نے روک دیا۔

تم جاو میں دیکھ لیتی ہوں۔

کیا یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔کب سے ریڈ پڑی ہے ؟یوشع خبر سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا۔

جی سر تقریباً تین گھنٹے ہو گئے سارا بنگلہ سیل کر لیا گیا ہے ناں کوئی اندر آسکتا ہے اور ناں ہی باہر جا سکتا ہے

۔مجھے لگتا ہے کھیل ختم مراد علی خاں نے ہاتھ کھڑے کر لیے

ایسے کیسے کھیل ختم تم اب دیکھتے جاو ہوتا کیا ہے۔۔۔یوشع نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

اور پھر ایک زور کا قہقہہ لگایا۔۔

واہ۔۔داد دینی چاہیے تمھاری انسپکٹر صاحبہ چلو مجھے جیک کو مارنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی سارا کام

ہی خود تم کر دو گی

باب نمبر 3

رسوا زمانہ

سر آپ نے کیسے اسے اجازت دے دی آپ کو معلوم بھی ہے وہ کتنا پاورفل انسان ہے اس کی اتنے اتنے اونچے لوگوں تک اپروچ ہے اور آپ نے بنا کچھ سوچے اس انسپکٹر صاحبہ کو ریڈ پر اپروول دے دی۔۔ خود تو وہ دماغ سے غائب ہے اور اب آپ کو بھی اس طرح کے کیسز میں گھسیٹ رہی ہے۔۔۔

مراد علی نے ڈی ایس پی حفیظ کو قائل کرنے کی کوشش کی تاکہ کیسی طرح سے یہ ریڈ رک جائے۔

تم چاہتے کیا ہو مراد ؟ مجھے تمھاری سمجھ نہیں آتی آخر کوئی اس حد تک بھی جیلس ہو سکتا ہے کیسی سے ۔۔

بہت افسوس ہے مجھے اور رہی بات اس ریڈ کیس کی اور جیک راجپوت جیسا انسان یہی ڈیزرو کرتا ہے۔

تمھیں کیا لگتا ہے ہم سب کو اس کے کالے دھندے کاموں کا علم نہیں ہے جو وہ رات کے پہر میں سر انجام دیتا ہے۔

ہر روز ہمارے تھانے میں درج ہونے والی رئیپ فاعل اس درندے کے خلاف درج کروائی جاتی ہے. جو لوگوں کی کمائی کو اپنے بینک میں بڑھتا ہے کیسے اس سب کو نظر انداز کر سکتے ہو تم ؟

ڈی ایس پی حفیظ حیران رہ گئے تھے یہ سنتے مراد علی طنزاً ہنسا اور کہا

سر جی سب کو اپنی جان بڑی پیاری ہوتی ہے۔۔ اور ساتھ عزت بھی اور میرا ابھی مرنے کا ارادہ بلکل بھی نہیں ہے۔۔ جانتا ہوں میں اس انسان کے بارے میں کون نہیں اس کے کاموں سے واقف بولیں۔ ہر سیاسی ہستی سے لے کر عام عوام سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ جیک راجپوت درندہ ہے مگر پھر بھی ہر بار اس کے خاندان کو ہی ووٹوں میں فتح کرواتے ایسا کیوں کرتے ہیں ؟

میں بتاتا ہوں اسلیے کہ ظالم بادشاہ کے خوف سے سب انکھوں اور زبانوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چپی کے تالے لگا لیتے ہیں اور وہی کرتے اور مانتے ہیں جو حکمران کہتا ہے۔۔اگر وہ دن کہے تو لوگ دن مانیں گے۔ اس دنیا میں کوئی کیسی کی پروا نہیں کرتا سب اپنے آپ کو بچانے میں لگے پڑئیں ہیں

کہاں کا انصاف؟

عوام کا ٹیکس چوری ہوتا ہے کیا ایک دفعہ بھی لوگوں نے ہمت کر کے اس کے خلاف آواز اٹھائی نہیں کیسی میں اتنی ہمت کہاں بھوکے شیر کو چھیڑنے کی۔وہ کہتے ہیں ناں

جیسی رعایا ویسا ہی حکمران۔۔۔جب ہم خود پر ہونے والے ناجائز ظلم کے خلاف آواز نہیں اٹھائیں گے تو اوپر بیٹھی وہ ذات بھی حالت نہیں بدلتی۔

اس لیے میں کہتا اس سے پہلے کوئی خون خرابا ہو جائے۔۔یہ ریڈ بند کروائیں بہت کچھ داؤ پر لگ جائے گا ۔۔وہ ماشل چوہان کو نہیں چھوڑے گا۔۔

مراد علی خان نے وارن کیا اس ہے الفاظوں میں سچائی کو ڈی ایس پی حفیظ نے محسوس کیا لیکن اب وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

اب ریڈ نہیں رک سکتی مراد۔۔جو بھی ہو گا وہ دیکھا جائے گا بہتر ہو گا اگر تم اپنے کام پر دھیان دو ماشل نے خود یہ کیس لیا ہے اور جتنی قابل وہ آفیسر ہیں میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ کامیاب ہو کر ہی نکلے گی۔

بہت ہو گیا ظلم

دوسری طرف جیک راجپوت کے بنگلے میں ہر طرف ایک سنسنی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا جیک بے تابی بڑھنے لگی کیونکہ ماشل کے ہاتھوں اس کے بینک بیلنس کی تجوڑی ہاتھ لگی تھی جس میں ہر ایک کی زمین جو زبردستی ہتھائی گئ تھی فائلز موجود تھی۔بینک میں کتنی رقم موجود سب کی رسیدیں اس کے پاس تھیں۔۔

میم ہم نے گھر کے ایک ایک کونے کو اچھی طرح سے چیک کیا ہے مالی رقم میں ستر لاکھ نعقد نوٹ بر آمد ہوئے ہیں اور ساتھ سونے کے کچھ سیٹ۔۔اور شراب کی لاتعداد بوتلیں مطلب ہر روزرات کو یہاں پر شراب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔۔

عمش اب ساری ڈیٹیل ماشل کو بتا رہا تھا۔۔

ہوں لیکن عمش مجھے ابھی اس شخص پر ڈاوٹ ہے ٹیم کو کہو ایک دفعہ پھر تلاشی لے کچھ بڑا ملے گا۔۔

ماشل نے تصدیق چاہی۔

اوکے میم عمش یہ کہہ کر واپس پلٹا اور ماشل جیک راجپوت کی طرف جو اضطراب لاونج میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔

کیا ہوا ہے جیک صاحب؟ اتنی بے چینی؟

مجھے ایک فون کال کرنے دو انسپکٹر پھر میں تمھیں بتاؤں گا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ وہ بھوکے شیر کی مانند اس کی طرف لپکا۔

دو فٹ دور رہ کر مجھ سے بات کرو سنا تم نے ورنہ ٹانگیں توڑ کر ہاتھوں میں پکڑا دو نگی۔۔ وہ غصے سے بولی۔۔

تم مجھے فون دے رہی ہو یاں میں زبردستی کروں۔۔ وہ چلایا تھا

آہستہ آواز میں بات کرو جاہل انسان کیسے چیخ کر خود کی ناکامی کو کوس رہے ہو۔۔ اب تو بربادی شروع ہے ... لیکن خیر دیکھتے کس کو فون کرتے ہو یہ لو سرکاری فون مگر دھیان سے صرف ایک کال

ماشل نے قانوناً اسے فون پکڑایا اور پھر کچھ دور کھڑی ہو گئ وہ ہربڑی سے فون میں سے کیسی کو کال ملانے لگا۔

جلدی کچھ کرو یہ ریڈ رکواو اگر میڈیا میں یہ بات پھیل گئ تو میری ساری بنی بنائی عزت خراب ہو جائے گی ۔۔ جلدی کرو۔۔ لیکن اس ریڈ کو چوبیس گھنٹے سے پہلے ختم کرو

آگے سے ملنے والی خبر پر اسے سکوں ہوا۔۔ اور فون بند کر دیا۔۔

ہو گیا فون ؟ ویسے افسوس ہو رہا ہے تمھاری یہ حالت دیکھ کر شرم نہیں آتی اپنے کیے کاموں پر کہ کاش میں ایسا ناں کرتا تو آج یہ دن دیکھنے ناں پڑتے کم از کم یہ دن تو بلکل نہیں ماشل نے جیسے کہا

وہ بولا

افسوس مجھے نہیں تمھیں ہو گا جب تمھیں ریڈ روکنے کو کہا جائے گا۔ بنگلے میں آئی اپنی مرضی سے ہو لیکن ایک بات یاد رکھنا جاؤ گی میری مرضی سے کیونکہ کچھ دیر میں تمھیں ایک ایسی خبر ملنے والی ہے جس کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔

وہ بڑے آرام سے بغیر کیسی فکر والے انداز سے بولا۔

جب ماشل کے فون کی گھنٹی چنگاری حایَف کا کال سننے کے لیے وہ لاونج سے باہر آئی۔

کیسی ہو ؟

ٹھیک تم بتاؤ اس نے بس مختصر سا جواب دیا۔

گھر کی فکر مت کرنا میں ممانی جان اور مصطفیٰ کے پاس ہوں تم صرف اپنے کام پر فوکس کرو باہر کی فکر چھوڑ دو

حایَف نے اسے تسلی دی۔

تھینک یوں ایک بار پھر احسان کے لیے۔۔ماشل کا جواب سن کر حایَف بے اختیار مسکرا دیا۔

احسان کس بات کا؟میں تو گھر کا فرد ہونے کے ناطے اپنی زمہ داری نبھار ہا ہوں۔۔

تم ہر دفعہ یہ کہہ کر شرمندہ کرتے ہو میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے جانتی ہوں تم اس گھر کا حصہ ہو۔

ماشل ہلکا سا مسکرائی۔

شکر ہے مسکرائی تو۔۔۔حایَف نے دل پر ہاتھ رکھا۔

تمھیں کیسے پتا چلا؟ماشل حیران رہ گئ۔واقعی وہ انسان اسکی ہر بات انداز کو دیکھے بنا بھی سمجھ جاتا تھا۔

حالانکہ وہ خود کو ایک سائیڈ پر رکھتی تھی یہ سوچتے ہوئے کہ ابھی ہمارے درمیان کوئی رشتہ قائم نہیں

ہوا۔

ماشل چوہان۔۔۔کے ہر انداز سے واقف ہوں میں۔۔اسلیے تو آپ کی محبت میں گرفتار ہوں۔۔حایَف کا

لہجہ نرم تھا۔

تمھیں معلوم ہے مجھے ایسی باتیں بلکل نہیں پسند ابھی صرف مگنی ہوئی ہے۔جو اکثر ٹوٹ بھی جایا کرتی ہیں

۔۔اسلیے حایَف تم ان باتوں سے گریز کرو۔۔ماشل نے اسے سمجھایا

اچھا سوری احتیاط کروں گا لیکن شادی کے بعد یہ حق میرا ہو گا کہ میں اپنی بیوی کی تعریف کر سکوں۔۔

یہ کہتے اس نے فون بند کر دیا۔

ماشل کے ہاتھ وہی رک گیا تھا حایَف کے الفاظ ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے وہ اس رشتے سے خوش تو تھی؟ کیا اسے بھی حایَف سے محبت تھی؟ یاں بڑوں کے فیصلوں کی بدولت ہونے والا رشتہ۔

اسنے خود کو ان سوچوں سے بیدار کیا اور واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئ۔

وقت ان کے پاس کم تھا جلدی ہی جیک راجپوت کے خلاف ثبوت ڈھونڈنے تھے اس کی پوری ٹیم کام میں محو تھی۔۔ ہما ہر ایک سروینٹ سے پوچھ تاچھ کرتی دیکھائی دی۔

کوئی بھی زبان نہیں کھول رہا سب جیک کے خوف سے کانپ رہے ہیں. ہما نے ماشل کو بتایا جو فون سننے کے بعد ابھی دوبارہ لاونج میں آئی تھی

یہ کبھی کچھ نہیں بول پائیں گے ہما کیونکہ اس انسان کے خوف نے انھیں اتنا ڈرا دیا ہے کہ مشکل ہے یہ اپنی زبانیں کھول پائیں۔۔

تو میڈم اب کیا ہو گا؟ ہما جنھجھلا کر رہ گئ۔

ہم اپنے ریڈ پر متوجہ دئیں گے۔۔۔ جو کیس فاعل ہم نے جیک راجپوت کے خلاف درج کی ہے اس کے مطابق ہم سارے ثبوت ڈھونڈے گے مجھے پورا یقین ہے ٹیکس کا سارا کالا چھٹا اس نے گھر میں ہی چھپا کر رکھا ہے۔

ماشل ابھی یہی بات کر رہی تھی جب عمش اور باری ہاتھوں میں فاعلز پکڑے ان کی جانب آئے۔۔

میڈم یہ ہمیں اس کی الماری سے سارے بینک بیلنس کی رسیدیں بر آمد ہوئی ہیں کہ وہ اب تک کتنے پیسے بینک میں رکھوا چکا ہے۔ عمش نے ساری فاعلز ایک طرف رکھی

تو باری بولا

اور میڈم یہ ان زمینوں کے کاغذات ہے جنھیں یہ اپنے پاور اور پیسے سے لوگوں سے چھینتا آیا ہے۔

او کے ویری گڈ۔۔۔ عمش ایسا کریں ابھی ان ساری فاعلز کا ایک ریکارڈ تیار کریں بس پندرہ منٹ میں ساری رئیڈ کو کور اپ کریں' کیونکہ اب کافی ثبوت ہمارے ہاتھ لگ چکیں ہیں کھیل ختم۔

ماشل نے فخر سے سر اونچا کیا واقعی اسے اپنی ٹیم ورک پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں گھر سے بر آمد ہونے والے ساری شراب کی بوتلیں ٹیپو سرکاری گاڑی میں ثبوت کے طور پر لے کر تھانے رواں ہوا ہما اور باری ساری فاعلز لیے ابھی ابھی ٹیپو کی گاڑی کے پیچھے نکلے۔۔۔ آسمان کہ

سیاہی پر اب صبح آب و تاب کی چمک پڑنے لگی تھی رئیڈ کو پورے چوبیس گھنٹے سے پہلے پہلے کور اپ کر لیا گیا۔۔ تھا

جیک راجپوت بالکل خاموش کھڑا ماشل کو دیکھ رہا تھا جو فاعل میں اس سے کچھ سگنیچر کروانے لگی تھی۔

اب نیہ ڈوب گئ ہے جیک صاحب۔۔۔ حقیقت کا تسلیم کر لو ورنہ اس کے علاوٰہ تو اور کوئی حل ہے نہیں آپ کے پاس اسلیے اچھے بچوں کی طرح اس فاعل پر سگنیچر کرو۔۔ تاکہ ہم جلد از جلد آپ کو پولیس کسٹڈی میں لیں سکیں۔۔

جیسے ماشل نے کہا جیک راجپوت چیخ کر بولا۔

تو دو ٹکے کی عورت کو اس کی اوقات جاں یاد دلوائی تو میرا نام بھی جیک نہیں تمھیں کیا لگتا ہے اس سب سے مجھے فرق پڑے گا غلط فہمی ہے تمھاری سنا تم نے۔۔

اسے مجبوراً سگنیچر کرنے پڑے۔۔ تب تک

عمش وہاں آیا۔

میم گاڑی تیار ہے۔" ماشل یہ سنتے پیپرز اور پین اس سے لے کر لاونج سے باہر نکلی۔

سب کچھ ٹھیک ہے؟ ماشل نے عمش سے باہر آکر پوچھا

جی بس کل کیس عدالت میں درج کروایا جائے گا اب اللہ کرے سب اس ثبوتوں کو دیکھ کر کوئی ایکشن لے لے۔ عمش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

سب کچھ ٹھیک ہو گا جو بھی الیگیشنز ہم نے لگائے ہیں اس پر وہ سب سچے ہیں۔ہاں زرا مشکل ہے لیکن نا ممکن نہیں ہے۔ماشل نے اپنی کیپ اتاری تھی جب اس کی نظر عمش کے زخمی ہاتھ کی طرف بڑھی۔

یہ کیا ہوا ہے عمش؟ تمھارا ہاتھ اتنا زخمی ہوا ہے۔وہ حیران رہ گئ تھی

او۔۔یہ تلاشی لیتے کیبن کھولتے ہاتھ کو تھوڑا سا لگ گیا میں ٹھیک ہوں وہ لاپرواہی سے بولا۔

کیا مطلب تم ٹھیک ہو ہاتھ تو دیکھو اپنا کام کرنا اچھی بات ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اپنی حفاظت کرنا بول جاو کم از کم مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی عمش گاڑی روکو کیسی کلینک کے قریب فورا سے۔

میم میں گھر جا کر دیکھ لوں گا آپ فکر ناں کریں وہ گاڑی چلاتے ہوئے بولا

دیز ایز مائے آڈر عمش گاڑی روکو وہ غصے سے بولی تھی اور اگلے ہی لمحے عمش نے بغیر بات کو طول دیے کلینک کے قریب گاڑی روکی اور وہ پٹی کروانے کے لیے باہر نکلا۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ واپس آ چکا تھا۔

رات کو چینج کروانا۔۔۔ماشل نے اسے تلقین کی۔

ضرور تھینک یوں وہ مسکرا کر بولا۔ پتا نہیں وہ اس کو کبھی منع نہیں کر سکتا تھا خاص کر ماشل چوہان کو تو کبھی نہیں۔

سر اس دفعہ کا کیس بڑا مضبوط بنایا گیا ہے بچنا مشکل ہے۔ آپ بات کیوں نہیں میری سمجھ رہے وہ آدمی پچھلے ایک گھنٹے سے جیک راجپوت کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔

اتنا کھلا پلا کے کیوں رکھا تھا میں نے تم لوگوں کو تاکہ ضرورت کے وقت میری مدد کر سکو وہ عورت میرے ہی گھر میں آکر ریڈ ڈالتی ہے۔ اتنی جرآت آج تک کیسی کی نہیں ہوئی اور اس نے تو بے خوف میری آنکھوں میں دیکھ کر دھمکی دی ہے۔۔ اور میں اپنی بے عزتی کبھی برداشت نہیں کر سکتا خاص کر ان پولیس والوں کے ہاتھوں سے اس لیے جو مرضی کرو یہ کیس دو دن کے اندر عدالت سے خارج ہو جانا چاہیے سنا تم نے وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا

جیک صاحب میں آپ کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں وہ اے سی پی ماشل چوہان پوری اپنے باپ پر گئ ہے اس کے باپ نے بھی ایسے ہی سب کے ناک میں دم کر رکھا تھا انصاف کی رٹ لگائے نہیں تھکتا

یہ خاندان یہ جانتے ہوئے بھی کہ بھائی کومہ میں بے سہارہ پڑا ہے اور ماں بیوہ لیکن اس میڈم صاحبہ کا نکھرہ دیکھنے والا ہوتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں ایک تیر سے دو شکار کر لیجے۔۔۔

وہ آدمی بڑے ہی رازدارنہ انداز سے بولا

کیا مطلب؟ جیک کو بھی دلچسپی ہوئی

آپ ٹھہرے بڑے لوگ۔۔ جس کے ہاتھ میں پیسا اور پاور ہے۔۔ جو کچھ بھی کر سکتا ہے کیوں ناں ہم اس کیس کے ساتھ ساتھ اس انسپکٹر کا بھی قصہ تمام کر دیئں۔ ناں رہے گا بھانس اور ناں ہی بجے گی بانسری۔۔ کیا کہتے ہیں کھیل کا آغاز کریں وہ شیطانی دماغ سے اسے قائل کرنے کی کوشش کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہو گیا تھا۔

ہوں۔۔۔۔۔۔۔ کھیل تو کھیلنا پڑے گا چیس گیم اگر سٹارٹ کی ہے تو اینڈ کرنا پڑے گا اب اسے میں بتاؤں گا کہ میرے ساتھ دشمنی کتنی مہنگی پڑ سکتی ہے بڑا اکڑ اور ناز ہے خود پر توڑ کر ناں رکھ دی تو میرا نام بھی جیک نہیں۔۔۔

قتل؟ وہ آدمی تو جوش سے بولا تھا

ڈبل مڈر کیس اب تم دیکھتے جاو زرا لاشیں بچھا دونگا۔۔ یہ کہتے جیک چیئر سے اٹھا

پوری امید ہے آپ سے پنجریں میں قید کر لیں گے۔۔ سامنے بیٹھا آدمی بھی جیک کے اٹھنے پر چیئر سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہاتھ ملایا۔

عورت ہمیشہ مرد کی جوتی تلے کی اچھی لگتی ہے زیادہ اچھلے تو اپنی اوقات یاد بھول جاتی ہیں۔۔ ماشل چوہان بھی ان عورتوں کی طرح کمزور ہے تم فکر مت کرو بس انتظار کرنا جلدی ہی بہت کچھ ہونے والا ہے

جیک راجپوت اپنے خطرناک ارداوں سے اس آدمی کو آگاہ کرتے آفس سے نکلا۔۔

سیاست کے اس گندے کھیل میں وہ اس کا شکار بننے جارہی تھی مگر شاید وہ اس بار بے خبر رہ گئ۔ دوسری طرف وہ تھانے میں سارا کام نپٹا کر گھر کی طرف روانہ ہوئی آنکھوں میں فاتح کے آنسو تھے آج ان پانچوں کے لیے یہ دن بڑا اہم تھا

ایک ایسے انسان کا سامنا کرنا تھا جو اپنے دولت کے نشے میں میں زمینی خدا بن چکا تھا۔ جو عام انسانوں کو خود ڈے بدتر سمجھتا۔۔ لیکن ماشل ان لوگوں میں سے نہیں تھی جو چپ چاپ زمانے کی بے بسی کو دیکھ کر منہ کو تالہ لگا کر بیٹھ جائے نہیں اس کے بابا نے ہمیشہ حالات سے کیسے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ اللہ پر مضبوط یقین کوئی بھی پہاڑ سر کروا سکتا ہے۔ ہم پہلے ہی اس سے شکوہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور ہم اللہ کے نظام میں کون ہوتے ہیں دخل اندازی کرنے والے وہ بہتر جاننے والا ہے۔۔ بس تم

اس سے مانگتے رہو اس کے در پر جھکو جو جھکنے کے قابل ہے اللہ سے پیار کرو جو پیار کرنے کے قابل ہے۔

اللہ سے امیدیں لگاؤ جو پوری رکھنے کی طاقت رکھتا ہے اللہ ہی ہمارا رہبر ہے اللہ ہی ہمارا ہمسر ہے اس نے ہی ہمیں پیدا کیا اور اپنے نیک بندوں کو آزماتا بھی وہی ہے۔

عمش ابھی ابھی گھر داخل ہوا تو لاؤنج میں روما اور اس کے پیرنٹس کو بیٹھا دیکھ کر وہ تھوڑا حیران ہوا کہی رشتے کی بات تو کرنے نہیں آئے۔ مگر وہ چہرے پر کچھ لائے بغیر بڑے پیار سے سب سے ملا اسکی والدہ ترنم والد اور علمیرہ سب مہمانوں کی خاطر نوازی میں بزی تھے۔

کیسی جا رہی ہے ڈیوٹی؟ روما کے والد تبریز نے پوچھا جو پینٹ کورٹ میں ملبوس صیح دیکھنے اور بولنے میں بھی ویل مینرڈ فیملی دیکھائی دے رہی تھی۔

الحمد اللہ اللہ کا شکر ہے آپ سنائیں وہ نارمل مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے بولا

بھئی جب فیاض انجم جیسا پارٹنر ہو تو سب کچھ ٹھیک ہی ہوتا ہے۔۔ میں تو کہتا ہوں تم بھی بزنس میں آجاؤ کہاں یہ پولیس کی نوکری اس سے اچھا نہیں تم اے سی والی کیبن میں بیٹھ کر کام کرو اور یہاں تمھیں کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ وہ بڑے خوشگوار موڈ میں چائے پیتے عمش سے کہا۔

اگر انسان محنت ہی نہیں کرے گا تو پھر وہ انسان ہی کیا اور ویسے بھی وہ کام کرنا چاہیے جس میں ہم انٹرسٹیڈ ہوں اور میرا شروع سے یہی شوق تھا۔۔

ہاں یہ تو ہے عمش نے مجھے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ بابا کچھ بھی ہو جائے آپ مجھے انسسٹ نہیں کریں گے اور ویسے بھی جو بچوں کی خواہش ہوتی ہے ہمیں اس میں ہی خوش رہنا چاہیے فیاض انجم نے بات کو پوری کیا۔

میں جوائن کرتا ہوں عمش یہ کہتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ کمرے میں آنے کے بعد اس نے فوراً سے اپنے فون پر آئے ماشل کے میسج کو پڑھا وہ سب ٹیم کو اپنے گھر میں دعوت کا انویٹیشن دیا تھا۔۔ اس میسج کو پڑھتے ہی ایسا لگا کہ ساری دنیا کی خوشی اسے مل گئ ہو بے اختیار اسے وہ گزرا ہوا پل دوبارہ یاد آنے لگا۔

کیسے وہ میرا ہاتھ کا زخم دیکھ کر پریشان ہو گئ تھیں۔۔ اف خود کی سوچوں میں وہ گھیر سا گیا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے ماشل کے سامنے یہ بولنے کی ہمت نہیں تھی اور اس کے علاوہ کیسی کی سوچ اس نے اپنے دل میں لائی ہی نہیں تھی۔۔ اگر دل پہلی دفعہ کیسی کو دیکھ کر دھڑکا تھا تو وہ ماشل تھی اور کوئی نہیں۔۔ میسج کا آنسر دینے کے بعد اس نے کبیڈ سے کپڑے نکالے اور فرش ہونے کے لیے واش روم گھس گیا۔۔

آسمان میں چھائی ہوئی رات کی گہری کالی ساہی میں بھی کراچی شہر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا سڑکوں پر ٹریفک کا شور اور اوپر سے ٹیپو ہما کے اپارٹمنٹ میں کب سے کھڑا ااس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

ویسے پولیس والی خاتون سے یہ امید تو نہیں ہوتی؟ ٹیپو دروازے کے عقب پر کھڑا بولا ہما ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سنوارنے میں مصروف تھی۔

ہم پولیس والیاں ہونے سے پہلے لڑکیاں بھی ہے اور لڑکیوں کو سجنے سنورنے کا شوق ہوتا ہے مسٹر ٹیپو ۔۔۔اس لیے تھوڑا ویٹ کرو میں نے کہا بھی تھا کہ انتظار کر سکتے ہو تو ٹھیک ہے۔ورنہ چلے جاو۔وہ اسکی طرف پشت کیے ہی بولی۔ٹیپو جو گرے کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا دیکھنے میں بھی اچھا خاصا لگ رہا تھا ہما کی بات سن کر مسکرایا

انتظار تو ہم زندگی بھر کر سکتے ہیں حکم کیجے۔۔

یہ نہایت گھسی پٹی لائین بولی ہے تم نے۔۔۔انسپکٹر صاحب وہ اب اسکی طرف مڑی تھی سامنے بیڈ پر پڑا پاوچ لایا اور ٹیپو کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی۔

یہ دل کی باتیں ہیں رمیش بابو۔۔۔۔وہ بڑے شاعرانہ انداز سے بولا تو ہما نے ہنس کر اسکے کندھے پر ہلکا سا تھپڑ رسید کیا

یہی میم ماشل کے سامنے بولنا ناں پھر دیکھنا تمھارا یہ شوخ انداز کیسے ہوا ہو تا ہے۔۔۔ وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگی جب یاد آیا کہ ٹیپو کراچی کی ٹریفک دیکھ کر ڈرائیونگ نہیں کرتا تو اس سے چابی لے کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی۔

انتہائی ڈر پھوک ہو تم کراچی کی ٹریفک سے ڈر گئے وہ پھر اسے چڑانے لگی تھی

ڈرتا نہیں ہوں اپنی جان پیاری ہے مجھے لوگوں کو دیکھائی کچھ دیتا نہیں یہ دیکھو بائیک والے کی طرف وہ ہاتھ سے باہر کی طرف اشارہ کرتے بولا۔

کیسے اس ٹرک کے پاس سے گزر رہا ہے مطلب کوئی مینرز ہی نہیں ہے سب کو جانے کی پہنچنے کی جلدی ہے ۔۔ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر کیا زندگی سے بڑی قیمتی کوئی ہو سکتا ہے اس لیے تو روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں ہوں یہ تو بات ٹھیک کہی تم نے لیکن ٹیپو آج کل کا زمانہ ہے ایک ماروگے تو دو پڑیں گی اگر کوئی انسانیت کے ناطے کہتا بھی ہے تو آگے سے ہمیں بڑھ چڑھ کر کہنا شروع ہو جاتے ہیں تم کون ہوتے ہو کہنے والے ؟ یعنی مین اپنی مرضی میں جو چاہوں

کروں اسلیے چپ رہنے میں ہی بھلائی ہے۔

لیکن ماشل چوہان تو ایسی نہیں ہے میں حیران رہ گیا ہوں ہما مطلب وہ سب عورتوں کے لیے ایک مثال ہے کہ اپنے حق کے لئے آواز اٹھاؤ کمزور بن کر زندگی گزارنے کس کوئی فائدہ نہیں ہے جیک راجپوت جیسے درندوں کی آنکھوں میں بے خوف ہو کر بولنا واقعی شی ایز پرفیکٹ مین۔۔۔ ٹیپو کی اس بات پر ہما نے بھی اتفاق کیا۔

بلکل اور ہم لکی ہیں کہ ان کے انڈر رہ کر کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

باری اور اس کی وائف جیا دونوں تیار ہو کر ماشل کے گھر کے لیے نکل چکے تھے۔۔ وہ تو آنے کے لیے تیار نہیں تھی لیکن ماشل کے اصرار پر باری اسے بھی اپنے ساتھ لے آیا وہ اپنی والدہ اور بیوی سمیت یہاں کراچی شفٹ ہوا تھا۔ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس نے ہما اور ٹیپو کو کال ملائی وہ بھی بس پہنچنے والے تھے۔

اور عمش بھی تیار ہو کر کمرے سے نکلنے لگا جب علیمرہ نے اسے روکا

کہاں کی تیاری ہے؟ گھر پر روما آئی ہے اور آپ جناب باہر جا رہے ہیں۔

ضروری کام ہے علیمرہ ہٹو راستے سے وہ اکتا کر بولا۔

انسپکٹر عمش فیاض۔۔ کیا چاہتے ہیں آپ صاف صاف بابا کو بتا کیوں نہیں دیتے کہ آپ کے دل میں کیا چل رہا ہے علمیرہ نے شرارت سے آنکھ جھپکائی۔

مطلب ؟ اسنے تعجب کا اظہار کیا۔

مطلب صاف ہے بہن ہوں آپ کی بھائی مجھ سے تو مت چھپایئے کم از کم اس کا نام بھی تو بتا سکتے ہیں مجھے آئی پر ومیس کیسی کو نہیں بتاؤں گی وہ فوراً سے سر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

کوئی نہیں ہے علمیرہ مجھے جانے دو دیر ہو رہی ہے وہ ماشل کا خیال بار بار ذہین سے جھٹکتے بولا۔

دیکھیے ذہین پر سوار ہے کیسے اسکے خیالات سے باہر آنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن خیر نام تو میں پوچھ کے چھوڑوں گی جائیں۔۔وہ راستے سے ہٹی۔

تو عمش نے اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ رسید کیا اور کہا۔

چھوٹی ہو چھوٹی بن کر رہو سمجھ آئی یہ کہہ کر وہ سڑھیاں اترنے لگا علمیرہ سن کر مسکرا دی

امی حد ہے ویسے میں کیسے حایٔف کو کال کر کے بھلاؤں۔۔ماشل اکتا کر بولی

جیسے اپنے کو لیگز کو بھلایا ہے کیا ہو گیا ہے ماشل وہ اس گھر کا بیٹا اور ہونے والا داماد ہے۔یسری بیگم زرا کرخت لہجے میں بولی

جانتی ہوں اس بات کو۔۔ ہر دن یاد کروایا جاتا ہے مجھے اور میں نے انکار ہی کب کیا ہے رہی بات میری ٹیم کی تو ہم نے ایک اتنا بڑا ریڈ کیس سولو کیا ہے۔ڈسکشن کرنی تھی مجھے اس لیے بھلایا سب کو اب ان میں حایًف کیا کرے گا؟ اسے اپنے والدہ کی رائے کچھ عجیب لگی تھی۔

وہ تمھارے ساتھ چئیر پر بیٹھے گا کہ مجھے سکون رہے کہ اس گھر کو سنبھالنے والا بھی کوئی ہے۔۔

وہ مصطفیٰ ہے امی میرس بھائی ابھی زندہ ہے ماشل کی پیشانی پر بل پڑے وہ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس سیمپل سے ڈرس میں بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔

اچھاسب بحث مت کرو اور اسے کال کرو۔یسری بیگم کہتی مصطفی کے کمرے سے باہر نکلی جہاں ماشل بیٹھی ہوئی تھی

کچھ دیر بعد عمش ٹیپو باری اس کی وائف جیا اور ہما سب مصطفی ہے کمرے میں موجود اس سے مل کر کمرے سے باہر لاونج میں آئے۔

جیانے جب اصل میں ماشل کو دیکھا تو وہ چونک گئ ٹی وی انٹرویو میں جتنی وہ پیاری لگتی تھی وردی میں جتنی روب دار شخصیت ویسے ہی اصل زندگی میں بھی تھی بات کرنے کا ذوق پوائنٹ کی وضاحت دینا وہ سب اچھے سے کرتی

وہ سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ماشل کھانا لگا رہی تھی جب اس دوران حائف اندر داخل ہوا یسری بیگم اسے دیکھتے بے اختیار اپنی چیئر سے اٹھی اور اس بلند قد و قامت کے نوجوان لڑکے کو اپنے سینے سے لگایا۔

یہ حائف حسن ہے ماشل کا کزن اور میرا ہونے والا داماد۔۔ جیسے یسری بیگم نے کہا عمش کو لگا کہ پل بھر ہر چیز تھم سی گئ تھی۔۔ماشل کے ساتھ کھڑے حائف کو دیکھ کر اسکے احساسات ایک سکینڈ کے لیے وہی رک گئے کیا وہ جو سن رہا تھا سچ تھا؟ماشل چوہان کیسی اور کی امانت تھی۔

ایک طرفہ محبت بڑی ظالم ہوتی ہے۔۔۔حاتم فرقان نے ایک سرد آہ بڑی سامنے صوفہ پر بیٹھا عمش زخمی مسکرایا۔

جان لیوا کہیے وکیل صاحب۔۔

کیوں اب بھی ایک طرفہ ہی ہے؟حاتم نے تجسس سے پوچھا

معلوم نہیں وہ کبھی اس بارے میں بات نہیں کرتی سب کچھ جانتی ہے شاید جو اس کے ساتھ ہو گیا تھا حالات نے ہی اسے ایسا بنا دیا۔

کیونکہ اس نے اس ریڈ کیس کے بعد بہت کچھ کھو دیا تھا۔۔ عمش نے جب وہ لمحہ یاد کیا تو روح کانپ گئ

ایسا کیا کھو دیا تھا ماشل چوہان نے ؟ حاتم فرقان پھر سے سننے کے لیے بے تاب تھا ایک دفعہ پھر ماضی کی یادوں کو یاد کیا گیا۔

ماشل کے گھر سے آنے کے بعد جس بے چینی میں وہ تھا شاید نا قابل بیان تھی بار بار وہ الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے ماشل کی منگنی کو چکی تھی۔۔ حایٔف سے اور اسے آج تک پتا نہیں چل سکا۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔ کمرے میں چکر لگاتے مسلسل سوچ رہا تھا جب علمیرہ نے دروازہ کھولا

کیا ہوا ہے بھائی ؟

علمیرہ کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر۔ وہ آگے اس کی طرف بڑھا

پتا نہیں علیمرہ لیکن دل میں ایک عجیب سا درد محسوس ہو رہا ہے اسے کھونے کا ڈر۔۔ اگر وہ مجھے ناں ملی تو میں جی نہیں پاؤں گا۔۔ مگر وہ کیسی اور کی امانت ہے۔ عمش کی آنکھوں میں چھپا یا درد اس کی بہن اچھے سے جان اور پڑھ سکتی تھی۔

کون ؟

ماشل چوہان۔۔ مجھے نہیں پتا کب اور کیسے لیکن وہ واحد لڑکی ہے جس کے بارے میں میں نے سوچنا شروع کیا تھا۔۔ اس کی ہر عادت مسکراہٹ سب کچھ الگ ہے وہ عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے میں نے اتنی بہادر

لڑکی کبھی نہیں دیکھی اللہ کے ساتھ اس کا تعلق اس کے الفاظ سننے کے قابل ہوتے ہیں علمیرہ اور میں اسی لڑکی چاہتا ہوں روما ٹھیک اچھی ہے لیکن وہ ماشل نہیں ہے۔۔ لیکن اس کی منگنی

وہ کہتے کہتے رک گیا

علمیرہ نے بڑے پیار سے اپنے بھائی کو کندھوں سے تھاما اور کہا

اگر آپ کی قسمت میں ماشل چوہان ہے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ دونوں کو ایک ہونے سے روک نہیں سکتی۔۔ کیسی کو پسند کرنا گناہ نہیں ہے دل میں رکھیں گے تو ہر دن درد میں مبتلا رہو گے اس لیے بتا دو۔۔

اگر اسے مجھ سے محبت ناں ہوئی تو؟ اس سوال نے سب کو روک کر رکھ دیا شاید علمیرہ بھی اس سوال کا جواب نہیں دے سکتی تھی

یہ ایسے کیسے کر سکتے ہیں آپ سر باقاعدہ ثبوتوں کے ساتھ میں نے اس کے گھر میں ریڈ ڈالی ہے اور جو بھی الیگیشنز ہم نے جیک راجپوت پر لگائے تھے بطور ثبوت بر آمد ہوئے ہیں اس کے گھر سے بینک آکاونٹس سے لے کر زمینوں کی جھپٹ سب کچھ تولا کر دیا ہے عدالت کو اور اب اسے اپنے آپ کو ثابت کرنے کے لیے ایک مہینے کی مہلت دی گئ ہے یہ کیسا قانون ہے جہاں پر غریب عوام کی پکار صدیوں تک نہیں

سنی جاتی وہ انصاف لینے کے لیے در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں لیکن کوئی وکیل جج ان کی بات سننے کو تیار نہیں اور یہاں پر جیک راجپوت جیسے درندے پکڑے جانے کے باوجود بھی جرم ثابت ہونے کے باجود بھی۔۔ سرے عام چھوڑ دیے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے خوف ڈے لوگوں کو دھبا سکیں۔۔۔ ماشل اپنا ہوش وحواس کھو بیٹھی تھی جب عدالت کی سنوائی میں جیک راجپوت کو رہا کیا گیا تھا

ماشل ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔۔۔ اس ملک میں ہر انسان جو کیسی بھی بڑے عہدے پر فائز ہے وہ کیسی ناں کیسی طرح کی کرپشن میں ملوث ہے وہ الگ بات ہے یہ راز چھپے ہی رہتے ہیں اب تم ہی بتاو جب جج بھک سکتا ہے تو گواہ کیوں نہیں خرید یے جاسکتے اس انسان کی اتنی اوپر پہنچ ہے۔۔۔ میں نے تو تمھیں ریڈ ڈالنے سے پہلے بتادیا تھا کہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا وہ پھر سے اپنے طاقت کے زور سے رہا ہو جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔

اب تم کوئی دشمنی مول لینے کی بجائے چپ کر کے کیسی اور کیس کی طرف دھیان دو۔۔ ان جیسوں کے ساتھ کوئی دشمنی ناں ہو تو اچھا ہے جو چل رہا ہے ہو رہا ہے بس تسلیم کر لو م مشکل ہے لیکن اس کے علاوہ کوئی حل نہیں

ڈی ایس پی حفیظ کے چہرے پر بے بسی دیکھ کر اسے انتہا کا افسوس ہوا۔

میں چپ نہیں بیٹھوں گی سر۔۔اس ملک میں ہم سب برابر ہیں جو حقوق غریب عوام پر لاگوں ہوتے ہیں وہی امیروں پر بھی ہوتے ہیں یہ تفر کا بازی نہیں چلے گی اور وہ یہ کہتے غصے سے کیبن سے باہر آئی۔۔ عمش سمیت ساری ٹیم سکتے میں تھی کہ اتنا مضبوط کیس ہونے کے باجود بھی جیک راجپوت رہا ہو گیا سوائے مراد علی خان کے جو تماشہ دیکھ کر ہنس رہا تھا

کیا کہ تھا میڈم؟ کس کے پلے پڑنے کا سوچ لیا کیس فاعل کرنے سے پہلے کم از کم اس کا نام ہی پڑ لیتی جیک راجپوت نام ہے اس کا۔۔۔اس کو جیل میں قید کروانے آئی تھیں یہ کہتے مراد کا قہقا پورے تھانے میں گونجا ماشل کوئی بھی جواب دیے بغیر تھانے سے باہر نکلی۔

عمش فوراسے اس کے پیچھے آیا

میم آپ ٹھیک تو ہیں؟

پلیز عمش مجھے اکیلا چھوڑ دو وہ گاڑی میں بیٹھ کر باہر کی طرف روانہ ہو گئ۔۔۔کیا اس ملک میں انصاف سے کوئی کام نہیں لیا سکتا ان زمینی خداؤں کو ان کی اوقات یاد نہیں دلائی جا سکتی جس طرح اکڑ کر یہ زمین پر چلتے ہیں کل کو اسی زمین کے نیچے جانا ہے پھر غرور کس بات کا؟

حایٔف کے آئے بار بار میسج پر وہ اس سے ملنے کے لیے ایک پارک میں گئ۔۔

گاڑی روک کے وہ اتری تھی وہ سامنے اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور ہمیشہ کی طرح ا
مسکرا کر ماشل کو دیکھا۔۔۔
ماشل کیپ اتارے اسکی طرف بڑھنے لگی۔۔۔ قدم ابھی کچھ لمحے کی مسافت پر تھے لیکن شاید زندگی کو
کچھ اور منظور تھا
اور اس دن ماشل چوہان۔۔۔۔ نے اپنی زندگی کا اہم انسان کھو دیا تھا۔ فضا میں یک دم خاموشی چھا گئ
پرندوں کی چھل پہل وہی تھم گئ اور وہ اگلا قدم نہیں بڑھا پائی۔
ماشل کو لگا کہ کیسی نے اس کے جسم پر گہرا وار کیا ہو اپنی آنکھوں کے سامنے حایف کو خون میں لت پت
دیکھ کر سانسیں رک سی گئی وہ لمحہ کیسی قہر سے کم نہیں تھا وہ شخص کچھ دیر پہلے اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا
زندگی اتنی بے اعتبار ہو سکتی ہے اتنی جلدی ہاتھ چھڑا سکتی ہے اسنے یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔ دو گولیاں اسکے
سینے سے آر پار ہوئی تھی وہ حایَف کا چہرہ اپنی جھولی میں لیے آہ و پکار کرنے لگی لوگوں کا ہجوم دیکھتے دیکھتے
بڑھتا گیا۔ کچھ ہی دیر میں۔ ایمبولینس سائرن کی آواز سنائی دینے لگی۔ ماشل کی وردی خون سے بھیگ چکی
تھی ہاتھ سرخ ہو چکے تھے۔
حایَف آنکھیں کھولو خدا کے لیے۔۔ ادھر میری طرف دیکھو تم ایسے ہار نہیں مان سکتے۔

وہ بار بار اس کے چہرے کو ہلاتی حایَف نے ایک آخری بار اپنی بند ہوتی آنکھوں میں اس کا چہرہ وہ آنکھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو رہی تھیں۔۔اس کے بعد وہ کبھی اس دنیا میں نہیں ہو گا اس کا وجود کبھی دربارہ نہیں دیکھے گا۔اگر ہو نگی تو بس یادیں اسے سٹریچر پر لٹایا گیا اور ایمبولینس میں ڈالا گیا وائیٹ شرٹ جو وہ پہن کر آیا تھا وہ ساری خون سے رنگ چکی تھی۔لوگوں کے ہجوم میں وہ اسکی باڈی کے کر۔اندر ایمبولینس میں بیٹھی یہ لمحہ قیامت سے کم نہیں تھا ماشل چوہان نے حایَف حسن کو کھو دیا تھا جس کے ساتھ اس کی منگنی کر دی گئ تھی جس کے ساتھ اس نے آگے زندگی گزارنے کا سوچا تھا چاہے وہ رشتہ اس کے گھر والوں نے جوڑا تھا مگر کبھی ماشل نے اس رشتے سے انکار نہیں کیا وہ حایَف کو یوں اپنے سے جدا ہوتا ہوا سوچ نہیں سکتی تھی۔یہ خبر آگ کی طرح ہر نیوز چینل میں چلنے لگی سب لوگ اس خبر کو پڑھتے دھک رہ گئے۔۔یسری بیگم اور حایَف کی والدہ نے جب سنا تو ایک درد ان کو آن گھیرا تھا جو نا قابلِ بیان تھا نا قابل برداشت۔۔ہوتا بھی کیوں ناں ان کے خاندان کا جوان اولاد تھی اور اپنی والدہ کا اکلوتا بیٹا۔ ہاسپٹل میں سوگوار چھایا ہوا تھا کچھ دیر بعد کھلنے والے دروازے سے باہر آتے ڈاکٹر کے الفاظوں نے ماشل اور اسکے گھر والوں کو توڑ کر رکھ دیا

I am sorry he is no more

جیسے یہ الفاظ حایٔف کی والدہ نے سنے وہ اونچی اونچی آواز میں رونے لگ گیٔ۔ یسری بیگم انھیں سہارا دینے کے لیے آگے بڑھی۔۔ ماشل تو ایسے جیسے پتھر کی مانند ہو گئ تھی وہ اتنی جلدی کیسے چھوڑ کر جا سکتا ہے ابھی تو وہ اس سے ملنے جانے لگی تھی۔ اس کا وہ مسکراتا ہوا چہرہ کیسے وہ مر سکتا ہے حایٔف حسن ایسے کیسے ہمیں چھوڑ کر جا سکتا ہے پورا بدن میں درد کی ٹھیس اتنی تھی کہ ماشل کے لیے اگلا قدم بڑھانا مشکل ہو گیا تھا۔۔ تب تک عمش ہما باری اور بھی پولیس آفیسرز وہاں آ چکے تھے سب اس خبر کو سن کر یقین ہی نہیں کر پا رہے تھے۔ اسکی ڈیڈ باڈی پوسٹ مارٹم کے بعد روم میں پڑی تھی سفید کفن سے ڈھانپا گیا چہرہ اس نے کانپتے ہاتھوں سے ہٹایا خدا گواہ ہے وہ دہل کر رہ گیٔ تھی۔ وہ مسکراتا چہرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لمبی نیند سو چکا تھا جو اب اٹھانے سے بھی اٹھ نہیں سکتا۔ اور اس وقت وہ خود کو جھنجھوڑ نہیں پائی۔ برداشت آخری حد چھو چکا اسی طرح تو اس نے اپنے بابا کی میت کو دیکھا تھا اور وہ درد آج بھی نہیں بھولا تھا اور اب حایٔف۔ ن۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ تم ایسے نہیں جا سکتے حایٔف خ۔۔۔ خود مجھے وہاں بھلا کر چلے گئے خدا کے لیے اتنا بڑا ظلم مت کرو پھپھو مر جائے گی۔۔ ایک دفعہ واپس آ جاؤ۔ اک دفعہ آنکھیں کھولو پلیز ماشل اس کے چہرے پر لپٹی بول رہی تھی جب پیچھے کیسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اور وہ عمش تھا

میم اپنے آپ کو سنبھالیں پلیز۔ وہ جانتا تھا کہ یہ وقت کتنا اذیت ناک تھا لیکن مڈر کیس تھا پوچھ تاچھ اور بیانات درج کیے جانے تھے کیونکہ آخری دفعہ موقع واردات پر ماشل تھی۔

میم جانتا ہوں یہ وقت نہیں ہے لیکن ڈیوٹی ہے عمش ابھی بول رہا تھا جب ماشل نے اپنے چہرے پر آتے آنسوؤں کو صاف کیا

پوچھو

آپ کہاں تھی جب یہ سب ہوا؟

میں گاڑی پارک ایریا میں گاڑی سائیڈ پر کھڑی کر کے ابھی اتری تھی چند قدموں کا فاصلہ تھا اسنے مسکرا کر ہاتھ ہلایا تھا۔ میں اسکی طرف بڑھنے لگی اس سے پہلے وہاں پہنچتی پیچھے سے آتی دو گولیاں حائف کے سینے میں سے گزر گئ اور وہ نیچے گر گیا۔۔ میں کچھ نہیں کر سکی کچھ دیر پہلے وہ زندہ میری آنکھوں کے سامنے تھا اور اگلے ہی پل میں وہ ڈھیر ہو گیا۔

بتاتے ہوئے ماشل کی آواز اٹک رہی تھی آنکھوں سے آنسوں لگاتار بہہ رہے تھے۔ جو روکے بھی نہیں رک رہے تھے۔

مطلب قاتل کو معلوم تھا کہ وہ اس جگہ پر ہیں اور وہ اس سے پہلے وہاں پارک میں موجود تھا۔ کیا آپ نے کیسی کو بھاگتے دیکھا یا کچھ ایسا جو بہت عجیب ہو۔؟ عمش نے پھر سوال کیا

نہیں۔۔ مجھے کچھ نہیں پتا چلا میں بس اسے دیکھ رہی تھی اسے بچانا چاہتی تھی۔۔ لیکن حایَف نہیں رہا وہ پھپھو کو مجھے امی مصطفی کو چھوڑ کر چلا گیا۔

آخری جملے میں وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگ گئ۔۔ عمش کا دل چاہا کہ وہ ماشل کو اپنے گلے سے لگا کر سہارا دے جس درد میں وہ تھی وہ اچھی طرح اسے محسوس کر سکتا تھا اور اس حالت میں وہ اسے کبھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا پہلی بار ماشل کو یوں بے بس دیکھ کر ہماری ٹیپو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ اے سی پی ماشل چوہان کو اس طرح دیکھیں گے۔۔ کہ انھیں کھڑا ہونے کے لیے سہارا دینا پڑے ہوسپٹل سے نکلتے وقت ہماماشل کو پکڑے باہر لائی رپورٹر اور میڈیا کے کیمروں نے اسے گھیر لیا لیکن وہ اس حالت میں ہی نہیں تھی کہ کوئی جواب دے سکے۔

واہ واہ۔۔۔ کیا خبر ہے مجھے یہ امید نہیں تھی مطلب یقین نہیں آ رہا مجھے یوشع راجپوت نے بے یقینی سے جیل کو دیکھا جو شراب کا گلاس پکڑے بڑے مزے سے نیوز دیکھ رہا تھا۔ ماشل کو یوں بے بس دیکھ کر اسے جو سکوں ہوا تھا وہ۔ بتا نہیں سکتا۔

بس دیکھ لیں پھر مجھ سے دشمنی کرنے کا انجام اس انسپکٹر کو تو ابھی اذیت دینی شروع کی ہے آگے آگے دیکھیں میں کرتا کیا ہوں اس کے ساتھ۔۔۔ ساری زندگی درد میں جیے گی کبھی خوشی نصیب نہیں ہو گی بڑا اکڑتی تھی ناں۔۔۔ کہا تھا میرے گھر کے اندر ریڈ ڈالے گی تو انجام برا ہو گا اب اپنے منگیتر کا غم منائے ساری زندگی۔

وہ گلاس لبوں پر لگاتا بولا۔

دھیان سے جیک جو کرنا ہے احتیاط سے کرنا شک تم پر بھی آ سکتا ہے۔ یوشع نے فکر والے انداز سے کہا۔

آپ فکر ناں کریں ماموں جان جیک راجپوت کے لیے ان لوگوں کا قتل پیر میں بے دھیانی سے مسلے جانے والی۔ کیڑی ہے اس دو ٹکے کی انسپکٹر میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ مجھے پکڑے۔۔۔ آگے بھی آئے تھی ناں دیکھا کیسے جواب دیا میں نے۔۔۔ بیچارے سچے لوگ کیا کریں ماشل چوہان تم جیسے اچھے لوگوں کا ہمارے۔ ملک میں کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ میں نے یہ کرنا نہیں تھا لیکن میں مجبور تھا۔

جیک نے ایک ہی جھٹکے میں گلاس انڈیلا اور میز پر گلاس رکھا

آج ایک ہی گلاس کافی ہے یوشع نے فوراً سے شراب کی بوتل پکڑی۔

نہیں۔۔ آج تو فتح کی رات ہے جشن منایا جائے گا اس کے منگیتر کی موت پر۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے بولا۔

نہیں جیک اگر زیادہ پیو گے تو مر جاؤ گے۔۔ یوشع کھڑا ہو گیا۔

ارے ماموں جان۔۔م۔۔۔۔می۔۔یری فکر مت کریں آپ ہی سے سب کچھ سیکھا ہے۔ ادھر دیئیں بوتل۔

نشے کی وجہ سے اس سے صحیح سے کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔

یوشع نے اسے سہارا دیا اور اس کے بیڈ روم کی جانب بڑھا

آج چوہان ہاؤس میں پھر وہی غم کی فضا قائم تھی اسی گھر میں اس نے اپنے بابا کی میت کو اٹھتے دیکھا تھا اور پھر ایکسیڈنٹ میں زندگی اور موت سے لڑتے ہوئے اپنے بھائی کو اور اب حائف کو وہ ایک کونے میں بس چپ ایک جگہ نظرے جمائے ہوئے کھڑی تھی ماشل کو بلکل بھی ہوش نہیں تھا کہ اس کے پاس کون آرہا ہے اور ہمدردی کے تحت اسے گلے سے لگا رہا ہے حائف کی والدہ کی حالت بھی کچھ یوں تھی وہ اپنے

جوان بیٹے کی میت کے سہارے بیٹھے بس اسکے چہرے کو تک رہی تھی۔یسری بیگم قدم باقدم ان کے ساتھ رہتی کیونکہ ایک ماں کے لیے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ اپنے جوان بیٹے کی لاش کو یوں اپنے زندہ ہوتے دیکھے وہ تو ابھی ستائیس 8 سال کا تھا ماشل سے ایک سال چھوٹا۔کتنے خواب دیکھے تھے اس نے اپنے بیٹے کے لیے ہر صبح اس کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ خوش ہو جایا کرتی تھیں اب کہاں سے وہ چہرہ دوبارہ دیکھ پائیں گی۔

حایَف میری جان اپنی امی کی ایک دفعہ بات سن لو میری طرف دیکھو تمھیں بلکل نہیں احساس ہوا امی اکیلی رہ جائیں گی۔بیٹا ایک بار آنکھیں کھولو۔۔

اسی دوران کچھ آدمی اندر میت اٹھانے کے لیے داخل ہوئے اور اس لمحے میں جو درد اذیت تھی۔۔وہ ناقابل برداشت تھی۔ماشل نے آگے بڑھ کر پھپھو کو پکڑا وہ اپنے بیٹے کی میت پر لپٹ گئ تھیں میرا ایک ہی بیٹا ہے اسے مجھ سے دور مت کرو خدا کے لیے حایَف آنکھیں کھولو۔۔جیسے انہوں نے ماشل کو دیکھا وہ فوراً سے کہنا شروع ہو گئ

ماشل۔۔۔ تم حایَف کو کہو وہ تم سے بڑا اٹیچ تھا۔ تمھاری ہر بات مانتا ہے تم کہہ کر دیکھو تمھاری بات مانے

گا ماشل۔۔۔ میرے بیٹے کو روک لو بے بس لچار ماں ہاتھ جوڑے ماشل سے منت کر رہی تھی اور وہ انھیں

کندھوں سے تھامے پیچھے لے کر آئی۔

پھپھو ہوش میں آئیں اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔۔ اسنے انھیں جھنجھوڑا خود وہ بری طرح سے ٹوٹ چکی تھی

کیسے وہ اپنی پھپھو کو حوصلہ دیتی انھیں صبر کرنے کو کہتی۔

عمش کے والد بھی نماز جنازہ میں شرکت ہوئے۔ سب آج یہ منظر دیکھ کر اپنی آنکھوں سے آنسو روک

نہیں پائے تھے۔

میم پانی پی لیں آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔ ہما ماشل کے کمرے میں آئی تھی تدفین کے بعد

سارے مہمان گھر سے جا چکے تھے سوائے ہما اور ٹیپو عمش باری کے وہ ابھی تک وہی پر موجود تھے۔ باری

حایَف کی والدہ کو لے کر ہوسپٹل گیا تھا طبعیت ناساز ہونے کے باعث وہ بے ہوش ہو گی تھیں۔

میں ٹھیک ہوں ہما میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔ ماشل نے آنکھیں موندیں تھی ویسے ہی جواب دیا۔

ہما بیڈ کے سرہانے بیٹھ گئ اور ماشل کو دیکھنے لگی اسکے ہونٹ سوکھ چکے تھے۔ وہ اچھے سے دیکھ اور محسوس۔

کر سکتی تھی کہ ماشل کس تکلیف سے گزر رہی ہے۔

میم آپ تو بہت مضبوط ہیں ہمت والی ہیں ایسے ہار کر بیٹھنا آپ نے کبھی نہیں سیکھا آپ نے ہمیشہ مجھے ٹیپو سرباری اور سر عمش کو بتائی ہے کہ انسان کو خود کو اتنا مضبوط بنانا چاہیے کہ کوئی اسے۔ توڑ ناں پائے۔ اور میں نے ماشل چوہان کو اس طرح دیکھا ہے ماشل چوہان کبھی تھک کر ہار مان کر بیٹھنے والی نہیں ہے وہ تو دشمن کی آنکھوں میں بے خوف دیکھ کر جواب دیتی ہے اور مجھے یقین ہے آپ حایَف کے قاتلوں کو ڈھونڈ نکالیں گی۔

ہما نے ماشل کا ہاتھ نرمی سے تھاما۔

تمھیں پتا ہے ہما میرے بابا نے شروع سے مجھے یہ سب سیکھایا۔ تھا کہا ماشل تم بہادر ہو لڑکیاں بڑی مضبوط ہوتی ہیں وہ کیسی سے کم نہیں ہوتی تم دشمن کے سامنے سخت چٹان بنو گی وہ تمھیں ہر طرح سے آزمائے گا تمھیں درد پہنچائے گا لیکن تمھارا حوصلہ نہیں ٹوٹنا چاہیے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔۔ لیکن آخر پر آ کر میں بھی ایک چھوٹے دل کی ہوں اپنے بابا کی موت نے مجھے میرا حوصلہ ٹوٹنے پر مجبور کر دیا۔

اور آج حایَف کو یوں دیکھ کر میں خود کو سنبھال نہیں پائی۔ وہ درد اذیت آج پھر محسوس ہوئی ہے میں دوبارہ بڑی مشکل سے کھڑی ہو پائی تھی ہما اب نہیں لگتا۔

آنکھوں سے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔
آپ کھڑی ہونگی ماشل کو دوبارہ کھڑا ہونا پڑے گا اپنے لیے حایٔف کے لیے فیملی کے لیے یہ معاشرہ بڑا ظالم ہے ان سے لڑنا ہے آپ کو ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔
ہمانے بڑی اعتماد سے جواب دیا

کم ازکم اس وقت تو آپ کو وہاں جانا چاہیے تھا اتنی جوان موت ہوئی ہے دشمنی اپنی جگہ لیکن انسانیت کے ناطے تو حق بنتا ہے ناں کہ انسان کے دکھ میں شریک ہوں۔ صالحہ نے چائے کا کپ مراد علی کی طرف بڑھایا جو بڑے ہی خوشگوار موڈ میں ٹی دیکھنے میں مصروف نظر آرہا تھا۔ صالحہ کی بات سن کر اسنے بیزاری سے اسے دیکھا۔
تمھیں بڑی ہمدردی ہورہی ہے اس انسپکٹر صاحبہ سے دشمن ہے تو اسی جگہ رہے گا سرپر چڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی یہ سب اسکے کاموں کا نتیجہ ہے جو یہ کرتی پھر رہی تھی ناں دیکھ رہا تھا کہ کچھ ناں کچھ نقصان کروا کر ہی بیٹھے گی اور اب دیکھ لیا ناں انجام۔
جیک راجپوت کے بنگلے ریڈ ڈالنے گئ تھی میڈم۔۔ وہ کہتے ہوئے طنزاً ہنسا۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ کیسی کی اوقات نہیں ہے اس سے پنگا لینے کی اور یہ نہیں انصاف کا بڑا شوق تھا اسے ہو گیا اب پورا۔

خواہ مخواہ وہ مر گیا مرنا تو اسے چاہیے تھا جس کے بھتے کاموں سے یہ سب ہوا۔ جیسے مراد علی نے کہا صالحہ سن کر فورا بولی۔

ایسے تو مت بولیں مراد صاحب۔۔ جیک راجپوت جیسے انسانوں۔ کے ساتھ ماشل جو کہہ رہی تھی وہ سب سچ تھا حرام پیسوں میں پلنے والی کی۔ اوقات یاد دلائی ہے۔

تیری زباں بڑی چل رہی ہے بول اور یہ ہمدردیاں بٹورنی بند کرو چائے کا ذائقہ خراب کر دیا ہے چل پھر سے چائے بنا کے لاؤ۔

اسنے زور سے چائے کا کپ نیچے پھینکا۔۔ صالحہ بلکل خاموش آگے سے ایک لفظ نہیں بولی اور نیچے ٹوٹے کپ کو پکڑے وہ نشست گاہ سے باہر آئی۔ جہاں باہر یشفع کھڑی اپنے والد کی جلی کٹی باتیں سن رہی تھی ماں نے نظریں ملائی پھر جھک گئ کیونکہ وہ مجبور تھی عمر کے اس حصے میں طلاق کا دھبہ اور اپنی جوان بیٹی کو در در ٹھوکروں سے بچانے کے لیے وہ مراد کا درندہ صفت رویہ بھی برداشت کرنے کو تیار ہو گی تھی۔

یشفع نے بہت بار سمجھایا لیکن وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی ہمیشہ یہی بات کہہ کر ٹال دیتیں کہ معاشرہ ہمیں جینے نہیں دے گا بیٹا کون سہارہ بنے گا۔

اور وہ بھی اپنی ماں کی خاطر چپ ہو جاتی۔

رات کے بارہ بجے عمش واپس اپنے گھر کو لوٹا علمیرہ نے لاونج کا دروازہ کھولا۔ اپنے بھائی کی اس حالت کو دیکھ کر وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ آج ماشل کے گھر کی کیا کیفیت ہو گی۔

ویسے بھی ٹی وی نیوز پر چلتی لائیو ریکاڈنگ میں جیسے ماشل کو سہارا دے کر ہوسپٹل سے باہر لے جایا جارہا تھا علمیرہ خود دھک رہ گی۔

بھائی آپ ٹھیک تو ہیں؟

ہوں۔۔۔ عمش نے اثابات میں سر ہلایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد علمیرہ پانی کے ساتھ سر درد کی گولی لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ صوفے پر آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔

بھائی یہ گولی کھالیں کچھ دیر سکون ملے گا۔

کیسے سکون ملے گا علمیرہ ماشل کو اس حالت میں دیکھ کر میں کیسے سکون میں رہ سکتا ہوں پہلی بار اسے یوں ٹوٹتے دیکھا ہے میں نے اس سے ٹھیک سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔ دوسروں کے کندھوں کا سہارا لے کر چل رہی تھی۔ میں نے ایسا نہیں چاہا تھا اس کی خوشی میرے لیے سب کچھ تھی اگر وہ حایٔف کے ساتھ خوش تھی تو مجھے یہ خیال کبھی ذہین میں لانا ہی نہیں چاہیے تھا

وہ سر جھٹکے کہنے لگا

علمیرہ پانی کا گلاس اور ٹیبلٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھے گھٹنوں کے بل اپنے بھائی کے قریب بیٹھ گئ۔

اس سب میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے بھائی کیسی کو پسند کرنا گناہ نہیں ہے اور ویسے بھی آپ نے کونسا ماشل کو بتا دیا تھا۔ ابھی تک جو تھا وہ دل میں ہی تھا بیان نہیں ہوا اور رہی بات حایٔف کی تو بھائی وہ اس کا منگیتر ہونے کے ساتھ ساتھ اکلوتی پھپھو کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔ انکل چوہان کا حایٔف کے ساتھ بچپن سے بہت پیار تھا بابا نے بتایا مجھے۔ اور ویسے بھی جوان موت سب کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اور ماشل نے تو اس سے پہلے آپنے بابا کو پھر بھائی کو جو ابھی تک کوما میں ہے اور اب اپنے کزن کو یوں انسان کے برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے آخر وہ بھی تو ایک انسان ہیں ان کے اندر بھی ایک دل دھڑکتا ہے۔ اور وہ بھی تو سکتی ہیں کے کتنا مضبوط بن جاؤ۔

میں اسے ایسے نہیں دیکھا سکتا علمیرہ ماشل کم از کم یوں کمزور اچھی نہیں لگتی۔ عمش نے اب سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

کچھ وقت لگے گا بھائی زخم بہت گہرا ہے بھرنے میں وقت لگتا ہے۔ جانے والے تو چلیں جاتے ہیں دنیا کا نظام ویسے ہی چلتا رہتا ہے لیکن ان کی یادیں کبھی پیچھا نہیں چھوڑتی وہ اس انسان کی کمی ہمیں ہر پل دلاتی ہیں۔ اور جہاں تک میں اے سی پی ماشل چوہان کو جانتی ہوں وہ یوں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔ ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اور آپ نے ہی تو اب انھیں سمبھالنا ہے مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں۔ علمیرہ نے۔ نرمی سے۔ عمش کا ہاتھ تھاما

تمھیں لگتا ہے وہ مجھے اجازت دے گی۔

پتا نہیں کیونکہ میں اسے اتنا نہیں جانتی لیکن میں اپنے بھائی کو جانتی ہوں اور عمش فیاض۔ اپنی محبت کو پانے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ وہ یہ کہتے مسکرائی۔

عمش بھی یہ سن کر ہلکا۔ سا مسکرایا اور اثبات میں سر ہلایا۔

تین ہفتے بعد۔

زندگی یونہی رواں تھی سب لوگ پھر سے اپنی معمول کی زندگیوں میں مصروف ہو گئے تھے آج وہ تین ہفتے بعد دوبارہ کام پر جانے کے لیے تیار ہوئی تھی۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے اسنے اپنی وردی پر پاکستان کا بیچ لگایا اور پھر کیپ پہن کر کمرے سے باہر آئی

جہاں یسری بیگم اور اس کی پھپھو ناشتے کے لیے بیٹھے تھے۔

ان کو سلام کرنے کے بعد اسنے بس چائے کا ایک کپ پیا اور پھر مصطفیٰ کے کمرے میں گئ۔ایک نظر اسے دیکھ کر گھر سے باہر نکلی

ملازم نے پھولوں کا شاپر اسے پکڑایا اسے لے کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی اور قریب ہی قبرستان میں گئ جہاں اس کے والد اور حائف کی تدفین کی گئ تھی۔قبروں پر پھول پھیلائے اور کافی دیر دعا مانگنے میں کھڑی رہی۔

آنکھوں اور چہرے پر پہلے جیسا جوش تو نہیں تھا لیکن ہمت ابھی بھی باقی تھی تھانے میں پہنچتے سامنے اس کی ٹیم نے اسکا ویلکم کیا۔سب نے اسے دیکھ کر سلوٹ پیش کی

ڈی ایس پی حفیظ خان نے بھی اسے حوصلہ دیا اور واپس۔کام پر آنے کے لیے داد دی۔

میم آپ ٹھیک ہیں؟ٹیپو نے آہستہ سے ہمت کر کے پوچھا لیا۔

اللہ کا شکر ہے ٹیپو۔۔ کیس کہاں تک بڑھا ہے ؟۔ جیک راجپوت پر مجھے شک ہے کیونکہ اسنے ریڈ کیس میں مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ مجھ سے بدلہ لے گا۔ حایٔف کے مڈر کیس میں اس کا ہی ہاتھ لگتا ہے مجھے۔

جی میم ہم نے اس اینگل سے دیکھ کر کیس کی تفتیش کرنے لگے ہیں آج ہم جیک صاحب کے بنگلے میں اسی سلسلے میں جانے لگے ہیں باری نے فوراً سے بتایا۔

گڈ ہما اور باری ریسٹورنٹ میں ایک دفعہ پھر سے پوچھ تاچھ کرو کہ حایٔف نے کچھ ایسا بتایا ہو جو اسے پریشان کر رہا ہو۔

اور ٹیپو تم رپورٹس لے کر یہاں آؤ گے تب تک میں جیک سے پوچھ تاچھ کر کے واپس آجاؤں گی۔

جیسے ان چاروں نے سنا ہما بولی

میم آپ جائیں گی ؟۔۔۔

کیوں میرے جانے سے کوئی پرابلم ہے ؟ اسنے تعجب کا اظہار کیا

نو میم میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا لیکن جیک۔۔ ہما کے الفاظ ابھی ادا ہوتے ماشل نے اسے ٹوکا

وہ کوئی خدا نہیں ہے ہما جس کے ڈر سے میں گھر میں بیٹھ جاؤں۔ اگر ڈرنا ہے تو اوپر بیٹھی ذات سے ڈرو اور اللہ نے انسان کو اپنے حق میں لڑنے کا حکم دیا ہے۔ اور میں اس جیک راجپوت کو اس کے انجام تک پہنچا کر ہی چھوڑوں گی فکر مت کرو ڈرے گا وہ میں نہیں۔

یہ کہہ کر وہ کیبن سے نکلی جب پیچھے سے عمش نے اسے روکا

میم میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔۔۔

ماشل نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔۔ اور آگے بڑھ گئ عمش جلدی سے پیچھے پیچھے باہر آیا۔

اور گاڑی میں بیٹھ گیا ماشل فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولے بیٹھ گئ

گاڑی سڑک پر رواں تھی وہ ڈرائیونگ کرتے ایک نظر ماشل کی طرف دیکھتا جو بلکل چپ بس کا رونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی۔

مایوس ہیں؟ کچھ دیر بعد عمش نے پوچھا

کس سے؟ ماشل نے باہر دیکھتے سوال کے جواب میں کہا

.... زندگی سے

زندگی سے مایوسی کس بات کی یہ تو مختصر سی ہے اس میں ہمارا گزارہ گیا وقت ایک حد تک متعین ہیں ہماری سانسیں عمر کے ایک حصے تک مخصوص ہیں اور جب وقت آجائے گا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس جہان سے چلے جانا ہے اپنی اصل زندگی کی طرف آخرت کی جانب بے شک اصل ٹھکانہ وہی ہے۔۔ تو پھر ہم انسان کیوں اس فانی دنیا میں رہ کر خود کو نے والے امتحانات سے بے بس کر لیتے ہیں۔۔۔ اللہ نے ہر راستہ بتایا ہے عملاً بھی۔ اور میں اس ذات کی دی گئ قیمتی نعمت سے کبھی مایوس نہیں ہوئی حایَف کے ساتھ جو ہوا اس کا بدلہ لوں گی میں۔

عمش ماشل کا جواب سن کر حیران کن رہ گیا اس کے الفاظوں میں جو یقین تھا وہ بیان کرنے کے قابل ہے ۔

کچھ دیر میں وہ جیک راجپوت کے بنگلے میں داخل ہوئے لاونج میں بیٹھے وہ اس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

کچھ دیر میں جیک راجپوت ہاتھ میں شراب سے بڑھا گلاس پکڑے نیچے آیا ایک طنزیہ مسکراہٹ ماشل پر ڈالے سامنے صوفے پر بیٹھا۔

کیا لیں گی میڈم ؟ ٹھنڈا یا کافی۔

وہ گلاس ٹیبل پر رکھتے بولا شراب کی بو پورے لاونج میں پھیلی تھی ان دونوں نے بڑی مشکل سے خود کو بیٹھنے پر مجبور کیا۔

آپ سے کچھ سوال پوچھنے ہیں حایٔف حسن مڈر کیس کے بارے میں۔ عمش بولا

کیوں اب آپ کو لگتا ہے اس کیس میں بھی میرا ہاتھ ہے۔بڑے ہی عجیب پولیس والے ہو تم لوگ کیسی کا بھی قتل ہو گا وہ میرے سر پر۔ کیوں میڈم۔۔ آپ کو تو میرے ساتھ کچھ خاص دشمنی ہے آخر آپ کا منگیتر تھا۔۔

وہ ابھی کچھ اور کہتا ماشل درمیان میں بولی

بکواس بند کریں جیک صاحب جو پوچھ رہے ہیں اس سوال کا جواب ہمیں آپ پر شک ہے اسلیے سیدھا سیدھا جواب دیٔیں۔۔۔

زرا تمیز سے بات کرو میرے ساتھ یہ تمھارا تھانہ نہیں ہے سن لیا۔

عمش نے بولنا چاہا لیکن ماشل نے اسے روکا۔۔

ابھی وقت نہیں آیا عمش ان کا۔۔ ایک دن یہ بھی ایسے ہی موت مرے گا تب اندازہ ہو گا۔۔ یہ بات جیک راجپوت کو چبی بہت تھی

بابا میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں وہی کرونگی جو میرا دل کرے گا میں آپ کی مرضی سے زندگی نہیں گزار سکتی وہ امی ہیں جو سب برداشت کر لیتی لیکن میں نہیں

یشفع نے ہمت کر کے آخر بولا۔ مراد جو ابھی ڈیوٹی سے واپس آیا تھا یہ سنتے ہی بھڑک اٹھا اور اپنی بیٹی کے چہرے پر

تھپڑ رسید کیے۔

چھوڑیں مراد صاحب میں سمجھاتی ہوں اسے یہ وہی کرے گی جو آپ کہیں گے صالحہ بیگم نے جلدی سے یشفع کو اسکی جھکڑ سے علیحدہ کیا۔

اپنی زبان میں سمجھا دو اسے ورنہ اگر میں سمجھانے پر آیا تو ہاتھ پاؤں توڑ کر گھر پر بیٹھا دونگا اگر پڑھنے کی ڈھیل دے رکھی ہے تو اس کا ناجائز فائدہ مت اٹھائے جیسی ماں ویسی ہی بیٹی۔ وہ غصے سے تھوک نگلتے بولا

۔

آپ یہ روب جما کر ہاتھ اٹھا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں بولیں یشفع پھر سے بولنے لگی

چپ کر جاؤ یشفع۔۔۔۔خدا کے لیے صالحہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا لیکن وہ چھڑا کر آگے اپنے والد کی جانب بڑھی۔

نہیں امی مجھے آج کہنے دیئں آخر کب تک چپی کے تالے منہ پر لگائے ان کی ذلالت بڑی باتیں برادشت کرتے رہیں گے آپ میں حوصلہ ہو گا لیکن مجھ میں نہیں ہے۔

بکواس بند کر۔۔۔۔وہ درندہ ہاتھ آگے بڑھاتا پھر بولا

رک کیوں گئے ہیں ماریں مجھے ایک اور تھپڑ رسید کریں۔مراد صاحب آپ نے تو عورت کو اپنی جوتی کی نوک سمجھا ہوا ہے اس سے کیا فرق گے بیوی ہے یاں بیٹی۔بس حیوانوں کی طرح مارنا پیٹنا آتا ہے ہاتھ اٹھا کر اپنی بات منوانی آتی ہے میں تھوکتی ہوں ایسی طاقت پر کو عورت کو دھبا کر حاصل کی جائے۔

یشفع کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا درد کے اس لمحے میں تھی کہ وہاں اپنے سگے باپ کو یہ سب الفاظ کہتے اسے کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

باپ کیا ہوتا ہے؟ کبھی خود سے یہ جانا ہے آپ نے بولیں ہمیشہ بچپن سے دیکھتی آئی ہوں کیسے امی پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے ان کی ایک چھوٹی سی غلطی پر مار پیٹ کرنا معمول ہو گیا تھا۔تب سے لے کر آج تک آپ

نے صرف خود غرضی اور حسد بڑی زندگی گزاری ہے ارے جو مرد عورت کی عزت نہیں کرنا جانتا وہ میرا باپ کہلانے کے لائق نہیں ہے۔

یشفع کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی مراد غصے سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا جب یہ الفاظ اسنے سنے۔اس بے رحم انسان اپنی بیٹی کو بالوں سے پکڑ لیا

صالحہ بیگم۔بے اختیار آگے اسے چھڑانے کے لیے بڑھی لیکن اس درندے کی طاقت کے آگے وہ بے بس ہو کر رہ گئ تھی۔

مراد صاحب ایک بات یاد رکھیے گا ہر گناہ کی سزہ ملتی ہے اتنے گناہ انسان کو کرنے چاہیے جتنے وہ برداشت کر سکے۔یہ طاقت دیکھا کر آپ سچائی کو بدل نہیں سکتے آپ ایک بزدل انسان تھے اور رہیں گے جو مردوں سے مقابلہ کرنے کی بجائے قائروں کی طرح عورت پر اپنی مردانگی دیکھاتا ہے۔

وہ چپ نہیں ہوئی تھی اتنی تکلیف برداشت کرنے کے باوجود بھی وہ اپنے باپ کو اصلیت کا آئینہ دیکھا رہی تھی۔صالحہ آگے ہاتھ جوڑے بار بار منت سماجت کر رہی تھی

مراد صاحب وہ آپ کی بیٹی ہے خدا کے لیے اسے چھوڑ دیئں میں میں۔اسے سمجھاتی ہوں یہ کچھ نہیں بولے گی۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے تم مراد نے ایک ہاتھ سے صالحہ کو پیچھے دھکیلا

مرد ہمیشہ عورت سے بڑا ہے اور یہ جو بھی بھک رہی ہو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آخری موقع دے رہا ہوں تمھیں ورنہ اگلی بار خود تمھارا کندھوں پر جنازہ اٹھا کر لے کر جاؤں گا سمجھی تم مراد نے زور سے اسے نیچے جھٹکا۔

صالحہ بیگم نے یشفع کو فوراً سے تھام لیا۔

وہ وحشی یہ کہتے گھر سے نکل گیا۔

بیٹا۔۔۔ کیا ضرورت تھی اپنے ابا سے الجھنے کی صبر سے کام لو اللہ سب۔ دیکھ رہا ہے۔ماں نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

اس دن یشفع نے دل سے یہ دعا مانگی تھی کہ کیسی کو مراد علی خاں جیسا باپ ناں ملے۔۔ناں شوہر ملے اور ناں ہی بیٹا۔

وہ دونوں جیک راجپوت سے پوچھ تاچھ کرنے کے بعد واپس گاڑی میں بیٹھ گئے عمش ماشل کی طبعیت دیکھ کر بولا۔

آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی؟

نہیں میں ٹھیک ہوں بس یہ گرمی کی وجہ سے الفاظ ابھی ادا ہوتے کہ اس کا سر چکرانے لگا عمش نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

میم پلیز میری بات مانیں گھر جائیں یہ سب میں سنبھال لوں گا۔ عمش کو اب زیادہ فکر ہونے لگی تھی۔

نہیں عمش اب اگر میں رک گئی تو بہت دیر ہو جائے گی حایف کو انصاف دلانے کے لیے میں رکو گی نہیں ۔ماشل نے ابھی تک اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔پورے جسم میں اسے درد کی ٹھیس محسوس ہو رہی تھیں ۔اب اس میں ہمت نہیں رہی کہ وہ کھڑی ہو سکے اسلیے عمش نے اسے گاڑی میں بیٹھایا۔

کام سے پہلے صحت زیادہ معنی رکھتی ہے یہی کہا تھا آپ نے مجھے اور اب خود اس کا خیال نہیں رکھ رہیں آپ گھر جا رہی ہیں تو مطلب جا رہی ہیں کوئی بحث نہیں۔

وہ حکم دینے والے انداز سے بولا تھا۔ کرتا بھی کیا ماشل کی یہ حالت دیکھ کر خود اس سے رہا نہیں گیا وہ آگے سے کچھ نہیں بولی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ گاڑی ڈرائیو کرتے بار بار ماشل کی طرف دیکھتا۔

کچھ دیر بعد گاڑی ماشل کے گھر کے قریب رکی عمش فورا اسے باہر نکلا اور ماشل کو سہارا دے کر باہر نکالا۔

تھینک یوں میں ہمیشہ احسان مند رہوں گی ماشل راہداری میں کھڑی اسے دیکھتے کہا۔

شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے میم یہ میرا فرض ہے بس پلیز آپ اپنا دھیان رکھیے گا اور مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔ عمش بولتے بولتے اچانک چپ ہو گیا دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھا کی ان دیکھے جذبات تھے لیکن وہ بیان نہیں ہو پائے ماشل اسے الوداعی قلمات کہہ کر گھر کے اندر بڑھ گئ۔ وہ وہی کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔

عمش تم پاگل ہو گئے ہو.. اسنے خود کو مخاطب کرتے کہا۔

اور گاڑی میں بیٹھ کر باہر کی جانب رخ کیا۔ راستے میں اس نے باری اور ٹیپو سے انفارمیشن کے بارے میں پوچھا اور انھیں اکھٹا ہونے کا حکم دیا ماشل کی طبعیت کو دیکھ کر ایک عجیب سی بے چینی اسے محسوس ہونے لگی تھی وہ کتنا تھک چکی ہے اور پھر اوپر سے جیک راجپوت کے جواب نے کتنا دکھ پہنچایا ہو گا۔

یا اللہ ماشل ایک بہت ہی اچھی لڑکی ہے اسے آزمائش میں آسانی عطا فرما عمش نے دل ہی دل میں شدت سے دعا کی۔ اب وہ ہر لمحہ پھر اسکے بارے میں سوچنے لگا تھا کیا وہ کبھی اس سے کہہ پائے گا؟ کہ۔ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔ گاڑی تھانے کے قریب رکی۔ وہ اترا تو سامنے ہما باری اور ٹیپو عمش کے انتظار میں تھے

تینوں نے عمش کو سلوٹ پیش کی سلام کا جواب دے کر وہ چاروں انویسٹیگیشن روم کی جب بڑھ گئے۔

سر میم ماشل ٹھیک ہیں؟ ہمانے فکر والے انداز سے پوچھا

ہاں بس ٹھیک ہیں طعبیت کچھ خاص نہیں ہے ان کی سٹریس کی وجہ سے وہ کام میں اچھے سے اینول بھی ہو پار ہی لیکن ایک ٹیم ہونے کے ناطے یہ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم اس کیس کو اچھی طرح دیکھیں میم ماشل اس کیس کو لے کر بہت سئریس ہیں اور میں نہیں چاہتا انھیں اپنی ٹیم کی جانب سے کوئی شکایت موصول ہو

اوکے۔۔۔

یس سر تینوں نے یکجا آواز میں جواب دیا۔

کبھی کبھی زندگی کتنی بے چین سی لگتی ہے یوں لگتا ہے جسم میں کچھ کرنے کی طاقت ہی ناں رہی ہو یادیں انسانوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتی ہیں سر ایک مہینہ گزرنے کو ہے لیکن عجیب سا احساس سوچوں کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے میں شکوہ نہیں کرتی رب سے لیکن میرے ساتھ کیوں؟ حائف بے گناہ تھا۔

ماشل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پروفیسر دستگیر نے ٹشو پیپر اس کی جانب بڑھائیں۔اور پانی کا گلاس بھر کر میز پر رکھا۔

شکوہ رب سے ہی لوگ کرتے ہیں ماشل یہ فطرتی عمل ہے جب انسان سخت آزمائشوں کے گھیرے میں ہو تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ اللہ سے شکوہ کر بیٹھتا ہے۔لیکن اللہ کی ذات تو اتنی رحیم ہے وہ اپنے بندے کی ہر بات کو بڑے غور سے سنتی ہے۔لوگ باہر سے دیکھتے ہیں باہر سے تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ تمھارے دل کو سکون دیتا ہے اگر وہ انسان کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو پہلے اس سے نکالنے کا وسیلہ بھی بناتا ہے۔کیونکہ اللہ اپنے بندے سے بہت محبت کرتا ہے وہ کیسے اسے زیادہ دیر تک درد میں مبتلا رکھ سکتا ہے۔اور کچھ فیصلے اللہ پر چھوڑے جاتے ہیں۔

کیا میں اس امتحان کو پار کر پاؤں گی دستگیر سر؟ اسنے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے دستگیر خان سے پھر سوال کیا

بلکل لیکن اگر تم صبر کا دامن تھام کر رکھو گی تو ہر امتحان کو پاس کر لو گی۔یہ وقتی درد ہے ماشل جو سانسوں کے ختم ہونے سے پہلے چلا جائے گا۔رب کی چاہت کو اپنی چاہت بنا لو پھر دیکھنا جو تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا وہ ہو جائے گا۔بس گھبرانا نہیں ہے اللہ تمھارے ساتھ ہیں تمھارے دل میں دماغ میں

دائیں بائیں ہر جگہ پر بس تم نے اسے راضی کرنا ہے اگر وہ راضی ہو گیا دنیا خود بخود راضی ہو جائے گی۔

اداسی کے بادل متعین ہوتے ہیں رحمت کی بارش برستی ضرور ہے۔

آخری الفاظ ماشل کے دل کو چھو گئے تھے۔۔ ایک امید کی مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھری۔

آپ کے الفاظوں میں جادو ہے سر میرا اللہ کے ساتھ ایسا تعلق کیوں نہیں ہے؟۔

یہ سنتے دستگیر خان ہلکا سا مسکرائے

بچے ایک بات یاد رکھنا ہر ایک انسان کا اللہ کے ساتھ تعلق مختلف ہوتا ہے کئ انسانوں کا بس پانچ وقت کی نماز تک محدود ہوتا ہے اور کئ لوگ۔ اپنی ساری زندگی اسکے نام کر دیتے ہیں وہی کرتے ہیں جیسا ان کا مالک چاہتا ہے اور کچھ مجھ جیسے گناہ گار جو زندگی کے بس اہم معاملات میں اپنے مقصد کی خاطر اسکے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں لیکن ماشل اس ذات کی نوازش دیکھو میں صدقے جاؤں اس ذات کے اپنے رب کی خدائی پر کہ وہ ہر طوبہ کرنے والے کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔ جو دل سے اپنے رب کی طرف جھک جائے اس نے کامیابی اور فلاح دونوں حاصل کر لی۔

اسلیے تمھارا رب کے ساتھ کیسے تعلق ہے یہ تم بہتر جانتی ہو کہ تم اسکے سامنے سجدے میں اپنے مقصد کے لیے جھکتی ہو؟ یاں اللہ کی محبت میں؟

دستگیر خان کے سوالات ماشل کو لاجواب کر دیا تھا تب اسے احساس ہوا تھا کہ ہم مسلمان کتنے خود غرض ہیں ہمیشہ اپنے مقصد کے لیے اس ذات کے پاس جاتے ہیں کبھی اس کی محبت میں نہیں گئے۔۔ کیا یہ محبت ہے ہماری اپنے خالق کے ساتھ؟

صبح ملنے والی خبر نے سب کو دہلا کر رکھ دیا جب صالحہ بیگم نے اپنی جوان بیٹی کو پنکھے سے لٹکتے پایا۔ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ چھن ٹوٹ گیا۔یشفع کی باڈی پھندے سے لٹک رہی تھی۔

ایک بلند چیخ پورے گھر میں گونجی وہ اونچی اونچی آوازوں میں مراد علی خاں کو پکارنے لگی گھر میں تہلکا سا مچ گیا۔

یشفع۔۔۔۔م۔۔۔مراد یشفع۔کو اتاریں۔۔مراد علی نے جب یشفع کو دیکھا تو وہ دھک رہ گیا جلدی سے اسکی باڈی کو نیچے اتارا

یشفع میری جان اٹھو۔۔ماں نے فوراًسے اسکے چہرے کو پکڑا۔

مراد صاحب آپ دیکھیں ناں یشفع آنکھیں نہیں کھول رہی سسکیوں کی آوازیں بلند تھی۔

صالحہ یشفع مر چکی ہے مراد نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا

ن۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میری بیٹی مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ پیچھے ہٹیں میں خود اسے اٹھاتی ہوں۔

وہ خود کو مراد علی کی گرفت سے آزاد کروائے یشفع کی طرف بڑھی جو بے سہارہ بیڈ پر پڑی تھی۔ پھندے کی وجہ سے اسکی آنکھیں اور زبان باہر آچکی تھی مراد نے آگے بڑھ کر کپڑا اپنی جوان اولاد کی لاش کے اوپر ڈالا اور اسکی کھولی آنکھیں بند کر دی۔

اور صالحہ کو پکڑ کر پیچھے کیا کیونکہ کچھ ہی دیر میں پولیس نے چھان بین کرنی تھی۔

آپ مجھے چھوڑ کیوں نہیں رہے میری بیٹی زندہ ہے مراد وہ مری نہیں ہے میری بات کا یقین کریں وہ زندہ ہے۔ خدا کے لیے مجھے ایک دفعہ اس کے پاس جانے دئیں بے بس ماں نے ہاتھ جوڑے آج اس بے حس انسان۔ کی آنکھوں میں بھی آنسو جھلکے تھے۔۔۔ زبان لڑکھڑاتی تھی خوف سے پیشانی سے پسینہ بہا تھا۔

صالحہ یشفع نے خودکشی کرلی ہے وہ اب کبھی نہیں واپس آسکتی وہ مر چکی ہے۔۔۔ ہماری بیٹی ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئ ہے۔۔۔ مراد نے روتے ہوئے اسے کہا۔

یہ سنتے ہی صالحہ اپنے ہوش و حواس میں ناں بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹیں

ن۔۔ نہیں یشفع خود کشی نہیں کر سکتی اسے مارا گیا ہے۔ اس کا قتل کیا گیا ہے۔ اور اس کے زمہ دار تم ہو مراد۔۔ ہاں تم نے اپنی بیٹی کا قتل کیا ہے۔ اس کے جذبات کا بھلا گھونٹ دیا اسکی خواہشات کو مار دیا۔ تم نے اپنی بیٹی کو مار دیا۔۔ تم نے اس کو خود کشی کرنے پر مجبور کر دیا۔

وہ کبھی ایسا قدم ناں اٹھاتی لیکن تمھارے اس رویے نے اسے پھندے پر لٹکنے پر مجبور کر دیا۔۔

صالحہ مراد علی خاں کے سینے پر انگلی رکھے زور زور سے بول رہی تھی گھر میں لوگوں کا ہجوم پولیس کی ٹیم موقع واردات پر پہنچ چکی تھی ماشل اپنی ٹیم سمیت گھر پر موجود تھی۔۔۔ یشفع کی باڈی کو سٹریچر پر لٹایا گیا پوسٹ مارٹم کے لیے اسے ہوسپٹل لے کے جایا جانا تھا۔ ماشل نے جب یشفع کو یوں دیکھا تو قسم سے وہ اپنے آنسو ناں روک پائی۔۔ ہائے اس بند ہوتی آنکھوں میں وہ خواب وہ خواہشات۔ کا سماں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مر گئے تھے ایک گہری نیند سو چکے تھے۔۔

وہ ابھی بیس سال کی تھی۔۔۔ کیا عمر تھی اس کی کہ وہ یہ قدم اٹھاتی کیونکہ اسے اتنا مجبور کیا گیا ہے آپ کی مار پیٹ نے ظلم نے میری بیٹی کی جان لے لی۔ وہ کہتی رہی مجھ سے امی مجھے یہاں سے کہی دور لیں جائیں جہاں پر کوئی اس کے خوابوں کے آگے رکاوٹ ناں ڈال سکے۔۔۔

مراد تم نے میری بیٹی کی زندگی چھین لی اللہ تمھیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ صالحہ نے مراد کا گریبان پکڑ لیا۔۔

مراد آگے بے بس خاموش بس سنتا رہا آج وہ کچھ نہیں بول رہا تھا بولتا بھی کیا۔ اسکی اکلوتی اولاد نے اپنی زندگی ختم کرلی

چپ کیوں کھڑے ہو۔۔۔ بولو کیوں کیا تم نے ایسا؟ وہ تم سے بات کرنے آئی تھی اور تم حیوانوں کی طرح اسے مارنے لگ گئے۔۔ یشفع کو مار دیا تم نے میری بیٹی کو خودکشی کرنے پر مجبور کر دیا۔۔ اس سے پہلے وہ نیچے گرتی ماشل نے صالحہ کو تھاما

آنٹی حوصلہ رکھیں پلیز۔۔ اسنے سہارہ دے کر چیئر پر بٹھایا۔ اور پھر سامنے کھڑے مراد کی طرف بڑھی

۔

افسوس ہے مجھے آپ مراد صاحب سارے الفاظوں نے آج خودکشی کرلی۔۔ کیا کہوں میں آپ کو ایک دفعہ اپنی بیٹی کے چہرے کو تو دیکھے کتنے درد میں تھی وہ۔ کہ اس نے اپنی زندگی کو ختم کرنا بہتر سمجھا۔ وہ اتنا بیزار ہو چکی تھی کہ اپنے ہاتھوں سے پھندہ لگا لیا۔ شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔ ارے کم از کم دوسری عورتوں کو ناں سہی اپنے گھر کی بیٹی بیوی کو تو عزت دیں۔۔۔ لیکن خیر آپ کو اس سے کیا فرق پڑے گا۔

یشفع ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی گئ۔۔اب پوری زندگی اسی ملامت میں بیتے گی کبھی سکون نہیں ملے گا۔۔

اب وہ چہرہ کبھی نہیں دیکھے گا اس بچی کو اتنا سٹریس دیا آپ نے کہ اس نے یہ سٹیپ اٹھالیا۔

ماشل کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس انسان کو کیا کہے۔۔ہما ٹیپو اور باری یشفع کے ساتھ ہاسپٹل گئے تھے۔

پورے راستے میں ہما کی آنکھوں سے آنسو نہیں رکے وہ بیس سالہ یشفع کو یوں کفن میں لپٹے دیکھ کر ٹوٹ گئ تھی

ادھر گھر میں ماشل اور عمش یشفع کی والدہ سے بیان لے رہے تھے۔

پچھلی رات یشفع مراد صاحب سے بات کرنے آئی تھی میں ہمیشہ اسے روکتی لیکن کل رات وہ نہیں رکی اور ان کے پاس آکر کہا

کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی خواہش کے مطابق پڑھنا چاہتی ہے۔۔کیونکہ اسے ڈاکٹر والے پروفیشن میں جانا ہی نہیں جب اس کا دل پولیس ڈیپارٹمنٹ میں تھا لیکن مراد ہمیشہ اسے اس بات پر ڈانتا مارتا کہ وہ کبھی اسے اس شعبے میں نہیں بھیجیں گے جہاں پر عورت کا مقام مرد سے اونچا ہو کیونکہ ماشل چوہان

سے نیچے عہدے پر رہ کر انھیں یہ بات ہمیشہ چبتی تھی اور اسی وجہ سے وہ یشفع کی خواہشات کو کنڑول کرنے لگے۔۔

مجھے تو ہر روز ہی مارتے تھے۔۔ میں تو سہہ جاتی تھی اپنی بیٹی کے لیے لیکن وہ سہن نہیں کر پائی وہ اپنے باپ کے اس رویے کو برادشت نہیں کر پائی۔۔ اور خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئ۔۔

صالحہ بیگم بات کرنے دوران ناجانے کتنے آنسو بہہ چکے تھے ہچکیوں کی آواز میں درد تھا۔۔ ماشل اور عمش یہ سن کر دھک رہ گئے۔۔

کوئی انسان اس حد تک بے حس ہو سکتا ہے کہ اپنی ہی اولاد کو اپنی بیوی کو اتنی بے رحمی سے مارے پیٹے ماشل نے بیان درج کیا اور عمش کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی تھی باہر بے سہارا کھڑا امراد تھا۔۔ جس کی انکھوں میں آج ندامت کے آنسو تھے

ماشل نے جب اسے یوں روتے دیکھا تو۔۔ دل کیا کہ وہ اس انسان کو پکڑ کر کہے

کہ ان آنسوؤں کا کیا فایدہ جب وہ زندہ تھی تب بہائے نہیں اب جانے کے بعد چیخ چیخ کر کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہو۔ لیکن وہ اس انسان کو کوئی ہمدردی بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔

صاف ظاہر ہے ڈیوں ٹو ہینگینگ موت ہوئی ہے تقریبا رات کے ساڑھے دو بجے کے قریب یشفع کی ڈیتھ ہوئی ہو گی۔ وجہ سٹریس اور ڈیپریشن ہے جو وہ پچھلے کچھ مہینوں سے تھی۔ اور اسی بیماری سے لڑتے لڑتے وہ اس مینٹل سیٹٹ میں آچکی تھی کہ اس نے خود کو ختم کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔

اور اس سب کی وجہ فیملی بھی کو سکتی ہے کیونکہ پرنٹس کبھی کبھار بچوں اپنی مرضیاں تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی خواہشات کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔۔ اور اسی سٹریس کی وجہ سے بہت سے بچے خودکشی کو ان سب کا حل سمجھتے ہیں یشفع کا کیس بھی کچھ یوں ہیں یہ پوسٹ مارٹم رپورٹ ہے اس میں۔ آپ دیکھ سکتی ہیں۔۔

ڈاکٹر نے ماشل کو پوسٹ پارٹم رپورٹ پکڑائی اتنے میں باری نے آکر اطلاع دی کہ ڈیڈ باڈی کو گھر پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

کیا انسان کو زندگی اتنی بھوج لگنا شروع ہو جاتی ہے کہ وہ یہ راستہ انتخاب کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ خودکشی کرنا بہادری نہیں ہے اپنے ہاتھوں سے خود کو ختم کر لینا مشکلات کا حل نہیں ہوتا۔ اور سب سے بڑھ کر ایک مومن مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ یہ قدم اٹھائے کیونکہ اللہ نے مسلمانوں کے لیے ہر مشکلات سے لڑنے کا طریقہ بتایا ہے ڈپریشن جیسی بیماری مسلمانوں کو کیسی ہو سکتی ہے جب وہ ذات

ہمیں دن میں پانچ وقت اپنے پاس بلاتی ہے رات کو تہجد ہے وقت وہ ذات ساتویں آسمان سے نیچے پہلے آسمان میں آتی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی سن سکے ان کی مشکلات کو سن سکے۔۔۔جو وہ مانگ رہا اس کی مراد پوری کی جا سکے۔ پھر کیسے ہم ایک پھندے سے اپنی جان ختم کر لیتے ہیں۔

آج مراد علی کے گھر میں قیامت سے کم منظر نہیں تھا اپنی جوان اولاد کو کندھے پر اٹھائے وہ قبرستان کی جانب بڑھا تھا۔۔بے اختیار اسے اپنی ساری باتیں یاد آنے لگی

ا(گر تم نے میری مخالفت کرنے کی سوچی تو خود اپنے کندھوں پر اٹھا کر دفنا کر آؤں گا)

اور آج وہ دن آ گیا۔۔ آخر پر اس کی بیٹی ہار گئ اور باپ کی اعنا جیت گئ

یشفع کی تدفین کے بعد صالحہ بیگم دکھ سے نڈھال ہو چکی تھی ماشل اور ہما ان کے پاس تھی آنٹی اس طرح سے کچھ نہیں ہو گا اور ناں ہی یہ مشکلات کا حل ہے اگر آپ ہمت چھوڑ جائیں گی تو اس کے لیے دعا کون کرے گا۔

ماشل نے نرمی سے صالحہ کا ہاتھ تھاما اور اسے کہا۔

پتا نہیں سکون نہیں آتا ماشل اس کا وہ روتا ہوا چہرہ بار بار میری نظروں کے سامنے آ رہا ہے کتنی دفعہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ امی مجھے یہاں سے لے جاؤ میں اس گھر میں ابا کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔میں نے اپنی

بیٹی کی ایک بات نہیں سنی ہمیشہ اسے کہا کہ وہ جیسے بھی ہیں تمھارے ابا ہیں ان کی عزت کیا کرو چاہے وہ جو مرضی کہیں۔ لیکن وہ برداشت نہیں کر پائی مراد کا رویہ۔

میں اچھے سے جانتی ہوں مراد صاحب کی سوچ کے بارے میں لیکن اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے کاش آپ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھاتی تاکہ اور بھی دوسری کی عورتیں جو اس ظلم کو ہر رات دن برداشت کرتی ہیں انھیں ہمت ملتی۔ کیونکہ عورت اتنی کمزور نہیں ہے کہ وہ اپنے حق کے لیے آواز بلند ناں کر پائے۔

اسی خاموشی نے آپ کی بیٹی کی جان لے لی۔ وہ تین مہینوں سے سوئیر ڈپریشن میں تھی۔۔ اور جب مینٹل ہیلتھ سٹیبل ناں ہو تو انسان کو خود سے زندگی سے نفرت ہونے لگتی ہے اور تب وہ جا کر یہ راستہ انتخاب کرتا ہے۔

ماشل نے بڑے ہی تحمل بڑے لہجے سے ہر بات کی وضاحت کی

یہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی بلکے ہم سب مسلمان اس بات سے آگاہ ہیں کہ خودکشی کرنا اسلام میں حرام ہے زندگی ایک بہت قیمتی تحفہ ہے شاید یشفع اس بات کو اچھی طرح جان پاتی کہ اس طرح کا قدم اٹھا کر حالات بدل نہیں جائیں گے۔ آپ ہمت سے کام لیجئے اور یشفع کے لیے جتنا ہو سکے معفرت کی دعا

کریں اللہ بے شک اپنے بندے کو معاف کر دینے والا ہے۔ میں اب چلتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا۔ ماشل نے کہا تو وہ ہما کے ساتھ گھر سے باہر نکلی۔ ایک مایوسی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ خاموشی میں درد ان دونوں نے محسوس کیا صالحہ بیگم کے الفاظوں میں لبادہ اور مفلسی کو دیکھ کر وہ اذیت میں تھیں کہ کیسے مراد علی خاں اپنے گھر والوں کے ساتھ پیش آتا تھا۔

گاڑی ڈرائیونگ ہما کر رہی تھی۔

میم جیک راجپوت کے حوالے سے کوئی خبر؟

ہمیشہ کی طرح اس نے خود کو ان الزامات سے بے گناہ ثابت کیا ہے ہما اس دنیا میں جیک جیسے اور بھی بہت سے لوگ ہیں لیکن افسوس ہماری قوم ہی ان لوگوں کو اوپر لے کر آتی ہے ان کی دہشت کو اپنے اوپر حاوی کر کے خود کو کمزور سمجھتے ہیں کہ ہم ان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے لیکن ایسا نہیں ہے کوئی انسان اللہ سے بڑھ کر طاقت اور خوف نہیں رکھ سکتا اور وہ کہتے ہیں۔

اللہ کی پکڑ انسان کی اکڑ ایک جھٹکے میں نکال دیتی ہے۔

بس ان زمینی خداؤں کا بھی وقت آئے گا تب انھیں اپنی حثیت کا اندازہ ہو گا۔ کہ خدا صرف ایک ہے جس نے ہمیں بنایا ہے۔

حایَف بے گناہ تھا میم ؟بے گناہ کا خون بہا کر کیا ملتا ہے ؟. ہما نے پھر سوال کیا۔

ایسا کرنے سے انھیں تسکین ملتی ہے کہ وہ سب سے بڑے ہیں شاید خدشہ ہوتا ہے کہ وہ اس طرح اپنی طاقت آزمائی کر کے موت کو مات دے دئیں گے یاں موت ان سے ڈر جائے گی۔ لیکن ہما ان درندوں کی موت نشان عبرت ہوتی ہے سب لوگوں کے لیے فرعون کو ہی لے لو اس نے خدائی دعوا کیا تھا اور پھر بعد میں ناں تو مٹی نے اور ناں ہی آسمان نے اسے قبول کیا

مٹی کا بنا انسان مٹی میں مل جائے گا کاش یہ بات پہلے سمجھ لیں۔

ماشل کی باتیں سن کر ہما پل بھر خاموش رہ گئ اس کے جواب ہی کچھ اس طرح سے ہوتے تھے۔

آپ میری انسپریشن ہیں میم اتنا کامل یقین اللہ پر دین پر لاجواب ہے اسنے داد دینے والے انداز میں کہا۔

ماشل یہ سنتے ہلکا سا مسکرائی

مجھے زیادہ خوشی ہوتی اگر تم اپنی انسپریشن اللہ کے آخری نبی کو رکھتی اس کی کتاب کو رکھتی یہ سب کچھ اس کے دین سے ہی سیکھا ہے میں نے۔ اور دیکھو ہما ہمارا دین کتنا خوبصورت ہے اس کی باتیں دل چھو جانے والی ہوتی ہیں۔

ضرور۔۔ ہما نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

بابا میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں عمش نے سٹڈی روم کے دروازے پر دستک دیتے پوچھا۔

آؤ بیٹا آؤ اندر فیاض انجم نے اسے دیکھتے بک ٹیبل پر رکھی۔اور عمش کو اندر آنے کا کہا۔

کیسے ہیں؟ عمش جو بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھا آستین کہنیوں تک ہمیشہ کی طرح اچھا لگ رہا تھا اپنے والد کے سامنے چیئر پر بیٹھ گیا۔

میں بلکل ٹھیک تم سناؤ کیسا جا رہا ہے کام؟ فیاض انجم نے اسکے چہرے کو پڑھنا چاہا۔

بلکل ٹھیک بس یشفع کیس میں لگے ہیں۔

ہاں سنا میں نے انسپکٹر مراد علی خاں کی بیٹی تھی خودکشی کر لی ڈپریشن کی وجہ سے۔بہت افسوس ہوا سن کر آج کل کے بچوں کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ یہ سٹیپ اٹھانے میں ایک بار بھی نہیں سوچتے فیاض صاحب نے سر آہ بھری۔

اللہ اس کی مغفرت فرمائے۔۔ آمین

اچھا تم بتاؤ کیا بات کرنی ہے مجھ سے وہ مدعے پر آئے۔

دراصل و۔۔۔و۔وہ میں آپ سے کچھ کہنے آیا تھا عمش بولتے ہوئے اٹک رہا۔ تھا اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ کس طرح سے بات کا آغاز کرے۔

عمش تم مجھے بتا سکتے ہو۔۔۔فیاض صاحب نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دی۔

عمش مسکرایا اور کہا تھینک یوں بابا

بات کچھ یوں ہے کہ آپ نے روما کے بابا سے بات کی تھی ہم دونوں کے بارے میں لیکن بابا میں اس فیصلے سے متفق نہیں ہوں یہ بات نہیں کہ روما اچھی لڑکی نہیں ہے

نہیں ایسی بات بلکل نہیں ہے وہ بہت اچھی ویل مینیر لڑکی ہے لیکن میں۔۔۔وہ کہتے کہتے رک گیا

نام بتاؤ گے مجھے تو پتا چلے گا فیاض انجم مسکرائے

ماشل چوہان نام ہے۔۔ آخر کار عمش نے ہمت کر کے کہہ دیا۔وہ اب مضطرب انداز سے اپنے والد کی طرف نظرے جمائے دیکھ رہا تھا کہ وہ اس نام پر کیا ری ایکٹ کریں گے

فیاض انجم نے اپنی عینک سائیڈ پر رکھی اور عمش کی طرف متوجہ ہوئے

پسند کرتے ہو۔۔

ہوں وہ بہت اچھی لڑکی ہے بابا بلکے پرفیکٹ ہے جو ہر لڑکا چاہتا ہے۔ آپ تو اس سے مل بھی چکیں ہیں انفکٹ انکل چوہان آپ کے بہت اچھے دوست بھی تھے بابا میں چاہتا ہوں آپ باقاعدہ ان کی والدہ سے بات کریں وہ اکیلی ہے اور میں اسے اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا

کیا وہ اس رشتے سے راضی ہے یاں اسے علم ہے کہ تم اسے پسند کرتے ہو۔ فیاض انجم نے جیسے کہا۔ عمش ایک منٹ کے لیے چپ ہو گیا

میں نے اسے نہیں بتایا کبھی۔ ہمت نہیں ہوئی کبھی

بیٹا بتانا تو پڑے گا آج نہیں کل اور مجھے تمھاری پسند سے کوئی اعتراض نہیں ہے ماشل ایک بہت ہی اچھی بچی ہے ناں صرف اپنے کام میں بلکے عادتاً بھی

اور جتنی جلدی ہو سکے تم اسے بتا دو باقی رہی بات تمھاری ماما کی تو وہ میں ان سے خود بار کر لوں گا۔

تھینک یوں سوچ بابا۔۔ میں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں عمش کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر فیاض صاحب نے اسے اپنے سینے سے لگایا

مجھے اپنے بیٹے کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ جو تم چاہو ویسا ہی ہو گا

بابا اس فیصلے سے آپ کی دوستی پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا؟ عمش نے فوراً پوچھا روما کے بابا آپ کے بزنس پارٹنر بھی ہیں

بزنس ڈیلنگ میں اپنے بیٹے کی خوشی داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ کیا فائدہ ایسے رشتے کا جس میں تمھاری خوشی شامل ناں ہو۔ تم فکر مت کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بس ماشل کو بتا دو مجھے یقین ہے وہ منع نہیں کرے گی

جی عمش نے مختصر جواب دیا

چلیں نیچے آ جائیں کھانا لگ گیا ہے عمش نے کہا تو وہ اپنے والد کے ہمراہ سٹڈی روم سے باہر نکلا۔

جہاں نیچے ڈائیننگ ٹیبل پر علمیرہ بے صبری سے اپنے بھائی کے انتظار میں بیٹھی تھی جب عمش کو ہنستے مسکراتے دیکھ کر اسنے اشارہ کیا

مان گئے؟ علمیرہ کی سانسیں رکی ہوئی تھی

جب عمش نے اثبات میں سر ہلایا تو اس کی سانس میں سانس آئی اور خوشی کی انتہا نہیں تھی ماشل میری بھابھی بنیں گی ہائے اللہ وہ دل میں خود سے کہہ رہی تھیں

یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے علمیرہ؟ فیاض صاحب نے کھاتے دوران پوچھا

اچھی جا رہی ہے بابا بس لاسٹ سمسٹر کے پیپر ہونے والے ہیں۔

اس کے بعد کا کیا پلین ہے ؟ پھر سے سوال پوچھا گیا اس سے پہلے علمیرہ جواب دیتی عمش جلدی سے بولا

میں تو کہتا ہوں بابا اس کے ہاتھ پیلے کر دئیں میری شادی سے پہلے اس کی رخصتی کر دیتے ہیں۔۔ ترنم بیگم

اور فیاض صاحب دونوں ہنس دیے۔ البتہ علمیرہ خاصی چڑ گئ تھی

واہ۔۔۔ کتنا اچھا پلین دیا ہے بھائی نے آپ میری شادی کی فکر چھوڑیں اپنی شادی کی فکر کے کریں کیونکہ

میں تو پہلے کروانے سے رہی اور میں نے بابا سے کہہ دیا تھا کہ میں ابراڈ جاکر مزید سٹڈی کرنا چاہتی

ہوں۔

یہ پلین کب بنا تمھارا علمیرہ ؟ترنم بیگم نے حیرت سے پوچھا

بھی باپ اور بیٹی کے درمیان میں بھی کچھ راز کی باتیں ہوتی ہیں اب میری بیٹی نے خواہش کا اظہار کیا ہے

توکیوں منع کرتا میں۔۔ فیاض صاحب نے بڑے اطمینان سے جواب دیا لیکن ترنم تو چونک کر بولی

نہیں فیاض میں نہیں بھیج رہی اسے اتنی دور آگے میری ایک بیٹی ہے پورا دن اکیلے گھر۔ میں دل نہیں لگتا

میرا آپ اور عمش تو ڈیوٹی پر چلے جاتے ہو اور ویسے بھی میں جتنا اس کا خیال رکھتی ہوں باہر رہی تو بیمار ہو

جائے گی۔ اپنی والدہ کے ابجیکشن سن کر علمیرہ بولی

ماما پلیز مان جائیے ناں میں اب بڑی ہو گئ ہوں خود کا دھیان رکھ سکتی ہوں

ہاں وہ تو دیکھائی دے رہا ہے مجھے۔۔۔ ترنم بیگم منہ میں منمنائی

ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں علمیرہ اکیلے کیسے مینج کرو گی اور میرا کیا ہو گا عمش بھی حمایت میں بولا

بھائی۔۔۔ پلیز اب آپ تو ماما کی سائیڈ مت لیں بابا آپ سمجھا کیوں نہیں رہے ان سب کو۔ آخری سہارہ اس کا والد بچا تھا

بھئی اس موقع پر ہم بعد میں ڈسکس کریں گے اور علمیرہ جو چاہے گی وہی ہو گا فیاض انجم نے جیسے کہا سب خاموش ہو گئے

رات کے اس پہر وہ کھانا کھا کر معمول کے طور پر اپنے کمرے میں آگئ تھی۔ مصطفی کو دو دن کے لیے ہاسپٹل میں شفٹ کیا گیا تھا تو اس کی والدہ اور پھوپھو مصطفی کے پاس ہی رکی تھی۔ کل تک چھٹی ملنے پر وہ مصطفی کو لے کر گھر آجائے گی

ماشل عشا کی نماز پڑھنے کے بعد قرآن مجید لیے پڑھنے لگی وہ اکثر اوقات فارغ وقت میں قرآن پڑھ لیا کرتی تھی۔ قرآن پڑھتے ایک دل کو سکوں محسوس ہوتا۔

اے اللہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

آیات کا ترجمہ پڑھتے اسکی آنکھیں نم ہونے لگتی تھیں بے شک اس کتاب کی خوبی اتنی تھی۔۔۔

اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا سوا اللہ کے اور کوئی نہیں اور اگر تجھ کو کوئی آللہ تعالیٰ نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر اپنی قدرت کرنے والا ہے

یا اللہ میں تیری بندی تیری بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی ہوں مجھے آزمائش میں کامیاب ہونے کی ہدایت عطا فرما تم نے مجھ بنایا تو میرا خالق ہے میں تیرے سامنے سجدہ ریز ہوتی ہوں میرے دل میں اپنی محبت کا نور پیدا کر دے میں تیرے راستے پر چلنا چاہتی ہوں۔ بس میرا سینہ کھول دے اور مجھے دنیا کی جہالت پرستی سے نپٹنے کی ہمت عطا فرما بے شک تیرے علاوہ اور میرا کوئی نہیں ہے تو ہی سب کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور نکالتا بھی ہے۔ مجھ پر میرے گھر والوں پر اس ملک پر اپنی رحمت نازل فرما۔ مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

قرآن مجید پڑھنے کے بعد دعا میں ہاتھ بلند کیے وہ کتنی دیر اپنے رب سے ہم کلام رہی تھی۔

صبح کی روشنی نے ہر طرف اجالا کر دیا لوگ اپنی معمولات زندگی میں مصروف ہو گئے ہر صبح کی طرح جیا کچن میں کھڑی باری کے لیے ناشتہ تیار کرنے میں مصروف نظر آئی۔ تاکہ وہ ڈیوٹی پر جانے سے پہلے ناشتہ کر کے جائیں۔

باری کے اٹھنے سے پہلے وہ ناشتہ تیار کر چکی تھی ٹیبل پر رکھ کر وہ کمرے میں آئی اور الماری سے اس کی پریس وردی نکال کر باہر رکھی اور پھر اسے اٹھانے کے لیے بیڈ۔ کے سرہانے بڑھی

باری آٹھ جائیں ٹائم ہو گیا ہے۔ ساتھ کمرے کی سیٹنگ کرتے جیا نے اسے اٹھایا دو تین دفعہ کہنے پر وہ اٹھا اور تیار ہونے کے لیے واش روم گھس گیا کچھ دیر بعد وردی میں ملبوس باہر ناشتے کے ٹیبل پر آیا جہاں جیا پہلے سے اس کے انتظار میں بیٹھی تھی

اسلام وعلیکم

وعلیکم السلام جیا نے خوشگوار لہجے میں جواب دیا اور چائے کا کپ باری کی جانب بڑھایا

کام زیادہ بڑھ گیا ہے

ہوں۔۔۔ کیس کو حل کرتے وقت کا پتا ہی نہیں چلتا۔۔ تم نے امی سے بات کی کب وہ آرہی ہیں کراچی ؟

باری کو کچھ یاد آیا تو پوچھا

ہاں میں نے بات کی تھی کل کہہ رہی تھی دو دن لگ جائیں گے اور۔شاید خالہ کو کام ہے اسلیے

صیح لیکن امی کو کہو کہ اب آجائیں گھر میں اکیلی تم کیا کرو گی۔۔۔باری نے چائے کا گھونٹ بڑھتے کہا

ویسے باری میں سوچ رہی تھی اگر میں ٹیچنگ کر لوں ایسے دل بھی لگا رہے گا۔۔جیا نے رائے کا اظہار کیا

ٹھیک ہے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔جیسا تمھارا دل چاہے۔۔

ہاں میں نے امی سے بھی بات کی ہے انھیں کوئی اعتراض نہیں بلکے انہوں نے خود مجھ سے کہا تھا۔۔

تو اچھا ہے۔پھر اپلائی کر دو کیسی بھی انسٹیٹیوٹ میں باری یہ کہتے چیئر سے اٹھا

کب تک واپسی ہو گی؟جیا بھی ساتھ ہی کھڑی ہو گئ۔

رات آٹھ بجے تک کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔اپنا خیال رکھنا مسکراہٹ چہرے پر بکھرے اسنے جیا کو دیکھا اور

گھر سے باہر نکلا۔

دوسری طرف ہما اپنے فلیٹ سے تیار ہو کر نکلی تھی سامنے گاڑی میں بیٹھا ٹیپو اس کا انتظار کر کے تھک گیا۔

ویسے آج تو دعوت نہیں تھی جو اتنا انتظار کروایا تم نے ٹیپو اس کے بیٹھتے ہی بولنا شروع ہو گیا

تو میں نے تمھیں کہا تھا مجھے لینے آؤ خود ہی خواہش کا اظہار تھا تمھارا اب لڑکیوں کو دیر تو ہوتی ہے

کیوں ہوتی ہے لڑکیوں کو دیر۔۔۔ہم بھی تو ہیں وہ بڑا فخر سے بولا

ہما جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی یہ سنتے ہی اس نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی

واہ واہ کیا بات کہی ہے انسپکٹر صاحب نے جیسے کراچی کی ٹریفک سے اتناڈر لگتا ہے اور وہ ایسی باتیں کر رہیں ہیں حیرانی کی بات ہے۔

اچھا اچھا مذاق تو مت بناو میرا تم ہو ناں ہمیشہ میرے ساتھ۔ جیسے ٹیپو نے کہا ہما نے چونک کے اس کی طرف دیکھا

اب اس کا میں کیا مطلب سمجھوں۔۔۔

میرے دل کی بات۔۔۔ وہ مسکرا کے دل پر ہاتھ رکھتے بولا

قسم سے اگر تم میرے کولیگ ناں ہوتے تو میں تمھیں اچھے سے بتاتی۔۔ یہ انتہائی چیپ لائین تھی وہ ہنسی تھی۔

تو تم ہی بتادو مجھے کیسے ایمپریس کروں جو مان جاؤ گی۔ ٹیپو اسکی طرف دیکھتے بولا۔

تم مذاق بہت اچھا کر لیتے ہو ٹیپو لیکن اس حد تک نہیں سوچا تھا میں نے۔۔ ہما نے گاڑی کا یو ٹرن لیا

یار یہ مذاق نہیں ہے میں سریس ہوں تم بتاؤ میں کب کروں بات گھر والوں سے وہ پوری تیاری میں تھا

ٹیپو۔۔۔بس کر دو اتنی جلدی سب کچھ پلین بھی کر لیا مجھ سے پوچھا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔۔وہ اب اسے جان بھوج کر ستانے لگی تھی

مطلب؟ٹیپو کے چہرے پر سنجید گی چھائی

میں کیسی اور کو پسند کرتی ہوں. یہ جملہ ٹیپو کے حواس باختہ کر دینے والا تھا

کیا؟کون ہے وہ؟تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟وہ سوال پہ سوال کرنے لگا

تم نے موقع ہی کب دیا مجھے ہمیشہ اپنی ہی باتیں بتائی کبھی میری سنی ہے تم نے ہما نے بمشکل اپنی ہنسی روکی کیونکہ ٹیپو کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔

ہما میں مذاق کے موڈ میں بلکل نہیں ہوں بتاؤ مجھے۔۔وہ غصے سے بولا

اس سے پہلے۔ہما جواب دیتی گاڑی تھانے کے قریب رکی اور وہ۔جلدی سے باہر نکلی ٹیپو اسکی طرف بڑھا بعد میں بتاؤں گی ہما نے آہستہ سے آواز میں کہا کیونکہ سامنے ماشل اور عمش آرہے تھے۔

بابا میں اپنی خواہش کے مطابق آگے پڑنا چاہتی ہوں آپ مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔وہ بند کمرے میں بیٹھا انہی سوچوں میں مبتلا تھا ہر طرف اسے یشفع کا چہرہ اور آوازیں کانوں میں گونجتی سنائی دیتی۔۔۔ آخری دفعہ پھندے پر لٹکی اسکا بے سہارا جسم بیس سالہ جوان اولاد کو یوں دیکھ کر مراد اندر ہی اندر گھٹتا رہ گیا۔۔ باہر نکلتا تو اسے لگتا سب لوگ اسے طنزاً کر رہے ہیں ہنس رہیے ہیں۔

صالحہ بیگم تو بس خاموش ہو کر رہ گئ تھی ہر وقت بس اپنی بیٹی کے لیے دعا مانگتی رہتی۔

تم ایک قاتل ہو مراد تم نے قتل کیا ہے اپنی بیٹی کا اس کے جذبات کا خواہشات کا۔۔۔وہ بیس سال کی تھی بس۔۔۔

بار بار یہ آوازیں اس کے ضمیر کو ملامت کرنے لگی وہ کانوں پر دونوں ہاتھ رکھے گھٹنوں میں منہ دھونسے سکون کی تلاش میں تھا لیکن اب شاید اسے سکون نصیب ہوتا۔۔ کیونکہ جو وہ کر چکا تھا اس کا بدلہ اسے ملنا تھا۔ اور وہ حق دار بھی تھا۔

م۔۔۔م۔۔۔میں نے قتل نہیں کیا میں قاتل نہیں ہوں۔

مراد اونچی اونچی آواز میں پورے کمرے میں چیخنے لگا اور بھاگتا کمرے سے باہر نکلا جہاں جائے نماز پر صالحہ دعا مانگ کر اٹھی تھی وہ دوڑتا اس کے پاس گیا۔

ص۔۔۔۔۔صالحہ میں نے یشفع کو نہیں مارا۔ میرا یقین کرو میں نے اسے نہیں مارا۔۔۔ یہ یہ جھوٹ بول رہاہے بار بار مجھے کہہ رہاہے کہ تم نے اپنی بیٹی کو مار دیا

تم۔بتاؤ اسے میں قاتل نہیں ہوں میں کیا کروں ایسا جو میرا ضمیر۔مجھے ملامت کرنا چھوڑ دیے خدا کے لیے مجھے معاف کر دو۔۔میں نے تمھارے ساتھ بہت غلط کیا ہے

مراد صالحہ کے ہاتھ پکڑے اسے کہنے لگا۔۔

یہ سب سن کر صالحہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے

کاش یہ معافی تب مانگ لیتے جب وہ زندہ تھی۔۔کاش تب اسے باپ کی طرح اپنے سینے سے لگا لیتے اور ایک باپ ہونے کا حق جتاتے۔۔کاش اسے اس پھندے سے لٹکنے سے پہلے بچا لیتے۔۔ کیا فایدہ اب معافی کا میری بیٹی تو مجھ سے چھین لی۔۔۔اب میں آپ کو معاف بھی کر دوں تب بھی اس خوف سے کبھی بھی پ کا پیچھا نہیں چھوٹے گا۔۔۔

مجھے اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے قبرستان جانا پڑتا ہے اس سے بڑا دکھ میرے لیے کیا ہو سکتا ہے۔۔۔جائیں میں نے معاف کیا خدا اسے معافی اب تم مانگو شاید یشفع بھی معاف کر دے گی آپ کو

صالحہ بیگم ہاتھ چھڑا کر وہاں سے چلی گئ

وہ وہی بے بس زمیں پر بیٹھ گئے انسان جلدی کیوں نہیں سمجھتا وہ کس کس سے معافی مانگے گا۔۔

میم میں آپ کے ساتھ جاؤں گا آپ کہاں جانے لگی ہیں؟ عمش نے ماشل کو روکا جو بڑی جلدی میں باہر نکلی تھی۔

یہ آڈر ہے؟

جی۔۔وہ ہچکچایا

کس حق سے؟ جیسے ماشل نے کہا۔

عمش آگے سے کچھ بول ناں پایا۔۔شاید وہ کوئی حق نہیں رکھتا تھا ایک طرفہ محبت ہمیشہ دل میں ہی حق رکھتی ہے۔۔

ماشل ایک کڑی نگاہ اس پر ڈال کر باہر بڑھ گئ اور گاڑی میں بیٹھی اسے جلد سے جلد اس ہوٹل روم پہنچنا تھا جہاں پر اسے ٹیپ دی گئ تھی کہ حایٔف کا قاتل وہاں پر موجود ہے۔

گاڑی کی سپیڈ معمول سے زیادہ تھی اسے جتنی جلدی ہو سکے وہاں جانا تھا بار بار گھڑی کی طرف جاتی نظریں اور پھر عمش کے سوال نے اسے سوچوں میں گم۔ کر دیا۔ وہ اس کے رویہ کو اچھی طرح جانتی تھی

اور یہ بھی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے لیکن نہیں وہ شاید اس کو کبھی ہاں نہیں کرے گی کیونکہ وہ کیسی کی زندگی داؤ پر نہیں لگانا چاہتی تھی۔

سب کچھ تیار ہے؟ جیک راجپوت نے سنتے ہی قہقہا لگایا اب مزہ آئے گا ٹی وی آن کر دو میں لائیو تماشہ دیکھنا چاہوں گا۔۔ جیک راجپوت بڑے مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا۔۔

ماشل ہوٹل روم کے اندر داخل ہوئی ٹیپ کے مطابق ایک ورکر اسے خود روم میں لے جائے گا۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد ایک ورکر اس کے پاس آیا۔۔ ماشل نے پولیس یونیفارم بھی نہیں پہنا تھا وجہ فون کیے گئے آدمی کی ڈیمانڈ تھی اور اسے مجبوراً ماننا پڑا۔

ایک ورکر نے اسے ہوٹل روم کی چابی تھمائی وہ چابی لیے روم کی جانب بڑھی۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

کمرے کا منظر حیران کر دینے والا تھا فرش پر پھیلا خون اس سے پہلے وہ پلٹتی کیسی نے پیچھے سے اسکے سر پر وار کیا اور وہ وہی گر گئ۔۔۔

جب ہوش میں آئی اسے ہتھ کڑیاں باندھی جا رہی تھی رپورٹرز ہر طرف کیمروں کی پڑتی فلیش لائیٹس لوگوں کا بڑھتا ہجوم۔۔۔۔۔۔ عمش باری ٹیپو اور ہما ابھی تک یقین نہیں کر پا رہے تھے۔ کہ ماشل کو ڈبل مڈر کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔

میم کیا آپ بتا سکتی ہیں جن لوگوں کا قتل کیا ہے ان کا آپ سے کیا تعلق تھا۔ ایک رپورٹر آگے ہو کر ماشل کے سامنے مائیک کیا۔ جیسے پولیس والے ہتھ کڑیاں لگا رہے تھے۔

ہر طرف لوگوں کا شور لائیو نیوز چینل ریکارڈنگ کرتے ہوئے ٹی وی سامعین کو منظر دیکھانے میں مصروف تھے ماشل کو خود سمجھ نہیں آئی کہ اچانک اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اسے یاد وہ اس روم میں داخل ہوئی تھی ان دو لاشوں کو وہاں پڑے دیکھ کر آگے بڑھتی اس سے پہلے کیسی نے پیچھے سے وار کر دیا۔ اور جب وہ ہوش میں آئی تو پولیس میڈیا پریس اسے قاتل کے نام سے بھلا رہے تھے۔

زندگی ایک نئے امتحان سے اسے آزمانے لگی تھی عمش مضطرب نگاہیں ماشل پر جمائے وہی کا وہی کھڑا رہ گیا اس میں ہمت ہی نہیں بچی تھی کہ وہ اس کے پاس جا سکے۔

آپ لوگوں کو ایک تازہ ترین خبر سے آگاہ کرتے چلیں کراچی پولیس ڈیپارٹمنٹ کی مانی جانے والی ہستی جو اپنے انصاف کی وجہ سے بہت مشہور ہیں اے سی پی ماشل چوہان کو ہوٹل گرینڈ سے دو لاشوں کے ساتھ رینگے ہاتھوں پکڑا گیا۔

جی ہاں اے سی پی ماشل چوہان کو ان دو بے نیام لاشوں کے ساتھ بر آمد کیا گیا ہے۔۔ گولیوں سے چھلنی ہونے والے یہ آدمیوں کی شناخت جاری ہے مزید بتایا جا رہا ہے کہ موقع واردات سے کچھ غیر اسلحہ بھی بر آمد ہوا ہے ابھی کے لیے انھیں پولیس کسٹڈی میں لیا جا رہا ہے اور اپڈیٹ جاننے کے لیے ہمارے ساتھ جڑے رہیے۔

رپورٹر ہوا کی سپیڈ کی طرح تیزی سے بول رہے تھے اور پولیس ماشل چوہان کو لیے ہوٹل سے باہر نکلی باہر لوگوں کا اتنا ہجوم اکھٹا ہو چکا تھا کہ اس کا گزرنا مشکل ہو گیا

ہماباری اور ٹیپو سکتے میں آ گئے اور خود انھیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ سب کیسے ہو گیا ابھی ایک گھنٹے پہلے وہ۔ تھانے سے نکلی تھی اور اب یوں۔۔

کچھ دیر میں ماشل کو پولیس تھانے لے جایا گیا وہاں پر ہر ایک فرد کی سرگوشیوں کا موضوع ماشل بنی تھی ہر کوئی یہ خبر سن کر حیران رہ گیا

یار ویسے حیرانی کی بات ہے میڈم ماشل ایسا کر سکتی ہیں اور کوئی کرتا تو بھی سمجھ میں آتا لیکن اے سی پی ماشل چوہان بات ہضم نہیں ہو رہی ایک انسپکٹر نے حوالدار جلال کے کان میں آہستہ سے کہا

جلال یہ سن کر طنزاً ہنسا

یہ ناں عورتیں اس طرح کی ہوتی ہیں چلاک ہوشیار تمھیں کیا لگتا ہے صرف سر مراد ہی برے ہیں بھئی یہ میڈم ماشل اپنے باپ پر گئی ہیں ان کے باپ نے بھی تو ایسا ہی کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں ناں خربوزے کو دیکھ کر دوسرا خربوزہ رنگ پکڑتا ہے بس یہی سمجھ لو۔۔۔ اچھا ہوا اس کے ساتھ بڑی اکڑ تھی اس میں کیسی کو کچھ سمجھتی ہی نہیں تھی۔ اب پتا چلا

جلال کے ایک ایک لفظ میں نفرت جھلک رہی تھی۔ قریب کھڑا عمش کو برداشت ناں ہو پایا اور اس نے ایک زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا

بکواس بند کرو۔۔ شرم نہیں آتی وہ تمھاری سینئیر ہیں اور اس طرح کی گھٹیا باتیں کر رہے ہو۔ اور ابھی تک کنفرم نہیں ہوا کہ میم نے یہ سب کیا ہے انھیں پھنسایا بھی جا سکتا ہے۔۔ کیونکہ ان کو دیکھ کر جلنے والے بہت سے لوگ ہیں۔۔ عمش نے اشارہ جب جلال کو دیا

تو وہ جل کر بولا

سر جی میں نے کچھ نہیں کیا اور کس بات کے کنفرم ہونے کا انتظار ہے دیکھ نہیں رہے ساری میڈیا پریس یہی بول رہی ہے ماشل چوہان نے دو نہتے لوگوں کا قتل کر دیا اور تو اور اس گن ہر فنگر پرنٹ بھی میڈم کے ہیں ہمارا منہ تو بند ہو جائے گا لیکن لوگوں کا کیسے کروائیں گے۔

وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا عمش وہی خاموش ہو گیا کاش ماشل تم ایک دفعہ بول دو کہ یہ سب میں نے نہیں کیا پلیز ماشل۔۔ عمش کا دل شدت سے دعا کرنے لگا

کاش یہ ایک خواب ہو اور حقیقت میں کچھ ایسا ناں ہو۔۔۔یا اللہ ماشل کی مدد کر۔۔وہ آسمان کی جانب نظریں اٹھائے دعا کر رہا تھا آنکھیں نم تھی اور ہوتی بھی کیوں ناں وہ اس کی محبت تھی وہ اس سے بے انتہا پیار کرتا تھا اور ماشل کو اس حالت میں وہ کبھی دیکھ کر سکون سے نہیں رہ سکتا تھا

سر کیا یہ سب سچ ہے ؟ ٹیپو نے عمش سے پوچھا جو ابھی اس کے پاس کھڑا ہوا تھا۔

کیا تمھیں لگتا ہے ٹیپو میم ماشل ایسا کبھی کر سکتی ہیں عمش نے الفاظ پر دھباو دیا۔

کبھی بھی نہیں سر میں ہوتا پھر بھی شک کیا جا سکتا تھا لیکن ماشل چوہان ماننا ہی مشکل ہے مگر سر اگر وہ کچھ بولیں گی تو یہ سب ثابت ہو سکے گا اگر وہ ایسے ہی خاموش رہی تو ان کے لیے بہت مشکل ہو سکتا ہے۔

ٹیپو نے افسردگی سے سر جھٹکا

انٹیروگیشن روم میں اسے بیٹھایا گیا تھا باری نے آگے بڑھ کر ماشل کے بندھے ہاتھوں سے ہتھ کڑیاں اتاری سامنے ڈی ایس پی حفیظ خان اور بھی پولیس آفیسرز کھڑے تھے ایک مایوسی کا عالم ہر طرف چھایا ہوا تھا کیسی نے گمان نہیں کیا تھا کہ ملزم کی چئیر پر ماشل چوہان کو دیکھا جائے گا

عمش ہما اور ٹیپو دل ہی دل میں فریاد کر رہے تھے کہ ماشل اپنی دفاع میں کچھ بولے وہ تب سے سر جھکائے بیٹھی تھی

ڈی ایس پی حفیظ نے چیئر کو پیچھے تھوڑا گھسیٹا اور اس پر براجمان ہو گیا ہر طرف خاموشی چھا گئ کیونکہ اب انہوں نے تفصیلی پوچھ تاچھ کرنی تھی

مجھے یہ بولتے ہوئے بہت شرمندگی ہو رہی ہے کہ میں ایک ایسے انسان سے پوچھ تاچھ کروں گا جو خود ایک قابل پولیس آفیسر ہے کم از کم ماشل مجھے آپ سے اس کام کی امید نہیں تھی۔۔۔۔حفیظ خان نے تاسف سے کہا

آپ ان دو آدمیوں کو جانتی ہیں؟ ان سے کوئی دشمنی جو بات یہاں تک آ پہنچی؟ سب ماشل کی طرف نظرے جمائے کھڑے تھے۔

ماشل پلیز کچھ بولو ایک دفعہ کچھ کہو۔۔۔۔ عمش منہ میں مسلسل کہہ رہا تھا

بابا اللہ آزمائش میں کیوں ڈالتا ہے؟ ماشل نے بڑے پیار سے اپنے والد سے سوال کیا جو ابھی ڈیوٹی سے واپس آئے تھے۔

یہ سنتے ہی چوہان صاحب مسکرائے اور اپنی بیٹی کے ہاتھوں کو بڑے پیار سے تھاما

کیونکہ اللہ اپنے اچھے بندوں کو یہ دیکھنے کے لیے آزمائش میں ڈالتا ہے کہ اس کا بندہ ان حالات میں بھی ثابت قدم رہ پاتا ہے یاں نہیں اس کا ایمان اللہ پر برقرار رہتا ہے۔ اور آزمائش ہمیشہ اللہ کے خاص بندوں پر آتی ہے بیٹا

تو بابا کیا یہ آزمائش کبھی ختم نہیں ہوتی کیا اچھے بندے ان آزمائشوں کو سر نہیں کر پاتے؟

کر پاتے ہیں یہ کس نے کہا وہ سب کچھ اپنے رب پر چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ انھیں اس بات کا علم ہوتا ہے اور یقین ہوتا ہے کہ میرا رب مجھے اس آزمائش سے نکال لے گا۔۔ اور یہی ایک سچے مومن کی نشانی ہے کہ وہ مشکل حالات میں اللہ سے شکوہ وشکایات کرنے کی بجائے اس سے مدد مانگتا ہے دعا کرتا ہے۔۔۔

چوہان صاحب ماشل کی ہر بات کا جواب بڑے تحمل اور پیار سے دے رہے تھے

تو بابا اگر میں آزمائش میں ہوئی تو کیا کروں؟ وہ بڑی پر امید نگاہ اپنے والد کے چہرے پر ڈالے پوچھ رہی تھی

تو میرا بچا بڑے صبر کے ساتھ اور اپنے رب پر یقین رکھتے ہوئے آزمائش کو کامیاب کرے گا کیونکہ اللہ نے ہمیں بنایا ہے اور وہ اپنے بندے کو درد واذیت میں نہیں دیکھ سکتا۔ سمجھے۔۔۔

جی ضرور بابا تھینک یوں سوچ یہ کہتی وہ اپنے والد کے۔ سینے سے لپٹ گئ۔۔۔

اے سی پی ماشل چوہان اگر آپ ایسے ہی خاموشی رہیں گے تو۔ یہ کیس اور کمپلیکس ہو جائے گا اور بے گناہ ہوتے ہوئے بھی آپ کو قصوروار سمجھا جائے گا اس لیے آپ کو بولنا پڑے گا اپنی دفاع میں کچھ کہنا ہو گا

کیا آپ وہاں ان دونوں کو مارنے کی مقصد سے گئ تھیں؟

اور جو غیر اسلحہ اس کمرے سے ملا ہے اس میں آپ کا ہاتھ ہے؟

ڈی ایس پی سوال پہ سوال کر رہا تھا وہاں پر کھڑا ہر انسان ماشل کی خاموشی دیکھ کر بے تاب تھا۔۔ وہ کچھ بول کیوں نہیں رہی۔

ٹھیک ہے اب عدالت جا کر ہی فیصلہ ہو گا۔۔ انسپکٹر ہما ادھر آئیے۔۔ ڈی ایس پی حفیظ خان نے کچھ دور کھڑی ہما کو مخاطب کیا

یس سر۔۔

کیونکہ اے سی پی ماشل چوہان پر ڈبل مڈر کیس کے چار جز ہیں تو فل وقت کے لیے انھیں پولیس اتھارٹی سے سسپینڈ کیا جاتا ہے۔ آپ ان سے گن اور وردی سے بیج اتار لیں

جیسے ڈی ایس پی نے آرڈرز دیے پل بھر میں ہر چیز وہی تھم سی گئی یوں مانوں سانسیں رک سی گئی ہوں اور اس لمحے میں جو۔ درد اور اذیت ماشل برداشت کر رہی تھی شاید کوئی کر پاتا۔۔ وہ چئیر سے کھڑی ہو گئی ہما نے ہمت کر کے خود کو اس کے لیے تیار کیا نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں

اس نے ماشل کے کندھوں پر لگے چار سٹارز کا بیج کھینچ کر اتارے اور پھر اس کی پرسنل گن اس سے لے لی گئی۔۔ پاکستان کا لگا بیج بھی اتار لیا گیا۔۔۔ جیسے جیسے وہ۔ اس کی وردی سے ان بیجیز کو اتار رہی تھی اس لمحے میں ماشل اپنی آنکھوں سے آنسو نہیں روک پائی۔۔۔ وہ۔ بے بس ہو کر رہ گئی تھی کیا یہ آزمائش وہ سر کر پائے گی؟

عمش یہ سب دیکھ کر ایک سکینڈ بھی وہی رک نہیں پایا اور فوراً سے۔ باہر نکلا

جہاں پر یسری بیگم ماشل سے ملنے کے لیے بے تابی سے کھڑی تھی عمش کو دیکھ کر وہ فوراً اس کی طرف بڑھی

بیٹا۔۔۔ ی۔۔۔ یہ سب کیا ہے یہ کیسے ہوا؟ ماشل نے کچھ نہیں کیا یہ جھوٹا الزام ہے اس پر۔۔ مجھے اس سے ملنا ہے ا۔۔۔ ایک دفعہ مجھے اسے دیکھنے دو میری بیٹی بے قصور ہے

ماں کی بے چینی اور تڑپاہٹ کو دیکھ کر عمش کی آنکھیں بھر آئی

آنٹی آپ ریلکس رکھیں کچھ دیر میں آپ کو ملنے کی اجازت دی جائے گی آپ بیٹھیں۔۔اسنے حوصلہ دیا لیکن ماں کو کہاں سکون آنا تھا

نہیں نہیں بیٹا ایک بار مجھے ماشل سے بات کرنے دو وہ بیٹھنے کو تیار نہیں تھی عمش نے انھیں کندھوں سے پکڑا ہوا تھا کہ اسی دوران ماشل کو انٹیروگیشن روم سے باہر لایا گیا

ہاتھوں میں بندھی ہتھ کڑیاں بازوں سے تھامے اسے لایا جارہا تھا جب یسری بیگم نے اپنی بیٹی کو یوں دیکھا تو وہ جھٹ سے اسکی طرف لپکی

ماشل بیٹا۔۔۔ی۔۔۔یہ سب کیسے۔۔ہو گیا؟۔بیٹا تم ٹھیک تو ہو مجھے پتا ہے تم نے یہ نہیں کیا میری جان تم ادھر میری طرف دیکھو مجھے بتاؤ کیا ہوا تمھارے ساتھ

یسری بیگم اس کے چہرے کو پکڑے کہہ رہی تھیں لیکن ماشل تو ایسے جیسے پتھر بن کر رہ گئ تھی شاید اسے یہ توقع نہیں تھی کہ اس کے ساتھ یہ بھی ہو سکتا ہے۔۔

پلیز پیچھے ہٹیے حوالدار نے اس کی والدہ کو پرے کیا اور ماشل کو لے کر جیل کی طرف بڑھ گئے ماں وہی زمین بوس ہو گئ۔اور بلند آواز میں کہنے لگی

ماشل۔۔۔بیٹا ایک دفعہ مجھ سے بات کر لو۔۔میری بیٹی بے گناہ ہے اس نے کچھ نہیں کیا۔۔کوئی میری بات سنے۔۔

آنٹی صبر رکھیں اگر آپ ہمت چھوڑ جائیں گی تو میم کو کون سنبھالے گا۔۔ابھی ایک وکیل ہائر کرنا ہے جو میم ماشل کا کیس کے سکے باری نے یسری بیگم کو ٹھنڈا کیا اور اسے سمجھایا

اور وہ جب اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس کا وسیلہ بھی خود وہی بناتا ہے۔۔۔ہمت مت ہارو اس ذات پر یقین رکھو۔ اور بے شک وہ سب بہتر کرنے والا ہے یقین کی آس اس لگاؤ اللہ سے مدد کی فریاد کر وہ تمھاری بات ضرور سنے گا

واہ کیا منظر ہے آج تک اتنی خوشی نہیں ہوئی فتح کا جشن منایا جائے۔۔

جیک راجپوت ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے اونچی اونچی آواز میں بول رہا تھا اس کے ساتھ محفل جمائے بیٹھے دیگر ساتھیوں نے قہقہ لگایا

اب تو پھانسی کے پھندے پر چڑے گی یہ انسپکٹر صاحبہ ویسے منانا پڑے گا سرکار کیا کھیل کھیلا ہے آپ نے سامنے صوفے پر براجمان آدمی نے داد دینے والے انداز میں جیک کو کہا۔

بس دیکھ لو۔۔ جو جیک راجپوت کو نقصان پہچانے کی کوشش کرے گا اس کا انجام یہی ہو گا بڑی اکڑ تھی اسے اپنے پیشے پر اپنے آپ پر اب ساری کی ساری دھری رہ گئ۔۔ اب ساری زندگی بھی ایڑھیاں گھسیٹ لے کبھی جیل سے رہا نہیں ہو پائے گی۔ جیک نشے میں لت ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا۔۔

فرض کرو جیک اگر اسے رہا کر دیا گیا؟ تو؟ پھر ایک نیا سوال اٹھایا گیا

کر دیا جائے گا تو پھر پہلے جیسا کچھ نہیں رہے گا ہماری ان پڑھ جاہل عوام اسے پھر بھی ہمیشہ قاتل کے نام سے یاد رکھے گی۔ اور یہ احساس دلاتی رہے گی کہ تم نے دو نہتے لوگوں کا خون کیا ہے۔۔۔ ویسے بھی اب اس کا نکلنا بڑا مشکل ہے۔۔ جیک نے گلاس میز پر رکھتے جواب دیا

سب کے سب جیک کے اس وار پر حیران رہ گئے۔۔۔ کہ وہ بدلہ لینے میں کبھی دیر نہیں کرتا تھا اور ناں ہی کیسی کو معاف اس لیے کیسی میں اتنی ہمت نہیں ہوتی اسے کچھ کہہ جائے۔۔

یہی گفتگو زیر موضوع تھی جب یوشع راجپوت جیک کے پاس آیا۔ اور اس کے خالی گلاس کو ایک بار پھر شراب سے بڑھنے لگا۔

فتح مبارک ہو بھانجے۔۔۔

جب جیک نے یوشع کا ہاتھ پکڑ کر روکا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

آپ کو بھی مبارک ہو ماموں جان۔۔۔یہ کہتے اس نے دو تین گولیاں سامنے کھڑے یوشع کے سینے میں آر پار کر دی کچھ سکینڈز میں وہ زمین پر ڈھیر لاوارث لاش بن گیا خون کی ندی بہنے لگی سب لوگ جیک کی اس حرکت پر دھک رہ گئے کہ یہ اس نے کیا کیا؟

اسی دوران کچھ ملازم آئے یوشع کی لاش لے کر چلے گئے۔۔

میرے ساتھ بغاوت کرنے والے کا انجام یہی ہوتا ہے۔کیا کرتا ماموں جان مجھے آپ کو مارنا پڑا اگر ایسا ناں کرتا تو آپ مجھے مارنے کی تیاری اتنے مہینوں سے کر رہے تھے۔۔۔سالہ اپنا ہی خون حرام نکلا وہ گلاس نیچے زمین پر پھینکتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

آج کی رات سب کو بے چینی میں مبتلا رکھنے والی تھی۔یسری بیگم نے اجازت لی اور وہ ماشل سے ملنے کے لیے جیل کی جانب گئ۔

وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی ہلکی ہلکی بلب کی روشنی سیل کو روشن کر رہا تھا۔

ماں نے جب اپنی بیٹی کو یوں دیکھا تو وہ تڑپ کر رہ گئ

ماشل بیٹا۔۔۔۔آواز کانپ گئ زبان لڑکھڑانے لگی

اسکی بند ہوتی آنکھوں میں بے شمار آنسو تھے اپنی والدہ کو سیل کے اندر دیکھ کر ان کے سینے سے لپٹ کر رونے لگی آخر ماشل چوہان کا صبر بھی ٹوٹا تھا وہ برداشت نہیں کر پائی۔

مجھے یقین ہے بیٹا تم نے کیسی کا قتل نہیں کیا۔۔ ادھر دیکھو میری طرف۔۔ میری جان ایک دفعہ تو بولتی کہ میں نے یہ قتل نہیں کیے۔۔ چپ کیوں ہو گئ تم؟ ماشل۔ میری طرف دیکھو بیٹا تم کمزور تو نہیں تھی یسری بیگم اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا ماشل کو بے بس دیکھ کر افسوس ہو رہا تھا۔

بیٹا اس طرح خاموش رہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ بولو کچھ تو کہو اپنی دفاع میں۔ ماشل میں تمھیں کچھ کہہ رہی ہوں خدا کے لیے ایسا مت کرو آگے تمھارے بابا ہمیں چھوڑ کر چلے گئے حایَف بھی اور مصطفیٰ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے تمھاری ماں اکیلی پڑ جائے گی۔۔ ایک آخری سہارہ ہو تم میرا۔۔ اگر تم بے بس ہو گئ تو میرا کیا بنے گا۔

امی۔۔۔ اب ک۔ کچھ نہیں ہو سکتا مجھے بہت بری طرح سے پھنسایا گیا ہے چاہے میں عدالت میں چیخ چیخ کر خود کو سچا ثابت کروں کوئی میری بات پر یقین نہیں کرے گا ہر چیز پر میرے فنگر پرنٹ ہیں باڈی سے لے کر گن پر بھی۔۔ اس کا مطلب ہے وہ شخص مجھے ہر طرح سے جیل بھیجنا چاہتا ہے اور وہ ہر اس چیز کو خرید لے گا جو مجھے بچانے آئے گی۔۔ جج سے لے کر وکیل سب بھک جائیں گے۔ امی اس دنیا میں اچھے

لوگوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے بٹ پلیز آپ اپنا اور مصطفیٰ کا دھیان رکھیے گا۔۔ میں نہیں چاہتی آپ کو کچھ ہو۔

وہ اپنی والدہ کے ہاتھوں کو چومتے کہنے لگی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

بیٹا تم ہمت مت ہارو انشاء اللہ تمھارے حق میں ہی فیصلہ ہو گا میں وکیل کا انتظام کرتی ہوں۔۔ تم فکر مت کرنا میں ہوں ناں۔۔ یہ کہتے وہ جیل سے باہر نکلی عمش کچھ دور کھڑا اس منظر کو دیکھ کر ٹوٹ۔ چکا تھا۔

یسری بیگم کو باہر آتا دیکھ کر وہ فوراً سے ان کی جانب بڑھا

آنٹی آیئے میرے۔ ساتھ وکیل ہائر کرنا ہے۔۔۔ اور وہ اس حالات میں ماشل اور اس کی فیملی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

یسری بیگم بھی اس کے ساتھ چلی گئی۔۔ لیکن بے سود وہ جس جس وکیل سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کرتے سب جیک راجپوت کے خوف سے یہ کیس لینے کو ہی تیار نہیں تھے مطلب ماشل کی رہائی کے سارے راستے بند کر دیے گیے تھے

پورے دو دن عمش ہر وکیل کے در پر ذلیل و خوار ہو کر رہ گیا تھا لیکن کوئی بھی اس کی مدد کرنے کو انتظار نہیں تھا عدالت کی سنوائی قریب تھی اور عمش ماشل کو بچانے کے لیے رات دن ایک کر دیا لیکن سب

پیسوں کو۔ سلام بھک چکے تھے۔۔ وہ خود کو بھول چکا تھا آدھی رات تک تھانے بیٹھے رہنا ترنم بیگم
اس کے دیر آنے پر پریشان رہنے لگی تھیں۔

میں نے بات کی ہے کیسی سے انشاء اللہ وکیل کا انتظام ہو جائے گا بس آپ ہمت مت ہاریئے سب ٹھیک ہو
گا عمش سیل میں کھڑا ماشل کو بتا رہا تھا جو اس وقت وائیٹ شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔
ان سب کا کوئی فایدہ نہیں ہے عمش وہ کبھی مجھے رہا نہیں ہونے دے گا۔۔
کیوں نہیں ہونے دے گا جب آپ نے کچھ کیا نہیں تو کیوں بلاوجہ کی سزہ ملے گی۔۔ عمش کو سن کر غصہ آ
گیا
یہ سنتے ماشل نے مزاحقکہ خیز آواز نکالی۔
ساری دنیا میڈیا پریس مجھے قاتل کے نام سے پکار۔ رہی ہے اور تمھیں لگ رہا ہے کہ میں بے قصور ہوں
۔ہاں آپ بے قصور ہیں اور یہ سچ ہے۔۔
اتنا یقین ہے مجھ پر؟ ماشل حیران ہوئی

خود سے بھی زیادہ میم پلیز آگر آپ ہمت ہار جائیں گی تو سب کچھ بگڑ جائے گا اور وہ جو کوئی بھی ہے میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔ اور آپ کو جیل میں نہیں رہنے دوں گا۔ وہ جوش کے عالم میں بولا تھا۔

اتنی ہمدردی کیوں۔ کر رہے ہو باقی بھی تو سب سکون سے فتح کا جشن منا رہے ہیں۔

وہ دوسرے لوگوں کی بات ہے میں آپ کو اس حالت میں اکیلا ناں ابھی اور ناں کبھی گے چھوڑوں گا م۔

مم۔۔۔ میں بہت پہلے آپ کو یہ کہنا چاہتا تھا لیکن موقع نہیں ملا عمش بات کرتے ہوئے ہچکچانے لگا ماشل نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا

مجھے اچھی لگتی ہیں آپ۔ اور اپنی ساری زندگی آپ کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں اور کوئی آپ کے ساتھ کھڑا ہو یا ناں ہو میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔۔ عمش ماشل کی آنکھوں میں دیکھتے بولا

وہ ایک منٹ کے لیے آگے سے کچھ بول نہیں پائی کہ وہ اسے کیا جواب دے۔

عمش آگے بڑھا اور ماشل کی آنکھوں سے آتے آنسوؤں کو صاف کیا

آپ ہمیشہ ہنستی اچھی لگتی ہیں اور اس ہنسی کے لیے میں کچھ بھی کر جانے کو تیار ہوں وہ اس کے چہرے پر گرے آنسو کو صاف کیا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔

میں آپ کو پسند کرتا ہوں" وہ الفاظ اس کے دل و دماغ میں گردش کرنے لگے اور پھر حایَف کا خون سے "

لت پت چہرہ نظر آیا۔۔۔اور یہ احساس تکلیف دینے والا تھا

اگلے دن عدالت کی پیشی تھی ماشل کو ہتھ کڑیاں باندھے جیل سے باہر لایا گیا

(اور بے شک ہر آزمائش کے بعد آسانی ہے)

میڈیا رپورٹرز سب ہائی کورٹ کے باہر ہجوم بنا کر کھڑے تھے لوگوں کی بڑھتی تعداد آج کا دن لائیو سب

کو دیکھایا جارہا تھا۔

(اللہ اپنے نیک بندوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا)

جیل سے باہر نکلتا اس کا ہر قدم۔۔اسے مضبوط بنا رہا تھا اس کے دلوں دماغ میں اپنے والد کی باتیں چل

رہی تھی اور وہ اسے دہرا بھی رہی تھی۔۔ایک نگاہ اس نے بلند آسمان کی طرف دوہرائی

تم ایک یقین کی آس اپنے رب سے باندھ لو وہ تمھیں ہمیشہ کے لیے تھام لے گا اور کبھی گرنے نہیں)

(دے گا

سفید لباس میں ملبوس سر پر دوپٹہ اوڑھے۔۔۔پولیس آفیسر ان کے ہمراہ اسے گاڑی میں بٹھایا گیا۔ ہر

طرف لوگوں کی سرگوشیوں میں اضافہ ہو گیا۔

ہائی کورٹ کے پاس جب پولیس کی گاڑی روکی سارے لوگ آندھی کی طرح گاڑی کی طرف لپکے۔۔
سخت تعینات کی گئ سیکیورٹیز فورسیز نے لوگوں کی بھیڑ کو پیچھے دھکیلا۔اور ماشل کو گاڑی سے باہر نکالا گیا لوگوں کی دھکم پیل سے ماشل کے لیے چلنا مشکل ہو چکا تھا۔سب لوگ قاتل کے نام سے پکارے باتیں کرنے لگے اسی دوران ماشل کا دوپٹہ سر سے اتر گیا اور نیچے گر گیا۔۔تو مراد علی خاں نے آگے بڑھ کر زمین سے دوپٹہ اٹھا کر ماشل کے سر پر اوڑھا۔
مجھے یقین ہے ماشل تم نے کچھ نہیں کیا۔مراد علی خان بھک سکتا ہے۔لیکن ماشل چوہان نہیں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے مراد کی انکھوں میں نمی چھا گئ۔۔یہ لمحہ میڈیا نے اپنے کیمروں میں قید کر لیا۔۔ماشل کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔

سارے ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت اس فیصلے پر پہنچی ہے کہ اے سی پی ماشل چوہان کو دو نہتے لوگوں کے قتل میں پانچ سال کی بامشقت قید اور ستر لاکھ جرمانے کے ساتھ پولیس کسٹڈی میں لینے کا حکم دیتی ہے جب قانون کے پائیدار ہی قانون توڑیں گے نہایت آفسوس کی بات ہے
جج آخری فیصلہ سناتے کہہ کر سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

سب لوگ اس فیصلے پر چونک گئے۔۔ یسری بیگم تو ایسے جیسے پتھر بن گئ ہو عمش انھیں سہارا دیتے

عدالت سے باہر لایا اور ایک آخری بار۔ اپنی بیٹی کو ملنے کے بعد وہ بکھر کر رہ گئی

میری ماشل نے کچھ نہیں کیا اسے پھنسایا گیا ہے ماں فریاد کرتی رہ گئ۔

اس کے بعد کر عدالت کی سنوائی میں ماشل کے خلاف ہی فیصلہ سنایا گیا۔۔ پلیز سر ایک آخری امید آپ

کے ساتھ جڑی ہے میری ماشل کو بچا لیجیے اس نے کچھ نہیں کیا۔۔

عمش ہاتھ جوڑے حاتم کو کہنے لگا۔

یہ دیکھتے حاتم نے عمش کے ہاتھوں کو پکڑا اور بولا

اب ماشل چوہان کو باہر نکالنا میرا کام ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اس کیس سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

حاتم فرقان نے آخری فیصلہ سنایا

عمش کا خوشی کا ٹھکانہ ناں رہا اور حاتم کے گلے لگ گیا

تھینک یوں سوچ سر۔۔۔

اٹس اوکے اب میں اسے رہا کروا کے ہی چھٹی لوں گا

اگر میری مدد کی ضرورت پڑی تو ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں عمش یہ کہتے کھڑا ہوا۔

ضرور۔۔ویسے داد دینی چاہیے تمھاری محبت کو ہر دن۔کوشش کرنے میں پیچھے نہیں ہٹے ماشل خوش قسمت لڑکی ہے۔حاتم فرقان نے ہنستے عمش کو کہا

یہ سنتے عمش بھی ہنس دیا

وہ ہنستے بہت اچھی لگتی ہے حاتم سر۔۔۔اور۔میں اس ہنسی کے لیے کچھ بھی کر جانے کو تیار ہوں یہ کہتے وہ گھر سے باہر نکلا

اور حاتم آج یہ بات جان گیا تھا کہ سچی محبت آج بھی دنیا میں پائی جاتی ہے۔

سارے کیس کو ڈیٹیل سے سننے اور پرکھنے کے بعد حاتم فرقان نے ماشل چوہان سے ملنے کراچی سینٹرل جیل گیا۔

میں ماشل چوہان کا وکیل ہوں حاتم فرقان جیسے انہوں نے سامنے کھڑی موٹی جیلر کو اپنا تعارف کروایا تو اس نے طنزاً قہقہا لگایا۔

پورے تین سال سے وہ اس قید خانے میں قید ہے کوئی وکیل اس کا کیس لینے کو تیار نہیں ہوا۔آپ نے کیسے ہمت کرلی وکیل صاحب۔۔

آپ کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔مجھے بس ماشل کے سیل تک چھوڑ آیئے اتنا ہی بہت۔وہ بلیک پینٹ کورٹ میں ملبوس ہاتھ میں فاعل تھامے اسی تیخے لہجے میں جیلر نجمہ کو جواب دیا۔

وہ منہ میں بڑبڑاتی حاتم کو لے کر جیل کے احاطے میں داخل ہوئی۔

وہ سامنے اس کا سیل ہے ہاتھ سے اشارہ کرتے بتایا

شکریہ۔۔حاتم فرقان نے ہلکا سا گردن کو خم دیا اور سیل کی جانب بڑھنے لگا۔

ماشل اس وقت قرآن مجید کی تلاوت ختم کرتے اٹھی تھی سیل میں داخل ہوتے حاتم فرقان کو دیکھ کر چونکی

میرا نام حاتم فرقان ہے۔۔اور میں ماشل چوہان کیس کے لیے ہائر کیا گیا ہوں۔کیا ہم بیٹھ کے بات کر سکتے ہیں

آپ کو لگتا ہے مجھے رہا کروا پائیں گے اور یہ احسان ضرور انسپکٹر عمش فیاض نے کیا ہو گا۔وہ اکھڑے لہجے میں بولی

فل حال تو میں اپنے کیس پر کام کر رہا ہوں اگر آپ میرے ساتھ کارپیٹ کریں گی تو میں وعدہ کرتا ہوں ایک ہفتے میں آپکو رہا کرواؤں گا۔اور رہی بات انسپکٹر عمش کی تو وہ آپ دونوں کا پرسنل میٹر ہے مجھے کیس دیا گیا ہے میں اپنا کام کروں گا۔

حاتم گلا صاف کرتے ہوئے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئے۔

میں نے وہ قتل نہیں کیے مجھے پھنسایا گیا ہے۔اور یہ بات میں کتنی دفعہ عدالت میں بتا چکی ہوں لیکن جہاں پیسوں سے منہ بند کر دیا جائے کانوں پر پہرے لگا دیے جائیں وہاں انصاف کی جیت کیسے ہو گی۔ماشل نے سرد لہجے میں کہا۔

بات تو ٹھیک ہے لیکن اب ہمارے ملک میں یہ قانون نافذ ہو چکا ہے یہاں پر غریب سچے انسان کو انصاف کے لیے ایڑھیاں گھسیٹنی پڑتی ہے اور امیر راتوں رات رہا کر دیا جاتا ہے۔یہ آپ بھی جانتی ہیں اور ہم بھی۔لیکن وہ کہتے ہیں ناں کوئی دیکھے ناں دیکھے شبیر تو ضرور دیکھے گا اور اوپر بیٹھی ذات ہمیشہ انصاف کرتی ہے۔

اس ذات پر ہی تو یقین ہے مجھے اور جب تک وہ میرے ساتھ ہے مجھے کچھ نہیں ہو گا۔وہ اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو نکالتا بھی خود ہے اور میں اس کی امید نگار ہوں۔ماشل نے سامنے دیکھتے جواب دیا

۔ بہت اچھا اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی بھروسے کے لائق نہیں۔ میں آپ سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں اس دن جب آپ کو زیر حراست لیا گیا تھا۔ کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ اس دن جب آپ ہوٹل روم آئی اس سے پہلے کتنے بجے آپ کو کال کر کے وہاں بھلایا گیا تھا؟

رات کو مجھے کال آئی تھی پرائیویٹ نمبر سے کہ حایَف حسن کا قاتل وہاں ہوٹل میں مقیم ہے اور کل کا دن وہ وہی رکنے والا ہے۔ اس کے بعد وہ کبھی آپ کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ لیکن جب میں ہوٹل گئ وہاں سارا منظر اور تھا۔

روم میں دو لوگوں کی لاشیں پڑی تھی اس سے پہلے میں کچھ کرتی کیسی نے پیچھے سے۔ میرے سر پر وار کیا اور میں بے ہوش ہو گئ اور جب ہوش میں آئی تو پولیس مجھے ہتھ کڑیاں لگا رہی تھی۔

او کے تو کیا آپ کو کیسی پر شک ہے کون کر سکتا ہے؟ یہ سب جیک راجپوت؟۔ حاتم فرقان نے ریکاڈنگ پھر سے آن کی۔

ہوں کیونکہ ریڈ کیس کے بعد میری اس کے ساتھ مخالفت ہو گئ۔ اور اس نے بدلہ لینے کی دھمکی بھی دی تھی اور وہ بدلہ اس نے حایَف کو مار پورا کیا اور پھر اس ڈبل مڈر کیس میں۔

لیکن پولیس نے اس کا نام بھی نہیں لیا اور ناں ہی آپ نے عدالت میں اس کا ذکر کیا؟ حاتم فرقان نے تعجب کا اظہار کیا

کیسے لیتی کوئی وکیل میرا کیس لینے کو تیار نہیں تھا سب کے سب جیک راجپوت نے خرید لیے تھے۔ اور مخالف ٹیم نے جتنے بھی اگواہ اکھٹے کیے سب کے سب میری مخالف بولے تھے۔ اگر میں چیخ چیخ کر بھی اس کا نام لیتی سب نے یہی کہنا تھا کہ اپنے دشمن کا نام ہی لے رہی ہے اور ویسے بھی انسان کو بولنا وہاں چاہیے جہاں کوئی اس کی سننے والا ہو۔ اور عدالت میں جج سے لے کر گواہ تک سب پیسوں میں ڈوب چکے تھے۔

کیسی اور پہ شک؟ کوئی ایسا انسان جو آپ کی نظروں سے اوجھل ہو۔؟ حاتم فرقان نے بات کو ٹٹولا

میرے نہیں خیال میں اور کوئی ہو گا ہاں کی کیسسز میں نے سولو کیے ہیں اس دوران کی دشمن بھی بنے لیکن نام یاد نہیں اب۔ ماشل نے گہرا سانس لیا۔

ٹھیک چلیں کل ملاقات ہوتی ہے۔ آپ میرے ساتھ تعاون کریں اور باقی مجھ پر چھوڑ دیں کیونکہ اب یہ کیس اسی طریقے سے سولو ہو گا جیسے یہ رشوت خور چاہتے ہیں۔ باقی رہائی کے بعد خود کو سچا ثابت کیسے کرنا ہے۔ یہ آپ نے تہہ کرنا ہے حاتم فرقان فاعل پر ماشل کے سگنیچر کروا کے سیل سے باہر نکلا۔

ماشل نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا اور سر نیچے جھکالیا۔ کچھ دیر بعد عمش کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوا۔

کھانا کھالیں۔۔۔ اسنے سامنے بیڈ پر پلیٹ رکھی۔ اور پانی کا گلاس بھرنے لگا

ویسے یہ احسان کس بات کا ہے؟

کونسا احسان؟ اس نے انجان بنتے کہا

عمش تمھیں سب کچھ پتا ہے۔۔ ماشل کو غصہ آیا تھا

ہاں تو اور یہ کوئی احسان نہیں ہے میں آپ کو یہاں پر ایسے لاوارث پڑا نہیں چھوڑ سکتا۔

تم کیوں اپنا وقت ضائع کر رہے ہو میں نے کتنی دفعہ کہا ہے جس رشتے کی تم بات کر رہے ہو وہ کبھی ہم دونوں کے درمیان قائم نہیں ہو سکتا ناں ابھی اور ناں ہی آگے کبھی۔ ماشل پھر سے بولی

یہ تو وقت بتائے گا اور اگر مجھے انتظار کرنے میں کوئی پرابلم نہیں ہو رہی تو آپ کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ وہ لاپرواہی سے بولا۔

کیوں نہیں ہونا چاہیے تین سال ہو گئے ہیں اور تمھارے گھر والے اس رشتے کو کبھی قبول نہیں کریں گے پلیز مجھ پر ایک احسان کر دو جو تمھاری والدہ کہہ رہی ہے ٹھیک ہے تم شادی کر لو؟۔ وہ ہاتھ جوڑے بولی

یہ سن کر عمش ماشل کی جانب بڑھا اور اس کے ہاتھوں کو تھاما

میں نے صرف آپ کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا سوچا ہے اور میری محبت ابھی اتنی کمزور نہیں ہے ان شاء اللہ جلد ہی اب آپ کو یہاں سے رہا بھی کرواؤں گا۔

یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا اور ماشل ہمیشہ کی طرح اس کی ضد سے ہار گئ وہ پچھلے تین سال سے اسی بات پر قائم تھا اور وہ اچھے سے جانتی تھی کہ عمش کبھی پیچھے نہیں ہٹنے والا کیسے ان تین سالوں میں۔ وہ اس کے ساتھ سائے کی طرح موجود رہا تھا اس۔ کی فیملی سپورٹ سے لے کر اس کی سیفٹی تک کئ کئ راتیں وہ سینٹرل جیل میں ڈیوٹی لگوا لیتا۔ تا کہ وہ ماشل کے قریب رہ سکے۔

آج پھر عمش یہ روز روز کیا تماشہ ہے پہلے تین دن تم گھر نہیں آئے اور اگر آج آئے ہو تو پھر رات کی ڈیوٹی لگوالی ہے۔ فیملی کو ٹائم دینا ہے تم نے یاں نہیں کم از کم اپنے بارے میں ہی سوچ لو۔

ترنم بیگم آخر کار بول پڑی تھی۔

ماما کیا ہو گیا ہے آپ کو کتنی دفعہ بتا چکا ہوں کام میں بزی تھا۔ وہ اکتا کر بولا

ایسا کون سا کام تھا جو تین دن میں ختم نہیں ہوا بولو؟

وکیل کے پاس تھا میں ماشل کے کیس کے لیے۔۔اب وہ مان گیا ہے تو جلدی کارروائی شروع ہو گی اور اس دوران مجھے دیر بھی جایا کرے گی آپ ٹنشن مت لیں جیسے ترنم بیگم نے ماشل کا نام سنا وہ جل کر بولی ایک تو جب سے یہ لڑکی ہماری زندگی میں آئی ہے سب کچھ برباد کر کے رکھ دیا ہے کیا کیا نہیں سوچا تھا میں نے تمھارے لیے کہ پہلے اپنے بڑے بیٹے کی شادی کروں گی پھر علمیرہ کی لیکن تمھاری اس ضد کی وجہ سے سب کچھ بدلنا پڑا۔ آخر کیا رکھا ہے اس لڑکی میں۔

پتا نہیں اس پر ڈبل مڈر کیس چل رہا ہے اس کے باوجود بھی وہ تمھیں پسند ہے۔

ہاں پسند ہے مجھے۔اور ایک بات وہ قاتل نہیں ہے یہ سب اسے پھنسانے کے لیے کیا گیا ہے اور بہت جلد وہ ثابت بھی کرے گی۔ عمش غصے سے کہتے راہداری کی جانب بڑھ گیا۔

ترنم بیگم اسے جاتا دیکھتی رہ گئ۔۔ناجانے کتنی بار اس موضوع پر ماں بیٹے کی بحث ہو چکی تھی فیاض انجم نے بھی بہت دفعہ سمجھانے کی کوشش کی کہ بیٹے کی پسند پر رضامندی دیکھائے لیکن نہیں ماشل کی گرفتاری کے۔بعد ترنم بیگم نے اس رشتے کے لیے انکار کر دیا۔اس لیے علمیرہ کی شادی بھی پہلے کر دی گئ۔

رات کی تاریکی ہر پہر چھائی ہوئی تھی ایسے میں حاتم فرقان کے فلیٹ کی روشنی ابھی تک آن دیکھائی دی وہ اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کے آگے بزی ماشل کے بارے میں سرچ کرنے میں مصروف نظر آیا کہ اس نے کون کون سے کیسسز سولو کیے تھے۔۔ اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ ماشل چوہان کا نام ٹاپ آفیسر ز میں تھا جنہوں نے بڑے کمپلیکس کیسسز کو سولو کیا۔ اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ اتنی جلدی اس سے شئیر نہیں کرے گی اور اس کیس کو سولو کرنے کے لیے اس نے اپنی بہت قابل کولیگ کو کال کی جو اس کی شاگرد بھی رہ چکی تھی۔

فون کنٹیکٹ میں سے اس کا نمبر ڈھونڈ کر ڈائیل کیا کچھ دیر رینگ جاری رہی پھر فون اٹھالیا گیا

اسلام و علیکم سر کیسے ہیں آپ درشہوار نے پہل کی

وعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک شہوار تم سناؤ کیسی جارہی ہے زندگی؟

سر بس اللہ کا کرم ہے۔۔ آپ بتائیں؟ وہ گاڑی سے باہر نکل کر گھر میں داخل ہوئی سامنے لاونج کے صوفے پر روہان کی ہمیشہ کی طرح پسٹل اور کیپ پڑی تھی اور ساتھ قالین پر اس کے شوز جو ہمیشہ وہ آفس سے آنے کے بعد اٹھاتی کیونکہ روہان آتے ہی رائما کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو جاتا تھا باپ بیٹی جب اکھٹے ہوتے تو خوب مل کر ماما کو تنگ کرتے تھے۔

ایک کیس ہے میرے پاس کافی کمپلیکس ہے اس سلسلے میں تمھاری مدد چاہیے آئی نو تم کراچی نہیں ہو لیکن کیا اس کیس میں تم میری ہلپ کر سکتی ہو۔

وہ صوفے پر پڑی روہان کی چیزیں اٹھاتی بولی اتنے میں روہان سڑھیوں سے اترتا اس کے قریب آیا

سر میں کیسے آپ کو منع کر سکتی ہوں کم از کم اس انسان کو تو بلکل بھی نہیں جس نے مجھے سیکھایا ہے۔ آپ مجھے کیس کی ڈیٹیل بھیجیں میں روہان کے ساتھ کل ہی کراچی کے لیے نکلتی ہوں۔

شکریہ بچے مجھے تم سے یہی امید تھی۔ تم جانتی بھی ہو گی اس کیس کے بارے میں اے سی پی ماشل چوہان کا کیس ہے جیسے ڈبل مڈر کیس میں گرفتار کیا گیا تھا۔۔

جی جی نیوز میں دیکھا تھا۔۔۔ روہان نے اشارے سے پوچھا

(کون ہے فون پہ)

اسنے چپ کرنے کا اشارہ کیا

اوکے آپ مجھے ڈیٹل ای میل کر دئیں میں دیکھتی ہوں اللہ حافظ شہوار نے یہ کہتے فون بند کیا

حد ہے روہان سر حاتم سے بات کر رہی تھی کیسی کیس میں ہلپ کا کہہ رہے تھے وہ ساتھ بھیگ سے اپنا لیپ ٹاپ آن کرتی بولی۔

اچھا کونسا کیس۔۔روہان اس کے پاس بیٹھ گیا

ماشل چوہان کیس۔۔۔جیسے شہوار نے کہا روہان نے چونک کے اسے دیکھا

کیا؟ تم ماشل چوہان کا کیس لے رہی ہو۔شہوار تمھیں پتا ہے وہ کتنا کمپلیکس کیس ہے جیک راجپوت جیسے لوگ اس میں اینولو ہیں اور میں تمھیں اس کیس میں پڑنے کی اجازت نہیں دوں گا۔کم از کم اپنی بیٹی کے لیے تو بلکل نہیں

روہان نفی میں سر ہلاتا بولا

کیا ہو گیا۔ہے روہان۔۔وہ میرے سینئیر ہیں اور رائما کی فکر کیوں کر رہے ہو اس کو امی کے پاس چھوڑ دوں گی بس میں نے انھیں کہہ دیا ہے ہم دونوں صبح جا رہے ہیں۔شہوار نے فیصلہ سنایا

ہمیشہ اپنی ہی کرنا وہ غصے سے کہتے اٹھا۔۔مجھے تمھاری پرواہ نہیں ہے رائما کی ماما کی پرواہ ہے۔۔اور وہ جب اس سے ناراض ہوتا تھا ہمیشہ یہی فقرہ بولتا۔

شہوار یہ سن کر ہنسی کوٹ اپنے بازو پر لٹکائے اس کے ساتھ روم کی جانب بڑھنے لگی

افف روہان کبھی کبھی تم بھی بچوں جیسی حرکتیں کرتے ہو پولیس والے ہو کہ بھی۔۔جیسے شہوار نے کہا وہ فورا سے بولا

کیامطلب پولیس والا ہو کر بھی؟ وکیل کچھ نہیں کرتے یہ کونسا بڑے معصوم ہوتے ہیں۔ اور ایک بار پھر سے وہ شروع ہو گئے تھے

اور آٹھ سالہ ان کی بیٹی رائما ہمیشہ کی طرح اپنے ماما اور بابا کو یوں دیکھ کر بولتی

اچھا تو پولیس والے کونسا معصوم ہیں سب اندر سے پورے ہوتے ہیں بس میں نے سوچ لیا ہے میں رائما کو پولیس پیشے میں کبھی نہیں بھیجوں گی۔۔

اور پتا نہیں ان کا یہ فیصلہ ہر روز کتنی دفعہ بدلتا تھا

اچھا وہ میری بھی بیٹی ہے میں بھی دیکھتا ہوں کیسے وہ وکیل بنتی ہے

رائما جو اتنی دیر سے خاموش کھڑی اپنے ماما اور بابا کا لڑائی جھگڑا دیکھ بڑے معصوم انداز سے بولی لیکن مجھے تو ڈاکٹر بننا ہے۔۔

یہ سنتے ہی روہان اور شہوار نے قہقہ لگایا۔۔۔

ان سے ملیے یہ ایڈوکیٹ در شہوار اور ان ہیز بینڈ اے سی پی روہان علی خان۔ حاتم فرقان کے تعارف کروانے پر عمش بڑی خوش دلی سے ان دونوں سے ملا۔

اسلام و علیکم

دونوں نے یکجا سلام کا جواب دیا اور عمش نے روہان کے ساتھ بغل گیر ہوا۔

کونسا ڈیپارٹمنٹ ؟ عمش نے روہان کو دیکھتے پوچھا جو وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح سے ہینڈ سم لگ رہا تھا

اسلام آباد تین سال پہلے ہی ٹرانسفر ہوا تھا۔۔۔ روہان نے شائستہ لہجے میں جواب دیا

او گڈ۔۔۔ عمش ہلکا سا مسکرایا

تو وہ تینوں صوفوں پر براجمان ہو گئے شہوار حاتم فرقان سے کیس کے بارے میں ڈسکس کرنے لگی۔

سر یہ کیس بہت زیادہ کمپلیکس ہے کچھ وجہ یہ بھی ہے کہ اسے بہت دیر تک کھینچا گیا ہے تاکہ ہر طرح کے ثبوت اور گواہ مٹا دیے جائیں اگر یہ ٹائم پر سولو ہوتا تو شاید اتنا کمپلیکسیٹی ناں ہوتی مگر ماشل چوہان کو بہت ہی برے طریقے سے ہر طرف سے ٹریپ کیا گیا ہے یعنی کوئی پکی دشمنی رکھنے والا ہے جو چن چن کے بدلے لے رہا تھا اور اس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا ہے۔

ہاں۔۔ صیح کہہ رہی ہو تم لیکن شہوار کوئی ناں کوئی سراغ ہمیشہ پیچھے چھوٹ جاتا ہے اور اس کیس میں بھی ایسا ہی ہو گا ہمارا فوکس ہے ماشل کو کیسی بھی طرح کر کے رہا کروانا تا کہ وہ اپنے اوپر لگے الیگیشنز کو جھوٹا ثابت کر سکے اس کے لیے کوئی اریجینٹ طریقہ ہے۔ حاتم فرقان نے پوچھا

عمش اور روہان بڑے غور سے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔

ایک پوسیبلٹی ہے چونکہ ہم سب جانتے ہیں ہمارے ملک میں پیسے کے لیے لوگ کیسی بھی حد تک جاسکتے ہیں کیسی کو مارنا ہو گواہ خریدنے ہو سب کچھ ممکن ہے پیسے کی بولی لگاؤ اور انسان مرواؤ آج کل عام دھندا چل رہا ہے۔ جیک راجپوت جیسے معافیہ لوگ اس طرح کے کام کرنے میں آزاد ہیں یاں تو ہم یہ طریقہ استعمال کر کے کر سکتے ہیں کیونکہ جس جج نے ماشل چوہان کا کیس سنوائی کی تھی اس پر پہلے بھی منی لانڈرنگ کیس کا الزام ہے جب اس طرح کے ہیپو کریٹ لوگ گورنمنٹ کی سیٹوں پر بیٹھیں گے جو صرف اپنے بارے میں سوچیں وہ دوسروں کی پرواکیسے کر سکتے ہیں۔ یاں اگر ہم عدالت میں یہ کلیم کر سکتے ہیں کہ ماشل چوہان کے فون ریکارڈ سے آنے والی کال دیکھا کر۔۔۔ شاید اس سے بات بن جائے لیکن سد ممکنہ حل یہی ہے کہ ہم ان جج صاحب سے اچھے سے خود بات کر لیں تو ٹھیک رہے گا۔

پرفیکٹ جب بھی سیدھی انگلی سے ناں نکلے تو ٹیری کرنی پڑتی ہے حاتم فرقان معنیٰ خیز مسکرایا

ایسا کرتے ہیں میں مزید ماشل سے پوچھ تاچھ کرتا ہوں تب تک تم جج صاحب سے مل کر آؤ اور امید مجھے اچھی خبر ہی ملے گی۔

اوکے سر آپ فکر مت کریں شہوار یہ کہتی کھڑی ہوئی

عمش تم ان دونوں کے ساتھ رہو گے۔۔حاتم نے حکم صادر کیا

یس سر۔۔۔ عمش نے فوراسے جواب دیا

عمش شہوار اور روہان تینوں جج غفران سیالوی کے گھر کی جانب روانہ ہوئے۔۔شہوار اپنی پوری تیاری کے ساتھ آئی تھی کیونکہ اس نے آنے سے پہلے ساری تیاری کرر کھی تھی۔روہان اور شہوار دونوں بیک سیٹ پر بیٹھے۔اور آگے ڈرائیونگ عمش کر رہا تھا راستے میں روہان نے رائمہ کو کال کی اور اس سے کھانے کا کنفرم کیا۔

بیٹا ہم جلدی واپس آجائیں گے۔۔۔اپنا خیال رکھنا اور یہ کہتے فون بند کیا۔

ٹھیک ہے شہوار نے فون بند ہوتے پوچھا۔

ہاں زرش آئی ہے اس کے بیٹے کے ساتھ ہمیشہ جھگڑا ہوتا ہے رائمہ کا ویسے یہ تمھاری بہن کا بیٹا کچھ زیادہ بد تمیز نہیں جیسے روہان نے کہا

شہوار نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور آہستہ سی آواز میں جواب دیا۔

بس کردو تمھیں ہمیشہ میرے بھانجے سے کوئی ناں کوئی پرابلم ضرور ہوتی ہے وہ بچا ہے روہان

ہاں تو میری بیٹی سے دور رہے ناں۔۔ اپنے بھانجے کو دور رکھا کرو ٹھیک ہے روہان نے بھی جواب دیا۔

کچھ دیر بعد غفران سیالوی کے گھر میں موجود تھے۔ دس منٹ بعد جج صاحب کو آتا دیکھ کر وہ تینوں ادب

سے کھڑے ہوگئے سلام دعا کرنے بعد شہوار اب مدعے پر آئی اور اس دن عمش کو ان دونوں کی جوڑی

دیکھ یہ احساس ہوا تھا کہ پولیس اور وکیل کی جوڑی کتنی پرفیکٹ ہوتی ہے۔

تو غفران صاحب میں نے اصل میں آپ سے پرسنل بات کرنی ہے مطلب سمجھ رہے ناں میں کیا کہنا چاہ

رہی ہوں

کیا مطلب؟ وہ الجھے

سر مطلب واضح ہے ہچکچایے مت ایک ہی پیشے سے تعلق رکھتے ہیں میں بھی وکیل ہوں اور یہ پولیس

والے۔۔ اور آپ کو تو پولیس کا پہلے سے پتا ہے۔ جیسے شہوار نے کہا

روہان نے اسے گھورا لیکن بولا کچھ نہیں

آپ کیا کہہ رہی ہیں مس شہوار۔۔

میں جو کہہ رہی ہوں وہ آپ کو سمجھ بھی آرہا ہے کتنے پیسے لیتے ہی ہیں کیس کو پلٹنے میں۔ مجرم کو آزاد .. کروانے اور کیس دھبانے میں

یہ کیا بکواس ہے ؟ وہ آگ بگولہ ہو گیا۔

سر یہ بکواس نہیں ہے سچ تو کہہ رہی ہے میری اہلیہ ویسے بھی ایک وکیل ہی اپنے پیشے والے کو اچھے سے جانتا ہے کہ وہ کتنا رشوت خور ہے پولیس تو خواہ مخواہ بدنام ہے۔

روہان نے چھپے الفاظوں سے شہوار سے بدلہ لیا تھا۔ اور وہ اچھی طرح سمجھ بھی گئ تھی۔۔ عمش ان دونوں کی نوک جوک دیکھ کر ہنس دیا۔۔ پرفیکٹ فار ایچ ادر یہی خیال اس کے ذہین میں آیا تھا۔

یہ سارا کالا چھٹا آپ کا میرے پاس ہے جو میں نے اور میرے ہیز بینڈ نے جو کہ پولیس میں ہے اکھٹا کیا ہے اب اگر گھی ٹیری انگلی سے نکلنا ہے تو ایسے ہی سہی۔

کیا چاہتے ہو تم دونوں ؟۔ وہ سیدھا پوائنٹ پہ آیا

روہان اور شہوار ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر فاتحانہ انداز میں مسکرائے

بس ماشل چوہان کو اس پر لگے الیگیشنز کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے دو مہینوں کی کلین چیٹ دینی ہو گی۔

اور اگر ان دو مہینوں کے دوران اس نے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کر لیا تو یہ کاغذات بھی اسی ٹائم آپ کے حوالے کر دیے جائیں گے امید ہے اس دفعہ کی سنوائی ہمارے حق میں ہو گی۔

یہ کہتے وہ تینوں اٹھے اور باہر راہداری کی طرف بڑھ گئے

عمش ان دونوں کی مکالمہ بازی دیکھ کر متاثر رہ گیا تھا واقعی جیسے درشہوار اور روہان نے باتیں کی تھیں وہ کوئی نہیں کر سکتا۔

تھینک یوں سوچ میم میں آپ کا ہمیشہ شکر گزار رہوں گا میرے پاس الفاظ نہیں ہے کس طرح آپ دونوں نے ہینڈل کیا۔ آئی ایم سپیچلیس۔۔۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میری بیوی ہے ہی اتنی لائق۔ روہان نے جیسے کہا شہوار بے اختیار مسکرا دی۔

یہ سارے کاغذات سر حاتم کو دے دیجیے گا ان شاء اللہ اس دفعہ کی سنوائی میں ماشل کو کلین چیٹ مل جائے گی میں نے سر کو کال پر سب کچھ بتا دیا ہے آگے کے مراحل وہ خود دیکھ لیں گے اب ہم دونوں چلتے ہیں

شہوار نے کاغذات والی فائل عمش کو تھمائی اور ہلکا سا سر کو خم دیا۔

زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی۔۔ روہان یہ کہتے عمش کے گلے لگا اور وہ دونوں۔ اسلام آباد کی جانب روانہ ہو گئے۔۔

کچھ وقت کے لیے آپ کی زندگی میں آئے لوگ کتنا کچھ سیکھنے کو دے جاتے ہیں آج در شہوار اور روہان دونوں کو دیکھ کر عمش نے محسوس کیا تھا ان کا آپس میں مضبوط رشتہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔ جو بھی تھا وہ اپنی زندگی میں ایک بار پھر کیسی ناں کیسی موڑ پر ان دونوں لوگوں سے پھر ملنا چاہے گا۔

ماما آپ کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہیں بھائی جو بھی کر رہا ہے سوچ سمجھ کر رہا ہے اب بچے تو وہ رہے نہیں عالیان کہہ رہے تھے کہ آپ اس کے معملات میں ناں بولا کریں رشتے بگڑنے میں دیری نہیں لگتی۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی علمیرہ اپنی والدہ سے بات کرتے انھیں سمجھا رہی تھی۔

علمیرہ میری جان تم سمجھ نہیں رہی اب دو دن وہ گھر نہیں آتا اب محبت کا اتنا بھی بھوت سوار نہیں ہوتا کہ بندہ فیملی کھانا پینا ہی چھوڑ دے وہ ڈبل مڈر کیسے میں گرفتار ہوئی ہے ایسے کیسے رہا ہو سکتی ہے۔ اور یہ اس سے شادی کرنے کی رت لگائے بیٹھا ہے۔ ترنم بیگم کو سوچتے غصہ آنے لگا۔

ماما صاف ظاہر ہے بھائی ماشل کو پسند کرتے ہیں اور یہ بات چھپی تو ہے نہیں کیسی سے بابا بھی جانتے ہیں لیکن وہ عمش کو کچھ نہیں کہتے اور ماشل پر جھوٹے الزام لگے ہیں وہ بہت ہی قابل آفیسر ہیں سب کو پتا ہے سچ کیا ہے لیکن سب جھوٹ کو جتانے پر لگے ہیں اور اگر بھائی انھیں رہا کروانے کی کوشش میں لگے ہیں تو اس میں کوئی بری بات نہیں۔

تم تو ہمیشہ اپنے بھائی کی سائیڈ لینا۔ اچھا عالیان کیسا ہے؟ کب پاکستان آنے کا پروگرام ہے تم دونوں کا؟ ترنم بیگم نے موضوع بدلا۔

ہاں میں نے اور عالیان نے پلین بنایا ہے اگلے منتھ کا زارا کی منگنی ہے تو وہ بھی اٹینڈ ہو جائے گی علمیرہ نے اطلاع دی۔

اچھا ہو گیا پکا اس کا رشتہ ترنم بیگم نے ہنس کر پوچھا۔

تو ہو جانا تھا رشتہ زارا کی پسند جو تھی۔۔۔

اللہ اور انسان کا تعلق بڑا ہی پاکیزہ رشتہ ہے جس میں محبت ہمدردی کے پیکر ہیں۔ جس میں رب اپنے بندے سے محبت کا خود اقرار کرتا ہے اور اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے جب وہ خود ہم سے مخاطب ہوتا ہے۔

اے ابنے آدم میں تم سے محبت کرتا ہوں میں تمھارا رب ہوں۔ جس نے تمھیں پیدا کیا۔ اور بے شک اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے پھر کیوں غفلت کی نیند میں مبتلا ہو گیا؟ پھر کیسے تو زمینی خداؤں کے سامنے جھکنے لگا ہے۔ کبھی خود کو آئینے میں دیکھ کتنی خوبصورتی سے تجھے بنایا گیا ہے کیا تجھے لگتا ہے میں تم پر ظلم کر سکتا ہوں؟۔ رب تو بڑا رحیم ہے عفو در گزر ہے۔ تو پھر کس بات نے تجھے غافل بنا رکھا ہے۔ تمھاری رہنمائی کے لیے میں نے قرآن نازل کیا آخری نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سب کا نبی بنا کر بھیجا تا کہ ان کی زندگی سے تم رہن سہن کے اصول وضوابط سیکھ جاؤ۔ اور کر مشکل کا راستہ تمھیں دکھایا۔

جب رب سے ملاقات کرنے کا دل چاہے تو نماز پڑھ لیا کرو اور جب دل چاہے کہ رب تم سے بات کرے تو قرآن پڑھ لیا کرو۔

اور اس کی نعمتوں میں قدرت کے نظاروں میں اللہ کی نشانیاں ڈھونڈا کرو کبھی طلوع ہوتے اور غروب ہوتے آفتاب کو دیکھا ہے۔۔۔ اس لمحے کو کبھی آنکھ بند کر کے محسوس کیا ہے کتنی خوبصورتی سے تیرا رب رات کو دن میں بدلتا ہے۔ کیا یہ سب نشانیاں تمھارے لیے کافی نہیں ہے؟

تو پھر کس چیز نے تمھیں بہکاوے میں ڈال دیا ہے۔ یہ دنیا مختصر ہے اس میں ہماری سانسیں اللہ کی محتاج ہیں۔ وقت کب آجائے کیسی کو نہیں پتا۔ پھر تم کیوں اس کے پانچ وقت بھلاوے پر اس کے در پر نہیں جاتے۔ خوش نصیبی کا عالم دیکھو تمھارا رب تمھیں خود پانچ وقت آذان دے کر اپنے پاس بلاتا ہے کامیابی کی طرف رجوع کرواتا ہے؟ اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے۔

کیا دنیاوی چیزیں زیادہ معنی ہیں تمھارے لیے۔ کیا تم اپنے رب کی محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتے انسانی محبتوں کے پیچھے ذلیل ورسواء ہونے سے بہتر ہے اس سے محبت کر کے دیکھو اور قسم اس ذات کی وہ تم سے ذیادہ تمھیں چاہے گا۔ اور۔ اس چاہت سے بڑھ کر کوئی چاہت نہیں۔

ماشل کا دعامیں بلند ہاتھ اللہ کے سامنے تھے اور وہ اپنے رب سے مدد کے علاوہ کیسی سے فریاد کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اور جب تعلق رب سے جڑ جائے تو پھر نمازیں اور دعا لمبی ہو جایا کرتی ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد اس نے جائے نماز کو ڈھانپ کر رکھا اور پھر بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھ گئ۔

میں آپ کو پسند کرتا ہوں ماشل اور یہ مت سوچیئے گا کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑ دوں گا کبھی نہیں

اور عمش کی باتیں بار بار اس کے ذہین میں گرد کرنے لگتے تھے

اگر میں نے اسے کچھ کہہ دیا اور حایف کی طرح یہ بھی۔۔ جیسی یہ سوچ اس کے ذہین پر ٹکراتی۔ ایک اذیت پورے جسم میں محسوس ہوتی۔

صبح عدالت کی سنوائی میں حاتم فرقان اسے اپنے ساتھ لے کر عدالت میں داخل ہوا جج نے ان کو دیکھتے ایک گہرا سانس لیا۔ جب حاتم فرقان نے درشہوار کی دی گئ فاعل کی جھلک اسے دیکھادی تھی۔ عمش کا دل زور سے دھڑک رہا تھا پیچھے ہماباری ٹیپو بھی کھڑے تھے وہ ہر عدالت کی سنوائی میں امید سے آتے کہ شاید اس بار انصاف سے کام لیا جائے۔

اس کیس میں جب تک سنوائی ہو چکی ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس فیصلے پر آیا ہوں چونکہ ماشل چوہان ایک بہت قابل آفیسر ہیں۔۔ اور انھیں دو مہینے کی کلین چیٹ دینے کی اجازت دی جاتی ہے اگر وہ ان دو مہینوں میں خود کو سچا ثابت ناں کر پائی پھر ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا دا کیس اس کلوز ایٹ۔۔۔

جیسے جج صاحب کا فیصلہ عمش اور سب نے سنے سب کے سب خوشی سے حیران رہ گئے۔۔۔

اور آخر ایڈوکیٹ درشہوار اور حاتم فرقان نے ماشل کو رہا کروا دیا تھا۔۔اس کے ہاتھوں سے ہتھ کڑیاں اتاری دی گئ۔۔

موٹی جیلر نجمہ غصے سے اس کو کپڑے دے رہی تھی۔ماشل ایک معنی خیز مسکراہٹ سے اسے دیکھتی بولی اب تمھیں میں نے یہاں سے باہر ناں پھینکوایا تو میرا نام بھی ماشل نہیں اس لیے بہتر ہے قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔۔

ماشل یہ کہتی واش روم کی طرف بڑھی۔۔

باہر آنے پر وہ سب سے پہلے اپنی والدہ یسری سے ملی ہماٹیپو باری اور آخر پر عمش سے جو مسکراتے چہرے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں نے کہا ناں میں آپ کی ہنسی کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔یہ سنتے ماشل ہلکا سا مسکرا دی اسے زمانے نے رسوا کیا تھا لیکن اللہ نے نہیں اور وہ کہتے ہیں ناں ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے جب پیچھے سے حاتم فرقان کی آواز نے اسے روک دیا۔

باب نمبر5

"انتقام"

جی ماشل نے رخ پیچھے کیا۔ حاتم فرقان مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ اس کی جانب بڑھا۔

مبارک ہو اس دفعہ کا کیس آپ کے حق میں انہوں نے ہاتھ آگے کیا۔

ماشل نے بے اختیار ہاتھ ملایا اور حاتم کا شکریہ ادا کیا لیکن وہ جانتی تھی اب راستے اور مشکل ہونے والے تھے آزمائش کا اختتام ہونا تھا اور اس نے خود کو اور اپنے رب کو راضی کرنا تھا اور وہ اچھے سے جانتی تھی ان دو مہینوں کا ہر دن ہر سیکنڈ اس کے لیے کتنا اہم تھا اگر وہ خود کو سچا ثابت ناں کر پائی تو مشکلات اور بڑھ جائیں گی۔ لیکن اسے اپنے رب پر اپنے سے زیادہ بھروسہ تھا وہ جانتی تھی کہ اسے زمانے تو رسوا کر دیا تھا لیکن اللہ نے کبھی نہیں کیا اور مجھے اپنے آپ کو ثابت کرنے کے لیے ان دو مہینوں میں ہر کوشش کرنی ہو گی جس سے میرے اوپر لگے الزام مٹ جائیں۔

بہت بہت شکریہ آپ کا ماشل نے ہلکا سا سر کو خم دیا۔

اس میں۔ شکریہ والی کوئی بات نہیں ہے مگر جو بات میں نے تمھیں بتائی ہے وہ یادرکھنا کھٹن راہیں ہیں اور

ان راستوں میں تمھاری مدد وہی انسان کر سکتا ہے۔

جیسے حاتم فرقان نے کہاماشل کو بے اختیار رہائی سے ایک دن پہلے کا منظر یاد آنے لگاجب حاتم فرقان

دوسری مرتبہ کیسی پوچھ تاچھ کے سلسلے میں اس سے جیل میں ملنے آئے تھے اور اس ملاقات کے دوران

انہوں نے کیا کہا تھا۔

ان حالات میں صرف ایک انسان ہی تمھاری مدد کر سکتا

ہے۔

حاتم فرقان نے سب کچھ سننے کے بعد کہا۔

آپ میرا کیس نہیں لے رہے ؟ وہ چونک کے بولی۔

لے رہاہوں تمھیں رہا کرواناا ب میرا کام ہے لیکن اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا تمھارے ہاتھ میں ہے۔

لیکن اگر وہ تمھارے ساتھ موجود ہو گاتو سب رازوں سے پردہ فاش ہو گا۔

کون ہے وہ ؟ ماشل نے تجسس سے پوچھا

جیسے ماشل نے پوچھا حاتم نے پاکٹ سے ایک چیٹ باہر نکالی اور ماشل کے ہاتھ میں تھما دی۔

بڑا اچھا پینٹر ہے۔ لوگوں کے چہروں کو بڑی کاریگری سے بے نقاب کرتا ہے۔ مگر ایک بات یاد رکھنا ہے بہت بد دماغ۔ اس پتے پر وہ تمھیں مل جائے گا۔ اور ہاں اپنی بیوی کے چہرے کے علاوہ وہ کسی کے چہرے کو پینٹ نہیں کرتا تم ریکوسٹ ناں کرنا۔

حاتم فرقان جیسے جیسے اسے بتا رہا تھا ماشل کی حیرانی میں اضافہ ہو گیا۔

ایک پینٹر میری مدد کیسے کر سکتا ہے حاتم سر وہ چونکی تھی۔

وہ لوگوں کی نظروں میں تو پینٹر ہے لیکن اصل پیشہ اس کا انڈر کور ایجینٹ ہے جو اس طرح کے کیسسز کو دائیں ہاتھ سے سولو کر لیتا ہے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اسے کیسے قائل کرتی ہو کہ وہ تمھاری مدد کرے۔ اس پرچی پر اس کا نام اور پتا ہے۔ رہائی کے فوراً بعد پہلا کام یہی کرنا۔ کیونکہ تمھارے پاس وقت بہت کم ہے دو مہینے ہیں تمھارے پاس ماشل اور مجھے امید ہے اگر یہ انسان تمھارے ساتھ رہا تو تم کیس سولو کر لو گی۔ حاتم فرقان نے اپنی عینک کو سیدھا کیا

تو سر اگر اس نے منع کر دیا پھر؟ ماشل جھنجھلا کر پھر سے پوچھا

ایک صورت میں وہ تمھارے ساتھ کام کرنے پر راضی نہیں ہو گا وہ یہ اگر تم اس سے پرسنل سوال کرو گی دماغ کا الٹا ہے وہ غصہ ہمیشہ ناک پر ہوتا ہے اس کا اسلیے دھیان کبھی اس سے اسکی نجی زندگی کے متعلق سوال ناں پوچھنا بس کیس پر توجہ رکھنا۔ سمجھ گئ

حاتم فرقان نے ماشل کی طرف دیکھتے بولے

اوکے ماشل نے بند پرچی کی طرف دیکھا۔۔جو بند تھی اور اب رہائی کے بعد وہ اس شخص سے ملنا تھا

اچانک وہ منظر آنکھوں سے اوجھل ہوا ماشل نے حاتم فرقان کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں پکڑی پرچی کی جانب نگاہ دوہرائی

آپ فکر مت کریں سر مجھے پتا ہے میں نے کیا کرنا ہے۔ جیسے ماشل نے کہا

حاتم فرقان نے سکون کا سانس لیا اور اسے بیسٹ آف لک کہہ کر عدالت سے باہر نکلے۔

یسری بیگم کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا ماشل کے گھر نے پر انہوں نے اس کی پسند کے کھانے بنوائے تھے پھوپھو بھی اسے دیکھنے کے لیے بے تاب کھڑی تھی گھر میں دو سال بعد اپنی بھتیجی کو دیکھ کر اپنے آنسوؤں کو روک ناں پائی

پھو پھو اب میں آ گئی ہوں اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا یقین رکھیے مجھ پر ماشل نے انھیں عقیدت سے اپنے گلے لگاتے حوصلہ دیا

بیٹا تم جانتی نہیں ہو یہ دو سال ہم نے کا اذیت سے گزارے ہیں۔۔ پھو پھو نے پیار سے ماشل کے چہرے کو چوما

اب اذیت بھری راتیں گئی پھو پھو انشاء اللہ اللہ پر بھروسہ رکھیے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں مصطفی سے مل کر آتی ہوں یہ کہتے ہوئے ماشل مصطفی کے کمرے میں گئی۔

آج بھی اپنے بھائی کو نالیوں میں جھکڑا دیکھ کر اس کا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تین سالوں سے وہ اپنے بھائی کو یوں بے سہارا کومہ میں لیٹا دیکھ رہی تھی اور آج بھی وہ اسی حالت میں تھا۔ لچار اور مفلس بیڈ کے قریب پڑی چیئر پر بیٹھ کر اس نے اپنے بھائی کے ہاتھوں کو تھاما

کب تک مصطفی۔۔ آخر کتنا انتظار کرواؤ گے اپنی بہن کو پلیز ایک دفعہ آنکھیں کھول لو تمھاری آپی شدت سے اس وقت کے انتظار میں ہے ایک دفعہ مجھے آپی ماشل کہہ کر بلاؤ جیسے بچپن میں بلاتے تھے تمھیں اندازہ بھی ہے تمھاری بہن کن مشکلات سے گزر کر آئی ہے۔ چاہے زمانے نے مجھے قاتل قرار دے دیا مجھے رسوا کیا

لیکن میرے رب نے ہمیشہ مجھے تھامے رکھا مصطفیٰ اسنے مجھے راستہ دیکھایا ہے اور میں اپنی اس آزمائش میں کامیاب ہو کر چھوڑوں گی اور اپنی نوکری دوبارہ حاصل کروں گی بابا نے ہمیں ہمیشہ مضبوط بننا سیکھایا ہے اور میں کبھی کمزور نہیں بن سکتی۔

بس تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر میں تمھیں خود سب کچھ بتاؤ گی بھائی کے ہاتھوں کو پیار سے چوما اور کتنی دیر وہ یونہی اس کے پاس بیٹھی رہی تھی۔

جب دروازے پر دستک ہوئی یسری بیگم نے اسے کھانے پر بلایا تو وہ کمرے سے باہر آئی جہاں پر عمش کو بیٹھا دیکھ کر وہ تھوڑا حیران رہ گئ تھی

میں نے ہی بلایا ہے عمش کو۔۔ آخر اتنے سالوں میں یہی واحد انسان تھا جو ہر حالات میں ہمارے ساتھ تھا یسری نے ماشل کو جواب دیا۔

اس نے آگے سے کیسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

عمش ماشل کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور کھانا کھانے لگا اور وہ جانتا تھا کہ وہ اسے نکاح کے لیے راضی کر لے گا۔

عمش بیٹا یہ بریانی لو ناں ماشل کی پسندیدہ ہے یسری بیگم نے چاول کی ٹرے اس کی طرف کی

جی ضرور عمش نے ٹرے میں سے چاول اپنی پلیٹ میں ڈالے۔

وہ نہیں جانتی تھی لیکن یہ شخص کے جتنے اس کے اوپر احسانات تھے جس کا صلہ وہ اسے ساری زندگی نہیں دے سکتی تھی نا جانے کتنی بار اس نے عمش کو منع کیا تھا کہ وہ اس کے لیے کوئی احساسات نہیں رکھتی لیکن اس کے باوجود بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا ہمیشہ ہر قدم پر اس کے ساتھ موجود تھا۔ وہ ڈرتی تھی کہ اگر حایَف کی طرح اسے بھی۔۔۔ یہ سوچ۔ سوچتے ہی اس کی روح کانپ جایا کرتی تھی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں باہر سیر کے لیے نکلے تھے۔ راستے کے دوران صرف خاموشی تھی پھر پہل عمش نے کی

آپ مجھ سے ناراض ہیں؟

نہیں تو میں نے تم سے ناراض کیوں ہونا تھا بلکے میں تو تمھاری احسان مند ہوں جس نے میری فیملی کو اتنا سپورٹ کیا اس کا احسان ہمیشہ رہے گا مجھ پر۔

میں نے تو البتہ آپ پر کوئی احسان نہیں کیا یہ سب میں نے اپنی محبت کے لیے کیا ہے وہ بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس جیبوں میں ہاتھ ڈالے ماشل کے ساتھ قدم سے قدم ملائے چل رہا تھا۔ جب عمش نے کہا وہ وہی رک گئ اور اس کی طرف دیکھتے بولی

عمش تم بات کیوں نہیں سمجھ رہے۔

آپ میری بات نہیں سمجھ رہی ماشل۔۔ ایک دفعہ ہاتھ بڑھا کر تو دیکھیں ساری دنیا چھوڑ سکتا ہوں آپ کے لیے وہ بڑے پر اعتمادی کے ساتھ ہاتھ آگے کرتا بولا تھا

ایسا حقیقت میں کوئی نہیں کرتا اور ناں ہی ایسی محبت۔ وہ اسے۔ توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اور کیسی کا مجھے نہیں پتا لیکن میں بس اتنا جانتا ہوں کہ عمش فیاض اپنی محبت کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اور وہ ٹوٹا نہیں تھا۔ ہمیشہ ماشل اسکی محبت کے سامنے ہار جاتی تھی

اگر میں نے کہا مجھے تم سے محبت نہیں ہے پھر؟ کیا ساری زندگی ایسے ہی گزار دو گے۔ ماشل عمش کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے یہ سنتے عمش ہلکا سا ہنسا اور پھر کہا

اگر ساری زندگی بھی مجھے آپ کے نام کے ساتھ گزارنی پڑی تو خوشی خوشی گزار دوں گا لیکن اپنی محبت کیسی سے بانٹ نہیں سکتا اگر آپ میری قسمت ہے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو مجھ سے علیحدہ نہیں کر سکتی تم پاگل ہو گئے ہو۔۔ماشل اس کی بات سن کر اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی اور آگے چلنے لگی اور وہ اس کی اس مسکراہٹ پر مر مٹا تھا۔

میں ہمیشہ آپ کے پیچھے کھڑا ملوں گا انتظار رہے گا مجھے آپ کے جواب کا۔۔ عمش پیچھے کھڑا بلند آواز میں بولا

ماشل جو گھر داخل ہو رہی تھی رک کر اس کو دیکھا اور کچھ کہے بنا اندر چلی گئ۔۔

عمش فیاض کب اس کی زندگی کا ایک اہم حصہ بن گیا تھا وہ خود نہیں جانتی تھی۔ کمرے میں آنے کے بعد اسکی باتیں دل و دماغ پر حاوی ہو گئ۔۔ اور وہ ہر بڑھتے دن اس کی محبت سے ڈرنے لگی تھی۔ کھونے کا غم بہت دردناک ہوتا ہے خاص کر اس شخص کو کھونے کا ڈر جیسے آپ اپنے سے زیادہ چاہتے ہوں۔ اور وہ عمش کو حایَف کی طرح کھونا نہیں چاہتی تھی

بابا مجھے پورا یقین ہے وہ خود کو سچا ثابت کرے گی۔ عمش اپنے والد سے مخاطب ہوا ترنم بیگم یہ سن کر فورا سے بولی

ڈبل مڈر کیس میں گرفتار ہوئی تھی اتنا کمپلیکس کیس دو سالوں سے سولو نہیں ہوا تو وہ کیسے دو مہینوں میں اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرے گی۔

ماما وہ ماشل چوہان ہے جسے اللہ پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے اور جتنی باہمت وہ لڑکی ہے میں آپ کو ابھی بتا دیتا ہوں ٹھیک دو مہینوں کے بعد ماشل چوہان وہی پولیس کی وردی میں ہو گی اور کیس سولو کرے گی۔

اس کے دشمنوں نے قائروں کی طرح پیٹھ پیچھے وار کیا تھا اب آمنے سامنے جنگ ہو گی اور وہ میدان جنگ فتح کرنے والی لڑکی ہے۔ عمش پورے اعتماد کے ساتھ فخر سے بولا۔

فیاض انجم یہ سنتے مسکرائے اور کہا

اور مجھے فخر ہے میرے بیٹے نے ماشل کا انتخاب کیا ہے میں تمھارے ساتھ ہوں بیٹا

تھینک یوں سو مچ بابا عمش نے اپنے والد کا ہاتھ تھاما ترنم بیگم نے تیور چڑھائی

ماما پلیز مان جایئے ناں ماشل بہت اچھی لڑکی ہے۔ وہ بے قصور کے اور ہم سب یہ بات جانتے ہیں عمش نے اپنی والدہ کو کہا۔

میں نے کب رشتے سے مخالفت کی ہے جب کہو گے چلیں جائیں گے ہاتھ مانگنے وہ اکھڑے لہجے میں بولی۔

ایسے نہیں ماما میں چاہتا کو ہوں آپ نے اس کے لیے اپنے دل میں جو بھی گرجیز رکھیں ہیں وہ کلیئر کریں کیونکہ جیسا آپ ماشل کے بارے میں سوچ رہی ہیں وہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔

رات اپنی پوری تاریکی سے ہر چیز کو اپنے میں لپیٹے میں لے لیا تھا۔ سب لوگ گہری نیندوں میں مبتلا سو رہے تھے اور کچھ لوگ ابھی تک کام کرنے میں مصروف دیکھائی دیے۔ ماشل جو وائیٹ کرتا اور بلیک پینٹ میں ملبوس بیک پر بھیگ پہنے ہاتھ میں باندھی گھڑی کی طرف دیکھا جو رات کے ایک بجا رہی تھی ۔ اور پھر وہ پرچی بھیگ میں ڈالے باہر نکلی گاڑی سٹارٹ کر کے وہ اس سڑک پر رواں ہو گئ جو اس پینٹر کے آفس کی جانب لے جاتی تھی۔ حاتم فرقان نے اسے بتایا تھا کہ وہ زیادہ تر رات کو ملے گا اس لیے ماشل نے اسی ٹائم اس سے ملنے کا پلین بنایا

تقریباً آدھے گھنٹے کے اندر وہ ایک سنسان سے آفس کے پاس کھڑی تھی جہاں پر آس پاس کوئی آبادی نہیں تھی ہر طرف گپ اندھیرہ تھا سوائے آفس کے باہر لگے بلب کی روشنی کے۔

ماشل گاڑی سے باہر نکلی اور بڑی حیرت سے اس آفس کی طرف دیکھا۔

اف یہ تو اتنا سنسان سی جگہ لگتی ہے یہی پتا بتایا تھا حاتم سر نے اسنے پھر سے بھیگ سے پرچی نکالی تا کہ یقین دہانی کر سکے

پرچی پر لکھے گئے پتے کے مطابق وہ اسی جگہ پر ہی تھی پھر نیچے لکھا پینٹر کا نام پڑھا

مسٹر جے۔۔۔۔

بڑا عجیب سا نام ہے ماشل کو تعجب ہوا لیکن خیر اب اندر جا کر پتا چلے گا وہ کندھا اچکائے آفس داخل ہوئی آفس میں لگے بلب کی ہلکی ہلکی روشنی تھی دیواروں پر ہر طرف پینٹنگز آویزاں تھیں وہ ہر پینٹنگ کو بڑے دھیان سے دیکھتے آگے بڑھ رہی تھی۔

آفس میں کوئی نظر نہیں آیا سوائے اس شخص کے جو اس کی طرف پشت کیے چئیر پر بیٹھا بڑے آرام سے پینٹنگ بنانے میں مصروف تھا ہمیشہ کی طرح وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس آستین کہنیوں تک کی ہوئی۔

ماشل اس سے کچھ فٹ کی دوری پر کھڑی تھی۔ پھر اسنے اسے پینٹنگ والے آدمی کو مخاطب کیا۔

یہ پینٹنگ کتنی قیمت میں ملے گی؟ ماشل نے پاس پڑی پینٹنگ اٹھائی اور اسے مخاطب کیا۔ اس نے آگے سے کیسی قسم کے رد عمل کا مظاہرہ نہیں کیا تھا

میں یہ پینٹنگ خرید نا چاہتی ہوں مسٹر جے ۔۔۔ اسنے ایک بار پھر بلایا۔

اس بار اسکے ہاتھ میں پکڑا برش رکا تھا۔

مجھے حاتم فرقان نے بھیجا ہے ۔۔۔ کیا آپ سے دس منٹ بات کو سکتی ہے ماشل کی آواز دیھمی تھی وہ اسے دیکھنے کے لیے بے تاب تھی۔

آپ لیٹ ہیں میڈم پینٹنگ ایگزیبیشن آدھے گھنٹے پہلے ختم ہو چکا ہے۔ اس نے یہ کہتے اپنا رخ ماشل کی جانب کیا۔

اور آج بھی وہ دیکھنے میں ویسا ہی تھا ویسی ہی غرور سے اٹھی ناک گہری سنہری آنکھیں بالوں کو جیل لگا کر ایک سائیڈ پر کیا بلیک پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ٹھونسے روب دار آواز سے بولا۔ اور فاتح عالم آج بھی نہیں بدلا تھا

لیکن میں تو پینٹگ خرید نا چاہتی ہوں۔ ماشل فیس تو فیس دیکھ کر بات نہیں کر پائی تھی۔ ایسے جیسے سب سے الگ انسان ہو جس سے وہ آج تک ملی ہے۔

مجھے لیٹ آنے والے کسٹمرز سے سخت نفرت ہے کل آیئے گا فاتح یہ کہتا اپنی کیبن کی جانب بڑھا۔

پلیز مسٹر جے مجھے آپ کی ضرورت ہے اس وقت آپ کی مدد چاہتی ہوں۔ماشل نے اسے روکا۔وہ موقع گنوانا نہیں چاہتی تھی

میں کیسے تمھاری مدد کر سکتا ہوں۔ایک معمولی سا پینٹر جو ان پینٹنگز کے بل بوتے اپنی زندگی بسر کر رہا ہے ایک معمولی انسان کی کیا ضرورت پڑ گئ آپ کو۔

وہ بڑا اکھڑے لہجے میں ماشل کو دیکھ کر بولا

پینٹر ہیں یہ تو سب جانتے ہیں لیکن مسٹر جے ایجینٹ کو کوئی نہیں جانتا اور یہ سمجھ لیں میں مسٹر جے سے ہیلپ لینے آئی ہوں۔ماشل نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لائی

او۔۔۔تو آپ مجھے ڈرا رہی ہیں کہ میرے اس روپ کا کیسی کو نہیں پتا۔فاتح نے آبرو آچکائے

میں آپ سے مدد لینا چاہتی ہوں ماشل۔۔نے تصیح کی۔

کیسی مدد؟وہ کیبن میں داخل ہوتے ہوئے بولا ماشل اس کے پیچھے پیچھے کیبن میں داخل ہوئی وہ سامنے چیئر پر بیٹھ گیا۔

میرا نام ماشل چوہان ہے میں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں اے سی پی کی پوسٹ پر رہ چکی ہوں۔۔ماشل ابھی بول رہی تھی جب فاتح نے درمیان میں اسے ٹوکا۔

اور پچھلے دو سال پہلے 25 دسمبر 2015 کو کراچی کے ہوٹل گرینڈ سے آپ کو دو لوگوں کی لاشوں اور غیر اسلحے کے ساتھ پولیس نے برآمد کیا تھا الزام ان دو بے نیام لوگوں کے قتل کے جرم میں آپ کو پانچ سال کی سزہ ستر لاکھ جرمانے کے ساتھ دی گئ جس کی وجہ سے آپ کو پولیس ڈیپارٹمنٹ سے سسپینڈ کر دیا گیا اور اب حالیہ میں حاتم فرقان وکیل کی شاگرد ایڈوکیٹ درشہوار نے آپ کو دو مہینوں کی کلین چیٹ پر جیل سے رہا کروایا ہے وہ اس شرط پر کہ اگر ان دو مہینوں کے اندر اندر آپ اپنے اوپر لگے الیگیشنز کو جھوٹا ثابت کر سکی تو نوکری عزت سب کچھ واپس آسکتی ہے اور بس اسی سلسلے میں حاتم فرقان نے آپ کو میرا پتا دیا جو اس کیس کو سولو کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

یہ سنتے ماشل کا منہ شاک سے کھلا کا کھلا رہ گیا مطلب کیا انسان تھا وہ اسے ہر ایک بات کا علم تھا یہ بھی کہ حاتم فرقان نے اسے بھیجا ہے۔

آپ کو سب کیسے پتا چلا ابھی تو میں نے بتایا ہی کچھ نہیں۔ماشل نے بے اختیار اس سے سوال کیا میں اپنا ہوم ورک مکمل کر کے رکھتا ہوں مس ماشل چوہان۔ آپ کو کیا لگتا ہے حاتم فرقان کو کس نے آپ کے پاس بھیجا تھا۔۔۔ جیسے فاتح نے کہا ماشل الجھ کر رہ گئ

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ میں شروع سے ہی آپ کے اس کیس میں اینولو ہوں تب سے جب انسپکٹر عمش فیاض آپ کے کیس کے لیے حاتم فرقان کے پاس آئے تھے۔ یہ سن کر ماشل بے ساختہ بولی

آ۔۔۔ آ۔۔ آپ حاتم فرقان بنے تھے۔

جی۔۔۔ میں ہی آپ کا وکیل بنا تھا بس فرق اتنا ہے نقلی سفید داڑھی اور بال لگانے پڑے باقی سب کچھ تو ٹھیک ہی رہا۔۔ فاتح طنزاً ہنستے بولا

یہ سب کیوں کیا میرا مطلب آپ ویسے بھی تو میری مدد کر سکتے تھے یہ حاتم فرقان بن کر پھر خود ہی پتا دینے کی کیا ضرورت تھی۔ ماشل کا دماغ واقعی گھوم چکا تھا

دیکھیے مس ماشل اب سوال جواب کرنے سے بہتر ہے کہ ہم کیس کی طرف لوٹیں اس سوال کا جواب میں آپ کو کیس سولو ہونے کے بعد بتاؤں گا کہ میں نے حاتم فرقان بن کر آپ کی مدد کیوں کی اور اس طرح مدد کرنے کا کیا مقصد تھا؟ یہ آخر پر مجھ سے پوچھیے گا اچھا ہو گا اب ہم کام کی طرف آئیں ایز ایٹ کلیئر۔ وہ بے نیاز لہجے میں بولا تھا

ماشل کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس انسان سے کیا پوچھے اور کیا کہے؟ اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ وہ اسطرح کے شخص سے ملی تھی اور اس پہلی ملاقات میں ایک بات وہ اچھے سے جان گئ تھی کہ اس شخص کو سمجھنا آسان کام نہیں ہے۔

پچیس دسمبر کو دوپہر ایک بجے کے قریب آپ ہوٹل گرینڈ جاتی ہیں اور ٹھیک شام پانچ بجے آپ کو پولیس زیر حراست میں لیا۔ مطلب صاف واضح ہے یہ پورا پلین کیا گیا تھا ایک فون کال کر کے ہوٹل میں بلانا روم میں داخل ہوتے آپ کا بے ہوش ہو جانا سب کچھ یہ اتفاقاً نہیں تھا بہت سوچ سمجھ کے کیا گیا ایک پلین تھا جس میں آپ پھنس بھی گئ اور قاتل کامیاب بھی ہو گیا۔ وہ وائیٹ بورڈ کے آگے کھڑا ہاتھ میں مارکر پکڑے سرکل لگاتے بولا تھا

لیکن میں نے وہ قتل نہیں کیے میں بہت دفعہ عدالت میں بتا بھی چکی ہوں

مجھے پتا ہے وہ قتل تم نے نہیں کیے تمھارے ریڈار میں کونسا شخص پہلے آتا ہے۔؟ فاتح نے کافی کا مگ ماشل کی جانب بڑھایا۔

جیک راجپوت ریڈ کیس کے دوران اس کی اور میری دشمنی کا آغاز ہوا تھا اور اسی دشمنی نے حایٔف کی جان لے لی اور مجھے لگتا ہے ان سب میں وہی ہے۔ ماشل نے کافی کا گھونٹ بھرتے کہا

اوکے۔۔ مطلب قاتل ہمارے پاس ہے۔۔۔ بس اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈنے ہیں۔ فاتح نے وائیٹ بورڈ پر اس کا نام لکھا۔

کل سے ہم ہر کیس تمھارے گھر میں ڈسکسکس کیا کریں گے کیونکہ جتنا اسکو کور کر کے سولو کیا جائے گا اتنا ہی اچھا ہو گا سمجھ گئ۔

جی ضرور ماشل نے اثابات میں سر ہلایا

اور کل کی کاروائی ہم اسی ہوٹل روم سے سٹارٹ کریں گے شام چار بجے تم یہاں پر موجود ہو رائیٹ۔ فاتح اسے کہتا کیبن سے باہر نکلا۔

اتنی لیٹ کیوں میرا مطلب ٹائم کم ہے۔

تمھیں زیادہ پتا ہے یاں مجھے اور یہ ٹائم میں نے خود ڈیسائیڈ کر کے رکھا ہے بس تمھاری اینولومنٹ اچھی ہونی چاہیے۔ وہ بے نیاز لہجے میں بولا تھا

او اچھا فیملی کو بھی ٹائم دینا ہو گا میں سمجھ گئ ماشل کو جیسے یاد آیا تھا۔

اور یہ سن کر فاتح کو جتنا غصہ آیا تھا اس کا اندازہ وہ نہیں لگا سکتی تھی۔

میری نجی زندگی کے بارے میں کوئی سوال کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ اور ہاں یہ کافی کا مگ دھو کر جانا۔ فاتح انگلی سے اشارہ کرتے اسے سمجھا کر باہر چلا گیا

اور ماشل ہکا بکا دیکھتی رہ گئ دو مہینے گزارنے تھے اس انسان کے ساتھ اور آج پہلے دن ہی وہ تنگ آ گئی کھڑوس ناں ہو تو وہ منہ میں بڑبڑائی لیکن اس کے علاؤہ اور کوئی حل نہیں تھا یہی واحد انسان تھا جو اس کی اس کیس میں مدد کر سکتا تھا۔ لیکن ماشل ابھی تک سمجھ نہیں پائی تھی مسٹر جے ہمیشہ سے اس کیس میں اینولو کیوں رہے اگر وہ میری مدد کرنا چاہتے تھے تو حاتم فرقان کا بھیس پہن کر آنے کی کیا ضرورت تھی کیوں اپنی اصلیت چھپا رہے تھے مجھ سے اور یہ سب مدد کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ گاڑی چلاتے ہوئے ماشل کو ان سوالوں نے الجھا کر رکھ دیا تھا لیکن وہ اتنا تو پہلی ملاقات میں جان گی تھی کہ وہ ایسا انسان تھا جس سے کبھی اس طرح کے سوالوں کے جواب نہیں مل سکتے۔۔ مگر اس کیس کو مکمل کرنے کے بعد شاید اسے جواب مل جائے۔۔۔

زندگی نئے راہوں پر رواں ہونے لگی تھی۔ نئ مشکلات اس کے انتظار میں تھی لیکن ماشل چوہان میں اتنی ہمت تھی کہ وہ ان سب کا مقابلہ کر سکے اسے اپنے سے زیادہ اللہ پر بھروسہ تھا اور اسی مان نے اسے جوڑ

کر رکھا ہوا تھا ایک یقین کی آس تھی کہ اس آزمائش کو سر کر جائے گی۔ اللہ بہتر فیصلے کرنے والا ہے اور وہ انہی فیصلوں پر خوش تھی اسے کوئی شکوہ وشکایات نہیں تھیں۔ ہاں اپنوں کے بچھڑنے کا غم اسے ہمیشہ رہتا تھا لیکن یہی قدرت کا قانون ہے بے شک ہر ذی جاندار نے موت کا مزہ ضرور چھکنا ہے۔

لیکن ایک مومن سچے مسلمان کو موت سے گھبرانا خوف نہیں کھانا چاہیے۔ جب ہمارا رب ہم سے راضی ہو گیا تو پھر کس بات کا خوف؟ بس اسی راستوں پر چل پڑو جن پر چلنے کا تمھیں کہا گیا ہے۔ کیونکہ ہماری زندگی سانسیں سب کچھ اللہ کی امانت ہے کیا تم بغیر سانس کے پل بھر زندہ رہ سکتے ہو؟ ہم انسان بھی بہت عجیب ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ ہر چیز پر قادر رکھنے والا ہے اس کے باوجود دنیا میں آکر اسی کو بھلا بیٹھیں ہیں۔ اور اس سے آگے زمینی خداؤں کو پوجنا شروع کر دیتے ہیں جس کے در پر گر گرانا چاہیے اسے چھوڑ کر ان انسانوں سے امیدیں وابستہ کر لیتے ہو اور جب ٹھکرائے جاتے ہو تو پھر اللہ سے شکوہ کرتے ہو کہ اس نے اسے یہ کیوں نہیں دیا یہ وہ کیا اللہ نے تمھیں اپنے در پر آنے سے روک رکھا ہے؟ کیا تمھارے کانوں پر مہر لگی ہے پانچ وقت وہ تمھیں اپنے پاس بلاتا ہے؟ گھر کی شیلف پر کی سالوں یا مہینوں سے بند پڑا قرآن جس کو تم کھولنے کی زحمت بھی نہیں کرتے خود خدا کو بھول کر پھر اسی سے شکوہ کرنا کہ کامیابی نہیں ملتی قسمت ساتھ نہیں دیتی؟ کس حق سے یہ بات رکھتے ہو؟ کبھی اپنی زندگی کی

مصروفیات میں اپنے رب کے لیے وقت نکالا ہے ؟ کیا دنیاوی کاموں کو روک کر رب کے پاس گئے ہو ؟ نہیں ہم اس حد تک غفلت پرستی میں مبتلا ہو چکیں ہیں کہ شاید یہی وہم ہم نے اپنے دل میں پال رکھا ہے کہ

" ابھی میں نے نہیں مرنا "

مگر حقیقت ان سب سے برعکس ہے آخرت کی زندگی ہی دائمی ہے اور ہم اس فانی دنیا کو ہی ہمیشہ رہنے والی زندگی مان چکے ہیں۔ صبح کی روشنی سے سارا آسمان جاگ اٹھا چرند پرند سب اللہ کی عبادت میں مصروف تھے۔ماشل نے قرآن پڑھ کر شیلف میں رکھا اور پھر دیوار پر بڑا سا دو مہینوں کا کلینڈر آویزاں تھا جس کے ایک دن پر کراس لگ چکا تھا۔۔ وقت تو یوں مانوں ریت کی مانند ہاتھوں سے سرکتا جا رہا تھا اور اسے خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے کچھ بھی کرنا تھا۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ ہما کے گھر گی کیونکہ کل سے اس کے بار بار اصرار کرنے پر اسے مجبوراً جانا پڑا معلوم ہوا تھا کہ ٹیپو اور ہما کی انگیجمینٹ ہو چکی تھی۔راستے میں ایک بار فون پر مسٹر جے کا میسج چیک کیا جو آج کے ٹارگیٹ کے بارے میں تھا۔۔ میسج پڑتے اسے کل کی ملاقات یاد آگئی۔

افف کچھ انسان کتنے عجیب ہوتے ہیں۔ عجیب ہی نہیں زیادہ ہی عجیب ہے وہ۔ماشل نے اس کے بارے

میں سوچتے کہا۔

ہما ماشل کو دیکھ کر بڑی چاہت سے اس کے گلے لگی۔

کیسی ہیں میم؟

میں بلکل ٹھیک تم سناؤ اور بہت بہت مبارک ہو مبنی کی۔ ٹیپو بہت اچھا لڑکا ہے۔ماشل نے بڑے پیار سے

اسے کہا

جی بس دیکھیں اچھا رہتا ہے یاں نہیں جیسے ہما نے کہا ٹیپو فورا بولا۔

میڈم اسے تو ہمیشہ میری محبت پر شک رہتا ہے آپ تو جانتی ہیں میں کتنا بھولا انسان ہوں۔۔

ہاں ہاں۔۔ ٹیپو مجھ سے بہتر کون جانتا ہو گا ماشل نے جیسے کہا سب نے قہقا لگایا۔

ہما نے پوری ٹیم کو گھر پر اینوائیٹ کیا تھا باری عمش ماشل ٹیپو سب بیٹھے گفتگو میں مصروف تھے۔

تو سر عمش آپ کا کب ارادہ ہے؟ کب ہمیں خوشخبری ملے گی؟ ٹیپو نے شرارت سے آنکھ جھپکائی

عمش اور ماشل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر نظریں جھکا دی۔

بہت جلد ہی خوشخبری ملے گی بس لڑکی مان جائے عمش نے چھپے الفاظوں سے کہا

کون ہے وہ لڑکی جو عمش فیاض کو منع کر رہی ہے اس بار باری بولا تھا

ہے کوئی بہت سپیشل ہے اس لیے نہیں مان رہی عمش نے جوس کا گلاس پکڑتے کہا

ماشل بس خاموش ان کی باتیں سن رہی تھی۔ آج کتنے سالوں بعد وہ سب مل کر بیٹھے تھے اور اس پل کو ماشل نے بہت مس کیا تھا باری ہما اور ٹیپو اس کی فیملی کی طرح تھے ان کے ساتھ کام کر کے سب سے اچھا لگا تھا

دو پہر کا لنچ کرنے کے بعد عمش اور ماشل اکھٹے گاڑی میں بیٹھے واپس آ رہے تھے جب عمش نے اسے مخاطب کیا

میں نے حاتم فرقان سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی آگے سے جواب ہی نہیں آیا انفکٹ میں ان کے اپارٹمنٹ میں بھی گیا تھا لیکن وہاں کوئی موجود ہی نہیں حیرت کی بات ہے ابھی پرسوں عدالت میں وہ ہمارے ساتھ اب ایسے اچانک کہاں چلے گئے۔۔۔ عمش نے حیرانی سے بتایا

ماشل نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی وہ اسے کیا بتاتی کہ حاتم فرقان کے بھیس میں کوئی اور تھا جو وکیل بن کر میری مدد کرنے کے لیے آیا تھا۔ لیکن وہ عمش کو نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ اگر مسٹر جے خود یہ بات راز رکھنا چاہتے تھے تو وہ کیسی کو بتانے کی زحمت نہیں کرے گی۔

کیاپتا کہی اور شفٹ ہو گئے ہوں۔۔ ویسے تمھیں اس وکیل کے بارے میں کس نے بتایا؟ ماشل نے پوچھا

کیسی نے ان نو اون نمبر سے کال آئی تھی اس آدمی نے ہی حاتم فرقان کا بتایا تھا کہ اس وکیل کے پاس

جائیں وہی مدد کر سکتا ہے۔۔ عمش نے دماغ پر زور ڈالا

او۔۔۔ اچھا۔۔۔ صیح ماشل نے اثابات میں سر ہلایا

اور پھر کیا سوچا ہے کہاں سے کیس کی شروعات کرو گی؟ عمش نے اگلا سوال کیا

دیکھتی ہوں لیکن اتنا یقین دلا سکتی ہوں جس انسان کے ساتھ مل کر میں نے یہ کیس سولو کرنا سٹارٹ کیا

ہے انجام تک پہنچ جائیں گے۔۔ ماشل نے بڑے اعتماد سے اسے کہا

تو آپ کیا چاہ رہے ہیں فیاض صاحب مجھے لگتا ہے ایک دفعہ عمش کو بتا دینا چاہیے کہ ہم ماشل کے گھر رشتے

کی بات کرنے جا رہے ہیں۔ ترنم بیگم نے ایک بار پھر پوچھا۔

ترنم صاف ظاہر ہے اگر ہم نے عمش کو بتایا تو وہ ہمیشہ آگے کا کہہ کر ٹال دے گا ہم کونسا شادی کی تاریخ

رکھنے کا رہے ہیں ابھی بات پکی کر لیتے ہیں پھر رضامندی کے ساتھ کوئی مناسب تاریخ رکھ کر منگنی کی

رسم رکھ لیں گے تب تک علمیرہ بھی امریکہ سے آجائے گی۔

فیاض انجم کورٹ پہنتے بولے۔۔

اچھاٹھیک ہے لیکن عمش کو بتانا بنتا ہے وہ دوپٹہ سیٹ کرتے بولی

بتادیں گے آج رات اب ٹائم کم ہے باقی باتیں رات کو کریں گے۔۔وہ یہ کہتے روم سے باہر نکلے۔۔۔

شیخ گاڑی نکالو۔۔۔انہوں نے ملازم کو حکم صادر کیا کچھ سکینڈز میں گاڑی پورچ میں کھڑی تھی۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ماشل کے گھر کی جانب رواں ہوئے۔

اور دوسری طرف ماشل ٹھیک چار بجے فاتح کے آفس میں پہنچ گئ تھی ابھی تک وہ آفس نہیں آیا تھا باہر ریسپیشن میں وہ فاتح کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

خود چار بجے کا کہہ کر اب پتا نہیں کہاں گئے ہیں ماشل خود سے کہہ رہی تھی جب آفس میں لڑکی اور لڑکے کو داخل ہوتے دیکھا جو دیکھنے میں سکول سٹوڈنٹ لگ رہے تھے دونوں ہی یونیفارم میں ملبوس اندر آئے ۔جب ان میں سے لڑکا بولا

میں تمھارے مجھ سے th تاشہ کتنی دفعہ کہا ہے تمھیں میں نے اگر ہوم ورک بندہ اچھے سے کرلے تو9 اچھے مارکس آتے۔۔۔

اور یہ سنتے وہ لڑکی چڑ گئ تھی اور غصے سے بولی

میں تم سے زیادہ مارکس ناں لیے تو میرا نام بھی تاشہ ابراھیم نہیں اور ہاں ایک بات میں th اس دفعہ 10 اپنا ہوم ورک مکمل کرتی ہوں سن لیا۔۔ مسٹر دارب

وہ اپنی باتوں میں مگن چلتے آفس کیبن میں داخل ہوئے اور کچھ دیر بعد باہر چلے گئے۔۔ماشل انھیں اسطرح جھگڑتے دیکھ کر بے اختیار ہنس دی۔ وہ دونوں آپس میں بہت کیوٹ لگ رہے تھے۔ اور لڑکے کی بلکل مشابہت فاتح سے مل رہی تھی کاربن کاپی کچھ دیر بعد فاتح آفس داخل ہوا۔ ماشل کو دیکھ کر فورا بولا

! آجاؤ بہت دیر ہو گئ ہے

میں تو ٹائم پر آگئ تھی آپ ہی کہی بزی تھے ماشل بڑا جتا کر بولی

سوری میں پھر بھی نہیں کہوں گا مس ماشل۔۔۔ وہ بے نیاز لہجے میں کہتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

اتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ اب اس روم سے کیا ملے گا؟ سارے ثبوت تو ختم ہو چکے ہوں گے تو فایدہ وہاں جانے کا؟ ماشل نے گاڑی میں بیٹھتے ہی پہلا سوال کیا۔

فاتح نے یہ سن کر مزاحقکہ خیز آواز نکالی اور ہمیشہ کی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

بس اسی فضول سوال کا انتظار کر رہا تھا میں کہ کب آپ یہ مجھ سے پوچھیں گی اور میں جواب دونگا۔ اور یہ سن کر ماشل نے اپنے غصے کو بڑی مشکل سے قابو کیا تھا

تو پھر اس فضول سوال کا جواب دے دئیں۔ وہ بھی اسی ٹون میں بولی

بات یہ ہے مس ماشل چوہان اللہ نے سب کو عقل دی ہے استعمال انسان کو خود کرنی ہوتی ہے جو شاید کچھ لوگوں کی بس کی بات نہیں۔

آپ طنز کافی اچھا کر لیتے ہیں ماشل نے درمیان میں ٹوکا

اور مجھے ان لوگوں سے سخت نفرت ہے جو میری بات کو کاٹتے ہیں۔

آپ کیسی کو پسند بھی کرتے ہیں؟ یاں سب سے ہی نفرت ہے؟ ماشل نے غصے سے پوچھا

کرتا ہوں ناں لیکن میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا فل حال ان سب سے دھیان ہٹا کر اور مجھے دل میں برا کہنے کے علاوہ کام کی بات پر آتے ہیں۔۔۔ فاتح نے ہنوز پتھریلے لہجے میں جواب دیا۔ جو ماشل کے لیے نا قابل برداشت تھا

افف اللہ کیا انسان ہے یہ.. بے اختیار اس نے دل میں سوچا

میری بختویاں کر لی ہوں تو میں کچھ بولوں؟ وہ پھر سے بولا

جی ضرور میں سن رہی ہوں ماشل زبردستی کا مسکرائی

پہلی بات یہ اگر میرے ساتھ کام کرنا ہے تو بجائے میرے لہجے کے میری بات کرنے کے انداز پر وقت ضائع کیے بغیر کیس پر توجہ دو۔۔ کیونکہ تم میرے پاس مدد کے لیے آئی ہو میں نہیں۔

حاتم فرقان بھی تو آپ ہی بنے تھے ناں ماشل نے فوراً سے اپنا پوائنٹ رکھا

ہاں تو حاتم فرقان کونسا خود تمھارے پاس آیا تھا عمش فیاض ہی لے کر آیا تھا اسے

اور ایک بات تو ماشل اچھے سے جان گئ تھی کہ کوئی اس سے بحث میں جیت نہیں سکتا تھا

مجھے معلوم ہے اس روم میں کچھ نہیں ملے گا لیکن میں اس کیس کا کوئی پوائنٹ ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتا کیونکہ ہماری ایک غلطی سارے کیس کی ڈائریکشن بدل سکتی ہے اس لیے ہر آندھی گلی کے سراغ کو ڈھونڈنے سے پہلے اچھے سے چھان بین کرنا ضروری ہوتا ہے بعض اوقات ثبوت ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں لیکن ہم انھیں دیکھ نہیں پاتے سو اس لیے ہم ہر کونے کو کھنگالے گے گوٹ ایٹ وہ گاڑی کو ہوٹل گرینڈ کے سامنے پارک کرتا بولا

اوکے۔ماشل نے اثبات میں سر ہلایا اور فاتح کے ساتھ گاڑی سے باہر نکلی۔وہ بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس بالوں کو ایک سائیڈ پر کیا ہوا آنکھوں پر کالا چشما لگائے وہ دیکھنے میں ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا ماشل اس کے ہمراہ قدم سے قدم ملائے ہوٹل کے ریسپیشن میں داخل ہوئی۔

روم کی چابی لے کر وہ لفٹ کی جانب بڑھے۔کچھ دیر میں وہ روم کے اندر کھڑے ہر چیز کا بڑے غور سے جائزہ لے رہے تھے۔فاتح ہر چیز کو دھیان سے دیکھتا کمرے میں چکر لگا رہا تھا اور ماشل وہی منجمد کھڑی رہ گئ ماضی کی یادیں اس کے دماغ پر حاوی ہونے لگی وہی وقت ایک فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا جس طرح میڈیا پریس اس کی تصاویر بنا رہا تھا ہاتھوں پر لگی ہتھ کڑیاں سب کچھ کتنا تکلیف دہ منظر تھا اور آج تک وہ نہیں بھلا پائی تھی۔

زندگی میں آگے بڑھنا سیکھو ماضی بڑا دردناک ہوتا ہے جو انسان کو وقت کے ساتھ ساتھ کھوکھلا کر کے رکھ دیتا ہے۔اگر تم ابھی اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑی کو جاؤ گی تو ماضی کی یادیں تمھیں کبھی نہیں توڑ پائیں گی۔

فاتح کھڑکی کو کھولتے ہوئے کہا

ماشل یہ سن کر ہلکا سا ہنسی اور نم ہوتی آنکھوں میں سے آنسوں کو صاف کیا۔

دنیا کی ہر بیماری سے درد سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے سوائے ماضی کے درد سے۔۔اس کی دعا کبھی بھی میسر نہیں ہوتی یہ ہمیشہ دل کے کیسی بند کونے میں مقیم ہوتی ہیں جو ہمیشہ انسان کو ایک اذیت میں مبتلا کر دیتی ہیں۔کیا آپ نے اس اذیت کو کبھی برداشت کیا ہے؟کوئی ایسا انسان جس کو کھونے کے بعد آپ ان یادوں کے گھیروں میں پھنس گئے ہوں؟ماشل نے فاتح کی طرف دیکھ کر کہا

جیسے یہ سوال فاتح نے سناوہ پل بھر کے لیے وہی سمٹ کر رہ گیا اور کئ چہرے اس کی آنکھوں کے سامنے آئے علیشا اس کے والد عالم جو شندی والدہ شانزے عالم۔۔۔اس نے جن اذیت بھری راتیں گزاری تھیں شاید کوئی اس کے درد سے آگاہ ہوتا لیکن وہ ایسا انسان نہیں تھا جو دوسرے لوگوں سے ہمدردیاں بٹورے وہ اپنا درد غم صرف اپنے دل میں رکھتا تھا کبھی کیسی کے سامنے بیان نہیں کیا۔

اس دنیا میں ہر انسان کیسی ناں کیسی غم میں مبتلا ہے مس ماشل ضروری نے زیادہ غصہ کرنے والا یاں زیادہ ہنسنے والے انسان کی زندگی میں کچھ ناں ہوا ہو ہم کیسی کے اندر دل میں جھانک نہیں دیکھ سکتے۔۔خیر یہ باتیں ہمارے کیس کا حصہ نہیں ہیں بچیس دسمبر کی دوپہر کو آپ اس کمرے میں آئی

اور بلکل اپنے سے کچھ فٹ کی دوری پر یہاں پر فاتح نے نیچے جھک کر زمین پر مارک کرتے بولا

یہاں پر دولاشوں کو دیکھا جو خون سے لت پت تھی اور بیڈ پر اسلحہ سے بھرا بیگ اور تم روم میں بلکل اسی جگہ کھڑی تھی۔فاتح نے ماشل کی طرف اشارہ کیا

اس سے پہلے میں آگے بڑھتی پیچھے سے کیسی نے میرے سر کوئی بھاری چیز سے وار کیا اور میں بے ہوش ہو گئ جب ہوش میں آئی تو سارا منظر بدل چکا تھا پولیس مجھے ڈبل مڈر کیس میں گرفتار کر رہی تھی۔ماشل نے بات مکمل کی

مطلب صاف واضح ہے کہ جب تم بے ہوش ہوئی تھی تب ہی کیسی نے تمھارے فنگر پرنٹ گن پر ڈالے اور اسلحہ والے بیگ پر بھی۔تاکہ سارا شک تم پر جائے اور کیسی طرح تم بچ ناں پاؤ۔۔رہی بات سی سی ٹی وی کیمرے کی وہ تب ہی آف کر دیا گیا تھا جب تم اس روم میں داخل ہونے لگی تھی اس سے پہلے وہ قاتل سب کچھ پلین کر کے جا چکا تھا اور بس تمھارا انتظار تھا۔۔

ماشل جس ویٹر نے تمھیں روم کی چابی دی تھی اس کا نام یاد ہے تمھیں؟فاتح نے فورا پوچھا

دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے مسٹر جے مجھے نام تو نہیں پتا لیکن شکل یاد ہے اسکی اگر میرے سامنے آئے تو میں پہچان لوں گی اسے۔ماشل نے دھیمی سی آواز میں جواب دیا۔

میری سٹرانگ فیلینگ کہتی ہے وہ سرونٹ بھی اس مڈر پلین کا حصہ دار رہا ہو گا۔۔ چلو نیچے آکر مینجر

سے بات کرتے ہیں تب تم مجھے بتانا ان سرونٹ میں سے کون سا تھا۔۔ فاتح یہ کہتے کمرے سے باہر نکلا

ماشل اس کے کر حکم کو فالو کرتی نیچے گراؤنڈ فلور پر آئی۔

فاتح مینجر سے بات کرتا دیکھائی دیا ماشل کچھ دور کھڑی ان دونوں کو بحث کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ کتنے

سوالات اسکے دماغ کو سوچنے پر مجبور کر رہے تھے

مسٹر جے میرے کیس میں اتنا اینولو کیوں ہو رہے ہیں؟ ان کا اس طرح میری مدد کرنے کا کیا مقصد ہے

جو بھیس بدل کر میرے پاس آنا پڑا؟ ماشل بڑے ہی غور سے فاتح کے چہرے کو تک رہی تھی۔۔ بلکل

بے نیاز چہرہ کوئی تاثرات نہیں کہ کوئی انسان اگر اس کے چہرے کو پڑھنا بھی چاہے تو نہیں پڑھ پائے گا۔

کیا انسان ہے یہ؟۔ ماشل الجھ کر رہ گئ تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ہوٹل کے سارے سٹاف ممبر ایک قطار بنا کر ماشل کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ فاتح نے

ماشل کی جانب دیکھا۔

ہر ایک کے چہرے کا بغور جائزہ لیا لیکن وہ سروینٹ ان میں موجود نہیں تھا

ماشل نے نفی میں سر ہلایا۔

تو فاتح ہلکا سا ہنس کر بولا

تھینک یوں سوچ سر بس میری کزن کی تھوڑی دماغی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کا بھائی اس ہوٹل میں کام کرتا ہے شکریہ آپ نے ٹائم دیا

جیسے ماشل نے سنا وہ چونک گئ مطلب اتنی دیر بحث میں وہ مجھے پاگل بنا کر پیش کر رہا تھا اللہ ہی پوچھے اس انسان سے۔۔

ماشل نے دل میں بڑا اس نکالی۔

کیا؟ امی آپ نے ہاں کر دی مجھ سے پوچھے بغیر؟ ماشل کو سن کر دھچکا لگا تھا۔

اور دوسری طرف عمش کی بھی یہی حالت تھی جب فیاض انجم نے اسے فیصلہ سنایا کہ وہ ماشل اور تمھارے رشتے کی بات پکی کر آئیں ہیں

لیکن بابا ایک دفعہ مجھ سے پوچھ تو لیتے میں کم از کم ماشل کو تو بتا دیتا اسے سن کر بھی دھچکا لگا تھا۔

کیا ہو گیا ہے ماشل ویسے بھی عمش بہت اچھا لڑکا ہے اور تمھیں خوش رکھے گا اتنے مشکل حالات میں وہ واحد انسان تھا جو ہر پل ہمارے ساتھ کھڑا تھا سب چھوڑ گئے لیکن وہ ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹا تمھیں رہا کروانے کے لیے اس نے جدوجہد کی ہے شاید کیسی نے کی ہو

بیٹا وہ تمھارے لیے پرفیکٹ ہے یسری بیگم نے اسے بڑے پیار سے سمجھایا۔۔

بابا میں یہ نہیں کہہ رہا کہ مجھے اس رشتے سے پرابلم ہے آپ بھی جانتے ہیں کہ میں ماشل کو پسند کرتا ہوں مگر میں چاہتا تھا ایک دفعہ وہ خود کو سچا ثابت کر لیتی اور جو بھی گر جیز ماما نے اس کے لیے اپنے دل میں رکھے تھے وہ سب کلیئر ہو جاتے۔۔۔ عمش نے وضاحت کی

تمھاری والدہ کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے وہ میرے ساتھ خوشی خوشی گئی تھیں فیاض انجم نے اسے سمجھایا۔

ماشل یہ میری آخری خواہش ہے میں اپنے جیتے جی تمھیں رخصت کرنا چاہتی ہوں اس مہینے کے آخر پہ تم نکاح کی رسم کر لینا رخصتی تمھارے کیس سولو ہونے کے بعد کر لیں گے۔۔۔

امی۔۔۔ماشل ابھی بولتی جب اس کی والدہ نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

دیکھ لو بیٹا میں بھی خوشیاں دیکھنے کی حق رکھتی ہوں مان جاؤ۔۔۔ماشل ایک آخری بار میری بات مان لو
۔۔۔یسری بیگم کی آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے
اور ماشل ہر چیز براداشت کر سکتی تھی سوائے اپنی والدہ کے آنسوؤں کے اس نے یسری بیگم کے ہاتھوں
کو تھاما
آپ جیسا کہیں گئ میں ویسا کروں گی پلیز بس روئیے گا مت۔
اور آخر پر بیٹیاں اپنے ماں باپ کے لیے اپنی ہر خواہش کی قربانی دے دیتی ہیں اپنے دل کے اندر ہر
جذبات کو دھبا دیتی ہیں اور زمانہ خاندان کی عزت کی خاطر اپنے احساسات کا گلا گھونٹ دیتی ہیں۔کیونکہ
بیٹیوں کو اپنے ماں کی باپ کی عزت سے بڑھ کر کوئی عزیز نہیں ہوتا
ماشل نے بھی دوسری مرتبہ اپنی والدہ کا یہ مان رکھا تھا پہلی بار جب اس کا حایَف سے رشتہ جوڑ دیا گیا تھا بنا
اس سے پوچھے رضامندی کے اور اس بار پھر۔۔ لیکن عمش فیاض وہ انسان تھا جسے وہ کبھی انکار نہیں کر
سکتی۔۔پتا نہیں کیوں لیکن وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔
کمرے میں آنے کے بعد اس نے کلینڈر پر آج کے دن پر کراس لگایا۔۔وقت گزرتا جارہا تھا دن پانی کی
طرح بہتے جارہے تھے۔۔زندگی کبھی کبھی انسان کو مشکلات میں گھیر لیتی ہے۔۔مگر اسے اپنے رب پر

بھروسہ تھا اور اس کا عمش کے ساتھ جوڑے گئے رشتے میں بھی اللہ کی کوئی بھلائی کو سکتی ہے۔۔ اور جس چیز میں اللہ کی بھلائی وہ کیسے انسان کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے

آج رات وہ دونوں بے چین تھے۔۔۔ عمش کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا فون میں ماشل کی تصویر میں کھویا تھا

اور ماشل بھی انہی خیالات میں ڈوبی تھی۔۔ لیکن ایک ڈر نے اس کے دل میں جگہ لے لی تھی اگر وہ خود کو سچا ثابت ناں کر پائی تو عمش کا کیا ہو گا؟۔ یا اللہ میری مدد فرما مجھے سیدھے راستہ دیکھا۔۔ تا کہ میں ان مشکلات کا مقابلہ کر سکوں۔ اس نے فون میں سے عمش کا نمبر نکالا اور بڑی ہمت کر کے کال ملائی

عمش نے جب فون سکرین پر ماشل کا نمبر دیکھا تو دل کی دھڑکن تیز ہو گئ تھیں فون اٹھا کر کان پر لگایا کچھ دیر وہ دونوں کچھ نہیں بول پائے تھے اور خاموشی سب کچھ بیان کر گی تھی۔ ہمیشہ کی طرح عمش نے پہل کی۔

مجھے رات کو بابا نے فیصلہ سنایا تھا میں تمھیں بتانے والا تھا لیکن۔۔۔ وہ آگے کچھ بول ناں سکا

مجھے بھی امی نے بتایا۔۔ ماشل بھی بس اتنا ہی کہہ سکی۔

تم خوش ہو عمش نے کچھ جاننے کی کوشش کی۔

پتا نہیں۔۔۔

ماشل میرے لیے تمھاری خوشی سب سے زیادہ معنی رکھتی ہے میں نہیں جانتا تم مجھ پسند کرتی ہو یاں نہیں

یاں اس رشتے کی حامی تم نے صرف اس لیے بھری ہے کہ مشکل وقت میں۔

میں نے تمھاری فیملی کو سپورٹ کیا تھا۔۔۔ لیکن میں نہیں چاہتا تم ان احسانات کے تلے دب کر ہاں کہو

میں یہ تو نہیں کہوں گا مگر ایک بات کا یقین دلا سکتا ہوں

ہر دکھ سکھ میں میرا کندھا ہمیشہ تمھارے ساتھ ہو گا۔ ہمشہ تمھیں خوش رکھوں گا۔۔

عمش نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا جس کی دھڑکن تیزی سے چل رہی تھیں۔

مجھے تم پر بھروسہ ہے عمش۔۔۔ اور یہ فیصلہ ہم دونوں کی فیملی کی رضامندی سے ہوا ہے اور میں اس میں

خوش ہوں ماشل نے جیسے کہا

عمش کی آنکھیں نم ہو گئ وہ جانتا تھا کہ ماشل کس حالت میں ہے۔۔۔ مگر وہ اسے ہمیشہ سمیٹ کر رکھنا

چاہتا تھا اور یہ وعدہ وہ بہت پہلے کر چکا تھا

کیسے ہیں سر آپ میرا بہت دل تھا آپ سے ملاقات کرنے کو لیکن پتا چلا آپ پاکستان ہی نہیں تھے ماشل نے پروفیسر دستگیر کو دیکھتے کہا۔ جو ابھی سٹڈی روم میں داخل ہوئے تھے

بس بیٹے نے ملنے کا اصرار کر رہا تھا تو جانا پڑا بہت خوشی ہوئی تمھیں یہاں دیکھ کر۔ وہ سامنے کرسی پر براجمان ہو گئے۔

کیا آپ کو ابھی بھی مجھ پر یقین ہے سر؟ سب لوگ تو ابھی بھی مجھے مشکوک انداز سے دیکھتے ہیں؟

کیا اللہ تمھیں اس نظر سے دیکھتا ہے؟ کیا اس نے کبھی یہ احساس دلایا ہے کہ تم قاتل ہو۔؟

نہیں۔۔۔ بلکے ہر دن میرا بھروسہ اور مضبوط ہوا ہے۔۔

اگر تمھارا رب تمھیں اس نظر سے نہیں دیکھتا تو پھر دنیا کی نظروں کی کیا پروا؟ جب اللہ کے سامنے تم حق پر ہو تو ان لوگوں کو وضاحت دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور رہی میری بات تو میں بس اتنا جانتا ہوں میری شاگرد کبھی ایسی حرکت نہیں کر سکتی۔

یہ سن کر ماشل کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئ۔

بس مجھے میرا جواب مل گیا۔" ماشل کے دل کو سکوں سا ملا تھا۔ دو مہینے ہیں میرے پاس ایک ہفتہ " گزرنے کو ہے۔

اگر اپنے آپ کو سچا ثابت ناں کر پائی تو پولیس ایکشن لے گی ایک انسان ہے جو ان حالات میں میری مدد
کے لیے آیا ہے میں اس پر یقین کر سکتی ہوں؟

دیکھو بیٹا ماشل اب تم اس ایج میں ہو کہ لوگوں کو اچھی طرح پرکھ سکو اور جان سکو کہ کون تمھارے
ساتھ مخلص ہے اور کون نہیں؟

سر میں جب بھی اس انسان کے چہرے کی طرف دیکھتی ہوں تو کچھ نظر نہیں آتا مطلب کوئی تاثرات
نہیں بلینک فیس۔۔ کہ کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ نہیں سکتا وہ کیا سوچ رہا ہے؟ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے
کچھ بھی نہیں۔

کیا دنیا میں ایسے بھی انسان ہوتے ہیں؟ ماشل نے حیرت سے پوچھا

ہاں۔۔ ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی ایک ہم سب نارمل لوگوں سے خاصیت ہوتی ہے کہ یہ بہت گہرے
ہوتے ہیں مطلب زندگی سے ملنے والے غم اور ماضی کی یادوں نے انھیں اندر ہی اندر اتنا جھنجھوڑ کہ رکھ
دیا ہوتا ہے کہ یہ ہر بات کو برداشت کر لیتے ہیں مگر ایک بات کہوں۔۔ ایسے انسان دل کے صاف ہوتے
ہیں۔ اور مخلص بھی پروفیسر نے بڑے آرام سے ہر پہلوں کو بیان کیا۔

مسٹر جے یہ نام ماشل نے آہستہ آواز میں دھریا۔

بس اللہ کے ساتھ اپنا تعلق کو مضبوط رکھو اور پھر دیکھنا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا یہ کیس بھی سولو ہو جائے گا۔ بس اس ذات سے مایوس نہیں ہونا۔ اور کیسی زمینی بتوں سے امیدیں وابستہ نہیں کرنی اللہ ہے وہ سب دیکھ لے گا۔ ٹھیک۔

جی ضرور شکریہ سر میں ہمیشہ آپ کی شکر گزار رہوں گی۔

فاتح روم میں کھڑا ماشل کیس پر کام کرنے میں مصروف تھا۔۔ جب تاشہ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے سخت الجھن ہوتی تھی جب کوئی اس کے کام میں دخل اندازی کرتا

اجازت ملنے پر وہ اندر آئی

کیاہوا ہے تاشہ ؟ فاتح اس کی طرف متوجہ ہوا اس سے پہلے وہ دارب کی شکایت لگاتی دارب اپنی دفاع میں کہنے کے لیے جلدی سے کمرے میں گھسا اور بولنے لگا

بابا میرا کوئی قصور نہیں ہے میں ہمیشہ تاشہ کو کہتا ہوں چھٹی ٹائم جلدی باہر نکلا کرے میں باہر اس کا ویٹ کرتا رہتا ہوں اب اسے اس بات پر بھی پرابلم ہے میں کیا کروں؟

انکل میں بلکل رائیٹ ٹائم پر آجاتی ہوں اسے ویسے مجھ سے لڑنے کا شوق ہے تاشہ دارب کی طرف آنکھیں نکالتی بولی

اس سے پہلے یہ بحث اور بڑھتی زمر اندر داخل ہوئی۔

کتنی دفعہ بتایا ہے جب بابا کام کر رہے ہوں تو انھیں ڈسٹرب نہیں کرنا جو بھی مسلہ ہے مجھے بتاؤ میں سولو کرتی ہوں اور کون کہتا تھا کہ زمر فاتح بدلی تھی وہ آج بھی فاتح کے لیے اتنی ہی خاص تھی اور اتنی ہی خوبصورت۔

فاتح نے زمر کا اشارے سے شکریہ کہا

۔ جو ان دونوں کو لے کر روم سے باہر گئ تھی۔

بھابھی ساری بات ہی ہوم ورک سے سٹارٹ ہوتی ہے پہلے فاتح مجھے کہا کرتا تھا اب اس کا بیٹا میری بیٹی کو کہتا ہے۔۔ اس لیے ان دونوں کی آپس میں بنتی ہی نہیں ہے عون جو صوفے پر بیٹھا تھا اپنی رائے دی۔

جبکہ عنود سب کو چائے سرو کر رہی تھی زمر کے ساتھ پہلوں میں ابھی ابھی فاتح آکر۔ بیٹھا تھا۔ عون کی بات سن کر بولا۔

بس اگر تم ہوم ورک اچھا کرتے تو تاشہ کو بھی اچھے سے کروا دیتے۔۔ جیسے فاتح نے کہا سب نے قہقہا لگایا

یسری بیگم آج مہمانوں کی آمد کے لیے کھانا پکانے میں مصروف تھی۔ عمش کے گھر والے نکاح سے پہلے منگنی کا چھوٹا سا فنکشن رکھنا چاہتے تھے۔ صبح سے وہ کچن میں کھانا پکانے میں مصروف تھی۔ ماشل یہ سب دیکھ کر کچھ نہیں بولی کیونکہ وہ اپنی والدہ کے چہرے پر آئی مسکراہٹ کو چھیننا نہیں چاہتی تھی اتنے عرصے بعد اس نے اپنی والدہ کو یوں خوش دیکھا تھا۔

اچھا امی میں جانے لگی ہوں۔۔۔ ڈاکٹر فیضان سے بات ہوئی ہے کہہ رہے ہیں اس منتھ کی رپورٹس میں مصطفی کی طعبیت میں کافی بہتری ہوئی ہے

اللہ کا شکر ہے۔۔ ہاں جاؤ لیکن بیٹا رات سے پہلے پہلے آجانا آج منگنی کا فنکشن ہے یسری بیگم نے اسے یاد دہانی کروائی۔

جی آپ فکر مت کریں میں ٹائم پر واپس آجاؤں گی ماشل یہ کہتے اپنی والدہ کے گلے لگ گئ۔۔ ماں نے پیار سے اسکی پیشانی کو چوما

ہمیشہ خوش رہو میری جان۔۔۔ اللہ تمھیں ہر امتحان میں کامیاب کرے۔

آمین وہ مسکراتے ہوئے جواب دیا اور باہر بڑھی

ماشل نے گاڑی میں بیٹھ کر سب سے پہلی کال مسٹر ج کو ملائی۔ کچھ دیر بعد فون اٹھالیا گیا۔ پہل ماشل سے کی گئ تھی۔

وہ میں نے آپ کو بتانا تھا کہ آج ٹائم تھوڑا جلدی کر سکتے ہیں؟

کیوں؟ آگے سے بے نیازی سے جواب ملا۔

گھر میں کام تھا اس لیے ماشل نے مختصر سی وضاحت دی۔

تو پھر ایسا کریں گھر کے کام ہی کرتے رہیں دو ہفتے تو گزر چکیں ہیں ایسے ہی جو کرنا ہے کرو فاتح نے بیزاری سے کہا جو کچن میں کھڑا فش فرائی کر رہا تھا

ایسی بات نہیں ہے میں کوشش تو پوری کر رہی ہوں بس آج ضروری کام تھا اس لیے۔ ماشل بول رہی تھی جب فاتح نے اس کی بات کو کاٹا

ایک گھنٹے بعد ٹھیک میرے آفس کے باہر آپ موجود ہوں کوئی ایکسیوز نہیں اوکے فاتح نے یہ کہتے فون فوراً سے کٹ کر دیا۔

توبا کوئی اتنا بھی کھڑوس انسان ہو سکتا ہے فون پر بات کرنے میں اتنا ڈر لگتا ہے۔۔ ماشل نے خود سے کہا اور گاڑی سٹارٹ کی۔

کچھ دیر بعد اس کی گاڑی ہوسپٹل کے کے سامنے پارک ہوئی تھی وہ مصطفیٰ کی فائلز لیے اندر داخل ہوئی اور سکینڈ فلور پر جانے کے لیے لفٹ کی جانب بڑھی۔ کتنا کچھ بدل چکا تھا یہ وہی لوگ تھے جب وہ ہوسپٹل آتی تو سب سلام کے لیے کھڑے ہو جاتے

اور آج یہی سب لوگ مجھے قاتل کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔ دنیا کتنی خود غرض ہے سب رشتے عارضی ہوتے ہیں جو مشکل وقت پر ہمیشہ ساتھ چھوڑ جاتے ہیں سوائے خدا کے جو انسان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا چاہے وہ خوشی کا سماں ہو یاں غم کے لمحات بس وہی ذات ہمارے دلوں کو جوڑے رکھتی ہے۔ اور یہ بات ماشل چوہان اچھے طرح سے جان چکی تھی۔

ڈاکٹر فیضان نے ماشل کو دیکھ کر سلام لی اور سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔

سوری آپ کو زیادہ ویٹ تو نہیں کرنا پڑا؟

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے میں ٹھیک ہوں ماشل نے عاجزانہ انداز سے جواب دیا۔

پولیس نے آپ کو رہا کر دیا؟ ڈاکٹر نے بڑے معشکوک نظر سے ماشل کو دیکھا

کیوں آپ کو میں قاتل لگتی ہوں؟ ماشل نے طنزاً مسکرا کر کہا

ن۔۔ نہیں تو میں نے یہ کب کہا؟ میں تو ویسے پوچھ رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹر نے ہچکچا کر جواب دیا۔

آپ نے مصطفیٰ کی رپورٹس کے بارے میں بات کرنی تھی؟ وہ سیدھا مدعے پر آئی۔

ہاں وہ میں نے دراصل یہ بتانا تھا کہ مصطفیٰ کی ریکوری اب پہلے سے بہت تیزی سے ہو رہی ہے مطلب وہ ہر چیز کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہا ہے ایسا ہوتا ہے جب پیشنٹ ہوش میں آنے کی کوشش کرتا ہے مجھے پوری امید ہے

کہ وہ اس کومہ کی جنگ سے جیت جائے گا یہ کچھ میڈیسن ہیں جو میں چینج کر رہا ہوں یہ فارمیسی سے لے لیجیے گا۔ڈاکٹر فیضان نے چٹ ماشل کی طرف بڑھائی

تھینک یوں سوچ میں ابھی لے لیتی ہوں۔۔ماشل یہ کہہ کر چئیر سے اٹھی اور کیبن سے باہر آئی۔

زندگی کتنی بدل چکی تھی وقت بدل رہا تھا لوگ بدل گئے لیکن اگر کیسی نے خود کو نہیں بدلا تھا وہ مصطفیٰ چوہان تھا۔۔۔ماشل اور اسکی والدہ ہر روز مصطفی کے اٹھنے کی امید اپنے دل میں لیے ہوئے تھیں کہ کاش کیسی ناں کیسی دن وہ کومہ سے اٹھ جائے۔ معجزے بھی ہوتے ہیں اور وہ اللہ سے اس معجزے کی آس لگائے تھی فارمیسی سے میڈیسن لینے کے بعد وہ مسٹر جے کے آفس کی جانب رواں ہو گئ۔

یشفع کی قبر پر دعا مانگنے کے بعد مراد علی خاں ڈیوٹی کے لیے تھانے چلے گئے وہ کہتے ہیں ناں انسان کو کبھی ناں کبھی زندگی میں اعمال کی سزہ ضرور ملتی ہے اور وہ مراد علی کو اپنی بیٹی کے کھونے کی صورت میں ملی تھی اور اس درد و اذیت میں وہ پر روز تڑپتا تھا اللہ کے حضور گر گرا کے دعا مانگتا اور اپنے گناہوں کی بخشش میں رات تک سجدہ ریز رہتا تھا۔ اب وہ پہلے جیسا مراد علی خاں رہا

رہا ہی نہیں جو عورت کو جوتے کی نوک پر رکھتا تھا۔

سر جی آپ کو پتا ہے وہ میڈم ماشل چوہان کو عدالت نے دو مہینے کی کلین چٹ پر رہا کر دیا ہے پتا چلا ہے کہ اگر وہ خود کو بے گناہ ثابت ناں کر پائی تو سخت ایکشن لیا جائے گا۔۔۔ حوالدار جلال نے موقع ملتے ہی انھیں ساری بات سے آگاہ کر دیا۔

واقعی کب رہا کیا؟ مراد علی خان نے چونک کے پوچھا۔

سر جی دو ہفتے ہوں گئے ہیں اب تو تیسرا ابھی ختم ہونے کو ہے۔ ویسے بھی یہ کہاں اپنی نوکری چھوڑنے والی ہیں جیسے تیسے کر کے خود کو بے گناہ ثابت کر ہی لے گی چالاکی میں تو سب سے آگے ہے۔۔ جیسے حوالدار جلال نے کہا مراد نے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا۔

تمھیں شرم نہیں آتی میڈم کے بارے میں یہ سب الفاظ بولتے ہوئے ارے عورت ہونے کا ہی لحاظ کر کو گھر میں ماں بیٹیاں تو ہوں گی ناں ان کو بھی اس طرح سے بلاتے ہو

کیا ہو گیا صاحب پہلے تو کبھی ایسے آپ نے نہیں کہا۔وہ حیرت سے پھٹی نظروں سے بولا

کیونکہ پہلے جہالت پرستی نے میری آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ رکھی تھی جس میں مجھے ہمیشہ عورت کمزور دیکھائی گئ جیسے جوتی کی نوک پر رکھا جاتا تھا لیکن جلال اصل میں جو مرد

اسطرح کا سلوک عورت بیٹی کے ساتھ رکھتے ہیں وہ مرد نہیں ہوتے جو عورت پر ناجائز ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

جتنی عزت قرآن نے عورت کو دی ہے شاید کیسی اور نے دی ہو اور ہم مسلمان ہونے کے باوجود بھی یہ بات کیوں نہیں سمجھتے کہ عورت کو بھی ایک خاص مقام دینا چاہیے جس کی وہ حق دار ہے۔

ہاں میں مانتا ہوں میں نے ہمیشہ ماشل چوہان پر طعنے کسے ہیں اسکی کامیابی کو دیکھ حسد کی آگ میں جلا ہوں لیکن ان سب میں ماشل کا کوئی نقصان نہیں ہوا اگر کوئی برباد ہوا ہے تو وہ مراد علی خان ہے جس کی بیٹی نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی۔

اس سے بڑی ذلت و رسوائی والی کیا بات ہو سکتی ہے اسلیے بجائے کیسی دوسرے کی بہن ی یا بیٹی کے لیے نازیب الفاظ استعمال کرنے سے ہم خود کو اللہ کی بارگاہ میں گرا رہے ہوتے ہیں۔ جس کی سزہ آخرت کی صورت میں ہمیں ملے گی۔

یہ سن کر حوالدار جلال الدین ہکا بکارہ گیا مراد علی خان کی آنکھیں نم ہو گئ۔۔

آج بھی مجھے اپنی بیٹی کا وہ چہرہ یاد آتا ہے تم یقین نہیں کرو گے میرا ضمیر مجھے چین سے رات کو کبھی سونے تک نہیں دیتا کتنا بدنصیب باپ ہوں میں۔۔۔ یہ کہتے وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکے

بیٹیاں بڑی نازک ہوتی ہیں جو اپنے خاندان کے لیے اپنے باپ کی عزت کے خاطر سب کچھ قربان کر دیتی ہیں اور حساس کرنے والی ہوتی ہیں میں نے اپنی بیٹی کو کھو دیا ہے جلال اللہ نے مجھے سزہ دی اور میں نہیں چاہتا کیسی اور کی بیٹی کے ساتھ یہ ہو اس لیے سب کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرو۔ کیونکہ اللہ بڑا انصاف کرنے والا ہے۔

عمش جو مراد علی خان کی باتیں سن رہا تھا بے اختیار آگے بڑھ کر انھیں اپنے گلے سے لگا لیا۔

اللہ آپ کو معاف کر دے گا مراد صاحب اس سے معافی مانگتے رہیں۔۔ وہ اپنے بندے سے زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہتا۔۔ عمش نے جیسے کہا انھوں نے آثابات میں سر ہلایا۔

ماشل چوہان خود کو سچا ثابت کر کے رہے گی دیکھ لیجیے گا وہ کمزور لڑکی نہیں ہے جو آسانی سے پیچھے ہٹ جائے وہ آخر تک لڑے گی۔ عمش نے بڑے پر اعتمادی سے جلال کی طرف دیکھتے کہا

فاتح اور ماشل نے ہوٹل سے اس سروینٹ کی انفارمیشن نکالی جس کا کنیکشن صاف جیک راجپوت سے تھا ۔

سر اس سے کیا ہو گا؟ کیا وہ جیک کے خلاف کچھ بولے گا؟ کبھی نہیں پالتو کتا ہے جیک راجپوت کا۔ خود تو باہر چلا گیا وہ اپنے بندوں کو سب سمجھا کر ہی گیا ہو گا۔ ماشل نے افسردگی سے گاڑی میں بیٹھتے کہا
تمھارا رب کے ساتھ کیسا تعلق ہے؟ فاتح نے جیسے سوال کیا وہ تھوڑا چونکی سوال ہمیشہ ٹاپک سے باہر تھا اور اس طرح کے سوالات پوچھنے کی عادت صرف مسٹر جے کو ہی تھی۔
ہر دن مضبوط بنانے کی کوشش کرتی ہوں ایک مسلمان ہونے کے ناطے اپنی خواہشات کو اس کے تابع بنانے کی ایک چھوٹی کوشش کرتی ہوں۔۔۔ چاہے وہ پھر مشکل حالات کیوں ناں ہوں مدد صرف اس سے مانگتی ہوں۔

ہاں تو اس حالات میں بھی سب کچھ اپنے رب پر چھوڑ دو۔مایوسی مومن کے لیے نہیں ہوتی اور جو مایوس ہو گیا وہ منزل سے پیچھے رہ گیا اس لیے پوزیٹو سوچا کرو میں بھی جانتا ہوں جیک راجپوت اپنے بندوں کو پیسوں کے بل بوتے منہ بند کروالیتا ہے لیکن ہر انسان کی کوئی ناں کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے۔وہ بھی ٹوٹے گا فاتح نے گاڑی کا یوٹرن لیا۔

آپ مذہبی بھی ہیں؟ماشل نے مسکرا کر پوچھا۔

ہر انسان مذہبی ہوتا ہے اور میرے خیال سے بھی انسان ہوں کیوں؟فاتح نے ایک سرسری نگاہ ماشل پر ڈالی

یہ سنتے ہی ماشل نے بمشکل اپنی ہنسی دھبائی

ویسے آپ ہمیشہ اسی موڈ میں رہتے ہیں یاں کوئی ایسا انسان ہے جس کے سامنے آپ کو اپنا یہ موڈ بھی بدلنا پڑنا پڑتا ہے؟اسنے بڑی دلچسپی سے مسٹر جے سے پوچھا۔

فاتح جو گاڑی چلا رہا تھا یہ سن کر ایک منٹ کے لیے کچھ ناں کہہ پایا بے اختیار اس کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر چھانے لگا

فاتح اتنے غصے سے کمرے میں داخل ہوا اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ ہر چیز کو توڑ پھوڑ دے۔۔۔ اور جب وہ) غصے میں ہوتا تھا تو اسے قابو میں کرنا مشکل ہو جاتا۔۔ اسی دوران زمر کمرے میں داخل ہوئی اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتی فاتح فورا بولا

زمر اس وقت میں بہت غصے میں ہوں مجھے اکیلا چھوڑ دو میں نہیں چاہتا غصے میں تمھیں کچھ بول دوں۔

زمر یہ سن کر مسکرائی

کہہ دو میں سننے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ وہ یہ کہتے آگے اسکی جناب بڑھی فاتح بیڈ پر سر جھکائے بیٹھا تھا زمر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر فاتح کے ہاتھوں کو اپنی نرم کلائیوں میں تھاما اور پھر اسکے چہرے کو اوپر کیا

کچھ نہیں ہوا فاتح۔۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم ماشل چوہان کو رہا کروا لو گے سنا تم نے میری طرف دیکھو۔۔۔ میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔ یہ غصے میں صرف اپنے نقصان سے کچھ نہیں ہو گا۔

اور وہ دنیا کی پہلی انسان تھی جس کے آگے فاتح عالم کا غصہ

اسے عدالت نے پانچ

سال کی سزہ سنادی ہے زمر سارے راستے بند ہو چکیں ہیں ؟ اور مجھے حیرانگی ہے ماشل چوہان پر اتنی مضبوط انسان ہو کر بھی وہ اپنی دفاع میں ایک لفظ نہیں بولی۔ فاتح نے غصے سے اپنے ہاتھ چھڑائے

فاتح تم اس کی سچویشن تو سمجھو اسے ڈبل مڈر کیس میں گرفتار کیا گیا ہے اور جس طرح اس پر الزام لگایا گیا ہے ہر انسان شاک میں چلا جاتا ہے کوئی راستہ بند نہیں ہوا بس تم نے اسے بچانا ہے اور مجھے یقین ہے تم اسے رہا کروالو گے۔۔زمر کی باتیں سن کر اس کا سارا غصہ وہی ضایع ہو گیا۔۔

ہمیشہ ایسے میرے غصے کے درمیان کیوں آتی ہو؟ فاتح نے زمر کی طرف دیکھتے پوچھا وہ ابھی بھی ویسے ہی اسکے سامنے بیٹھی تھی

کیونکہ میں تمھاری بیوی ہوں اور میں اپنے شوہر کو اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔

تمھیں معلوم ہے تم واحد انسان ہو جسکے سامنے میرا غصہ بھی ہار جاتا ہے۔۔وہ یہ کہتے مسکرایا تھا

(تو پھر میں خوش نصیب انسان ہوں زمر اسکے ساتھ بیٹھ گئ

اچانک منظر آنکھوں سے اوجھل ہوا تو وہ سرد لہجے میں بولا

آپ پرسنل میٹر میں اینولو ہونا چاہ رہی ہیں ہمیشہ کی طرح ہر بات کا الٹا جواب دیا تھا

چلیں ناں بتائیں میں خود ہی پتا کروالوں گی ماشل نے جان بھوج کر کہا

اتنے میں وہ اس سرونٹ کے گھر کے سامنے گاڑی کھڑی کی

اب جیسا میں کہوں ویسا ہی کرنا دوپٹہ سے اپنا چہرہ ڈھانپ لو۔۔فاتح نے فوراً اسے حکم دیا

ماشل نے مزید کچھ پوچھے دوپٹہ سے نقاب کیا۔ ایک بات مسٹر جے اس دفعہ آپ نے اگر مجھے کیسی کے

سامنے پاگل بنا کر پیش کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ ماشل نے وارن کیا

فاتح جو دروازے کی چوکھٹ پر تھا رکا اور ماشل کی طرف دیکھ کر بولا

ہوم ورک کیا ہے کبھی ؟

یہ سوال سن کر وہ الجھ کر رہ گئ کہ یہ کیسا سوال ہے

ہاں بچپن میں کیا تھا ماشل نے جواب دیا

ہاں تو اگر بچپن میں دھیان سے ہوم ورک کیا ہوتا تو آج سب کچھ سمجھ میں آجاتا. اور یہ جملہ سن کر ماشل

کا دل کیا کیسی جگہ پر اپنا سر مار دے یاں پھر اس سنگ دل انسان کا۔

دروازے پر دستک دی کچھ دیر بعد ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔

جی کون ؟

وہ میں اسامہ کا دوست شان ہوں اور یہ میری چھوٹی بہن ہے نرمین۔ کیا ہم اسامہ سے مل سکتے ہیں۔

وہ دوکان پر ہے آدمی نے مختصر سا جواب دیا۔

دوکان کہاں پر ہے ؟ فاتح نے اگلا سوال یہی پوچھا

وہ سامنے رائیٹ پر ہے۔۔ آدمی نے باہر نکل کر اشارے سے سمجھایا۔

شکریہ یہ کہہ کر وہ دونوں دوکان کی جانب چلنے لگے۔

آپ نام بھی فورا سے رکھ لیتے ہیں؟

جی کیونکہ میں رات کو سارا ہوم ورک کر کے آتا ہوں آپ کی طرح نہیں فاتح نے اچھا خاصا طنز کیا۔

آپ کو طنز کے علاوہ اور کچھ بھی آتا ہے یاں نہیں ماشل نے دانت پیستے کہا۔

ہاں آتا ہے اچھا خاصا پینٹر ہوں میں۔

افف اللہ آپ کو کوئی نہیں سمجھ سکتا وہ جل کر بولی

شکر ہے بڑی جلدی پتا چل گیا ہے تمھیں۔۔ فاتح ہلکا سا ہنسا تو ماشل بھی ہنس دی

دوکان میں داخل ہوئے تو سامنے بیٹھے اسامہ کو دیکھ کر فاتح آگے بڑھا اور زبردستی اسے اپنے گلے لگالیا۔

اور پیٹھ پیچھے گن رکھ کر اسکے کان میں سرگوشی کی

یہ میڈم جو بھی سوال کریں گی تجھ سے سچ سچ ہر سوال کا جواب دینا ورنہ یہ پانچ گولیاں تمھیں اوپر پہنچانے میں پانچ سکینڈ نہیں لگائیں گی۔

خوف سے لڑکے کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگا تو ماشل نے سوال پوچھنا شروع کیے۔

علمیرہ منگنی سے ایک دن پہلے رات کی فلائیٹ سے پاکستان آچکی تھی اور آج سارا دن وہ ترنم بیگم کے ساتھ تیاریوں میں مصروف نظر آئی تھی۔ دونوں فیملیز نے گٹ توگیدر کے لیے ایک چھوٹا سا فنکشن ارینج کیا تھا۔

ماما سب کچھ رکھ لیا ہے ناں علمیرہ نے گاڑی میں سامان رکھوانے کے بعد ایک دفعہ پھر پوچھا

ہاں سب کچھ رکھوا دیا ہے بس تم اپنے بھائی کو بلا لاؤ پتا نہیں کہاں گم ہے۔۔ ترنم بیگم نے علمیرہ کو کہا

جی میں ابھی بلا کر لاتی ہوں وہ یہ کہہ کر عمش کے کمرے کی طرف گئ۔

عمش وائیٹ شلوار قمیض اور ہلکے براؤن کلر کی واسکٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح آج بھی دیکھنے میں شاندار لگ رہا تھا وجیہہ سراپے کا مالک۔ بہن نے بھائی کو دیکھ کر زیر لب ماشاء اللہ کہا۔

بھائی جان کتنی دیر لگائیں گے تیار ہونے میں ابھی منگنی میں آپ کا یہ حال ہے تو شادی والے دن کیا بنے گا علمیرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

نہیں بس میں نکلنے لگا تھا ماشل کو کال کر رہا ہوں وہ اٹھا ہی نہیں رہی عمش نے فون دوبارہ کان پر لگایا تو علمیرہ نے فون کھینچا

تو باحد ہے بھائی آج مگنی ہے اس کی وہ تیار ہونے میں مصروف ہو گی بس ہم وہی جا رہے ہیں وہاں جا کر بات کر لیجیے گا ماشل سے ۔۔ ابھی تو چلیں وہ عمش کو بازو سے پکڑ کر باہر لے آئی۔

بھائی کی طعبیت اب کیسی ہے ؟)

فاتح نے ماشل سے پوچھا جو گاڑی سے نکلنے لگی تھی۔

آج رپورٹس میں کچھ بہتری آئی ہے باقی سب اللہ پر ہے ماشل نے دھیمے لہجے میں جواب دیا

فاتح کو ماشل کے گھر کیس ڈسکشن کے دوران اسے معلوم ہوا تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی کومے میں ہے۔

ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا فاتح نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔

ویسے ایک بات پوچھوں ؟ماشل نے جیسے کہا فاتح نے مشکوک انداز سے اسے دیکھا

یہ مگ دھو کر جانے والی بات کے پیچھے کیا راز ہے جب ہماری پہلی ملاقات ہوئی تھی تب آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ مگ دھو کر جانا۔

اس بات کا مقصد ہے کہ یہ جو کام ناں کرنے کی کاہلی ہم سب میں پائی جاتی ہے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نظر انداز کرنے کی وہ چھڑوانے کے لیے میں کہتا ہوئی آئی ہوپ آپ بھی سیدھی ہو جائیں گی۔

جی مجھے لگتا ہے میں مگ دھونے کے ساتھ ساتھ ہوم ورک کرنا بھی سیکھ جاؤں گی۔۔ماشل نے ہنسی دھبائی

آخر مسٹر جے کی زیرِ پرستی میں ہیں ایسی بات تھوڑی ہے وہ بڑا فخر سے بولا جب فاتح کے فون پر کانٹیکٹ نمبر شو ہوا

ماشل نے بس سرسری سی نگاہ فون سکرین کی جانب دوہرائی

جس پر جونئیر لکھا نظر آیا تھا اس سے پہلے وہ کچھ دیکھتی فاتح فون کان پر لگا چکا تھا وہ گاڑی سے باہر نکل کر گھر کی جانب بڑھ گئ۔جہاں پر ہر طرف خوشیوں کا سماں چھایا تھا

یسری بیگم اسکا بے صبری سے انتظار کر رہی تھیں

آجاؤ میں کب سے تمھارا انتظار کر رہی تھی مہمان آتے ہوں گے یسری بیگم نے ماشل کو دیکھ کر بولی۔

جی ماشل نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے کی جانب بڑھ گئ اس کے آنے سے پہلے یسری بیگم نے مگنی کا جوڑا سب کچھ تیار کر کے رکھا ہوا تھا پتا نہیں آج کے دن وہ خوش تھی بھی یاں نہیں۔ایک عجیب سا احساس اس کے دل کو گھیرے ہوئے تھا یہ سوچ کر کہ وہ کچھ ہی عرصے میں اس گھر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی جائے گی۔یہ سوچ کتنی اذیت بھری تھی وہ عمش فیاض سے نفرت نہیں کرتی لیکن شاید محبت

بھی نہیں یاں وہ ان محبت کے جذبات کو کبھی سمجھ ہی نہیں پائی کہ اس کا دل کیا چاہ رہا ہے ہمیشہ دل و دماغ کی جنگ میں وہ محبت کی طرف ہاتھ بڑھانے سے ڈرتی تھی۔ کیونکہ اپنی زندگی میں اس نے ہر اس انسان کو کھو دیا تھا جس سے وہ محبت کرتی تھی۔ جنھیں وہ اپنا سمجھتی تھی۔ پہلے اس کے والد پھر کومہ کی حالت میں بے سہارا پڑا بھائی اور حایف جس سے وہ محبت تو نہیں کر پائی لیکن ہمدردی کا جذبہ ہمیشہ اس کے دل میں قائم تھا۔ کیونکہ اس شخص کے ساتھ اسکی وابستگی جوڑ دی گئ تھی۔ اور اب جب عمش اس کی زندگی میں آیا۔ تو ایک ڈر کی لہر جسم سے آر پار ہوئی کبھی کبھی ہم نا چاہتے ہوئے وہ کبھی بول نہیں پاتے بتا نہیں پاتے جو ہم محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ زبان سے لفظ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی اور آنکھوں کی نمی کو چھپانا مشکل ہو جاتا ہے اور یہ لمحہ سب سے درد بھرا ہوتا ہے۔ دل بہت کچھ کہنا چاہتا ہو اور اسے چپ کروا دیا جائے۔ اوف وائیٹ کلر کی سیمپل لمبی فراک چوری دار پاجامہ میں ملبوس ماشل ہمیشہ کی طرح بہت پیاری لگ رہی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے اپنے بالوں کو سنوارتے ایک جھلک اس نے خود کو دیکھا۔

کتنا کچھ چھپا رکھا تھا اس نے اپنے دل میں۔ کیا وہ کبھی عمش سے کہہ پائے گی زندگی بھی الگ پینترے سے آزماتی ہے کہ انسان کو ان کیفیات میں بھی چہرے پر مسکراہٹ سجانی پڑتی ہے جب وہ بلکل ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔

ماشل نے خود کو ٹوٹنے بھی نہیں دیا تھا لیکن اندر جیسے کچھ مر سا گیا ہو لوگوں کے بدلتے رویوں کو دیکھ کر اس کا جیسے اعتبار اٹھ گیا ہو۔ اپنوں کی ادھوری محبتیں اس کے دل کے خالی صندوق میں دفن تھی۔ جس کی کمی وہ ہر لمحہ محسوس کرتی تھی۔

جیک مجھے لگتا ہے اس بار وہ خود کو سچا ثابت کر کے چھوڑے گی۔ عدالت نے اسے دو مہینوں کی کلین چیٹ پر چھوڑ دیا ہے اور تم سکون سے یہاں بیٹھے ہو تمہیں پتا بھی ہے وہ کیا کر رہی ہے۔

نوشیر واں نے شراب کا گلاس غصے سے جیک سے کھینچا۔

کیا ہو گیا ہے نوشیر واں وہ لڑکی میرا کچھ نہیں بیگار سکتی ادھر لاؤ جیک نے بڑے سکون سے میز پر پڑا گلاس دوبارہ اٹھایا۔

وہ ماشل چوہان ہے سنا تم نے چوہان کی بیٹی اپنے باپ کی طرح وہ کبھی ہار نہیں مانے گی اور تم یہ لاپرواہی سے جو کام لے رہے ہو یہی ہمارے نقصان کا باعث بننے والا ہے۔ نوشیر واں جیک راجپوت کا خاص بندہ تھا جو ماشل مڈر کیس کے دوران اس کے ساتھ ساتھ مدد کے لیے موجود تھا۔

اگر میں پکڑا بھی گیا تو وہ مجھے کبھی مار نہیں سکے گی کیونکہ جو کھیل اس کے ساتھ کھیلا گیا ہے وہ اسکی سوچ کے بھی برعکس ہے۔ وہ نشے میں چور لڑکھڑاتی زبان سے بولا۔

یہ تو ہے مجھے تو اس وقت کا انتظار ہے جب اس کھیل کا اینڈ ہو گا تب صرف تباہی ہو گی صرف بربادی نوشیرواں بھی ہنس کر بولا۔

بس پھر ہم یہاں بیٹھ کر انسپکٹر صاحبہ کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ کب ہمیں یہاں سے لینے آئے گی۔ اس چکرویو میں وہی پھنسیں گی۔ کیونکہ انتقام کی آگ کبھی بجھتی نہیں ہے بربادی اس کے نصیب میں لکھ دی گئ ہے۔

جیک نے گلاس کو دوبارہ میز پر رکھا اور پھر سے اسے بھرنے لگا۔ جب اس کی سیکرٹری نے آکر اسکے کان میں سرگوشی کی

کیا بھک رہا ہے

جی سر میں ٹھیک کہہ رہا ہوں مراد نے خود کہا ہے کہ وہ اب آپ کے ساتھ مزید کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا۔ اس آدمی نے پھر سے وہی الفاظ دہرائے تو جیک نے غصے سے گلاس نیچے پھینکا۔

یہ غریب سالہ اب ہمیں اکڑ دیکھائے گا۔اس کی اتنی مجال جیک راجپوت کو منع کرے۔اس کو تو میں اچھی طرح دیکھ لوں گا بس تم یہ پتا کرو کیسی نے میرے خلاف کچھ بکا تو نہیں سب کا منہ تو بند کروا دیا تھا میں نے لیکن پھر بھی دھیان سے ہر ایک پر نظر رکھو۔

جیک نے اسے نصیحت کی سیکرٹری ہلکا سا سر کو خم دے کر لاونج سے باہر چلا گیا

لگتا ہے مراد نے بیٹی کے مرنے کے غم کو زیادہ ہی سیریس لے لیا ہے۔۔اس لیے تو راہ راست پر آنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس جیسے لوگوں کو سکون کبھی نہیں ملے گا اور پھر لوٹ کر یہی آئے گا وہ خود سے کہنے لگا۔

نوشیر واں یہ سن کر صوفے سے اٹھا اور جیک کے کندھے کو تھتپایا۔

اس کا بھی اوپر جانے کا ٹائم آگیا ہے سنا ہے بڑی تسبحیاں نکالتا ہے انسپکٹر صاحبہ کی۔۔وہ درندہ صفت نما انسان ہونٹوں پر خونی مسکراہٹ سجائے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسے۔

اور بے شک خدا ان جیسے لوگوں کو آنے والی نسلوں کے لیے نشان عبرت بنا کر رکھ دیتا ہے۔بس وقت کی بات ہے اور جس دن وقت آگیا پھر کوئی طاقت انسان کو نہیں بچا سکتی۔کیونکہ ایک مٹی سے بنے انسان کی اوقات بس مٹی میں مل جانے تک کی ہے۔غرور انا پرستی میں ڈوبے یہ مٹی کے پتلے خود کو زمینی خدا سمجھ

بیٹھے ہیں اور موت سے بیگانہ شاید بہکاوے میں ڈال دیے گئے ہیں کہ موت ابھی نہیں آنی یاں یہ دنیا کبھی ختم نہیں ہونی۔ اگر ایسا ہے تو پھر تم تباہی ہے دہانے پر کھڑے ہو۔

اپنے گریبان میں ایک بار جھانک کر دیکھو اور پھر ایک بار نگاہ اوپر آسمان کی طرف۔۔۔ کیا اللہ کی پکڑ سے بچ جاؤ گے جس نے تمھیں بنایا ہے کیا اس سے لڑ سکو گے ؟ نہیں ناں۔۔ تو پھر کیوں اسے بھلا کر ظلم کی انتہا کر رہے ہو۔ انسانی حقوق کی تذلیل کر رہے ہو آدم ہوا کی عزت یوں پامال کر رہے ہو۔

اور بے شک میرا رب فرماتا ہے کہ وہ آخری عدالت میں بس انصاف ہو گا وہاں پر کوئی جھوٹے دلائیل نہیں ہوں گے اگر کیسی کی فتح ہو گی تو وہ سچائی کی اس لیے سنبھل جاؤ ابھی وقت ہے اگر لڑکھڑانے کا ڈر ہے تو یقین رکھو اوپر بیٹھی ذات تمھیں تھام لے گی وہ کبھی تمھیں گرنے نہیں دے گی۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ہمیں چھوڑ دے۔۔ اللہ تو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اور ماں کا پیار جس کا

کائی مول نہیں۔ جس کی چاہت کی کوئی حد نہیں تو سوچو اللہ ہمیں کتنا پیار کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے بندے سے خود قرآن کی صورت میں ہمکلام ہوتا ہے۔ تہجد کے وقت ساتویں آسمان سے نیچے آتا ہے تا کہ اپنے بندے کی فریاد سن سکیں۔۔ تو پھر اسی سے مانگو مانگتے رہو۔ چاہے وقت لگے دعا قبول ہونے میں لیکن اللہ سے ہی مانگتے رہو۔ کیونکہ وہ دے گا اور وہی دے سکتا ہے۔۔

آج ماشل کے گھر میں ہر طرف خوشیوں کا سماں چھایا تھا منگنی کی رسم پوری ہو چکی تھی اب سب بیٹھ کر باتیں کرنے میں مصروف تھے ماشل اپنے کمرے کی کھڑکی کے قریب کھڑی
ہاتھ میں پہنی عمش کے نام کی انگھوٹی کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔ چہرے پر سنجیدگی تھی اس نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن نا جانے اسکا دل مسکرانے سے ڈر رہا تھا۔۔ کہی کچھ کھونے کا ڈر حایف کا گولیوں سے چھلنی بے سہارہ جسم اسکی بند ہوتی آنکھیں سب کچھ ایک بری یاد کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔۔

یااللہ مجھے آنے والے امتحانات میں صبر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ جن حالات میں میں کھڑی ہوں ہمت دینا مجھے۔ وہ سوچوں میں گم سم باہر دیکھ رہی تھی جب کیسی کی موجودگی کو اس نے اپنے پیچھے کھڑے محسوس کیا اور وہ کوئی اور نہیں عمش تھا۔

کیا ہوا ہے؟

کچھ نہیں ماشل نے باہر دیکھ کر ہی جواب دیا

خوش ہو؟ عمش نے ماشل کے چہرے کو بڑے غور سے دیکھا

ہاں وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

عمش اسکے نزدیک بڑا اور ماشل کو کندھوں سے تھامے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

ادھر میری طرف دیکھو ماشل میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو کہ تم خوش ہو؟

اور وہ اس بار ناکام رہی تھی پتا نہیں وہ عمش کی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ بول ہی نہیں پائی

ڈر لگتا ہے مجھے عمش۔۔۔۔

کس بات سے؟

اگر تمھیں میری وجہ سے کچھ ہو گیا تو میں کیسے خود کو معاف کر سکوں گی پہلے میری دشمنیوں کی وجہ سے حایف بے گناہ مارا گیا۔۔ میں تمھیں کیسی نقصان میں نہیں ڈالنا چاہتی اور آج وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہیں پائی تھی۔

یہ سنتے عمش نے بڑے پیار سے اسکے چہرے پر آتے آنسوؤں کو صاف کیا اور اسکا ہاتھ تھاما

اگر مجھے ماشل چوہان نہیں ملے گی تو یہی میرا سب سے بڑا نقصان ہے۔۔ اور تم یہ سب کیوں سوچ رہی ہو ۔ جب تک تم میرے ساتھ ہو مجھے کچھ نہیں ہو گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کبھی زندگی میں تمھیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا ہم مل کے ان سب کا مقابلہ کریں گے۔۔ میرا یقین کر کے دیکھو

ماشل مسکرا دی اور وہ اسی مسکراہٹ پر مر مٹا تھا۔

ہنستی رہا کرو مجھے تم ہنستی اچھی لگتی ہو !اور عمش فیاض بھلا کیسے ماشل کو چھوڑ سکتا تھا۔ اور یہ بات وہ بخوبی جان گی تھی

رات کی تاریکی چار سوں پھیل چکی تھی۔۔ ایسے میں فاتح دارب کے کمرے میں بیٹھا اس سے مخاطب تھا

تو بیٹا آپ مجھے سیمپلی ایکسپلین کریں کل میتھ کی کلاس بھنک کر کے کہاں گئے تھے آپ ؟

اور وہ دوست سے باپ بننے میں دیر نہیں لگاتا تھا اور یہ بات دارب اچھی طرح جانتا تھا اور اس ڈسکشن میں اسکی ماما بھی سائیڈ پر ہو جاتی تھی وجہ فاتح تھا کیونکہ وہ جانتا تھا چاہے جتنی بھی غلطی ہو دارب کی وہ ہمیشہ اپنے بیٹے کی دفاع میں ہی بولتی تھی۔

بابا وہ میں آپ کو بتانا چاہ رہا تھا لیکن ٹائم نہیں ملا آپ کام میں اتنا بزی تھے بس۔ دارب بڑے ادب سے ہاتھ باندھے فاتح کے سامنے کھڑا کہہ رہا تھا

جی اب میں سن رہا ہوں۔۔۔ لہجا سخت نہیں تھا

وہ باسکٹ بال کی پریکٹس تب شروع ہوتی ہے ٹائمنگ سیم ہونے کی وجہ سے مجھے جانا پڑتا ہے۔ تاشہ کو میں نے سمجھایا بھی تھا کہ میں خود آپ کو بتادونگا لیکن نہیں اسے تو شوق ہے ناں میری انسلٹ کروانے کا بابا آپ تو جانتے ہیں میں نے کبھی آپ سے کچھ نہیں چھپایا

وہ فوراً سے بولا۔۔ کاربن کاپی اپنے باپ کی۔

یہی وجہ تھی ان دونوں باپ اور بیٹے کے درمیان اتنی باونڈیگ کی۔

بیٹا جب بھاگنے کا پلین بناتے ہیں تو پھر کیسی کو کان و کان خبر نہیں ہونے دیتے چاہے پھر وہ تاشہ ہی کیوں ناں ہو لیکن ایک بات اپنی ماما کو ہر چیز سے آگاہ کیا کرو۔ باسکٹ بال کھیلنا ہے تو ٹھیک ہے مینج کرنا سیکھو کام کو۔

فاتح دارب کے سامنے کھڑا ہو کر اسکا کندھا تھتپایا

تھینک یوں بابا میں کوشش کروں گا۔ دارب مسکرا کر جواب دیا

تو کل ہمارے پاس تین ہفتے باقی ہیں۔۔۔ فاتح ماشل کے گھر پر موجود تھا کمرے میں دیوار کے ساتھ لگا وائیٹ بورڈ پر وہ مارک کرتا بولا

ہاں۔۔۔ اور بس جیک راجپوت کو باہر سے بلوانا ہے کیسی طرح۔ اور اس کے لیے اس کے خاص دوست جس نے اسے باہر بھیجنے میں مدد کی تھی اور اس مڈر کیس میں بھی اسے پکڑنا ہے ماشل نے بات مکمل کی اور میری سٹر انگ فیلینگ کہتی ہے کہ وہ اسی شہر میں ہی کہی چھپا ہے کیونکہ اس لڑکے نے۔ صاف صاف کہا تھا کہ جیک صاحب کو اس کے دوست ابرار نے ہی مڈر کیس میں مدد کی تھی۔ فاتح نے بات کرتے ایک نظر بیڈ پر لیٹے مصطفی کی طرف دیکھا۔

سر مشکل ہے یہ ہمارے ہاتھ آئے۔۔۔اسے جیک نے کہی بھیج دیا ہو شاید ماشل الجھ کر بولی

تم پازیٹیو سوچو گی تو سب اچھا ہو گا۔۔فاتح کافی کا مگ میز سے پکڑتے بولا

آپ کے موڈ کا بھی پتا نہیں چلتا ایک منٹ کچھ پل بھر میں اور مطلب۔

یہ مطلب میں ناں الجھے آپ کام پر فوکس کریں۔۔وہ بیزاری سے بولا

آج ہم اس ڈاکٹر کے پاس جائیں گے جس نے یہ جھوٹی فورسینک رپورٹ دیکھائی تھی۔۔۔یہ کہتا وہ چیئر سے اٹھا

وہ کمرے سے باہر نکلنے لگا تھا۔۔۔شاید یہ اس کی نظر کا دھوکہ تھا۔ماشل اسکے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر آئی

ڈرائیونگ سیٹ پر فاتح بیٹھا تھا۔۔

وہ ڈاکٹر اتنی آسانی سے تو ٹوٹنے والا نہیں ہے۔

آپ کو ہر بات پر یہ کیوں لگتا ہے۔جبکہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں سب کچھ ہینڈل کر لوں گا۔وہ بڑے پر اعتماد کے ساتھ بولا تھا

مجھے معلوم ہے مسٹر جے لیکن ایک ڈر تو ہوتا ہے ناں

چیزیں جتنی دیکھنے میں مشکل لگ رہی ہوتی ہیں اصل میں ایسا کچھ نہیں ہوتا اور ویسے بھی ہر انسان کو توڑنے کے لیے اسکی کمزوری ڈھونڈنی پڑتی ہے۔۔ اور میں اپنا ہوم ورک مکمل کر کے آیا ہوں تو بس خاموش ہو کر دیکھتی جائیں کہ میں کیا کرنے والا ہوں

اوکے۔ آپ کا ہوم ورک آپ ہی جانو ماشل نے اچھا خاصا طنز کیا۔

کچھ دیر میں وہ ڈاکٹر شہاب کے کلینک پر موجود تھے۔ فاتح وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس وہی روب دار پرسنلٹی غرور اسے اٹھی ناک۔۔ ماشل کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

او میڈم ماشل بہت خوشی ہوئی آپ کی رہائی پر ڈاکٹر شہاب نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کرنا چاہا لیکن ایک خوف تھا جو اندر ہی اندر سے اسے کھوکھلا کر رہا تھا

جی۔۔۔ ویسے آپ نے تو کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی مجھے پکڑوانے میں ماشل نے جیسے کہا وہ فوراً بولا

ارے یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔ ہم تو ہمیشہ سے آپ کے ساتھ تھے اب جو رپورٹس میں آیا وہی عدالت کو بتا دیا۔ ڈاکٹر شہاب کی آواز لڑکھڑائی

اگر میل ملاپ ہو گیا ہو تو کام کی بات پر آئیں ڈاکٹر صاحب۔۔ فاتح سرد لہجے میں بولا

ج۔۔۔ جی ضرور بتائیں کیا کہنا ہے۔۔

کہنا نہیں ہے کچھ دیکھانا ہے آپ کو فاتح طنز آمیز لہجے میں فاعل میز پر رکھتا بولا۔

ڈاکٹر کا خوف سے پسینہ پیشانی سے بہنے لگا وہ بار بار رومال نکال کر صاف کرتا۔۔

کیسی فاعل؟

آپ کے کالی کرتوں کی فاعل جو آپ آج تک کرتے آئیں ہیں فاتح دوٹوک لہجے میں بولا

کیا مطلب؟ڈاکٹر شہاب گھبرا کر بولے

ماشل چپ بس تماشہ دیکھ رہی تھی اور آج وہ اس بندے کی ذہانت پر لاجواب تھی کہ کیسے اس نے ڈاکٹر شہاب کی کمزوری کو توڑا تھا۔ اس بندے کی بات ہی الگ تھی اس کے بات کا کرنے کا انداز دیکھنے چلنے کا سب سے نمایاں ہوتا۔ اور ماشل چوہان نے واقعی اپنی زندگی میں مسٹر جے جیسے انسان سے پہلی دفعہ ملی تھی

یس۔۔۔ سر۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے سارا کچھ جیک صاحب کے کہنے پر ہوا تھا۔ انہوں نے ہی مجھے کہا تھا کہ ساری رپورٹس میں فنگر پرنٹس کے نشانات ماشل کی طرف جائیں۔۔ اور وہ جو دو قتل ہوئے تھے اس پر بھی۔

میں نے بس وہی کیا جو انہوں نے کہا تھا۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے سر۔۔۔ڈاکٹر شہاب ہاتھ جوڑے کہنے لگا

جرم کو چھپانے والا بھی قاتل ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب۔۔ اگر چاہتے ہو سزہ کم ہو تو ٹھیک دو دن بعد عدالت میں ہیرئینگ کے دوران یہ سب جج صاحب کو بتانا سمجھے اگر نہیں بتایا

تو یہ ریکارڈنگ بیان ہمارے پاس ہے۔۔۔ اسلیے اچھے بچوں کی طرح راہ راست پر آجاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

فاتح نے اسکا کالر جھٹک کے چھوڑا اور کلینک سے باہر نکلا

تھینک یوں۔۔۔ماشل نے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے کہا

کس لیے ؟ فاتح نے چونک کے پوچھا

میری مدد کرنے کے لیے۔۔ماشل بڑے پیار سے بولی

فیس پوری لوں گا میں جیسے فاتح نے کہا ماشل چونک گئ

کیسی فیس ؟ ماشل نے پوچھا

فاتح ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے لگا تھا جب ماشل کی طرف دیکھ کر بولا

میڈم آپ نے ایک ایجینٹ ہائر کیا ہے جیسے آپ پچھلے دو مہینوں سے کھپا رہی ہیں اور اس غریب کو اسکی کمائی تو ملنی چاہیے کہ نہیں

اور یہ سن کر ماشل حیران رہ گئ بمشکل اپنی ہنسی روکی

افف مسٹر جے جہاں تک یاد پڑتا ہے حاتم فرقان آپ بنے تھے اور آپ ہی وہ انسان تھے جو شروع سے لے کر اس کیس میں خود میری مدد کر رہے تھے ان سب کے پیچھے کوئی مقصد وہ مجھے نہیں معلوم اور آپ کی اطلاع کے مطابق حاتم فرقان نے مجھے خود مسٹر جے کا پتا دیا تھا لیکن اس چیٹ میں یہ منشن نہیں تھا کہ وہ ایجنٹ کتنے پیسے لیتا ہے۔

بی بی تمھیں کیا لگا میں ویسے ہی تمھارے ساتھ دو مہینوں سے سر کھپا رہا ہوں۔۔۔ غریب پینٹر ہوں خیال کرو کچھ فاتح گاڑی سٹارٹ کی

اس بار ماشل کھل کے ہنسی اتنا جھوٹ مت بولیں چلے کیس مکمل ہونے کے بعد لے لیجیے گا اپنی فیس ویسے ایک بات پوچھوں؟ ماشل بڑے تجسس سے اس کی طرف متوجہ ہوئی

یہ جب تم ایک بات پوچھتی ہو ناں یہ ایک بات میں ہزار باتوں کے جواب چھپے ہوتے ہیں تو مہربانی کر کے یہ ایک بات پوچھوں ناں ہی پوچھیں تو اچھا ہو گا۔۔ اور وہ ہمیشہ ہر بات کا الٹ جواب دیتا تھا

ہاں تو جب اتنا سسپیشئیس انسان آپ کے سامنے ہو جس کا پل بھر میں بدلتا موڈ غصے میں ہر وقت رہنا اور

اوپر سے چلتا ہوا تیز دماغ ہمیشہ دو قدم آگے یہ سب نارمل انسانوں میں تو ہوتا نہیں ہے اس لیے آپ جیسے

لوگوں سے مجھے سوال کرنے کا بہت شوق ہے۔ماشل بڑے مزے سے بولی

واہ کیسے آپ کے شوق ہیں فاتح نے اچھا خاصا طنز کیا

شکریہ چلیں اب سوال پر آتے ہیں یہ میں آپ کا نام جان سکتی ہوں؟ماشل بعض نہیں آئی اس نے جاننے

کے باوجود اسے پرسنل کوسچن پوچھنے سے غصہ آتا ہے

فاتح جو گاڑی چلا رہا تھا ایک سرسری نگاہ ماشل پر ڈالی جو اس کی طرف جواب سننے کے لیے منتظر تھی

لگتا ہے آپ کی یادداشت کافی کمزور ہے بہرحال میرا نام مسٹر جے ہے کہو تو لکھ کر دے دوں ہنوز

پتھریلے لہجے میں جواب دیا

ماشل نے اپنی مسکراہٹ دبائی

ارے یہ تو ایجینسی میں ہے اصل نام کی بات کی ہے میں نے

میری والدہ نے بس میرا ایک ہی نام رکھا تھا سن لیا آپ نے وہ چڑ کر بولا

اور ماشل جانتی تھی کہ وہ کبھی اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایے گا

آج رات ڈسکشن آٹھ بجے ہے کل اس کیس کا آخری دن ہو گا ہمیں کل کیسی بھی حالت میں جیک راجپوت کو پکڑنا ہے کیا تم اس کے لیے تیار ہو؟

فاتح نے ماشل سے پوچھا

بلکل اب انصاف کی جیت ہو کر رہے گی۔۔۔اور اس سفر کی مسافت چاہے کتنی مشکل تھی مگر فتح ہمیشہ حق کی ہو گی۔ماشل پورے ارادے سے جواب دیا

کوئی شک؟

نوں ماشل چوہان لڑنے کے لیے تیار تھی

بیسٹ آف لک۔۔۔فاتح نے دھیمے لہجے کہا

تھینک یوں مسٹر جے اگر آپ ناں ہوتے تو میں شاید اس کیس کو سولو کر پاتی۔۔وہ یہ کہہ کر گاڑی سے باہر نکلی

فاتح آگے سے کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ احسانات لینے والا انسان نہیں تھا

یہ کیا بکواس ہے ڈاکٹر نے اپنی زبان کیسے کھول دی اس کے سامنے۔۔جیک غرایا

سب کچھ بنائے گئے پلین کے الٹ ہو رہا ہے نوشیر واں سارے ثبوت ان کے ہاتھ لگ گئے ہیں اگر ابرار ان کے ہاتھ لگ گیا تو سمجھو ہمارا کھیل ختم۔۔۔

تم کیوں گھبرا رہے ہو جیک تمھارا کچھ نہیں ہو گا کوئی الزام تم پر نہیں آئے گا۔نوشیر واں نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا لیکن پکڑے جانے کے خوف نے جیک راجپوت کو ہلا کر رکھ دیا تھا خوف سے ٹانگیں کانپنے لگی تھی اور پھر وہ کہتے ہیں

" بے شک ہر عروج کو زوال آتا ہے مٹی کا بنا انسان جب مٹی پر اکڑ کر چلتا ہے تو یہی مٹی اسے قبول نہیں کرتی اور پھر فرعون کی طرح آنے والی نسلوں کے لیے نشان عبرت بنا دیتے ہیں "

میرا نام آئے گا پولیس مجھے نہیں چھوڑے گی۔۔ آخر اس کھیل کا فیس میں ہی ہوں اور یہ بات کیسی سے چھپی نہیں ہے سب جانتے ہیں۔اگر اسے معلوم پڑ گیا کہ میں پاکستان میں اسی شہر کراچی میں چھپ کر بیٹھا ہوں وہ مجھے پکڑ لیں گے۔۔ شیر کچھ کرنا ہو گا۔۔

بھاگ جائیں ؟نوشیر واں فورا بولا۔۔

نہیں ابھی تک سگنل نہیں ملا۔۔اگر کوئی سگنل ملتا تو یہاں سے جا سکتا ہوں۔

فون کرو اسے ؟

وہ فون نہیں اٹھا رہا ویسے بھی وہ کہتا ہے کہ رات کے وقت کوئی اسے فون نہیں کیا کرے۔۔۔جیک کے تو رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے آخر بازی ہارتی ہوئی دیکھائی دے رہی تھی

خود تو پیچ کے بیٹھا ہے پیچھے اور ہمیں آگے کر دیا ہے۔نوشیرواں نے غصے سے دانت پینچے۔

اور انتقام کا وقت جلد آنے والے تھا

ڈھلتی ہوئی رات نے آسمان پر اپنی سیاہی حاہل کر دی تھی۔۔ماشل مسٹر جے کے آنے سے پہلے پروفیسر دستگیر خاں سے ملنے ان کے گھر گئ۔

ہمیشہ کی طرح وہ اپنے سٹڈی روم میں پائے گئے۔تھے

آپ کو لگتا ہے سر میں کامیاب ہو جاؤں گی؟

تمھیں ابھی بھی یقین نہیں ہے ماشل؟پروفیسر نے پانی کا گلاس سامنے میز پر رکھا

ہے سر لیکن ڈر ہے نا جانے کیا ہو جائے وقت بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔

ظالم بادشاہ کی دور حکومت کا وقت بھی مقرر ہوتا ہے اسکی ظلمت و بربیت کا سورج بھی ایک ناں ایک دن ڈھل جاتا ہے اس طرح ہمیشہ حق و باطل کی جنگ میں ہمیشہ جیت باطل کی نہیں ہوتی جب فیصلے اللکی طرف مقرر کر دیے جائیں تو پھر حق کو جیتنے میں کوئی نہیں روک سکتا اور اب تمھارے جیتنے کا وقت آچکا

ہے ڈرو مت۔۔ تمھیں اب گھبرانا نہیں ہے بلکے یہ وقت ہمت و بہادری کا ہے دشمن کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر اسکو گردن سے دبوچنے کا ہے۔۔

یہ جنگ شروع اس نے کی تھی لیکن ختم تم کرو گی۔ ان تمام بے قصور لوگوں کا بدلہ لینا ہے جو اس درندے کے ہاتھوں بے قصور مارے گئے۔۔ اس لیے دل میں کوئی شک و خوف نہیں ہونا چاہیے اس بار تمھارا رب کی پکڑ سے کوئی بچ کے نہیں جاسکتا۔

پروفیسر دستگیر نے بڑے ٹھہراؤ لہجے میں اسے ایک ایک بات سمجھائی

بس یہی چاہتی ہوں سر کہ اس دفعہ مجھے جیت ہو۔۔ اور اگر یہ کیس جیت گئ تو سب کچھ بدل جائے گا لیکن کبھی کبھی سوچتی ہوں یہ سب ان لوگوں کے لیے جو کچھ سال پہلے بات جانے بغیر مجھ پر تہمتیں لگارہے تھے اور آج تک قاتل کی نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

ماشل میری ایک بات یاد رکھنا اس دنیا میں جینے کے کچھ اصول ہیں اور جو انسان ہمیشہ لوگوں ہے لیے جیتا ہے وہ آخر پر اکیلا رہ جاتا ہے اپنے لیے جینا سیکھو اور ان لوگوں کے لیے جو تم سے پیار کرتے ہیں جو تمھاری پرواکرتے ہیں جو تمھیں دوبارہ پولیس کی وردی میں دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں باقی رہی بات اس معاشرے کی۔۔ تو بیٹا یہ معاشرہ جہالت پرستی میں گراہوا جاہل طبقہ بن چکا ہے۔

جو کیسی انسان کی اچھائی دیکھنے کے باجود ایک سکینڈ نہیں لگاتا اس پر کیچڑ اچھالنے میں۔ لیکن تمھیں ان سب کے لیے خود کو سچا ثابت نہیں کرنا تمھیں اپنے رب کے لیے خود کو سچا ثابت کرنا ہے اپنی فیملی لے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو تمھارے ساتھ ہمیشہ سے ہیں۔۔۔ اگر تم سب لوگوں کو اپنی سچائی ثابت کروانے کی کوشش کرو گی

تو یہ لوگ بجائے سمجھنے کے باتیں بنانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کریں گے بس تم لے فکر نہیں کرنی اللہ پر بھروسہ رکھو کل کا دن تمھارے لیے سرشار ہو گا کل کے دن تمھارے حق میں جیت ہو گی

تھینک یوں سوچ سر آپ کی باتیں میرے اندر حوصلہ پیدا کرتی ہیں۔ ماشل نے بڑی تعبداری سے جواب دیا۔ اور ٹیبل پر پڑا ایپج جس پر بڑی خوبصورتی سے نظم لکھی گئ تھی جسکی ہر لائین اس کے دل میں اتر گئ

اے ابن آدم اک تیری چاہت ہے اک میری چاہت ہے

ہو گا وہی جو میری چاہت ہے پس اگر تو نے سپرد کر دیا

اس کے جو میری چاہت ہے تو میں تمھیں وہ بھی دے دوں

گا جو تیری چاہت ہے۔ اور اگر تو نے مخالفت کی اس کی جو

میری چاہت ہے تو میں تھکا دوں گا تمھیں اس میں جو تیری

چاہت ہے ہو گا تو وہی جو میری چاہت ہے

یہ الفاظ دل میں اتر جانے والے ہیں سر ماشل کہے بنا ناں رہ پائی۔

پروفیسر دستگیر ہلکا سا مسکرائے اور پیج ماشل کی جانب بڑھایا

دیکھ رہی ہو ہمارا رب کتنی خوبصورتی سے ہم سے ہمکلام ہوتا ہے۔اور پھر نا جانے لوگ بھٹک کیوں جاتے ہیں کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ اللہ اپنے بندے سے اتنی محبت کا اقرار کرتا ہے جب مشکل ہو تو ایک سجدے کی دیر ہے دل سے ادا کیا گیا سجدہ گناہگار ہو کی بخشش کر دیتا ہے۔اس لیے جب لوٹنے کا دل کرے تو دیری مت کرنا وہ ہمیشہ تمھارے لوٹنے کی راہ دیکھتا ہے۔اسلیے اپنی خواہشات کو اللہ پر ترجیح دو وہ تمھاری ہر اس خواہش کو پوری کرے گا جس کو تم نے اسکے لیے چھوڑا تھا۔

لیکن بہت کم لوگ اپنی نفسانی خواہشات کو اللہ کے لیے قربان کرتے ہیں کیونکہ اس غفلت پرستی کے عالم میں ہر انسان اس فانی دنیا میں اپنے آپ کو اپنے رب کو بھلا بیٹھا ہے۔۔ آذان کانوں میں پڑنے کے باجود بھی بہرے ہو چکے ہیں آنکھیں جنھیں اللہ کے کلام کو پڑنا چاہیے تھا اسے ہم ہر اس چیز میں استعمال کر رہے ہیں جو ایمان کے کمزور ہونے کی نشانی ہے۔لوگ تو اس دنیا ایسے ہیں جیسے اللہ سے تعلق بس مشکل وقت تک ہی ہے۔۔ ایسا کیوں؟

ماشل بیٹا میں تمھیں ایک بات بتاتا ہوں

بیان ہے کہ بادشاہ سلامت کا گزر بازار سے ہوتا ہے اور فقیر کو بازار میں بیٹھے دیکھا جو زمین پر ہاتھ سے

کچھ لکیری کھینچ رہا تھا پھر مٹا رہا تھا۔ بادشاہ نے اسے آج پھر یوں ایسے دیکھا تو وہ اس کے پاس گیا اور پوچھا

بابا جی یہ کیا کر رہے ہو؟ ایسے زمین پر کبھی لکیر کھینچ رہے ہو پھر مٹا رہے ہو؟

فقیر نے جواب دیا۔

بادشاہ سلامت میں اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

تو پھر کیا فیصلہ ہوا؟ بادشاہ نے تجسس سے پوچھا

اب اللہ تو

راضی ہے وہ مان رہا ہے لیکن اللہ کا بندے نہیں مان رہے۔۔

تو اتفاقاً بادشاہ نے پھر اسی فقیر کو قبرستان میں دیکھا آج بھی وہ زمین پر بیٹھا لکیر کھینچ رہا تھا اور مٹا رہا تھا

بادشاہ اس کے پاس گیا اور پوچھا۔

آج بھی اللہ اور اسکے بندے کی صلح کروانے کی کوشش کر رہے ہو؟

ہاں۔۔ اس فقیر نے جواب دیا

تو پھر کیا فیصلہ ہوا؟ پھر بادشاہ نے پوچھا

"اب بندہ تو راضی ہے لیکن اب خدا نہیں مان رہا"۔

اور یہ جملہ سن کر بادشاہ ششدر رہ گیا۔۔۔ دیکھو بیٹا اللہ سے معافی مانگنے کا بھی ایک وقت ہے وہ ساری زندگی اپنے بندے کا انتظار کرتا ہے اسے کہتا ہے کہ میری طرف لوٹ آو میں تمھارا رب ہوں مجھ سے محبت کرو۔۔ لیکن تب انسان دنیا کی خوش فہمیوں میں ہوتا ہے۔۔ اس لیے اپنی زندگی میں سب سے پہلی ترجیح اپنے رب کو دو۔

ماشل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

کل ہم سب ثبوتوں کی فاعل بنا کر سب کچھ تیاری کے ساتھ جیک راجپوت کو گردن سے دبوچیں گے لیکن اس کام سے پہلے ہم نے اس ابرار کو پکڑنا ہے۔ جو ہمیں جیک راجپوت تک لے کر جائے گا۔

مسٹر جے بڑی سنجیدگی سے بولا۔

کل وہ ہمیں کہاں ملے گا؟ ماشل نے تجسس سے پوچھا

وہ تمھیں صبح پتا چل جائے گا۔۔بس ایک بات کا یاد رکھنا جذبات میں کوئی فیصلہ نہیں کرو گی سمجھی ؟مسٹر

جے نے اسے سمجھایا

آپ میرے ساتھ ہوں گے ؟

ابرار کو پکڑنے تک میں تمھارے ساتھ ہوں گا لیکن جیک راجپوت کو تم پولیس ٹیم کے ساتھ پکڑنے جاو

گی۔۔وہ بورڈ مار کر ٹیبل پر رکھتا بولا۔

وجہ پوچھ سکتی ہوں آپ کے ساتھ ناں جانے کی ؟

کیونکہ مس ماشل چوہان میں پولیس والا نہیں ہوں میں ایک انڈر کور ایجینٹ ہوں جو آپکی اس کیس میں

مدد کر رہا ہے اور یہ بات پولیس کو نہیں پتا اسلیے آخری مراحل تمھیں اکیلے لڑنا ہے کیسی کا سہارے پر

نہیں۔میدان جنگ کی یہ لڑائی تم نے خود جیتنی ہو گی۔اور مجھے یقین ہے کہ تم پیچھے نہیں ہٹو گی۔

بس اپنے اوپر پورا اعتماد رکھنا اور اس کو پکڑنے میں خوف نہیں کھانا۔۔خوف میں کانپنے کی باری اس بار

جیک راجپوت کی ہے

مسٹر جے کمرے کا بڑے بغور سے جائزہ لیتے بولا جہاں وہ بیٹھے تھے۔

اگر وہ ہاتھ سے نکل گیا؟ مطلب بچ گیا؟ ماشل کو پتا نہیں ایک ڈر نے چھوا تھا

ماشل تم یہ کیوں سوچ رہی ہو۔۔وہ سب باتیں جو تمھارے دماغ کو سٹریس دیتی ہیں انھیں خود سے دور رکھا کرو اور وہ سوچا کرو جو تمھیں خوشی دیتی ہے ہمت دیتی ہے. کل جیک راجپوت کا آخری دن ہے۔۔۔ اس بار جیل کی سلاخوں کے پیچھے جانے کی باری اس کی ہے۔پورے دو سال تم نے اس گناہ کی سزہ کاٹی ہے جو تم نے کیا ہی نہیں۔اس لیے خود کو ان سب کے لیے تیار کرو اور بغیر کیسی خوف دب دبا کے کل صبح پولیس ٹیم کے ساتھ تم اس قاتل کو رینگے ہاتھوں پکڑو گی۔

فاتح اس کے سامنے کھڑا ٹھہراؤ لہجے میں اسے کہہ رہا تھا اس بندے کی بات ہی الگ تھی۔۔۔ کبھی کبھی اسکی باتیں اتنی کڑوی لگتی اور کبھی کبھی الفاظ متاثر کن ہوتے جو حوصلہ بڑھانے میں کام آتے۔۔۔

تھینک یوں مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کیا کہوں آپ کی مدد سے میں یہاں تک پہنچی ہوں مسٹر جے۔۔

ماشل کی آنکھیں نم ہو گئ۔

مجھے اپنی تعریف سننے کی عادت نہیں ہے میڈم پھر سے وہی اکھڑا ہوا لہجہ افف فاتح عالم کیسے بدل سکتا ہے بھلا۔

اچھا تو پھر کس کے منہ سے اپنی تعریف سن سکتے ہیں آئی گیس بھابھی کے منہ سے ماشل نے جان بھوج کر کہا۔

وہ جو پلٹنے لگا تھا رکا اور ماشل کی طرف غصے سے گھوری نکالی

اصل میں آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنی انگوٹھی سے اندازہ لگایا کہ آپ شادی شدہ ہیں۔ماشل نے جیسے کہا فاتح نے فوراً رینگ کی طرف دیکھا جو زمر نے اسے انگیجمینٹ پر پہنائی تھی اور وہ صرف اس کے کہنے پر نہیں اتارتا تھا

لگتا ہے آپ کو شوق ہے میری نجی زندگی میں دخل اندازی کرنے کا۔وہ ہنوز پتھریلے لہجے میں بولا

نہیں تو اور اگر آپ بتادیں گے تو میں شوق سے سنوں گی۔ماشل ہنس کر بولی

مجھ تک پہنچنے کے لیے ہوم ورک کرنا پڑھتا ہے اور جو انسان لاپراہ ہوتا ہے میں اسے کبھی اپنے تک رسائی نہیں دیتا۔ سو میڈم ماشل چوہان میرے بارے میں سوچنا چھوڑ دیں۔۔فاتح یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلا

اور اس کا شک صیح نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔بس اب ثابت کرنا تھا

عمش جب میں تمھیں کال کرونگی تم ساری ٹیم کے ساتھ اس سپاٹ پر پہنچ جانا جہاں میں اس ابرار نامی آدمی کے ساتھ ہونگی جو ہمیں جیک راجپوت ہے پاس لے کر جائے گا۔۔

ماشل نے عمش کو ساری بات سے اگاہ کرتے کہا۔

تم فکر مت کرو میں بلکل رائیٹ ٹائم پہ باری ہماٹیپو کے ساتھ پہنچ جاؤں گا۔ڈی ایس پی حفیظ کو بھی اطلاع کر دونگا عمش نے اسے یقین دلایا۔

کل کے دن عدالت میں سنوائی ہے سب کچھ ٹھیک ہو جائے ماشل نے عمش کی طرف دیکھ کر کہا سب کچھ ٹھیک ہو گا ہم سب تمھارے ساتھ ہیں ماشل۔۔ عمش نے اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھاما اچھا اب میں چلتی ہوں ماشل یہ کہہ کر گھر سے باہر نکلی وہ وائیٹ کرتا اور بلیک کیپری میں ملبوس بالوں کی ہائی ٹیل کی ہوئی کندھوں کے پیچھے پہنا بھیگ ادوپٹہ کو صیح طرح سے سیٹ کیا ہوا تھا آج انتقام کا آخری مراحل تھا اور وہ ان راستوں پر چلنے کے لیے آمادہ تھی۔

آفس سے مسٹر جے کو پیک کیا جو ہمیشہ کی طرح ٹائم پر باہر موجود ہوتے۔۔ پرفیکٹ آدمی ماشل مسٹر جے کو دیکھتے ہمیشہ یہی سوچا کرتی تھی۔

یہ لوکیشن ہے یہاں پر جانا ہے۔۔ مسٹر جے نے گاڑی میں بیٹھتے ماشل کو لوکیشن مارک کروائی۔

وہ یہی ہو گا۔۔ماشل نے تصیح چاہی

میرے ہوم ورک کو غلط کہہ رہی ؟وہ بڑا اجتا کر بولا

ارے نہیں نہیں مسٹر جے میں تو بس کنفرم کر رہی تھی۔ماشل نے نفی میں سر ہلا یا۔

انڈر کور ایجینٹ کی ٹیپ کبھی غلط نہیں ہوتی میڈم ماشل آپ بس یہاں پر پہنچیں وہ یہی ملے گا۔

او کے اسنے اثابات میں سر ہلا یا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

گاڑی سڑک پر رواں تھی منزل قریب سے قریب تر تھی دلوں کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی۔۔ماشل کے سٹیرنگ پر جمے ہاتھ پر لرزش تھی۔۔نا چاہتے ہوئے بھی آج ماضی یادیں ایک دفعہ پھر سے اسکی آنکھوں " اسکے ہاتھوں پر باندھی گئی ہتھ کڑیاں۔۔۔"کے سامنے گھومنے لگی۔

" اسکی وردی سے اتارے گئے وہ بیجیز"

"اسکو ڈیوٹی سے سسپینڈ کرنا۔۔"

"پورے دو سال کے لیے جیل کی تنہائی میں گزارہ گیا ایک ایک پل"

اپنے گھر والوں کی بے بسی۔۔"۔"

" حایٔف کا بے رحمی سے مرنا۔۔۔"

"اپنے والد کے چھوڑنے کا غم۔۔۔۔"

سب کچھ ایک اذیت بھری یادیں اسکے جسم پر حاوی ہونے لگی تھیں

جب تک تم ان یادوں کو اپنے اوپر حاوی کرتی رہو گی تم آگے نہیں بڑھ پاؤ گی ماشل۔۔ اچانک مسٹر جے کی آواز نے ماشل کو بیدار کیا۔

جانتا ہوں ان تمام پلوں کو بھولنا مشکل ہے۔۔ لیکن ناممکن بھی نہیں ہے یہ وقت تمھیں انصاف کی طرف لے کے جا رہا ہے بس یہی سوچ تمھارے دماغ پر حاوی ہونی چاہیے۔۔ اور تم بہت مضبوط لڑکی ہو ماشل تم میں اپنے آپ کے لیے لڑنے کا پوٹنشل ہے۔ انسان کو اللہ نے بڑا مضبوط بنایا ہے وہ بری طرح گر کر بھی اٹھنے کی ہمت رکھتا ہے کیا ہوا اگر دس دفعہ کامیاب نہیں ہوئے گیارہوں دفعہ اٹھنے کی کوشش کرنا بھی کامیابی ہے۔

چاہے لوگوں نے تمھیں راستوں پر اکیلا چھوڑ دیا لیکن رب نے تو نہیں چھوڑا ناں۔ وہ تب بھی تمھارے ساتھ تھا جب سب تمھیں چھوڑ گئے تو اللہ پر یقین رکھو۔۔ کیونکہ تمھیں اپنی وردی حاصل کرنی ہے۔۔ اس وردی پر لگے پانچ بیجیز حاصل کرنے ہیں جسکو دیکھ کر تمھارے والد کا سر فخر سے بلند ہو جایا کرتا تھا۔۔۔ چاہے وہ تمھیں اپنی زندگی میں نہیں دیکھ پائے لیکن ماں اور باپ کی نظر میں کوئی فرق نہیں ہوتا تمھاری والدہ کا تمھیں فخر سے دیکھنا تمھارے والد کے دیکھنے کے برابر ہے۔۔ وہ سب تمھاری ہمے سے زندہ ہیں آگے بڑھنے کی چاہ رکھتے ہیں

اور تم نے ان کی چاہ کو زندہ رکھنا ہے ہمیشہ وہی پہلے جیسی اے سی پی ماشل چوہان بن کر جو پولیس تھانے میں داخل ہوتی تھی تو سب کو پتا چل جاتا تھا۔۔۔ وہی ہمت حوصلہ اب تم میں ہونا چاہیے ماشل۔۔۔ تم لڑ سکتی ہو۔۔

فاتح عالم ہر لفظ پر دھباو دیتے بول رہا تھا۔۔۔ اور ماشل کے ذہین میں ابھی تک وہ باتیں گھوم رہی تھیں۔۔

اور جیسا مسٹر جے نے کہا تھا اسی لوکیشن پر ابرار نامی آدمی انھیں مل گیا ماشل نے عمش کو مس کال دی انہوں نے اس آدمی کو دونوں ہاتھوں سے باندھا ہوا تھا اور آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی۔۔ اور اب وقت تھا فاتح کے جانے کا اور ماشل یہ بالکل بھی نہیں چاہتی تھی کہ وہ جائے

اب میں چلتا ہوں اس سے پہلے پولیس آجائے۔۔ مسٹر جے نے ماشل کی طرف دیکھ کر کہا

ماشل اگے سے کچھ نہیں بول پائی شاید الوادع کہنے کی ہمت نہیں تھی وہ اس انسان کے ساتھ دو مہینے سے تھی اور ان دو مہینوں میں کیا کچھ نہیں سیکھا تھا اسنے۔۔۔

مسٹر جے۔۔۔ ماشل نے اسے آواز دی جو دروازے کے عقب پر تھا۔

میں آپ سے زندگی میں ایک بار پھر ملنا چاہوں گی۔۔۔ اور اس بات کا جواب فاتح نے نہیں دیا تھا کیونکہ وہ جذباتی انسان بلکل نہیں تھا۔

وہ بنا جواب دیے باہر نکل گیا۔۔۔ماشل اسے جاتا دیکھتے رہ گئ

کچھ لوگ مختصر سے عرصے کے لیے آپ کی زندگی آتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے آپ کے پاس رہ جاتے ہیں

۔۔۔

پولیس کی ساری ٹیم جیک راجپوت کے پرائیویٹ اپارٹمنٹ پر پہنچ چکی تھی جہاں پر وہ پچھلے دو مہینوں سے چھپ کر بیٹھا تھا

ہر طرف افراتفری کا سماں چھا گیا۔۔ نیب کی ٹیم نے اسکے اپارٹمنٹ کو گھیرے میں لے لیا تھا۔۔ماشل ہاتھ میں گن پکڑے اندر داخل ہوئی جب اسنے پیچھے ٹیپو باری اور ہما کو دیکھا لیکن عمش نہیں تھا۔۔ اسنے پوچھنا

چاہا لیکن یہ وقت بس جیک راجپوت کو پکڑنے کا تھا۔۔

ہر کمرے کی تلاشی لینے کے بعد آخر کار اسے گردن سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے ماشل نیچے لاونج میں لے کر آئی

اور وہ درندہ خونی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بے خوف گھٹنوں کے بل ہاتھ اوپر کرتے ماشل کی طرف دیکھ کر ہنس رہا تھا۔

ماشل کا بس نہیں چل رہا تھا نہیں تو وہ اسے دیتی قانون نے اسکے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔

داد دیتا ہوں میں تمھاری کیا ہمت دیکھائی ہے تم نے واقعی اپنے باپ کی طرح بے خوف ہو تم ماشل چوہان ۔۔۔ لیکن بد قسمتی سے تم مجھے مار نہیں سکتی۔ سالہ قانون ۔۔ وہ یہ کہتا ہنسا تھا

بکواس بند کر نام ناں لینا میرا اپنی گندی زبان سے بہت ہو گیا یہ کھیل اب برباد ہونے کی تمھاری باری ہے ۔۔ جیل کی سلاخوں کے پیچھے تم جاو گے ۔۔۔ جیک راجپوت یہ کھیل کا اختتام میں کروں گی۔۔ جیسے ماشل نے کہا وہ فورا بولا

ناں ۔۔۔۔ کھیل کہاں ختم ہوا ہے ۔۔۔ اور آخر تو میں کرنے جا رہا ہوں۔ تمھارا مینگتر کہاں ہے مس ماشل ۔۔ جیسے تم نے کال کر کے یہاں آنے کو کہا تھا۔ ؟ جیک کی بات نے سب کو چونکا کر رکھ دیا

کیا مطلب ؟ وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

مطلب یہ ہے کہ اس کھیل کو انجام میں لانے کے لیے تمھارے مینگتر کا میں نے بے دردی سے قتل کر دیا ہے۔ماشل چوہان تا کہ اگر میں مر و تو ساری زندگی تم بھی جی نہیں سکو گی۔۔

جیک راجپوت کی بات سن کر ماشل چوہان دو قدم پیچھے ہٹی تھی یوں لگا کہ ساری دنیا سمٹ کر رہ گئ ہو۔

ماشل کی نظریں ہما باری اور ٹیپو کی طرف گئ

میم جب آپ کی کال آئی تھی تب سر عمش ہمارے ساتھ آنے لگے تھے لیکن اس سے پہلے ایک میسج پڑھتے وہ وہی رک گئے اور ہمیں جانے کا کہہ دیا۔ باری نے فوراً سے وضاحت کی۔

اور وہ میسج میں نے کیا تھا۔۔ تاکہ میں اس کا قتل کر سکوں کھیل تو میں نے کھیلا ہے تمھارے ساتھ ماشل چوہان اب ساری زندگی اسی غم میں تڑپنا کہ تم نے خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے کتنے بے گناہ لوگوں بھلی چڑھائی تھی۔ تم جیت کر بھی ہار چکی ہو۔۔ اور ایسی جیت کس کام کی

جیک اونچی اونچی آواز میں بولنا شروع ہو گیا ماشل کو لگا کہ اسکی سانسیں رک گئ ہوں وقت کی گردش یک دم تھم گئ فضا میں ایک اذیت بھری خاموشی چھا چکی تھی۔

اسلیے مجھے تم خود اپنے ہاتھوں سے مار دو ماشل تاکہ تم عمش کا بدلہ بھی لے سکو۔۔ چلاؤ گولی مجھ پر نشانہ تانو اور میرا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دو۔

اس پاگل درندے کی آواز مزید اونچی ہوتی جا رہی تھی جیسے وہ ماشل کو یہ سب کرنے پر اکسا رہا ہو اور وہ سامنے لرزتے ہاتھوں میں پکڑی گن لیے کھڑی تھی ساری پولیس ٹیم یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئ تھی۔

ماشل میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں مجھ پر گولی چلاؤ اور حائف حسن عمش فیاض کو انصاف دلواوں ان دونوں کا میں نے بے رحمی سے قتل کر دیا ہے تم مجھے مارو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ماشل کے پیچھے اٹھے قدم آگے بڑھنے لگے تھے اسکا چہرہ آنسو سے بھیگ چکا تھا۔۔ عمش فیاض اسکی زندگی تھا جس کے ساتھ اسنے جینے کی خواہش اپنے دل میں پیدا کی تھی اور وہی خواہش کو یوں بے دردی سے مرتے دیکھ کر ماشل پتھر بے جان سی ہو گئ۔۔

میں ہوں قاتل۔ گولی چلاؤ۔۔۔ اسکی آواز ماشل کے کانوں میں درد پیدا کر رہی تھی۔ اسنے گن کا نشانہ جیک راجپوت پر تان دیا

وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔ آخر وہ ماشل کے ہاتھوں اصل قتل کروا کر اسے اصل جرم میں پھنسانہ چاہتا تھا۔ ہما نے جب یہ دیکھا وہ جلدی سے ماشل کی طرف لپکی تاکہ وہ گولی ناں چلا سکے لیکن اس سے پہلے فاتح لاونج میں داخل ہوا اور بھاگ کر ماشل کے ہاتھوں سے گن کھینچی

تم پاگل ہو گئ ہو۔۔۔۔ ماشل تم اس انسان پر گولی چلا کر قاتل نہیں بنو گی ہوش کے ناخن لو یہ کیا کرنے جا رہی ہو۔

فاتح نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا جیسے اپنی بھی ہوش نہیں تھی۔

م۔۔۔م۔۔۔ مسٹر جے اس نے عمش کو مار دیا۔۔ا۔۔۔اس نے عمش کا بے رحمی سے قتل کر دیا۔۔۔

م۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔

وہ بوکھلائی ہوئی فاتح کے ہاتھ سے گن جھپٹ کر لی اور جیک کی جانب بڑھی۔

تم اس پر گولی نہیں چلاؤ گی۔فاتح جو کچھ فاصلے پر کھڑا تھا چیخ کر بولا اور آج وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تھی۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا عمش مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا ماشل جیک پر گن تانے کہنے لگی

دیکھو ماشل پاگل مت بنو۔۔۔ یہ صرف تمہیں کیس میں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہو گن نیچے رکھو تم کوئی ایسا سٹیپ نہیں۔اٹھاؤ گی جیسے تمھاری جان کو نقصان ہو۔فاتح اسے کندھوں سے تھامے سمجھانے لگا

برباد ہو کر رہ گئ ہوں میں اب کیسا نقصان سب تو مجھے چھوڑ کر چلے گئے پہلے بابا جائف اور اب عمش سب نے مجھ سے ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔ میں اس سے محبت کرتی تھی۔۔اسنے مجھے پھر سے جینا سیکھایا تھا ہنسنا سیکھایا تھا اور میں نے اس شخص کو کھو دیا مسٹر جے جیک راجپوت کو اب زندہ رہنے کا حق نہیں ہے

وہ چھوٹے بچوں کی طرح اسکے کندھے سے لگ کر اونچی اونچی آواز میں رونے لگی۔

عمش کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔ ادھر میری طرف دیکھو۔

عمش فیاض زندہ ہے یہ صرف تمہیں ٹارگٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے

ک۔۔۔۔کیا۔۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں ؟ماشل نے چونک کے فاتح کی طرف دیکھا

ہاں اور یہ جو خود کو اس گیم کا ماسٹر مائنڈ بتا رہا ہے اصل میں یہ اس کھیل کا کینگ میکر نہیں ہے۔فاتح جیک کی طرف پلٹا جیسے پولیس نے اٹھایا تھا

کیا مطلب میں سمجھی نہیں سر۔۔کون ہے اس کھیل کے پیچھے۔؟

کئ سوال اسکے ذہین میں الجھن پیدا کرنے لگے۔۔۔

جیک راجپوت نے جیسے سنا خوف سے اسکا چہرہ زرد پڑنے لگا۔ہلک سوکھنے لگا۔

میرے ساتھ آؤ۔۔میں تمھیں بتاتا ہوں اس انتقام کا کون کینگ میکر اور اصلی کھلاڑی ہے جس نے بیک سٹیپ پر رہ کر یہ سارا بھیانک داستان کو انجام دیا۔

فاتح یہ کہہ کر لاونج سے باہر راہداری میں آیا ماشل پیچھے پیچھے باہر نکلی

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔

آپ کا مطلب ہے کیسی نے جیک راجپوت کو مہرا بنا کر یہ سب کھیل کھیلا ہے ؟ماشل نے سوال کیا

ہاں۔۔فاتح نے اثابات میں سر ہلایا

کون ہے وہ ؟ماشل نے تجسس سے پوچھا

اور عمش کہاں ہے ؟

وہ اس وقت عمش کو ہی مارنے نکلنے لگا ہے لیکن اس سے پہلے ہمیں اسے رینگے ہاتھوں پکڑنا ہے فاتح نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کی

ماشل کا دل اور زور سے دھڑکنے لگا

یا اللہ اس آزمائش سے مجھے باہمت کامیاب نکال دے میں تیری عاجز بندی صرف تیری بارگاہ میں فریاد کرتی ہوں مجھے انصاف دلوا دے۔۔۔ اور جو سچ ہے وہ سامنے آجائے آں کھیں نا چاہتے ہوئے بھی نم ہو گئ تھیں

کچھ دیر میں گاڑی ماشل کے گھر میں ہی رکی

میرے گھر ؟ اسنے چونک کے فاتح سے پوچھا

قاتل اندر ہے وہ یہ کہتا گھر میں داخل ہوا ماشل تو حیران کن تاثرات کے ساتھ پیچھے آئی۔۔ فاتح نے مصطفی کا کمرہ کھولا

آپ مجھے یہاں کیوں لے کر آئیں ہیں سر ؟ میرے بھائی کے کمرے میں قاتل ؟

آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں سر مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

فاتح آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا بیڈ پر لیٹے مصطفی کی طرف بڑھا

ماشل تمھارا بھائی کب سے کومہ میں ہے ؟

جب میرا پولیس میں بابا نے سلیکشن کروایا تھا تب سے

کبھی تم لوگوں نے خود جاکر ڈاکٹر کو دیکھا ہے کیسے وہ مصطفی کا ٹریٹمنٹ کر رہے تھے ؟

سوال اور تجسّس ابھار رہے تھے

نہیں ہمیشہ جب ڈاکٹر فیضان فون کرتے تھے تب ہی ہم رپورٹس لینے جاتے تھے

لیکن ان سب کا میرے بھائی سے کیا کنکیشن ہے وہ تو پچھلے دو سال سے کومہ میں ہے سر؟ ماشل اکتا کر

بولی اب برداشت کرنا حد سے بڑھ گیا تھا

تمھیں یاد ہے ماشل رات کو جب ہم مصطفی کے کمرے میں کیس ڈسکشن کر رہے تھے تو اسنے کونسی شرٹ

پہنی تھی ؟

بلیک آپ کے آنے سے پہلے امی نے چینج کی تھی

وہ مضطرب نگاہیں بیڈ پر لیٹے اپنے بھائی کو۔ دیکھنے لگی

تو پھر ایک کومہ میں پڑا شخص خود اپنی شرٹ کیسے چینج کر سکتا ہے۔۔ جیسے فاتح نے کہا

ماشل نے فوراً۔بیڈ پر لیٹے مصطفیٰ کی طرف دیکھا جو ابھی وائیٹ شرٹ میں تھا۔؟اسکا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ۔گیا

فاتح مصطفیٰ کے قریب گیا اور اسکے کان میں سرگوشی کی

اٹھ جاؤ کینگ میکر صاحب بڑا عرصہ ہو گیا ہے ریسٹ کیے اب۔جاگنے کا ٹائم آچکا ہے۔۔فاتح نے یہ کہہ کر اسکے ہاتھ پر لگی نالیاں اتاری

ماشل کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔جو وہ دیکھ رہی تھی واقعی یقین کرنے کے قابل نہیں تھا مصطفیٰ زندہ ان کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

مصطفیٰ تم نے یہ سب کیا؟ماشل نے بے یقینی کے عالم میں کہا

فاتح نے اسے جھکڑا ہوا تھا جو ایک خونی درندے کی طرح بھاگ جانے کی کوشش میں تھا

دور رہیے مجھ سے اور میں تمھارا کچھ نہیں لگتا۔۔۔قریب مت آنا میرے نفرت ہے مجھے تم سے تمھارے اس چہرے سے۔۔ہ ہر چیز تو تم نے مجھ سے چھین لی ڈیڈ کا پیار ماما کا سب کچھ۔۔۔یہ جھوٹا پیار دیکھانے کا کیا مقصد ہے؟

یہ تم کیا کہہ رہے ہو مصطفیٰ؟

بھولی مت بنیے جیسے آپ کو تو کچھ پتا ہی نہیں ہے یاد نہیں وہ سارے دن جب ہر دفعہ کی طرح بابا آپ کو مجھ پر ترجیح دیتے تھے۔۔ ساری خواہشات کی تکمیل انکی بیٹی کرے گی اور بیٹا؟

اس کا کیسی نے کبھی سوچا ہی نہیں ہے۔۔ کہ وہ کیا چاہتا ہے ہمیشہ آپکی خواہشات کا پوچھا گیا لیکن کبھی کیسی نے مجھ سے پوچھا نہیں؟

اسی گفتگو کے دوران پولیس۔ کی ٹیم بھی وہی پہنچ چکی تھی فاتح نے انھیں کچھ دیر پہلے اطلاع کر دیا تھا باری نے گے بڑھ کر۔ مصطفی کو ہتھ کڑیاں لگائی سب اسے یوں زندہ دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔۔۔

کیونکہ چوہان ملک کو تو اپنی بہادری بیٹی پر یقین ہے بیٹا چاہے جیے اور مرے۔۔۔ اسلیے یہ میں نے سب پلین کیا تاکہ آپ کو برباد کر سکوں۔۔ میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن جب بابا نے آپ کو اپنی سیٹ کے لیے چنا تب میں نے اپنا ذہین بنالیا تھا کہ انتقام تو لے کر چھوڑوں گا چاہیے مجھے کیسی بھی حد تک جانا پڑے اسلیے

میں نے فیک ایکسیڈینٹ سے پہلے سارا پلین بنایا تھا ڈاکٹر فیضان کو خریدا تاکہ وہ آپ لوگوں کو یہ گمرہ کرتا رہے کہ میں کومہ میں ہوں۔۔ اور جیک راجپوت کو میں نے گے رکھا تاکہ وہ ہر اس شخص کو مار دے جس سے آپ محبت کرتی ہیں اب یہ عمش اسکو مارنے آنے والا تھا میں

لیکن اس سے پہلے آپ لوگ آ گئے۔۔۔

یسری بیگم اور ماشل کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں کر پا رہی تھی

اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی اتنا زہر اسکے لیے دل میں رکھ رہا تھا کہ بدلہ لینے کے لیے اتنا بڑا کھیل کھیلا۔

ہمیشہ آپ اس ایجینٹ کے ساتھ میرے کمرے میں کیس ڈسکس کرتے تھے تو مجھے آپ کے ہر قدم کا پتا تھا اسلیے میں نے جیک کو فون کر کے کہا کہ وہ اپنی گرفتاری دے دے۔۔ اور ماشل تمھیں مار تو سکے گی نہیں جیل میں میں تمھیں رہا کروالوں گا کیونکہ کب تک یہ کومہ والا کھیل کھیلنا تھا۔ عمش فیاض کو خود زندہ اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتا تھا۔۔ لیکن افسوس اس مسٹر جے نے سارا پلین برباد کر دیا

وہ بات کرتے ہوئے بلکل سائیکو پیتھ لگ رہا تھا انتقام کی آگ میں جیسے وہ تڑپ رہا ہو۔ اور اس آگ میں اسنے سب کو جلا کر رکھ دیا تھا اور ماشل کو یہ سب سن کر جو دھچکا لگا تھا۔ اسکے لیے سنبھلنا بہت مشکل تھا اسکا اپنا سگا بھائی اس سے اتنی نفرت کیسے کر سکتا تھا

یسری بیگم نے آگے بڑھ کر مصطفی کے چہرے پر زوردار تھپڑ رسید کیا

شرم نہیں آتی یہ سب کرتے ہوئے ارے ایک دفعہ ہمارا سوچ لیتے اپنی امی کے بارے میں کہ وہ کتنے درد سے گزر رہی ہیں۔ اور کون اپنے سگے رشتوں سے اتنا جیلس ہوتا ہے اپنی بہن کو برباد کون کرتا ہے ایسے ؟ تمھیں اندازہ بھی ہے اسنے تمھارے لیے کیا کیا نہیں کیا؟ کتنا پیسا خرچ کیا تم پہ کہ تم کومہ سے باہر آسکو۔۔ وہ راتوں کو سو نہیں پاتی تھی ہمیشہ تمھارے سرہانے بیٹھ کر گھنٹے باتیں کرتی رہتی۔۔ کہ اسکا بھائی شاید اسے سن رہا ہے۔۔۔ لیکن تم نے اس وجہ سے کہ بڑی بہن کو زیادہ ترجیح کیوں ملتی ہے انتقام لینے کا سوچ لیا

اتنی نفرت کون کرتا ہے اپنوں سے مصطفی مجھے شرم آرہی ہے کہ میں نے تمھیں پیدا کیا۔ ایسی تو تربیت نہیں کی تھی میں نے۔۔۔ اگر تمھارے بابا آج زندہ ہوتے کبھی سوچا ہے انھیں کتنی تکلیف ہوتی۔۔

یہ کیا کر دیا تم نے مصطفی۔ یسری بیگم اپنے بیٹے کو گریبان سے پکڑے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

ماشل تو وہی منجمد کھڑی رہ گئ ساری ہمت جواب دے گئ تھی۔

لیکن مصطفی تو ایسے جیسے پاگل خونی بن چکا تھا جس نے انتقام لے کر خود کو فتح کا خطاب دیا۔۔۔ پولیس اسے لے کر باہر نکلی۔

فاتح جو پیچھے کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا ماشل کی جانب بڑھا اور کہا

مجھے پہلے دن سے شک تھا تمھارے بھائی پر کیونکہ جیسے ہر روز اس میں چینجنگ ہوتی تھی تبھی کچھ غلط۔ لگا

تھا اور اب جب میں نے ڈاکٹر فیضان کو توڑا تو اسنے سب سچ بتایا مجھے

کہ مصطفی نے یہ سب کرنے کو کہا تھا کہ وہ فیک رپورٹس بنا کر گھر والوں کو دیتا رہے بدلے میں ان سے

پیسے بھی لے سکتا ہے۔۔ اور اس نے بھی اس کھیل کو سر انجام دینے میں حامی بھر

جیک راجپوت نے کرنی ہی تھی کیونکہ چوہان صاحب تمھارے والد نے جو انھیں ایکسپوز کرنے کی

کوشش کی تھی بس اسی کا بدلہ ان کی بیٹی سے لینے کے لیے وہ بھی اس کھیل میں آیا۔

کبھی کبھی اپنے بھی درد دیتے ہیں بس ہمیں یہ امید نہیں ہوتی کہ وہ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔

اور عمش کو میں نے بتا دیا ہے وہ سیف ہے فاتح اس سے کہہ رہا تھا لیکن وہ کیسی بھی سوال کا جواب نہیں

دے رہی تھی۔

سارے الفاظوں نے خودکشی کر لی ہو شاید۔

جائے نماز پر اپنے رب کے سامنے ہاتھ پھیلائے ماشل چوہان کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا وہ ٹوٹی تھی بری

طرح۔۔ اپنے رب کے سامنے کیسی انسان کے سامنے نہیں اسنے اپنے رب کو چنا تھا کہ وہ بتا سکے کہ کتنا

درد محسوس کر رہی تھی وہ۔یا اللہ۔۔۔۔۔ کتنی چاہت سے کتنے درد سے اسنے آسمان کی طرف نگاہیں بلند کیے اپنے رب کو پکارا تھا

وہ بولی کچھ نہیں زمر لیکن میں جانتا ہوں وہ کس تکلیف سے گزر رہی تھی۔۔۔

میں سمجھ سکتی ہوں فاتح آخر وہ۔اسکا سگا بھائی جس نے اسے برباد کرنے کے لیے اتنا گندہ کھیل کھیلا زمر نے فاتح کا ہاتھ تھاما جو صوفہ پر بیٹھا تھا۔

تم نے اسے بتایا؟ کہ میں نے تمھاری مدد کیوں کی؟ کیونکہ ماشل کے ذہین میں یہ سوال ہو گا وہ پہلے دن سے تم سے یہ جاننا چاہتی تھی کہ تم حاتم فرقان کیوں بن کے اس کی مدد کرنے کو آئے؟

زمر میں یہ ساری مدد صرف اس لیے کر رہا تھا کیونکہ چاچا خاور نے مجھے بتایا تھا کہ چوہان انکل کے ہماری فیملی کے ساتھ شروع سے بڑے اچھے تعلقات رہے ہیں بابا کے ساتھ خاص طور پر انہوں نے بابا کی ہر مشکل وقت میں مدد کی تو اب میرا یہ فرض بنتا تھا کہ میں مشکل حالات میں ان کی مدد کروں بس جب مجھے پتا چلا کہ انکی بیٹی کو ڈبل مڈر کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔جو کہ سراسر بے بنیاد الزام تھا کیونکہ میں اس لڑکی کو جتنا جانتا تھا وہ کبھی کیسی کو یوں قتل نہیں کر سکتی تھی اتنی قابل پولیس آفیسر کبھی قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرے گی اس لیے میں تبھی سے یہ فیصلہ کر لیا کہ اس کیس میں۔

میں اسکی مدد کروں گا اور حاتم فرقان کا گٹ اپ اسلیے کیا تا کہ اس تک رسائی آسانی سے ہو سکے۔۔۔وہ کہتے کہتے چپ ہو گیا۔

اور فاتح تم نے اپنے پورے دل سے اس کیس پر کام کیا اور انجام تک پہنچایا ہے تم ایک ایجینٹ ہو اور یہ انکا کام ہوتا ہے اصلی مجرم کو پکڑنا۔ مصطفی ایک سائیکو پیتھ بن چکا تھا اسنے ناچاہتے ہوئے بھی اپنے دماغ میں یہ ساری سوچیں سوچی کہ اسکی بڑی بہن کو سب سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے قدر کی جاتی ہے اور اسکی گھر پر کوئی ولیو نہیں۔۔۔ اور اس حد تک وہ ان سوچوں میں آگے جا چکا تھا کہ اسنے اپنی سگی بہن کو برباد کرنے کے لیے یہ سب پلین کیا۔

چاہے غلطی ماشل اور اس کی پرنٹس کی نہیں ہے لیکن ماں باپ کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے بچے کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔ کیونکہ اسطرح کا زہر کیسی بھی خاندان کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے اس بچے کی زندگی کو بھی جو اس چیز میں سفر کر رہا ہوتا ہے۔۔۔ سب کو ایکولی اٹنشن کو دو بچوں کو وقت دو اس سے پوچھو کہ وہ کیا چاہتا ہے؟ اپنے دل کی بات بتائے۔۔۔

زمر کی باتیں فاتح کے اندر سکون پیدا کر دیتی تھی اور دارب فاتح اس حوالے سے خوش نصیب بچہ تھا جیسے یہ دونوں پرنٹس ملے تھے۔۔ جو ہر موڑ پر اپنے والدین کی رائے لیتا ان کی باتیں سنتا اور تعمیل بھی کرتا۔ میں ابھی آتا ہوں فاتح یہ کہہ کر صوفہ سے اٹھا

کہاں جا رہے ہو زمر پیچھے سے پکاری

کام ہے ابھی ایک گھنٹے تک واپس آجاتا ہوں دارب کو دیکھو وہ سو گیا ہے

فاتح یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا

وہ میرا چھوٹا بھائی تھا یا اللہ اور میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں امی بابا سب لیکن پتا نہیں اسکے ذہین میں یہ غبار کیسے آگیا۔۔ وہ مجھ سے نفرت کرنے لگا ہے میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا۔۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میرا بھائی مجھ سے انتقام لے گا۔۔۔ کیا میں اتنی بری ہوں کہ اس نے مجھے برباد کرنے کے لیے یہ سب کیا۔

ا۔۔۔ا۔۔۔ ایک دفعہ مجھے کہتا کچھ تو کہتا۔۔ کہ آپی میرے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔۔ ایک بار تو شکایت کرتا ہم سے

میں کیسے اپنے بھائی کے خلاف بول سکوں گی۔ماشل پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی سسکیوں کی آوازیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔رات کے دو بج رہے تھے

اور عمش تب سے کمرے کے باہر کھڑا اسکے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ وہ اس حالت میں بھلا ماشل کو کیسے اکیلا چھوڑ سکتا تھا۔

گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی ماشل کا سر ابھی تک سجدے میں جھکا تھا اور اپنے رب کے ساتھ باتیں طویل تھی۔

اور جب ٹوٹیں ہوئے لوگ اسکے در پر جاتے ہیں تو اکثر سجدے اور دعائیں لمبی ہو جایا کرتی ہیں اور آج ماشل چوہان پوری رات اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہی تھی اور عمش پوری رات باہر کھڑا اسکے انتظار میں تھا

وقت نے جو بازی پلٹی تھی وہ کیسی کے لیے بھی ناقابلِ یقین تھی سب انتقام کے اس کھیل کا اختتام کو دیکھ کر بے زبان ہو کر رہ گئے جیسے الفاظ ختم ہو چکے ہوں۔ کم از کم ماشل اور اسکی والدہ پھو پھو کے لیے یہ انکشاف کیسی قیامت سے کم نہیں تھا۔یسری بیگم تو جیسے بکھر کر رہ گئ ان کی اپنی اولاد نفرتوں کی آگ میں

جل رہی تھی اور اُنھیں اس بات کا علم تک نہیں ہوا۔ مصطفی اس حد تک جا سکتا تھا سب شاک میں تھے

۔ لیکن انکار کرنے کے باوجود بھی

یہ حقیقت تھی کہ ان کے بیٹے نے ایسا گنوانا کام کیا تھا۔

کبھی کبھی سچ بڑا درد دے جاتا ہے اسکا انکشافات سے انسان بکھر بھی جاتا ہے کیونکہ جب اپنے پیٹھ پیچھے

خنجر کھوبتے ہیں تو اسکا زخم کبھی نہیں بھرتا۔ مگر انسان زندگی کے ہر فیز سے گزرتا ہے۔اور ماشل چوہان

اس فیز سے گزر رہی تھی۔

فل وقت کے لیے مصطفی کو پولیس کسٹڈی میں لے لیا گیا تھا جب حوالدار نے پیغام دیا

اوئے اٹھ کوئی کوئی تجھ سے ملنے آیا ہے۔۔

مصطفیٰ نے چہرہ اوپر کیا سامنے فاتح کھڑا تھا وہ گے سے کچھ نہیں بولا جیل کا دروازہ کھول دیا گیا وہ اندر داخل

ہوا

یہ تو مت سمجھنا کہ میں تمھیں یہ کہنے آیا ہوں کہ مصطفی تم نے بہت غلط کیا ہے کیونکہ بچے تو اب تم رہے

نہیں جیسے صیح اور غلط میں فرق ناں کرنا آئے۔ یہ جو بھی تم نے کیا ہے اس کا نتیجہ تم بھگتو گے۔

آپ یہاں مجھے باتیں سنانے آئیں ہیں اگر ایسا ہے تو مجھے کچھ نہیں سننا میں نے جو بھی کیا وہ سب ڈیزرو کرتی تھی ہمیشہ سب کی لاڈلی بنی پھرتی تھی اب پتا چلے گا اسے۔ مصطفی خود سے کہتے ہنسا تھا

فاتح یہ سن کر طنز مسکرایا اور اسکے قریب گیا کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا۔

یہ صرف تم خود کو دیکھاوے میں۔ رکھنے کے لیے کہہ رہے ہو کہ ماشل کی زندگی اب برباد کر دی میں نے حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوا۔ اگر کیسی نے اپنی زندگی برباد کی ہے تو وہ تم ہو صرف تم جس نے ناں صرف اپنے آپ کو کھویا ہے بلکے اپنے چاہنے والے خونی رشتوں کو بھی کھو دیا۔۔ اور تمھیں ایک بات بتاؤں

ماشل چوہان جیسی مضبوط لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی وہ گری ضرور ہے لیکن اٹھنے کی ہمت بھی ہے اس میں۔۔۔ تم جیسے لوگوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔۔۔ سنا یہ خوش فہمی جتنی جلدی ہو سکے اپنے ذہین سے نکال دو تم ہار چکے ہو۔۔۔ اس انتقام کی آگ میں اب اکیلے جھلسو گے

اور مجھے ترس آرہا ہے تم پر وہ تمھاری بڑی بہن تھی جو تم سے اتنا پیار کرتی تھی۔۔ اور تم نے کیا کیا اس کے ساتھ

ارے ہمارے ماں باپ ہم سب سے ایک جیسا پیار کرتے ہیں لیکن جو بڑا اور پہلا بچا ہوتا ہے اس کے اوپر ماں باپ کو ذیادہ توقعات ہوتی ہیں کیونکہ اگر وہ آگے بڑھ کر کیسی اعلی مقام پر پہنچے گا پیچھے اسکے بہن بھائی اسے دیکھ کر وہ سب حاصل کرنے کی جستجو کریں گے

مگر تم نے کیا کیا۔۔۔ تم اپنی بہن سے جیلس ہوتے رہے اور یہی سوچ اپنے اس دماغ میں ڈیولپ کر لی کہ میں تو ناکارہ ہوں کیسی کو میری پروا نہیں۔۔۔ اور اسی آڑ چلتے تم نے کتنی بے گناہ جانوں کا قتل کر دیا۔

حایَف کا کیا قصور تھا۔

اگر مارنا تھا تو سیدھا گولی اپنی بہن کو مارتے اسطرح اس پر کیچڑ اچھال کر کیا ثابت کیا تم نے کچھ نہیں وہ بے قصور تھی یہ سب کو معلوم ہو گیا۔۔

م۔۔۔م۔۔۔ میں یہ سب نہیں سوچنا چاہتا تھا لیکن کیا کرتا ہر دفعہ بابا ہمیشہ ماشل آپی کو فرسٹ پر رکھتے میں گھر کا اکلوتا بیٹا ہونے کے باوجود بھی مجھے وہ اہمیت دی نہیں گئ جو آپی ماشل کو ملی تھی بابا کی پولیس کی پوسٹ اس پر میرا حق تھا لیکن نہیں کیسی نے میرا نام تک نہیں لیا سب کو ماشل ہی اس چیئر کے لیے پرفیکٹ لگی اسلیے میں نے یہ سب پلین کیا کہ اگر ان پر ڈبل مڈر کا چارج لگے گا تو وہ سیٹ سے خارج ہو جائیں گی۔

تو اس سے تمھیں کیا ملتا بولو؟ فاتح فوراً سے سوال کیا

اب میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہے آنکھیں ملاؤ اور بتاؤ مجھے یہ سب کر کے کیا حاصل ہوا تمھیں وہ سیٹ تمھیں مل گئ۔۔ کیا؟ نہیں ناں مصطفی تم نے اپنے ذہین میں نیگٹویٹی کو جگہ دی ہمیشہ۔۔۔ کبھی پازیٹیو سوچا نہیں اگر تمھارے بابا نے ماشل کو اس سیٹ کے لیے سلیکٹ کیا تھا تو وہ اس کی قابلیت کی بنا پر

Because she deserves it.

اس نے سی ایس ایس کا امتحان کلیئر کیا تھا۔۔۔ وہ حق دار تھی اس پوسٹ کے لیے۔ اور تم کیسے اس کے بارے میں اتنا غلط سوچ سکتے ہو۔۔ تمھاری اسی بہن نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد مشکل حالات میں تمھیں اور تمھاری والدہ کو بچا کر رکھا تھا۔۔۔ اسی کے پیسوں سے وہ تمھارے نقلی کومہ کے کھیل میں نا جانے کتنے پیسے خرچ کر چکی ہے۔۔۔ مگر تم ابھی بھی یہی مان رہے ہو کہ میں نے جو بھی کیا وہ ٹھیک کیا۔ اگر زرا سی بھی شرم باقی ہے تم میں تو کل جب عدالت کی سنوائی ہو گی ناں تو اپنی بہن سے معافی ضرور مانگ لینا کیا پتا وہ معاف کر دے تمھیں۔۔۔ فاتح یہ کہہ کر جیل سے باہر نکل گیا

مصطفی شل وہی کھڑا اسے باہر جاتا دیکھتا رہ گیا

صبح عدالت کا منظر ایک نئ امیدوں کے ساتھ طلوع ہوا تھا عمش ماشل کا ہاتھ تھامے اسے کمرہ عدالت میں لے کر آیا تھا۔۔ اور اسے اپنے ساتھ دیکھ کر زندگی پھر سے جیتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اور وہ ہاتھ اتنی مضبوطی سے پکڑا گیا تھا شاید کبھی چھوٹ پاتا۔

باہر میڈیا پریس ایک ایک منٹ کی لائیو ریکاڈنگ دیکھا رہے تھے کاروائی شروع کی گئ اور اس دفعہ حق اور باطل کی جنگ میں حق کی فتح ہوئی تھی۔

تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت اس فیصلے پر پہنچی ہے جیک راجپوت کو ڈبل مڈر اور حایَف حسن کے قتل میں اور دیگر جرائم میں دفعہ 420 کے تحت پھانسی کی سزہ سناتی ہے ڈاکٹر فیضان کو اس نقلی کومہ کے کھیل میں ساتھ دینے کے جرم میں تین سال کی قید بامشقت بیس لاکھ جرمانہ کی سزہ سناتی ہے اور آخر پر مصطفی چوہان کو یہ سب کھیل کا حصہ بننے کے جرم میں پانچ سال کی قید سناتی ہے اور مس ماشل چوہان کو ان سب الزامات سے باعزت بری کرتی ہے۔

کمرہ عدالت تالیوں سے گونج اٹھا باری ٹیپو ہما اور دیگر پولیس آفیسر ان سب ماشل کے لیے خوش تھے۔۔

ماشل مسکراتے چہرے کے ساتھ پوری کنفیڈینٹ تھی والدہ خوش بھی تھی اور دکھی بھی مصطفی کو یوں اس حالت میں دیکھ کر ان کا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگتا تھا آخر پر وہ اسکی ماں جو تھی۔ اور اولاد چاہے جیسی بھی ہو ماں کے لیے پیار اتنا ہی رہتا ہے۔

مصطفی کو ہتھ کڑیاں باندھے عدالت سے باہر کے جایا جارہا تھا جب اس نے آخری بار اپنی بہن سے ملنے کی خواہش کی۔

لیکن ماشل نے مصطفیٰ سے ملنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ اتنی سٹیبل نہیں ہوئی تھی کہ وہ اس سے مل سکے۔۔

دو مہینے بعد۔

ماشل کا کی سادگی سے رخصتی ہو چکی تھی اور آج اسے اپنی ڈیوٹی کی طرف سے ری جوائنگ کا آفیشیل لیٹر آیا تھا۔

عمش گاڑی میں بیٹھا ماشل کا انتظار کر رہا تھا۔

سوری وہ ماما نے بھلا لیا تھا ماشل نے گاڑی میں بیٹھتے ایکسکیوز کیا

مسسز عمش پتا بھی ہے آج کا دن کتنا ایمپورٹنٹ ہے ہم سب کے لیے

جی جناب معلوم ہے مجھے۔سوری کہہ تو رہی ہوں وہ مسکرا کر بولی

ہائے یہ جب تم مسکراتی ہوناں قسم سے جان نکال لیتی ہو۔ عمش ڈرامائی انداز میں کہا

واہ واہ کیالائین ہے

لائین تو نہیں ہے یار یہ میرے دل کے جذبات ہے۔وہ فوراً سے بولا

اچھاتو اپنے ان جذبات کو قابو میں رکھا کریں۔

کیوں جب اتنی حسین بیوی ہو تو جذبات کیسے قابو میں رہ سکتے ہیں وہ گاڑی چلاتے بولا تھا

اچھا اب بس۔۔۔ گاڑی چلانے پر فوکس کریں پلیز ماشل نے جلدی سے کہا

اور فون میں سے والدہ کو کال کرنے کے لیے کنٹیکٹ لسٹ نکالی جب نظر مسٹر جے کے نمبر پر پڑی۔

افف کیا بندہ تھا یہ۔۔اس نمبر پر کال کرنے کی اس نے کوشش بھی کی تھی لیکن آگے سے کوئی ریسپونس

نہیں ملا

گاڑی تھانے کے قریب رکی سب باہر ماشل کے استقبال کے لیے کھڑے تھے ہمانے ہاتھ میں پکڑا گلدستہ

عقیدت سے ماشل کو پکڑایا۔

ہم سب اچھے سے جانتے ہیں کہ اے سی پی ماشل چوہان پولیس ڈیپارٹمنٹ کا وہ ہونہار نام ہے جن کو کیسی تعارف کی ضرورت نہیں ہوتی یہ ناں صرف اپنے آپ میں بلکے اپنے کام میں بھی بے مثال ہیں جنھوں نے ہر چھوٹے اور بڑے کیس کو نہایت ہی سنجیدگی اور پوری لگن کے ساتھ سولو کیا ہے چاہے راستے میں کتنی ہی مشکلات کیوں نہیں آئی لیکن ماشل چوہان نے یہ ثابت کیا کہ عورت اس مضبوط چٹان کا نام ہے جو اپنے حق کے لیے ہر کیسی سے لڑ جاتی ہے۔ ہمیں آپ فخر ہے ماشل

ڈی ایس پی حفیظ نے بڑے ہی شاہانہ انداز سے کہا اور پھر ماشل کی وردی پر وہ پانچ بیجیز لگائے جس کی وہ حق دار تھی اور یہ وقت کے لیے نا جانے اس نے کتنا انتظار کیا تھا۔

پورا تھانہ تالیوں سے گونجنے لگا ہما بے اختیار آگے بڑھ کر ماشل کے گلے لگی۔

جب مراد علی خاں اس کے قریب آیا اور سلوٹ پیش کرنے لگا تھا ماشل نے انھیں روکا

سر آپ ایسا کر کے مجھے شرمندہ کریں گے چاہے میں عہدے میں آپ سے بڑی ہوں لیکن عزت کے لحاظ سے آپ ہمیشہ میرے سینئیر رہے گے۔۔ یہ کہہ کر ماشل نے مراد علی کو سلوٹ پیش کی۔

شکریہ بیٹا اللہ تمھیں ہمیشہ کامیاب کرے۔ مراد نے دل سے اسے دعا دی

وہ خوشی سے سب سے بات چیت اور مل رہی تھی ع

ش کچھ دوری پہ کھڑا اسے خوش دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کتنا حسین لمحہ تھا یہ وہ اسکی شریک حیات بن چکی تھی ۔ اسکی زندگی اور اس زندگی کی خواہش عمش فیاض ہمیشہ کرتا تھا اور آج وہ پوری ہو گئی۔

اشل عمش کے پاس آئی جو اسکی طرف متوجہ تھا۔

Congratulations مسسز عمش فیاض

تھینک یوں۔۔۔ماشل نے ہلکا سا سر کو خم دیا۔

آج کا دن میرا اور تمھارا اہم رات کو ڈنر باہر کریں پھر مووی دیکھنے جائیں گے عمش گاڑی میں بیٹھتا سارا پلین بتا رہا تھا

مجھ سے پوچھے بنا سب پلین بنا لیے۔۔۔ماشل ہنس کر بولی

ہاں تو شوہر ہوں آپ کا خود سے فیصلے بھی لے سکتا ہوں۔

بڑی بات ہے لیکن مجھے ابھی فل حال امی کے پاس جانا ہے ان سے مل کر پھر جہاں جانا ہو گا میں تیار ہوں۔ماشل نے جیسے کہا

عمش نے مسکرا کر اسکا ہاتھ تھاما۔

جو حکم۔۔

زندگی کتنی حسین ہو گئ تھی کبھی کبھی لگتا تھا کہ شاید آزمائش کا موسم میری زندگی سے جائے گا نہیں اور اگر ہے تو کیا میں اس میں کامیاب ہو پاؤں گی۔ مگر نہیں وہ کہتے ہیں ناں

ہر اندھیر کے بعد سویر ضرور ہوتا ہے اور اللہ کے در پر کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ وہ سب کی مرادیں اور جولیاں بھرتا ہے اور میرے رب نے مجھے رسوا نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ قدم سے قدم ملائے ساتھ رہا۔ اور جب کبھی مجھے گرنے کا خدشہ تھا مجھے لگتا تھا کہ میرا حوصلہ پست کھانے لگا ہے۔ امید کی آس ٹوٹنے لگی ہے تب میرا رب مجھے تھام لیتا تھا اور اپنے سینے سے لگا کر محبت کا اقرار کرتا۔

کہ اب آدم تیرا رب تم سے پیار کرتا ہے تم بھی اپنے رب سے پیار کرو۔ اسے سب سے زیادہ چاہو اسکی چاہت کو اپنی چاہت مانو۔ اور دنیا میں ویسے ہی زندگی بسر کرو جیسے اللہ نے قرآن اور دین میں ہمیں بتائی ہے۔ عورت کے حقوق سے لے کر زندگی گزارنے کے ہر طریقے کو بیان کیا ہے۔ اسلام اتنا مشکل نہیں ہے اور ناں ہی تھا جتنا ہم نے بنا لیا ہے۔ جب پردہ کرنے کو کہا گیا ہم اتنے بے باقی پر اتر آئے۔

اسلام وعلیکم امی ماشل یسری بیگم کے گلے سے لگی

وعلیکم السلام میری جان کیسی ہو ماں نے بڑے پیار سے اسکی پیشانی کو چوما۔

میں بلکل ٹھیک آپ سنائیں۔۔۔

اللہ کا شکر ہے بیٹا۔ یسری نے جواب دیا

اسلام و علیکم عمش نے آگے بڑھ کر سر پر پیار کیا۔

و علیکم السلام بہت اچھا کیا بیٹا جو ماشل کو یہاں پر لے آئے گھر پر اکیلی رہ کر میرا دل گھبرا رہا تھا اب یہ آئی گی ہے تو سکون ہوا ہے۔

ارے آنٹی ہم آپ کے لیے اچھی خبر لے کر آئیں ہیں۔ عمش نے جیسے کہا

یسری بیگم نے ان دونوں کو دیکھا جو خوشی کے ملے جلے تاثرات سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

امی میری ڈیوٹی پر ریجوائنگ ہوئی ہے بس کچھ دنوں میں۔ میں پھر سے کام پر جاؤں گی ماشل نے جونی یہ خبر سنائی

خوشی کے مارے اسکی والدہ کی آنکھیں نم کو گئ۔

ارے امی آپ رو کیوں رہی ہیں یہ تو خوشی والی بات ہے ناں چلیں آئیں اندر۔ وہ تینوں نشست گاہ کی جانب بڑھ گئے۔

بیٹا میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں زیادہ سر پر سوار مت کرنا لیکن میری بات کو سمجھنا۔ یسری نے ہمت کر کے کہنا شروع کیا جو وہ پچھلے تین مہینوں سے کہنے کی کوشش کر رہی تھی

جی امی کہیے میں سن رہی ہوں ماشل نے اپنی والدہ کا مضبوطی سے ہاتھ تھاما

بیٹا میں جانتی ہوں پیچھے جو بھی ہوا ہے وہ بہت بھیانک تھا ہم سب نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ مصطفی کے ذہین میں اتناز ہر پنپ رہا تھا کہ وہ اس حد تک چلا گیا۔ لیکن غلطی تو انسان سے ہی ہوتی ہے میں یہ نہیں کہہ رہی تو اسے معاف کر دے نہیں وہ سزہ کا حق دار ہے۔ اسنے تمھارے اور میرے ساتھ بیت برا کیا ہے حایٔف اپنے کزن کے ساتھ بھی چاہے اسنے خود اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کیے لیکن پلان تو اسی کا تھاناں ۔ تین مہینے پورے ہونے کو ہیں وہ ہر روز ہر پل تمھاری راہ تکتا ہے ایک بار تم سے ملنے کے لیے تڑپ رہا ہے بیٹا۔ میرے کہنے اپنی ماں کے کہنے پر اس سے ایک بار مل آؤ۔ میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں یسری بیگم نے۔ بے اختیار اپنے ہاتھ جوڑے ماشل نے فوراً سے ان ہاتھوں کو تھام لیا

امی ایسا کیوں کر رہی ہیں۔ میں جاؤں گی مصطفی سے ملنے۔ درد کی ایک لہر اسکے جسم سے آر پار ہوئی تھی۔

عمش بس خاموش اسکی طرف دیکھ رہا تھا اور وہ جانتا تھا یہ فیصلہ اسے کتنا درد دے رہا ہے لیکن وہ کبھی اپنی والدہ کا کہا نہیں ٹالے گی۔

لنچ کرنے کے بعد اسنے عمش کو سینٹرل جیل جانے کا کہا۔

پورے راستے ان دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی تھی شاید وہ جانتا تھا کہ ماشل نے مصطفیٰ سے ملنے کی حامی صرف اپنی والدہ کی وجہ سے بھری تھی۔

آدھے گھنٹے بعد گاڑی سینٹرل جیل کے باہر کھڑی تھی

ماشل تم اس سے ملنا چاہتی ہو؟ عمش نے ایک آخری بار اسکے دل کو جاننا چاہا۔

اگر چاہتی بھی ناں تو پھر بھی مجھے اس سے ملنا پڑنا ہے عمش تم انتظار مت کرنا میں آجاؤں گی وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئ

میں ماشل چوہان مصطفی چوہان کی بڑی بہن ان سے ملنے آئی ہوں۔

ایک منٹ رکیے میم۔ حوالدار نے جلدی سے رجسٹر کھول کے اسکے سامنے رکھا

اس پر اپنا نام اور دستخط کر دئیں۔

ماشل نے پین لے کر سارا پروسیجر مکمل کیا تو وہ حوالدار اسے ساتھ لے کر بیسمنٹ کی جانب لے گیا۔ اور یہ راستہ اور یہاں پر بنی ہوئی سیل کھوٹریاں وہ کبھی نا چاہتے ہوئے بھی نہیں بھلا سکی تھی یہاں پر اسنے دو سال اس جرم کی سزہ کاٹی تھی کو اسنے کیا ہی نہیں تھا۔ یہاں پر بیتنے والا ہر دن اور ہر پل بہت ہی درد اور

اذیت دینے والا تھا۔ جسطرح اسنے یہاں پر راتیں گزاری تھی لوگوں کے ہنستے ہوئے طنزاً چہرے جن کے لبوں پر خونی نام رٹا تھا۔۔ وہ اب کیسے بھول سکتی تھی۔ بڑی ہمت جھٹلا کر وہ یہاں واپس آئی تھی۔

اوئے۔۔۔ آٹھ تجھ سے کوئی ملنے آیا ہے حوالدار نے جیل کا دروازہ کھول دیا۔

مصطفی جو لیٹا ہوا تھا جلدی سے اٹھ گیا اپنی بہن کو سامنے دیکھ کر وہ وہی شل کھڑا رہ گیا اسنے آگے قدم بڑھانا چاہا لیکن نا جانے ہمت ہی نہیں تھی اسکے جسم میں۔ کہ وہ آگے اسکے قریب جا پاتا۔

ماشل کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی اپنوں کا درد۔ دوسروں سے ملنے والے درد سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے اسنے بمشکل اپنے آنسوؤں کو روک رکھا تھا

مصطفی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی شرمندگی سے چہرہ جھکا ہوا تھا وہ اپنی بہن کے قریب گیا۔

اور بے اختیار ماشل کے دونوں ہاتھ پکڑ کر خود کو مارنے لگا

مجھے ماریں آپی میرے منہ پر تھپڑ ماریں لیکن خدا کے لیے کچھ تو بولیں میں بہت برا ہوں میں نے آپ کے ساتھ بہت برا کیا ہے آپی۔

مجھے ماریں چپ کیوں ہیں ایک دفعہ تو کچھ کہیں تا کہ میرا ضمیر مجھے ملامت ناں کرے۔ خدا کے لیے آپی کچھ تو بولیں

وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ کر اونچی اونچی آواز میں رونے لگا۔

میں نے ہمیشہ آپ کے بارے میں غلط سوچا جب بابا آپ کو ہر کام میں پہلی زمہ داری دیتے تھے جب وہ کہتے تھے ماشل تم نے اپنے بھائی کا دھیان رکھنا تب مجھے لگتا تھا کہ آپ میری جگہ لے رہی ہیں وہ سارا پیار جو مجھے ملنا چاہیے تھا جس پر میرا حق ہونا چاہیے تھا وہ سب آپ کو ملتا تھا۔ اور اسی نفرت بھری سوچوں نے مجھے یہ قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا

میں۔ اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں کوئی بھلا اپنے سگے بہن کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے میں نے آپ سب کو دھوکے میں رکھا۔۔ مجھے معاف کر دیئں میں اس سزہ کا حق دار ہوں اور میں۔ یہی رہنے کو تیار ہوں لیکن ایک بار آپ مجھے معاف کر دیئں۔ تا کہ میں اللہ کی بارگاہ میں جانے کے قابل ہو جاؤں۔

میں نے تمھیں معاف کیا مصطفی۔۔۔ اور آخر پر وہ اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی درد کی شدت کو وہ دونوں محسوس کر رہے تھے۔ ماشل نے نیچے جھک کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔

تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں نے تمھاری چیزوں پر حق جمایا ہے بہنیں تو اپنے بھائیوں پر جان نچھاور کر دیتی ہیں ایک دفعہ مجھے کہہ کر تو دیکھتے میں تمھیں اپنی سیٹ دے دیتی۔ اتنی نفرت تم نے رکھی میرے لیے۔

آپی میں بھٹک گیا تھا۔ مجھے لگا کہ اگر آپ میرے راستے سے ہٹ جائیں گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

مصطفی نے ہاتھ جوڑے۔ اور آخر پر دل موم کا ہوتا ہے اسنے بڑے پیار سے اسکے چہرے پر آتے آنسوؤں کو صاف کیا اور اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

کتنی دیر وہ اپنے چھوٹے بھائی کے سینے سے لپٹی رہی تھی۔

م۔۔۔ میں بیل کے لیے اپیل کرونگی

نہیں آپی آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی میں نے جو جرم کیا ہے اسکی سزہ مجھے ملنی چاہیئے ورنہ اگر میں رہا بھی ہو گیا تو کبھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا حایف بھائی کے لیے اسلیے آپ مجھے یہی رہنے دیں۔

اور اسنے سرے سے ہی انکار کر دیا تھا۔

ماشل نے آگے سے کچھ نہیں کہا اور باہر جانے لگی جب مصطفی نے اسے پھر سے روکا

کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا؟

تم اسکے در پر جھک کر تو دیکھو وہ سب کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے وہ ہمارا خالق ہے ہمارا مالک جو اپنے بندوں سے بے انتہا محبت کرتا ہے مصطفی۔۔۔ماشل نے مسکرا کر اسے جواب دیا۔

جب وہ سینٹرل جیل سے باہر آئی تو عمش کو وہی دیکھ کر چونک گئ

تم دو گھنٹے سے یہاں کھڑے ہو عمش وہ بھی اتنی گرمی میں۔

نہیں تو اتنی گرمی تو نہیں تھی۔وہ لاپرواہی سے بولا

حد ہے ویسے اتنی دھوپ ہے میں نے جب کہا تھا میں آجاؤں گی خود سے تو تم چلے جاتے

وہ اسکے قریب کھڑی ہو گئ

ایسے کیسے چلا جاتا جب میری اہلیہ میرے ساتھ نہیں تھی۔

افف ایک تمھاری یہ باتیں۔۔ماشل نے سر پر ہاتھ رکھا

اور افف تمھاری یہ ہنسی۔۔۔جیسے عمش نے کہا وہ دونوں ہنس دیے۔

اے سی پی ماشل چوہان رپورٹنگ سر۔۔۔۔اسنے ڈی ایس پی حفیظ خان کو دیکھتے سلوٹ پیش کی

ویلکم بیک ماشل اب کام کرنے کا وقت آگیا ہے وہ بڑے فخر سے بولے

تھینک یوں سر آج بھی وردی میں اسکی پرسنلٹی دیکھنے کے قابل تھی۔وردی کے لباس میں ملبوس وہ ہمیشہ ٹھاٹ باٹ لگتی تھی۔ تھانے کے باہر پورا میڈیا پریس اس کے انٹرویو کے لیے بے تاب کھڑا تھا۔

وہ اپنی پوری ٹیم کے ساتھ باہر گئ۔۔۔

سب رپورٹر سوال پہ سوال پوچھنے لگے۔

امتحان کہ اس سفر میں میں نے ایک بات سیکھی ہے کہ کوئی بھی آزمائش مستقل نہیں ہوتی اگر اس مشکل وقت کو سر کرنے کی انسان میں ہمت اور استقلال ہو تو وہ ہر چیز برداشت کر جاتا ہے۔

لائیو رکاڈنگ تمام ٹیلی ویژن پر لائیو ٹرانسمنٹ دیکھائی جارہی تھی۔

اگر انسان کو اللہ پر یقین ہو گا تو وہ سب آزمائشوں کو کامیاب کر جائے گا بس ایک آس باندھ لو۔ کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور اگر ہم حق پر ہیں تو کوئی ہمیں ہرا نہیں سکتا۔اللہ اپنے بندے کی مدد کے لیے کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا دیتا ہے۔میرے لیے بھی اللہ نے اس انسان کو بھیجا تھا

میں ان کا نام تو نہیں لینا چاہوں گی لیکن اگر وہ آج مجھے دیکھ یاں سن رہے ہیں تو میں بس انھیں یہ کہنا چاہوں گی

کہ بہت سے سوالات کے جواب ابھی رہتے ہیں اگر زندگی نے کبھی مجھے آپ سے ملنے کا موقع دیا تو وہ ضرور پوچھوں گی۔ اور تب میں اپنا ہوم ورک مکمل کر کے آؤں گی۔

وہ ٹی وی سکرین کے سامنے صوفہ پر بیٹھا ماشل کا لائیو انٹرویو بڑے غور سے سن رہا تھا اور یہ بات سن کر ہلکا سا مسکرایا۔

ختم شد